# پہلا باب

## حسب نسب - پیدایش - بچپن

شیطان نام - ابلیس لقب علیہ اللعنۃ کنیت - مردود
تھا - ان ذات شریف کا نسب نامہ اس طرح ہے
شیطان بن لعن بن شیطان بن شبر ابن نفرین بن
ابلیس بن اخ بن شامت بن تفو بن شر بن گردان
تھو بن ست بن فاسد - بن نافرمان بن ناری بن کفران
کار اثم - شیطان کے نسب نامہ میں مورخوں میں
اور اختلاف نہیں ہے - سب یکسان اسمیں اتفاق
رکھتے ہیں کہ یہ نسب نامہ ابلیس علیہ اللعنۃ کا درست
ہے اسلئے ہم بھی اسمیں کچھ چون و چرا نہیں کرتے
یہ ماں سے تو سہل چھٹکارا ہوا - اب سنئے پیدایش کا
قصہ - شیطان کی ماں جسکو نکیتہ کہتے تھے جب
میں لگے درد لگے تو وہ بیتابانہ ادھر ادھر اچھلتی کودتی
تو کچلنے لگی اسکی بیتابی بلا کی تھی اسکی پریشانی غضب کی
دائیاں وہ اپنی لونڈیوں ماماؤں کو کاٹ کاٹ کھانے کو
دوڑتی تھی - غرض جو اضطراب کہ ایسی حالت میں ممکن
ہوسکتا ہے اپنے پورے جوبن پر جلوہ دے رہا تھا
نکیتہ [illegible] دن کے دردوں اور تڑپ کے بعد بچہ پیدا
یہ بات کیوں نام شیطان رکھا گیا - شیطان کا باپ لعن
کے سوا کوئی اور جن تھا - اس زمانے میں ذلیل
نہیں سمجھی گئی [illegible] کے سوا ہر جگہ سوائے [illegible]

اور کچھ نہ تھا نہیں لڑکوں کی حکومت تھی اور [illegible]
ہر کچھ سیاہ سفید کرتے تھے - عین دریائے شور
وسط میں نو مکان بنا ہوا تھا جہاں شیطان پیدا
ہوا تھا چونکہ وہ مکان ایک نئی طرز اور سوش کا خاص [illegible]
بنایا گیا تھا کہ جہاں شہزادیاں ایسے موقع پر دو مہینے
قبل جاکر رہتی تھیں - اسلئے اسکا نقشہ بھی [illegible]
ناظرین کیا جاتا ہے - دریائے شور کے وسط میں
ایک ستون سیسے کا ۲ سو ہزار فیٹ بلند کھڑا کیا گیا
تھا جسکو نہ کوئی موج آسیب پہنچا سکتی تھی نہ کوئی
خوفناک لہر اسکی جنبش کی باعث ہوسکتی تھی نہ کوئی
قہر انگیز تلاطم اسکو لرزاں کرسکتا تھا نہ پانی کا شور [illegible]
اپنا برا اثر پیدا کرسکتا تھا - علاوہ اسکے وہ ستون
جسقدر بلند تھا اسی قدر دریائے شور کے جگر میں
دفن تھا پھر بھی بیس ہزار جنہ ہر وقت باری باری
سے اسکو پکڑے ہوئے کھڑے رہتے تھے - یا تو
خوف سے نہیں بلکہ دشمن کے حملوں کے خوف سے
جو متواتر اس مکان پر حملہ کرتے تھے اور چاہتے تھے
کہ اسپر قبضہ کرلیں یہ مکان کوئی وسیع محل نہ تھا کچھ
بہت قیمتی نہ تھا صرف اس وجہ سے اسکی نگہبانی کی [illegible]
تھی کہ اسمیں یہ صفت مضمر تھی کہ جو بچہ یہاں پیدا ہو
قیامت تک وہ جیتا رہے اور اسپر کبھی رنج نہ آوے
دنیا کے حوادث اسکا بال بیکا کرسکیں نہ دور کی
چالاکیاں اسپر اپنا فریب اور دغا کا اثر ڈال سکیں

اسوجہ سے ہر سلطان وقت یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح
یہ مکان میرے قبضہ میں آجائے شیطان کا باپ لعن
نامی بڑا جہاں دیدہ اور تجربہ کار شخص تھا گو وہ خود تو
اس مکان کی پیدائش نہ تھا لیکن آئندہ سے اسکی
کوشش تھی کہ جو بچہ میرے ہاں پیدا ہو وہ اسی مکان
مین ہو چنانچہ اسکی یہ مراد پوری ہوئی او شیطان پیدا
ہوا - اس عظیم الشان ستون پر ایک مکان ۳۰ فٹ
مربع جگہ میں بنایا گیا تھا اس میں کل دس دالان تھے
اور ہر دالان میں ایک کل اس قسم کی لگائی گئی تھی کہ چاہے
کل دالانوں یا کمروں کو ایک کرلو اور چاہے دس کے
دس رہنے دو سوائے سونے کے اور کوئی چیز ذرہ
برابر بھی اسمیں نہ لگائی گئی تھی - ادھر دہلیز پر قدم رکھا
اور ہر ہر دالان باری باری سے آنا شروع ہوا جسکی
محراب پر جلی قلم سے یہ فقرہ لکھا رہتا تھا -
کیا میں آپکی سکونت کا شرف حاصل کر سکتا ہوں
اگر جانے والے نے یہ کہدیا کہ ہاں مین تجھ میں رہنا
پسند کرتا ہوں یا کرتی ہوں بس فوراً فقمند انہ شادیانے
بجنے شروع ہوجاتے تھے اور ہر دالان باری باری
اس دالان کو مبارکباد دینے آتا تھا اور اگر اس نے
منظور نہ کیا تو دوسرا دالان آتا تھا اسکی محراب پر بھی
یہی لکھا رہتا تھا - غرض ان دس دالانوں میں
جو منظور ہوگیا اسکی چاندی ہوگئی اور وہ ہی گویا اپنے
ہمچشموں میں سر بلند بن گیا ہر دالان میں ایک جوڑا

دائیوں کا رہتا تھا اور تمام چیزیں جتنی جا
ممکن ہو سکتی تھیں ہر شے بہتات سے موجو
تھی حاملہ شہزادی کے داخل ہوتے ہی دائیا
ہوکر یہ عرض کرتی تھیں - حضور شہزادی صا
لڑکے کا حمل ہے یا لڑکی کا اگر اسنے اولاد نر
بشارت دی تو دائیوں کی جان میں جان آ
اگر یہ کہدیا کہ میرے ہاں لڑکی پیدا ہوگی تو و
ملکر روتی تھیں اور خوب ماتم کرتی تھیں جب
بیتابانہ حالت لڑکی کا لفظ سنتے ہی ہوجاتی تھ
متعجب ہوکر دریافت کرتی تھی خیر ہے تم کیوں ر
کیا میرے لئے کوئی آفت نازل ہوگی یا تم و
جاؤگی - وہ اور بھی پھوٹ پھوٹ کر روتی
اور یہ کہا کرتی تھیں - نہیں شہزادی صاحب
ناموں ہو تمھارا بال بھی بیکا نہوگا ہم اپنی
پر آٹھ آٹھ آنسو بہاتے ہیں - یہ اول ہی
رسم مقرر ہوگئی ہے کہ اگر کسی شہزادی کے
پیدا ہوتا ہے تو دو دیو موٹے تازے جنگل
جاتے ہیں اور ان کے خون کی گھٹی اسے پ
ہے جب تک وہ جوان نہیں ہو لیتا دیو کو ر
ہی پی کر پرورش پاتا ہے اور اگر لڑکیاں پیدا
تو ہمیں حکم ہے کہ چالیس دن تک ہم اپنے
کے طور پر اسے پلادیں اگر وہ بڑھ گیا
خطرہ میں پڑجاتی ہے اور پھر بیمار

ہو جاتا ہے اور جو کوئی کم خوراک بھی ہوئی تو خیر اوٹ پٹانگ رگڑنے کے لئے ہم زندہ بچ جاتے ہیں تاہم ہماری جان رہتی مصیبت ہی میں ہے - یہی کیفیت شیطان کی ماں نکبتہ کے دالان میں داخل ہوتے ہوئے پیش آئی جوں ہی اسنے فرزند آفتمند کی خوشخبری سنائی دائیاں مارے خوشی کے پھولی نہ سمائیں اور ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگیں - اتنے میں مہیب آوازیں رونے اور واویلا کرنے کی نکبتہ کے کان میں گوشگزار ہونے لگیں جس سے وہ دہل گئی اور ادھر ادھر ٹکا ٹکا دیکھکر یہ دریافت کرنے لگی خیر ہے کیا ماجرا ہے یہ خوفناک آوازیں کسکی ہیں -

دائیوں نے ہنس کر جواب دیا آپ خوف نکھائیں یہ موئے وہی دیو ہیں جنکے خون کی گھٹی بناکر آپ کے بچہ کو پلائی جائیگی - نکبتہ - اپنی اسی خوف زدہ ہیئت میں ادھر ادھر آنکھیں پھیر کر - یہ دیو میرے بچہ کو تو کچھ نقصان نہیں پونہچا سکتے -

**دائیاں** - ہرگز نہیں وہ ابھی گرفتار کر لئے گئے بڑی بڑی ڈبل زنجیروں سے انھیں کس دیا ہے جب تک وہ ذبح نہو لینگے انکی زنجیریں نہ کھلیں گی

**نکبتہ** - یہ تو بڑا ظلم ہے - ان پر بڑا ستم ہوتا ہے یہ بات کیوں ہے آخر یہ کیوں کیا جاتا ہے کیا خون کے سوا کوئی اور چیز بچہ کو دینے کے لئے موزوں نہیں سمجھی گئی ہے کوئی نہ کوئی بھید کی بات ضرور ہوگی اسے دائیو اگر تمھیں معلوم ہو تو مجھے آگاہ کرو

نکبتہ کی یہ تقریر سنکر وہ خاموش ہو رہیں اور بڑی دیر تک نیچی نگاہیں کئے ہوئے ایک دوسرے کی صورت تکنے لگیں - آخر کئی منٹ کے بعد ان کی مہر سکوت ٹوٹی اور وہ یہ گویا ہوئیں - اصل یہ ہے کہ جب خدا نے کن کہنے سے یہ عالم پیدا کیا تو اسکی یہی مرضی ہوئی کہ قوم جنات کو یہاں آباد ہونے کا حکم کروں فرشتوں کو خدا کے اس ارادہ کی جوں ہی خبر ہوئی انہوں نے بڑے ہاتھ پیر پیٹے اور واویلہ مچائی - باری تعالے کا ارشاد ہوا کہ تم اسقدر کیوں شور مچاتے ہو - انہوں نے عرض کیا اے باری تعالی تو دلکے بھید بخوبی جانتا ہے ہمیں زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس خالق نے فرمایا کہ تمہارا یہ خیال کہ جنات ظلم کریں گے اور باہم قتل و غارت کریں گے اسلئے انکا پیدا کرنا نہ چاہیئے غلط ہے یہ تم نہ سمجھو جتنی قومیں کہ پے در پے دنیا میں پیدا ہونگی ان کی سلامتی اسی وقت تک رہ سکتی ہے کہ وہ ظالم نہ نہیں اور جہاں انہوں نے ظلم کیا بس وہ پھر خود ہی تباہ ہو جائینگے اور انکا نام و نشان تک نہیں رہیگا میری ذات ان سب باتوں سے بے نیاز ہے دنیا میں جو کچھ کوئی کریگا اسکا پھل پائیگا مجھے نہ کسی کے رحم کی خواہش ہے نہ کسی کے ظلم سے مجھے خوف معلوم ہوتا ہے وہ جانیں اور ان کا کام جو کچھ کریں گے پائینگے - یہ سنکر فرشتے

خاموش ہو رہے اور انہوں نے یہ عرض کیا اے باری تعالی تو ہی پوشیدہ باتوں کے بھید کو خوب جانتا ہے چنانچہ شہزادی صاحبہ یہ قوم جنات پیدا کی گئی اور ان سے بذریعہ فرشتوں کے عہد نامے لے لئے گئے کہ تم ہمیشہ رحم اپنا پیشہ رکھنا اور ظلم نہ کرنا باہم ایک دوسرے سے جنگ و جدل نکرنا - ان کی ہدایت کے لئے نبی بھیجے گئے اور کیا کیا نہیں ہوا - پہلے کچھ دن تک تو ان کی حالت درست رہی اور اب جو شامت آنے کو ہوئی تو اسقدر ظلم ہوتا ہے کہ لڑکوں کو دیو لوگوں کا خون جو جنوں کے غلام ہیں پلایا جاتا ہے اور لڑکیوں کو ہم باندیوں کا خون نوش جان کرایا جاتا ہے گو اور بھی بہت سی چیزیں مثلاً دودھ ہی ہے جو بچہ کو زیادہ مفید ہے لیکن نہیں کئی پشت سے خون کا استعمال کیا جاتا ہے اور اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ میدان جنگ میں کچھ بہادری دکھا سکے - یہ سنکر نکبتہ خاموش ہو رہی اور اس نے کچھ جواب ندیا - دل میں اسے بہت صدمہ ہوا اور یہ دعا مانگی کہ میرے ہاں بچہ ایسا پیدا ہو کہ جو اس ظلم و ستم کی بنیاد کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینکدے - ہنسی خوشی رہنے لگی وقت معینہ پر شیطان پیدا ہوا دیو فوراً ذبح کئے گئے اور ان کا خون بطور گھٹی کے شیطان کو پلایا گیا - شیطان نے ہوا ہواں کرکے خوب خوب چٹخارے لئے اور خون ہضم ہو گیا - جو جو خوشیاں اور شادیاں منائی گئیں وہ احاطۂ بیان سے باہر ہیں ان کا ذکر کرکے میں ناظرین کا وقت نہ لونگا - صرف اسی قدر کہنا کافی ہے کہ شیطان تمام کنبہ میں ایک ہی بچہ تھا اسلئے ان کے ہاں دھوم دھام سے جشن ہوئے اور کئی مہینے تک مزے اڑتے رہے - شیطان گھڑیوں پروان چڑھتا گیا چونکہ اس مکان میں پیدا ہوا تھا اسلئے سارے کنبہ والے اسکے مزے سے مستغنی ہو گئے تھے انہیں موت کا خیال تو بالکل جاتا ہی رہا تھا - پرورش میں مصروف ہوئے - بڑی بڑی مہذب استانیاں نوکر رکھی گئیں تاکہ چھ برس کی عمر تک ماں کی سرپرستی میں وہ اسے تمام علوم کی تعلیم دیں - پندرہ برس تک بچہ خون ہی پی کر پرورش پاتا تھا اسلئے شیطان بھی برابر خون پیتا رہا اور اسکی تعلیم و تربیت ہوتی رہی نشست و برخاست کے طریقے اور گفتگو کا شائستہ طرز چھ ہی برس کی عمر میں سب سکھایا گیا - شیطان کا بچپن جیسا پیارا تھا اسیقدر اسکی صورت حسین اور جمیل تھی جنوں میں سب اس بات پر اتفاق کرتے تھے کہ دنیا میں جب سے کہ نسل جنات شروع ہوئی ہے ایسا خوبصورت بچہ کبھی پیدا نہیں ہوا - فرشتے گو نور کے بنے ہیں لیکن شیطان کی تابانی کے آگے ان کے نورانی جلوں کی بھی کچھ حقیقت نہ رہی تھی - روزمرہ غول کے غول آ آکر دیکھتے تھے اور عش عش کرکے یہ کہتے تھے کہ یہ ایسا خوبصورت گویا ہم ہی میں سے ہے -

باتیں پیاری پیاری کرتا تھا لیکن ان باتوں میں
پیاری پن اور متانت بھری رہتی - اسکی باتوں میں
یہ تاثیر تھی کہ فرشتے لٹو ہو جاتے تھے اور گھنٹوں اپنی
فرصت کے وقت صرف شیطان کی باتیں ہی سننے
کے لئے بیٹھے رہتے تھے جتنے علوم کہ استانیوں کو آتے
تھے وہ چار ہی برس کی عمر میں شیطان نے سیکھ لئے
ذہن وہ بلا کا کہ جسکی کوئی نظیر نہیں - حافظہ ایسا
زبردست کہ ہزاروں باتیں نوک زبان کر لینی
کچھ بات ہی نہ تھی - جتنی صفتیں کہ فطرت میں
ہیں وہ پوری عطا کر دی گئی تھیں مزاج اور گفتگو
میں شرافت اور میٹھا پن تھا - ہر ایک کے ساتھ
نیکی کرنی یہ اسکا شیوہ تھا - باینہمہ خون اب بھی سی
مزے سے پیتا تھا جس طرح کہ پیدا ہوتے ہی پیا تھا
- پندرہ برس کی عمر کے بعد وہ کمالات روحانی اور
جسمانی کا اپنی تمام قوم میں ایک نمونہ گنا گیا - تمام نظام
سلطنت کو درست کیا اور جتنے مظالم ہوتے تھے سبکو
ترک کر دیا - پہلا کام جو شیطان نے کیا وہ یہ تھا
کہ اپنے پیدایش کے مکان کو ڈھا دے - اسپر بڑا
شور و غل مچایا گیا اور ایک تہلکہ مچ گیا مگر شیطان
اپنے اس ارادہ سے باز نہ آیا اور اسنے مصمم ارادہ
کر لیا کہ زمین و آسمان بدل جائے اس قصد میں تغیر
اور تبدل واقع نہو گا - وہ شہنشاہ اجنہ کہ جنکی
نظریں اس مکان کی طرف لگی ہوئی تھیں انہیں اور کل
بیتابی ہوئی اور وہ سب متفق ہو کر اسبات پر آمادہ
ہوئے کہ شیطان لعین کے بیٹے کو کیا تو اس ارادہ سے
باز رکھا جائے یا اسے بیدخل کر دیا جائے - سب نے
ایکا کر کے ایک نامہ شیطان کو بھیجا جسکا مضمون یہ تھا

## بجانب شیطان پسر لعین

تم جانتے ہو کہ تمہاری نئی تدبیر سے تمام دنیا میں جہاں
جن بستے ہیں کیا تلاطم برپا ہو گیا ہے - یہ ہم جانتے ہیں
کہ آج یہ مکان ہمارے قبضہ میں نہیں ہے لیکن ہمیں
یہ امید ہے کہ کسی نہ کسی وقت ضرور یہ مکان ایکنہ ایک
سلطنت کے قبضہ میں آئیگا جیسا ابتک آثار ہیں اسلئے
ہم متفق اللفظ ہو کر کہتے ہیں کہ کیا تو تم اپنے ارادہ سے
باز آؤ اور جبتک اسپر قبضہ رکھو رکھو ورنہ نہیں ہمارے
مشتملہ حملہ کی قوت کے روکنے کے لئے مستعد ہو جاؤ
اس سے پہلے ایک نامہ تمہارے والد لعین کی خدمت
میں روانہ کیا گیا تھا اور ان سے یہ التجا کی گئی تھی کہ وہ
اس درخواست کو منظور کر لیں چونکہ انہوں نے صرف
یہ لکھ دیا تھا کہ میں نے سلطنت کے کل کاروبار اپنے بیٹے
شیطان کے سپرد کر دیئے ہیں اسلئے میں اب سلطنت
میں دخل دینے کا مجاز نہیں ہوں بہتر ہے کہ تم شیطان
کو لکھو اسی کا ماننا نہ ماننا ہے ہمیں نظر ہے تمہیں
لکھا ہے تم ابھی بچہ ہو گو کیسے ہی تجربہ کار بھی ہو پھر بھی
تمہارا تجربہ وسیع نہیں ہو سکتا - اگر سلطنت اور
اپنے کل خاندان کی خیر چاہتے ہو تو اس مکان کیطرف

ڈھا دینے کے ارادے سے نظر اوٹھا کر نہ دیکھو۔ فقط
اودھر یہ رقعہ روانہ ہوا اور ادھر کل شہنشاہوں
کی مشتملہ فوجیں سرحد شیطان پر آگئیں اور انہوں نے
اسبات کا اعلان دیدیا کہ جب تک فیصلہ نہ ہو جائے
اس مکان پر کوئی آنکھ بھر کر نہ دیکھے۔

یہ رقعہ دیکھکر اور فوجوں کی یہ صورت نظر کر کے
شیطان متردد ہوا عقل نے گویا اسکے ساتھ ہی اسکے
دماغ میں جنم لیا تھا جو بات کہ کئی سو عقلا کے مشورہ سے
حاصل ہوتی وہ اسکی یوں ہی سمجھ میں آگئی اور اب
اسنے نہایت نرم الفاظ میں یہ جواب دیا کہ ایسے اہم
کام تجربہ سے نہیں ہیگا کرتے بہتر ہے کہ زبانی
فیصلہ کے لئے ہم ایک انجمن کریں پھر جو کچھ اسمیں
طے پاجائے وہ ہی رائے بحال رہے۔ شیطان
کی اس بات کو سب نے تسلیم کرلیا اور اس مشورہ
کی انجمن کے لئے خطۂ یورپ تجویز پایا۔ تاریخ اور
روز مقرر پر ایک بڑی انجمن منعقد ہوئی جس کا
میر مجلس ایک بوڑھا شخص قوم اجنہ میں سے
یورپ ہی کے خطہ کا بنایا گیا پہلے چھوٹی چھوٹی
سی تقریریں ہوتی رہیں بعدازاں شیطان علیہ
اللعنۃ کھڑے ہوئے اور یہ گوہر افشانی کی جس
سرزمین پر ہم جمع ہوئے ہیں یہ ہمیشہ سے ہمارے
بزرگوں کی جائے پیدائش ہے گو میں یہاں کا رہنے والا
نہیں ہوں لیکن اس سرزمین کی نسبت ہی ہمارے
خاندان سے میرے افتخار کا باعث ہے۔ خصوصًا
میرے لئے یہ زمین مبارک ہے کیونکہ قیافہ سے
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اسی سرزمین پر آج مجھے فتح
حاصل ہوگی اور یہیں میں ہمیشہ فخر کرونگا۔ آپ
یہ تو بخوبی جانتے ہوں گے کہ آپ کو اس سرزمین
پر جمع ہونے کی کیوں تکلیف دی گئی ہے صرف
اسلئے کہ جو کچھ ہمیں فیصلہ کرنا ہو ہم آج اسی سرزمین پر
کرلیں اور آیندہ سے یہ بات قرار پاجائے کہ جس
امر کا فیصلہ کرنا منظور ہو یورپ ہی کی سرزمین اسکے
لئے موزوں ہے۔ جس مکان کو میں منہدم کرنا
چاہتا ہوں وہ میرے باپ لعین کے ملک سے ہے
جو مجھے وراثت میں پہنچا ہے اب چند در چند وجوہات
سے میں اپنی ملک کو اور مقبوضہ چیز کو ڈھانا چاہتا ہوں
اسپر آپ سب بزرگوں نے اعتراض کیا اور نا ملائم
کلمات سے مجھے یاد کیا (جواب آیا یہ غلط ہے) خیر مجھے
اسکی پروا نہیں ہے شکایت بیجا سے اصل معاملہ کی
طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ قانون ملکی
اور قانون رسمی اور قانون مذہبی پکار پکار کر کہہ رہے
ہیں کہ میں اسکے قایم رکھنے اور توڑنے کا مجاز ہوں
کیونکہ اسکا مالک میں ہوں اور اگر آپ یہ عذر پیش
کریں کہ خاص اس مکان کا منہدم کرنا ہم تمام قسم
کے قوانین سے استثنا کرتے ہیں تو پھر جو میری اصلی
غرض اسکے ڈھا دینے میں ہے وہ یہ ہے کہ میں اس مکان کو

نہیں گراتا بلکہ لاکھوں بہائیوں کی جان بچاتا ہوں
فرض کرو کہ تم سب نے ہم پر مل کر چڑہائی کی اور بہت
سی خونریز میدانوں کے بعد شکست دی اور تم سب نے
اس مکان پر قبضہ کر لیا اب میں تمہیں سے دریافت
کرتا ہوں کہ خاص اس مکان کا مالک کون ہوگا خواہ
مخواہ قبضہ کے وقت طرفین میں تلواریں کہچیں گی اور پہر
تازہ جنگ شروع ہو جائیگی اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ فریقین
کٹ کٹ کر مر جائیں گے - نہ ادہر کے رہے نہ ادہر
کے رہے - نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم - قوم اجنہ
کی طرف سے میرے دل میں خاص محبت ہے میں
انکی سرسبزی اور بہبودی اور بڑہوتری کا خصوصیت
سے حامی ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ ذرا سی بات
پر لڑ مریں اور اپنا نام ونشان تک مٹا دیں - یہی
وجہ ہے کہ میں اس جہگڑے کی بنیاد اکہیڑنا چاہتا ہوں
اور نہیں بہلا آج تک کسی نے اپنے بنے بنائے مکان
کو ڈہایا ہے - یہ پتہ کی بات تہی جو میں نے تمہیں کہہ سنائی
اسپر بہی اگر تم نہ سمجہو اور بیچ ہی کئے جاؤ تو جنگ پر آمادہ
ہو جاؤ پہلے میری فوج کو نیست ونابود کر لو پہر اس
مکان کو اپنے قبضہ میں لا کر خواہ زبان سے خواہ
تلوار سے آپسمیں فیصلہ کر لینا - یہ کہکر شیطان بیٹھ گیا
سب نے یک زبان ہو کر کہا اے شیطان جو کچہہ تو
کہتا ہے وہ ہی صحیح ہے ہم ہرگز تیرے کام میں دست
اندازی نکریں گے جو کچہہ تیرا جی چاہے کر تجہے اختیار ہے
بیشک تو دانا خیر خواہ ہے - ہم تیری خیر خواہی کے
ممنون ہیں - شیطان کا دراصل اس مکان کے منہدم
کرانے میں صرف یہ مطلب تہا کہ آیندہ سے یہاں کوئی
نتیجہ قیامت تک کی عمر والا پیدا نہو اور میں ہی اتنی عمر
بڑی عمر سے دلچسپی اوٹہاؤں اور جو ہنوز موجود ہیں
جو مجہسے پہلے ہو چکے ہیں وہ بالکل نالائق ہیں انہیں کچہہ
سلیقہ نہیں وہ ہمیشہ اپنے ہی اختیار میں رہیں گے
شیطان کا یہ افسوں چلگیا اور اب اسنے فوراً اپنے
مکان پیدائش کو منہدم کرا دیا صرف بیسے کا ستون
قائم رہنے دیا کیونکہ یہ مقام اسنے تفریح کا مقرر کیا -
- پہلی بوتی وہوکا دینے کی یہ ہوئی - ابہی تک
شیطان کی فطرت نیک آکر واقع ہوئی تہی وہ چاہتا
تہا کہ اپنی قوم میں نرہوں اپنی قوم میں رہنا اسی لئے
ناپسند تہا کہ کوئی اس کا قابل صحبت نہ تہا - بچپن میں
یہ ساری اولوالعزمیاں عموماً تیز طبیعت اشخاص کی
فطرت کا خاصہ ہوتا ہے گر وہ جوش اور نوجوانی کی
امنگیں اکثر نقش بر آب ہوتے ہیں مگر شیطان کی طبیعت
کی یہ کیفیت نہ تہی جو کچہہ اسکے دل میں خیال آتا وہ
استواری سے جو بات پیدا ہوتی وہ مضبوطی سے
جو امنگیں اوٹہتیں خوش نتیجہ جو جوش پیدا ہوتے
خوش آیندہ - اسی اثنا میں اس کے باپ لسن کا
انتقال ہو گیا - اور تین دن کے بعد اسکی ماں بہی
بہی مر گئی - شیطان کو اپنی والدین سے خاص

محبت تہی اسکا اور بہی دل اداس ہو گیا اور اب اس نے
مصمم ارادہ کرلیا کہ جہاں تک ممکن ہو یہاں سے چلدینے
کی کوشش کرو سلطنت تہی لیکن اپنی اولوالعزمی
کے آگے وہ کچہہ مال نہ جچتی تہی - حکومت سخت
بُری لگتی تہی گو دلوں پر حکومت کرنے کا چسکا موجود
تہا - ابہی لکہا جاچکا ہے کہ شیطان کا بچپن بہت
پیارا تہا اسکا حسن فرشتوں کو جب وہ اسکے پاس
ملنے آتے تہے متعجب کرتا تہا اسکی شیریں بیانی حسن
سے بہی زیادہ سامعین کے دلوں پر اثر کرتی تہی
ادہر شیطان بچپن سے فرشتوں کی صحبت سے
مانوس ہو گیا یہ وجہ اور بہی زیادہ اپنی قوم سے
نفرت کی تہی - آخر شیطان نے ایک فرشتہ سے کچہہ انس
لڑاکر فرشتوں کے گروہ میں شریک ہونا چاہا -

## دوسرا باب

### تعلیم

ایک دن شیطان اپنے سیکے کے ستون پر شام کے
وقت مغموم بیٹہا ہوا تہا - اسکے گلابی مائل رخسار دل
کا نور مدہم پڑ گیا تہا آنکہیں کسی قدر فکر و تردد میں نیچی
ہو رہی تہیں - کوئی شخص پاس نہ تہا آپ تنہا ہی
تہا کہ آسمان پر فرشتوں کی نظریں اسکی افسردہ صورت
پر پڑ گئیں - انہیں بہی اسبات کا خیال ہوا کہ شیطان
آج ایسا افسردہ کیوں ہے چلکر اسکے مزاج کی کیفیت
دریافت کرنی چاہئے وہ چاروں فرشتے شیطان کے
پاس آئے شیطان انہیں دیکہتے ہی خوش ہو گیا اور انہوں
نے آتے ہی سلام کیا اور مزاج پرسی کی شیطان نے
ٹہنڈا سانس بہر کر جواب دیا کہ میں اچہا ہوں - اس
لہجہ سے کہا کہ اسمیں - رنج - یاس - اور ہراس کوٹ
کوٹ کر بہرا ہوا تہا - فرشتوں نے شیطان کو اسکی
اس حالت پر دلاسا دیا اور کہا تو غم نکر جو کچہہ ہوگا وہ
ہو کر رہیگا فکر کرنا بے سود ہے تو اپنے دل کی بات
ہم سے کہہ شاید ہم تیری پریشانی میں مدد کر سکیں

**شیطان** - جو کچہہ تم کہتے ہو وہ ہی صحیح ہے جو کچہہ
ہوگا ہو رہیگا مگر میری سرشت چونکہ آتشیں بنی ہے
اسلئے مجہے ذرا سی بہی تاب نہیں ہے اور جس بات کا
خیال میرے دلمیں آتا ہے جب تک وہ نہو جائے
طبیعت میں کانٹا سا کہٹکتا رہتا ہے - اگر تم کہو تو
اپنا راز دل سنا دوں - اونہوں نے یکزبان
ہو کر جواب دیا ہم ابہی کہہ چکے کہ جو کچہہ تمہارے
خیال میں ہے وہ بہیہ ظاہر کردو جہاں تک ہم سے
ممکن ہوگا ہم تمہاری خاطر جمعی کرنے میں کوئی دقیقہ
باقی نہ چہوڑیں گے -

**شیطان** - شکر ہے کہ خدا نے مجہے آگ کا بنایا ہے
اور آپ کو خنک اور ٹہنڈے نور کا اور یہ اسکے کمال
کی نشانی ہے کہ آتش سرشت ہو کر میں نوریوں میں
ملنا چاہتا ہوں میرا دل اپنی قوم کی صحبت سے
گہبراتا ہے گو میں ایک قہار سلطان ہوں اور دنیا کی

ہر قسم کی دولت و عظمت مجھے حاصل ہے لیکن جس
بات کی کمی ہے وہ بہت بڑی ہے اور اسی نے
مجھے تباہ کر دیا ہے - آپکو تعجب ہوگا کہ وہ کمی کس بات
کی ہے جسنے شیطان کو اتنا مضطرب بنا دیا ہے تو میں
آپکی خدمت میں بآزادی ملتمس ہوں کہ وہ کمی تعلیم کی
ہے جو کچھہ میرے ہم قوموں کو آتا تہا وہ تو مینے سیکھہ لیا
اب میں خدا کی ذات کا کچھہ علم حاصل کرنا چاہتا ہوں
اسی سے مجھی محبت ہے اور یہی میرا خاص مدعا ہے
اگر آپ میری اس بارے میں کچھہ مدد کر سکتے ہیں تو
مجھے یہ بتا دیجیئے کہ میں اپنے اس ارادہ میں کامیاب
بہی ہو سکتا ہوں اور اگر ہو سکتا ہوں تو کس تدبیر
سے اور کیونکر - صرف میری افسردہ خاطری اور غمگینی
کی یہ وجہ ہے - جو مینے بیان کی - یہ سنکر فرشتے
خاموش ہوئے اور اونہوں نے کچھہ جواب نہ دیا -
جب شیطان نے معمول سے زیادہ خاموشی دیکھی
تو اسے تعجب ہوا کہ یہ خاموش کیوں ہو گئے اور وجہ
کیا ہے کہ اونہوں نے ہاں نا کا کچھہ جواب نہیں دیا
- یہ تمام باتیں شیطان نے اپنے دل میں سوچیں
اور انپر ردو قدح کی لیکن منہہ پر نہ لایا اور گردن
جہکائے خاموش بیٹہا رہا - فرشتوں نے غیر معمولی
تامل کے بعد یہ کہا - ہماری خاموشی کی وجہ شاید تمہیں
معلوم ہو گئی ہوگی اصل یہ ہے کہ ہم تمہاری بات
کا جواب کچھہ نہیں دیسکتے جب تک کہ اسمیں خدا کی
مرضی نہ دیکھلیں - ہم مجبور کئے گئے ہیں کہ اپنی طرف
سے کوئی بات اسکی ذات و صفات کے علم کی نسبت
بیان نہ کریں جب تک خود اسکا حکم نہو - ہم ہر بات
میں رفتار میں گفتار میں کردار میں اسی کے مطیع ہیں
اسی لئے ہماری زندگی ہے اور ہماری بہبودی کا
یہی ایک بڑا بہاری سبب ہے - یہ خوشی کی بات ہے
کہ تم ہمارے ساتھہ تعلیم میں شریک ہو لیکن اللہ
ہر بات پر قادر ہے - یہ سنتے ہی شیطان خوش ہو گیا
اور اوسکی افسردگی بالکل جاتی رہی - چہرہ پر خوشی کی
سرخی کہند گئی اور وہ بخندہ پیشانی مسکرا کر یہ کہنے لگا
شاید آپ کے سمجھنے میں فرق رہا مینے یہ نہیں کہا تہا
جو آپ سمجھے میری غرض صرف یہ تہی کہ میں اسے ارادہ
میں کس تدبیر سے کامیاب ہو سکتا ہوں بس اسکے سوا
میں کچھہ نہیں دریافت کرتا نہ ایسے کسی بات کی خواہش
کروں گو میں یہ دعوے نہیں کرتا کہ مجھے آپ کے
فرائض منصبی کا پورا علم ہے لیکن اتنا ضرور سمجھہ سکتا ہوں
کہ آپ لوگوں کی بڑی عبادت یہ ہے کہ اسکے بغیر حکم
کچھہ نہ کیا جائے اور مجھے ... سمجھنے میں یہانتک
بلا ہے کہ میں تمہیں خدا کا حکم جانتا ہوں -
فرشتے پہر خاموش ہوئے اور انہیں جواب دینے
میں تامل ہوا وجہ یہ تہی کہ وہ تدبیر بتانے کا خیال
کر رہے تہے کہ کونسی تدبیر بتائیں جس سے ہمارا
دوست کامیاب ہو جائیگا - فرشتے چاہتے تہے

کہ شیطان ربانی مدرسہ میں تعلیم کے لئے داخل کیا
جائے کیونکہ اسکا حسن انہیں بہا گیا تہا اسکا فرشتوں
جمال جل میں لے آیا تہا اسکے چہرہ کی نرماہٹ ان کے
دلکو بہا گئی تہی ان کی شیریں گفتاری انہیں میٹہی
معلوم ہوتی تہی اور وہ چاہتے تہے کہ اس فطرت
اس حسن اس جمال اس خوبی کا بچہ ضرور ربانی ذات
صفات کی تعلیم حاصل کرکے خدا کے مقربوں میں گنا
جائے مشکل صرف یہ تہی اور یہ ہی بہت بڑی تہی
کہ وہ تدبیر بتانے میں اس لئے پس و پیش کر رہے تہی
کہ اگر کوئی بات ایسی بتادی کہ جو خلاف مرضی باریتعالے
ہوئی تو آفت ہے اور جو کوئی بات ایسی بتادی جسمیں
اسے کامیابی ہوئی تو اپنی عقل و دانش اور مجسم عقل
ہونے میں نقص پڑتا ہے ۔ شیطان فرشتوں کی
اس طبیعی اُدہیڑبن کو بغور ملاحظہ کر رہا تہا اسکی تیز
تیز نظریں برابر فرشتوں کی طبیعی اُدہیڑبن پر پڑرہی
تہیں اور وہ دل ہی دل میں ہنستا تہا کہ میں نے
انہیں کیسا تذبذب میں ڈالا ہے ۔ فرشتوں نے بڑا
پیچ و تاب کہایا مگر ان سے یہ عقدہ حل نہوا جب ان کی
نورانی صورتوں کا جلوہ مدہم پڑنے لگا اور وہ کسیقدر
پریشان سے دکہائی دیئے تو شیطان نے مسکرا کر
ان سے دریافت کیا ۔ میں اسے فرشتو یہ نہیں چاہتا
تہا کہ صرف میری اس خواہش پر تم اپنے پاک اور مقدس
دل کو پریشان کرو اگر تمہاری سمجہہ میں اسوقت نہیں

آئے پہر دو چار دن میں اسکا جواب دیدینا ۔
یہ سنکر فرشتے اور بہی خفیف ہوئے اور شیطان کی
اس ڈہیل اور التوا نے انپر اچہا اثر نہ کیا ۔ انمیں سے
ایک بوڑہا فرشتہ بولا جو بڑا تجربہ کار اور جہاندیدہ فرشتہ
تہا ۔ شیطان تو ابہی بچہ ہے نہ ہمارے فرائض سے
پوری طرح آگاہ ہے نہ یہ جانتا ہے کہ ہم کیا کرتے ہیں
اور کیونکر کرتے ہیں نہ تو ہمارے علم اور واقفکاری سے
علم رکہتا ہے اسلئے تو ہمیں دو چار روز کی مہلت
دیتا ہے حالانکہ ہمارے لئے نہ مہلت کی ضرورت ہے
نہ سوچنے کی نہ فکر کرنے کی ہم سب باتوں سے بے نیاز
ہیں جو حکم ہوتا ہے آزادی سے کرتے ہیں سمجہہ میں آتا
ہے سمجہہ لیتے ہیں نہیں سمجہہ میں آتا یہ نہیں دریافت
کرتے کہ اسمیں بہید کیا ہے ۔ اب اپنی نسبت جو تو نے
سوال کیا یہ اور نوعیت کا ہے اسمیں بڑے بڑے
بہید مضمر ہیں ۔ کوئی جن آج تک ربانی کالج میں داخل
نہیں ہوا ۔ ہمیں تجہہ سے دلی الفت ہے ہم چاہتے
ہیں کہ تجہے ایسی تدبیر بتا دیں کہ تو اپنے ارادہ میں
کامیاب ہو ہمیں خوف یہ ہے اور اسی کا تذبذب ہے
کہ اگر تو کامیاب نہوا تو اور ہمارے بہائی فرشتے ہمپر
ہنسیں گے اور ہمیں خفیف کریں گے ۔ یہ صحیح ہے کہ ربانی
کالج میں کوئی جن داخل نہیں کیا گیا لیکن ہمارے
خالق کو سب کچہہ اختیار ہے اور ایک آن میں سب کچہ
کر سکتا ہے اگر تو اپنے اس ارادہ میں پختہ ہے اور

یقیناً ہے تو اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں ہے کہ تو خدا کے حضور ایک عرضی گزران -

جوں ہی یہ بشارت وہ جواب تسکین آمیز لہجہ میں سنا شیطان مارے خوشی کے کہل گیا اسکی باچہیں کان تک گئیں اور وہ شادان اور فرحاں نظر پڑنے لگا - اسکا چہرہ نورانی تابانی سے دمکنے لگا اور اب اسے یقین ہوا کہ میرا کام ضرور بن جاویگا اپنی اسی خوشی اور شادمانی کی حالت میں یہ کہا - اس سے زیادہ آپ میری مدد نہیں کرسکتے جو اسوقت کی ہیں آپکا اتنا ممنون ہوں جتنا کہ کسی جن کی کئی ہزار برس کی ممنونی ہو سکتی ہے اب مجھے اسبات کا بھی یقین ہے کہ آپ مجھسے کامل طور سے محبت رکھتے ہیں مجھے ابھی سے یقین ہو گیا کہ میرا کام بن گیا اب اسمیں ہرگز فرق نہیں آسکتا - مگر ایک کدورت سی ہنوز میری طبیعت میں باقی ہے

ادہر یہ الفاظ اسکی زبان سے نکلے اور ادہر پہر اسکے چہرہ کی تابانی میں فرق آگیا اور وہ مدہم پڑنے لگی نرماہٹ میں جو سرخی مائل تہی خفیف خفیف زردی کی افسردگی جہلک دینے لگی اور کسیقدر تفکر بہی پُرنور چہرہ پر عیاں ہو گیا رنگت پریوں ہی سی ہوائیاں اُڑنے لگیں - فرشتوں نے اسکی اس صورت پر اسے نفرین کی اور کہا کہ تو چاہے جیسا دنیاوی علوم کا عالم ہو لیکن تجہ میں سنجیدگی اور متانت نہیں ہے تجہے چاہئے کہ نہایت صبر و تحمل سے ہر ایک بات کو دیکہہ - اتنا بہروسہ کرلے کہ جو کچہہ خدا کی مرضی ہوگی وہ ہو کر رہیگا اسمیں ذرہ برابر فرق نہیں ہے جہاں یہ بہروسہ استوار ہوا بس پہر اطمینان ہو جائیگا - اور نہیں اگر تو نے اپنی ایسی ہی طبیعت رکہی تو ربانی مدرسہ میں جانیکے قابل نہیں رہ سکتا - وہاں صبر کی ضرورت ہے - اطاعت چاہئے - انکساری اور بہروسہ یہ اس کالج کے لازمی امر ہیں جو جن یا فرشتہ ان باتوں میں ڈگری حاصل نہیں کرلیتا وہ بہی اس مدرسہ کے احاطہ میں نہیں جانے پاتا تیرا ذرا ذرا سی بات میں تغیر رنگ ہونا بے صبرا پن ظاہر کرتا ہے بہلا اس مزاج کا وہاں کیونکر گذر ہو سکتا ہے ؟

یہ سنتے ہی شیطان دم سا ندہ گیا اور اسنے کچہہ جواب نہیں دیا - بلکہ اپنی طبیعت کو قابو میں لانے کی کوشش کرنے لگا - تہوڑی دیر تک سکوت حاصل کیا اور پہر اپنی طبیعت کو ایک جگہہ جمع کرکے بہولے بہالے فرشتوں سے یہ کہنے لگا - جو کچہہ اے بزرگ فرشتے تو نے کہا اسمیں ہرگز شک نہیں ہے یہ میں بہی تسلیم کرتا ہوں کہ جب تک رضا و تسلیم نہو نگی کبہی ربانی مدرسہ کا کوئی نام تک نہیں لے سکتا - میری طبیعت درحقیقت مطمئن ہے اور اسمیں مطلق گہبراہٹ نہیں ہے اور یہ بہی مجہے بہروسہ ہے اور میں یہ خوب جانتا ہوں -

جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہے گا کریگا
یہ بات حکومت کی اسی کو ہی سزا ہے

مگر شیطان جو آپنے میرا ملاحظہ فرمایا ہی صرف آپکے آگے ہے تاکہ آپکو معلوم ہو
کہ اسمیں شوق ہے اور یہ ربانی مدرسہ میں داخل
ہونے کے لئے بیتاب ہے - صرف یہ ظاہر کرنا تہا
جب آپ واقف ہوگئے اب وہ اپنی مطلوبہ سنجیدگی
لیجئے - ممکن ہے کہ صبر و شکیبائی میں فرق پڑجائے
- فرشتے بیچارے ان باتوں کو کیا جانتے تہے وہ
مجسم نور تہے اور شیطان میں بڑا جزو آگ کا تہا وہ
اسکی باتوں کی فطرت کو کیونکر پہچان سکتے - گو ابہی
وہ فطرت نہوئی تہی کہ جسکی کچہہ شکایت کیجاتی تاہم
تنگ نیتی سے دہوکے میں رکہنے کی عادت تہی اور
آگے چلکر پہر اسی نے اپنا روپ دوسرے رنگ میں
بدلا - بوڑہے فرشتہ نے شیطان کے کندہے پر
ہاتہہ رکہا اور کہا کہ جو کچہہ تو نے اپنی نسبت کہا ہے
ہم پہلے ہی سے جانتے تہے یہ باتیں جو ہمنے تیرے شان
کی میں وہ سب تجہے ہوشیار کرنے اور اپنا فرض منصبی
ادا کرنے کی بابت تہیں بس اب ہم آخری الفاظ کہکر
والسلام کہتے ہیں کیونکہ ہماری ڈیوٹی کی انجام دہی کا
وقت آ پہنچا ہے -

شیطان کو اپنی کامیابی میں کوئی شک باقی نرہا تہا
وہ جانتا تہا کہ زمانہ پہر جائے لیکن میری تدبیر فیل
نہوگی - اور اسے کامل اطمینان اور یقین تہا جب
فرشتوں نے ایڈیو کیا تو شیطان اوپر بیٹہا ہوا کہا
نگہ زیادہ تر بوڑہے فرشتہ کی طرف مخاطب ہوکر
اتنا عرض کرنا مجہے اور ہے کہ وہ مرضی خدا کے دربار
میں کس کے ذریعہ سے دیجائیگی - بڑہے نے اس
سوال کا فوراً جواب دیا کہ اسکا جواب آج کے تیسرے
دن آکر دونگا - یہ کہکر فرشتے صاحب تو تشریف لیگئے
اور شیطان اپنے اس سیسے کے منارہ پر شادان
فرحان بیٹہا رہا -

یہ موقع شیطان کے سوچنے اور فکر کرنے کا بہت
موزوں تہا کوئی اسکا مخل صحبت نہ تہا وہ آپ ہی
اپنا حکمران تہا اور آپ ہی محکوم تہا آپ ہی سلطان
اور آپ ہی رعیت تہا - اس حالت میں جہاں سنسانی
حکومت کر رہی تہی شیطان اپنی آیندہ قسمت کے واقعات
پر خوب غور و فکر کرسکتا تہا سلطنت کی اسے کچہہ پروا نہ تہی
اپنے ہمجنسوں سے وہ نفرت کرتا تہا اور اصلی آرزو
اور دلی خواہش جو اسکے دل میں پیدا ہورہی تہی وہ
یہ تہی کہ ربانی کالج کا پرنسپل جبرئیل فرشتہ کسی طرح سے
مجہے لے لے - کبہی اپنی نسل اجنہ پر خیال کرکے مایوس
ہوجاتا تہا اور اسے یقین سا ہوجاتا تہا کہ میں ہرگز داخل
نہیں ہوسکتا کبہی خدا کی کریمی بے نیازی قدرت
قوت کا خیال کرکے خوش ہوجاتا تہا کہ میں داخل کالج
ہوسکتا ہوں - تین دن شیطان کو رستہ دیکہنا ظلم
ہوگیا اپنے انہیں خیالات کی ادہیڑبن میں بیٹہا
ہوا تہا کہ اتنے میں چوبدار نے دستک دیکر اندر آنے
کی اجازت طلب کی - شیطان نے اجازت دیدی

چوبدار نے آکر سلام کیا اور عرض کی کہ ایک سفیر شاہان یورپ کے پاس سے آیا ہے اگر حکم ہو تو حاضر کروں۔ شیطان چاہتا تو نہ تہا کہ کسی سے ملے لیکن پہر بہی سفیر کا ملنا لازمی ہوا حکم دیا کہ بلالو۔ سفیر نے آکر آداب عرض کیا اور کچھہ التماس کرنے کی اجازت چاہی حکم ہوا کہہ۔ وہ حکم ہوتے ہی یہ گویا ہوا۔ ہمارے شاہ نے آپکو سلام شوق کہا ہے اور یہ درخواست کی ہے جو میں بلفظہٖ عرض کرتا ہوں۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم ربانی مدرسہ میں جہاں جبرئیل علیہ السلام پرنسپل ہیں بہرتی ہونا چاہتے ہو اور اسکی خبر ہوگئی ہے کہ فرشتوں نے تمہیں منظور کر لیا ہے بہ تقاضائے موانست دیرینہ و اتحاد قدیم ملتمس ہوں کہ بندہ زادہ کو بہی اجازت لیکر اسکو اپنے ہمراہ لیجایا کریں یہ بہی ربانی مدرسہ میں بہرتی ہونے کا بہت شوق رکہتا ہے گو تمہارا سا ذہین اور طباع نہیں ہے پہر بہی اپنے ہمعصر بچوں میں کسی سے ہیٹا نہیں ہے گو میں دو تین فرشتوں سے جو میرے دوست ہیں سفارش کرا کر تنہا بہی بہیج سکتا ہوں لیکن سب سے زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ آپ اسے اپنے ہمراہ لیتے جایا کریں ادہر آپکی طبیعت بہلے گی اور ادہر وہ آپکو خوش رکہکر خود بہی برداشتہ خاطر نہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ تم اپنی سعادتمندی سے میرے لڑکے کے بہرتی کرانے میں جان لڑا دو اور جہاں تک ممکن ہو اسمیں پہلو تہی نکرو۔" جوں ہی یہ پیغام سُنا شیطان کی ہستی گم ہوگئی اور اس کے منہہ سے بیساختہ یہ نکل گیا

٭ ہم تو مرشد تہے تم ولی نکلے ٭

وہ سناٹے میں ہکا بکا اِدہر اُدہر تکنے لگا کہ یہ بکتا کیا ہے اور اسے جواب کیا دوں تیل نہ کپاس کوہلو سے لٹہم لٹہا۔ پیش از مرگ واویلہ کا مضمون ہے کبہی اپنی اسی پریشانی میں قاصد کی طرف دیکہتا ہے اور کبہی نیچی نگاہیں کر لیتا ہے حیران تہا کہ جواب کیا دوں۔ جب قاصد نے زیادہ بیتابی دیکہی اور شیطان کو اسمیں بے چین پایا تو وہ بہت ادب سے یہ گویا ہوا کہ حضور کی طبع اقدس کیا کچھہ ناساز ہے چہرہ پر پریشانی عیاں ہے اور حواس درست نہیں معلوم ہوتے کیا نصیب دشمناں کوئی مرض بہی تو لاحق نہیں ہوا یہ سنکر شیطان نے جواب دیا۔

نہیں میں اچہا ہوں مجھے کسی قسم کا مرض لاحق نہیں ہے پریشانی ہے لیکن اسکی وجہ اپنی طبیعت کی ناسازی نہیں ہے بلکہ اپنے رفیق کی طبیعت کے بگڑ جانے سے عارض ہوگئی ہے۔

**قاصد**۔ متعجب ہوکر۔ کیا رفیق کیا میں اس سے اطلاع پا سکتا ہوں۔

**شیطان**۔ ہاں کیوں نہیں تمہارا فرض ہے کہ تم اس سے عبرت حاصل کرو۔ تمہارا آقا مریض ہوگیا ہے۔ اسکا دل الٹ گیا ہے۔ اسکے دماغ

میں خلل آگیا ہے چونکہ میرے والد کا وہ لنگوٹیا یار ہے اسلئے مجھے بھی اس سے ایکطرح کا روحی تعلق ہو گیا اور یہی وجہ اس کے مرض پر میری پریشانی ظاہر کرنے کی ہے - یہ سنکر قاصد دم بخود ہو گیا اور بڑی دیر تک اس نے مطلق جواب نہ دیا بلکہ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتا رہا اور سوچتا رہا کہ اب میں کس کا دل اُلٹا ہوا سمجھوں اپنے آقا کا یا شیطان کا - بظاہر یہ عقلمند اور ہوشیار ہے کسی قسم کا مرض نہیں معلوم ہوتا لیکن باتیں دیوانے پنے کی سی کرتا ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا بات ہے شیطان اسکی خاموشی اسکے پر تکلف تذبذب کو تاڑ گیا اور سمجھ گیا کہ یہ میری بات کی تہ کو ابھی نہیں پہونچا اسی پریشان اور بے تابانہ لہجہ میں یہ دریافت کیا - اے معزز ایلچی کیا اب تجھے اپنے آقا کے دیوانہ ہونے میں شک باقی ہے - اسنے دست بستہ گذارش کی اگر جان کی امان پاؤں تو آزادی سے اسکا جواب دے سکتا ہوں -

**شیطان** - تمہاری جان تمہیں بخشی تم ہر قسم کے کہنے کی سوائے کفر کے اجازت ہے مبادا تقدس ذات باری تعالی کی شان کے خلاف کوئی لفظ نکلجائے اور تمہیں قتل کرنا پڑے اور جو کچھ اسکے سوائے تمہیں کہنا ہو وہ کہدو تم بالکل آزاد ہو -

**قاصد** - خوف زدہ پرند کی طرح اپنے کو سمیٹ کر حضور خداوند نعمت میں پچاس مرتبہ یوں کہیں - یہ ہو سکتا ہے کہ اُس خالق ذات کی نسبت کوئی نا شائستہ کلمہ میری زبان سے نکلے آپ تو مجھے پیچھے سزا دیں لیکن میں اپنی زبان آپ ہی کاٹکر پھینکدوں -

**شیطان** - ہاں یہ تو میں خوب جانتا ہوں لیکن صرف احتیاطاً تمہیں جتا دیا گیا ہے ہمارے دربار کا قاعدہ ہے کہ جو کوئی ہمارے ہاں پیغام لیکر آتا ہے اسے سمجھا ضرور دیا جاتا ہے تاکہ وہ استواری سے پابند رہے اور ہماری تلوار اپنے خون میں رنگنے نہ دے جب تم پختہ موحد ہو اور خدا کرے دل سے بھی ہو تو تمہیں ہر بات کہنے کی اجازت دیجاتی ہے - جو کچھ تمہارے دل میں آئے کہو تم مطلق آزاد ہو -

**قاصد** - اس آزادی حاصل ہونے سے خوش ہو کر اور دلیرانہ لہجہ میں - کیا حضور نے میرے آقا کا مرض تشخیص کیا ہے -

**شیطان** - ہاں تمہارے آقا کا مرض تشخیص کیا اگر تم ذرا بھی غور کروگے تو تمہیں بخوبی کھل جائیگا کہ اسکی حالت قابل رحم ہے اسکا دل اُلٹ گیا ہے خدا اسکو تندرست کردے - اب بھی شیطان کی یہ گفتگو قاصد کے سمجھ میں نہیں آئی وہ پھر بھی ہکا بکا منہہ کھولے ہوئے تکتا رہا

**شیطان** - معلوم ہوتا ہے کہ تم اس صریح تشریح پر بھی نہیں سمجھے میں نہیں جانتا کہ تم کیسے اس کے

وزرا میں سے ہو جو اسکی طبیعت سے واقفیت
نہیں رکھتے تمہیں تو یہ چاہیئے کہ اپنے آقا کے اشارہ
سے پہچان جاؤ کہ یہ صحیح الطبیعت ہے یا اسکی صحت
میں کچھہ فرق آگیا ہے -

**قاصد** - اسی طرح پریشانی میں آنکھیں کھولکر -
حضور ہی ارشاد فرماویں - میری سمجھہ میں تو نہیں
آیا کہ یہ کیا بھید ہے -

**شیطان** - تم جانتے ہو کہ تمہارے آقا نے تمہارے
ہمدست کیسا نامہ بھیجا ہے جو تمنے خود مجھے پڑھکر سنایا
کیا کسی عقلمند جن کا یہ خیال ہو سکتا ہے - کیسا
ربانی مدرسہ اور کیسا بھرتی ہونا بھلا جہاں جبرئیل
فرشتہ پرنسپل ہونگے وہاں انکے صاحبزادہ صاحب
تعلیم پائینگے آج تک اتنی مدت گذر گئی کبھی ایسا
ہوا ہے کہ اسکی طبیعت میں یہ شوق چرایا ہے - خیال
کرنے کی جگہہ ہے کہ کجا جن کجا فرشتہ کہاں خنک نور
کہاں آتش خیز شعلہ اپنے ان کے کالج میں اسکو
تعلیم نہیں دلواتے وہ ایسا عالم ہو گیا ہے کہ بغیر
فرشتوں کے وہ تعلیم نہیں پا سکتا - اور اگر یہی
میں یقین کر لوں کہ نہیں وہ اسی قابل ہے کہ تعلیم
فرشتوں ہی سے پائے پہوسی اگر اسمیں ذرا عقل
ہوتی تو وہ یہ ضرور خیال کرتا کہ مجھے ربانی کالج کا لیا
واسطہ اور میں ایسے اپنے ساتھہ لیجانے والا ہوں
اسے قاصد اب بھی تیری سمجھہ میں آیا کہ تیرا آقا دیوانہ

ہو گیا ہے -

**قاصد** شیطان کی زبان سے یہ رام کہانی سنکر
سر دھننے لگا اور خاموش کھڑا رہا - شیطان نے
جب معمول سے زیادہ سکوت دیکھا تو یہ سوال کیا
تمہاری اس ناجائز خاموشی سے مجھے بھی وحشت ہوتی
ہے یہ بتاؤ کہ جو کچھہ میں نے تمہارے آقا کی نسبت
خیالات ظاہر کئے وہ کہاں تک صحیح اور کہاں تک غیر صحیح
ہیں - تاکہ تمہارے خیالات کا بھی میں اندازہ کر لوں
اور مجھے یہ روشن ہو جاوے کہ دیوانہ آقا کا ہوشیار
قاصد آیا ہے یا دیوانہ -

**قاصد** - میرے خیال میں صرف دو باتیں آئی ہیں
چونکہ اجازت آزادی کی مل چکی ہے اسلئے زبان پر
لاتا ہوں - کیا تو حضور دیوانے ہیں یا واقعی میرا آقا
پاگل ہے - شیطان نے قاصد کا یہ بے بنیاد جواب
سنکر سمجھہ لیا کہ اسکا بھی دماغ اُلٹا ہوا ہے - لیکن
پھر بھی منوانے کے طور پر یہ گویا ہوا - اسکی وجہ بتا
کہ تو نے مجھے مجنون کیونکر جان لیا اور بس -

**قاصد** - اسمیں بھی مجھے شبہہ ہے یقینی امر کوئی
نہیں ہے کہ میں کچھہ عرض کر سکوں - جو کچھہ حضور
فرماویں وہ بلفظہ اپنے آقا کی خدمت میں عرض کر دونگا
اور مجھے کیا غرض میرا فرض رائے زنی کرنیکا نہیں ہے
صرف پیغام سنا دینے کا فرض ہے -

ہو بر رسولان بلاغ باشد و بس ہو

شیطان - جواب دو طرح ممکن تہا اگر گیا تو تمہارا
آقا دیوانہ نہوتا اور اگر وہ دیوانہ ہوا تہا تو مجہے بہی ملنے
بتا جانا چاہیئے تہا پہر بہی جواب باصواب ہو جاتا اب
نہ میں دیوانہ ہوں نہ وہ ہوشیار ہے ؛ فارغ البال
ہوئے خوب فراغت پائی ؛ بس میری یہی تقریر
اس سے جاکر کہدینا - یہ سُنکر قاصد چلا گیا اور
شیطان کو تہوڑی دیر کے لئے مغموم چہوڑا -
اب ہم یہاں شیطان کو مغموم چہوڑتے ہیں اور
شاہ یورپ کی طرف توجہ کرتے ہیں کہ جب قاصد
وہاں گیا تو اس نے کیا کہا اور کیا کیا جواب و سوال کئے
کیا کیا تدبیریں ہوئیں -

قاصد سخت پریشانی کی حالت میں اپنے شاہ والی
یورپ کی طرف روانہ ہوا - دل میں کہتا جاتا تہا
کہ دیکہیئے اسکا نتیجہ کیا ہوتا ہے ؛ شیطان کا جواب
تسکین بخش تہا نہ اپنے شاہ کی درخواست قابل
تسلیم معلوم ہوتی تہی - اسی خوفناک تذبذب میں
غلطاں و پیچاں اپنے شاہ کے دربار میں پہونچا
وہ انتظار میں ہمہ تن چشم ہو رہا تہا جوں ہی اسکی
پر شوق نظریں قاصد کی افسردہ صورت پر پڑیں وہ
شوق آگ جو بہت دیر سے روشن ہو رہی تہی بجہ گئی
دل بیٹہہ گیا اور اسے یہ یقین ہو گیا کہ قطعی قاصد کو
مایوسانہ جواب ملا ہے -

تخت کے پاس جاکر قاصد نے جُہک کر اپنے شاہ کو
سلام کیا اور بجائے اس کے کہ کچہہ جواب دیتا زار
زار رونے لگا -

شاہ - سخت حیرت زدہ ہوکر - کیوں خیر ہے تو
روتا کیوں ہے کیا شیطان کے دربار میں تیری کچہہ
بے عزتی ہوئی یا تجہے کچہہ مرض ہو گیا ہے یا رستہ
میں تولٹ گیا یا تیرا کوئی رشتہ دار مر گیا - ایسا
کونسا سخت صدمہ تجہے پہونچا ہے کہ تو روئے
دیتا ہے دربار میں آج تک تین سو پندرہ برس کا
عرصہ ہوا کہ تو کبہی بسورا ہی نہیں رونا پیٹنا چہ -
قاصد کی روتے روتے ہچکی بندہ گئی تہی مہو جاتا تہا
تہا کہ اپنی ہچکی تہما کر کچہہ عرض کروں لیکن جوں جوں
شاہ دریافت کرتا تہا رونا برابر چلا آرہا تہا - شاہ
نے دق ہو کر حکم دیا کہ اسے دوسرے خاص کمرہ
میں لیجاؤ اور کچہہ دیر تک اسکو اپنی حالت پر چہوڑ دو
جب اسکی طبیعت درست ہو جائے تو وہیں اس سے
رونے کا سبب اور شیطان کا جواب دریافت کرو
حکم ہوتے ہی وزرا خاص کمرہ میں ایلچی کو اُٹہا کر
لیگئے اسکو ہر طرح تسکین دی اور اسکی حالت کو درست
کیا - جب قاصد کی زاری کا اختتام ہوا اور اسکی
ہچکی تہمی تو وزرا نے ایک زبان ہو کر دریافت کیا
کہ تم اتنے بڑے تجربہ کار اور عاقل ہو کر ایسے بیتاب
کیوں ہو گئے شاہ زیادہ بیتاب ہے اور شیطان
کا جواب سنا چاہتا ہے - ہمارے خیال میں ضرور

تمہیں جنون سوار ہے یا کوئی اندرونی مرض ایسا لاحق
ہوا ہے کہ جو بظاہر نہیں معلوم ہوتا مگر تمہیں اسکی ضرور
اطلاع ہوگی۔

قاصد نے مشکل سے اپنے کو سنبھال کر کہا۔ افسوس
کہ ہمارا شاہ دیوانہ ہو گیا۔

**وزرا۔** حیران ہو کر اور آنکھیں پھاڑ کر۔ ہمارا آقائے
نامدار والئے یورپ۔

**قاصد۔** ہاں ہمارا آقائے نامدار والی یورپ۔ قاصد
کی اس دیوانی بات کو وزرا نے سخت تعجب کے ساتھ
سنا اور انہیں یقین ہو گیا کہ یہ دیوانہ ہو گیا ہے۔ وہ دوڑے
ہوئے اپنے شاہ کے پاس آئے اور یہ عرض کیا حضور کا
خیال صحیح تھا بے شک وہ دیوانہ ہو گیا ہے۔ شاہ کو اسکے
دیوانہ ہونے کا اتنا رنج نہیں ہوا جتنا یہ رنج ہوا کہ اس نے
جنون کی حالت میں خبر نہیں کیسی تقریر کی ہوگی کہیں
مطلب کو ساقط نہ کر آیا ہو قاصد تو گیا چولہے میں ہاں
اپنی بات بگڑنے کے لالے پڑ گئے جوں جوں قاصد کے
جنون پر اسے یقین واثق ہو گیا یہ بات خیال میں جمتی گئی
کہ قطعی اسنے شیطان کے آگے جنون سے باتیں کی ہونگی
شاہ یورپ کو سخت پراگندگی حاصل ہوئی اور اب اسے
لازم ہوا کہ اسکی تلافی کرے پہلے اس نے ایک اور
قاصد بھیجنا چاہا لیکن جب یہ خیال آیا کہ کہیں یہ وہاں
جاکر الٹی سیدھی نہ ہانک آئے اسلئے اس نے یہ مصمم
ارادہ کر لیا کہ اپنے ہی بیٹے کو قاصد بنا کر بھیجدے
یہ خیال اسکے دلمیں پک گیا اور آخر اس نے خوب
سمجھا بجھا کر اپنے فرزند ارجمند کو روانہ کیا۔ شیطان
کی سنو کہ قاصد کے جانے کے بعد اسپر کیا گزری۔
شیطان کے آگے سے جب قاصد چلا گیا ہے او چوبدار
نے آکر یہ عرض کی ہے۔ کہ **شعر**

سوئے شاہ شد دائم بر دل کشاں
شتابندہ چوں برق آتش فشاں

تو شیطان کی جان میں جان آئی۔ پہلا خیال جو اسکے
دلمیں آیا اپنی ناکامی کا تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ شاہ
یورپ ضرور کچھ رد و بدل لائیگا اور میری یہ نیکی اور حکم
برتری اور ذاتی صفات اس سے مقابلہ کرنے میں سب
جاتے رہینگے ایسی خراب حالت میں کبھی مجھے اس مدرسہ میں
بھیجنا منظور نہ کرے گا اور آخر میں سخت ناکام
ہو کر بیٹھ رہونگا۔ اب کوئی تدبیر ایسی کرنی
چاہیے کہ شاہ یورپ خود بخود اپنے ارادہ سے
باز آئے اور اس خیال میں یہاں تک پختہ ہو کہ اگر
اس سے بضد ہو کر کہا بھی جائے کہ تو اپنے
بیٹے کو شیطانی کالج میں بھیج تو بھی وہ انکار ہی
کرے۔ یہ بات سخت مشکل تھی اور اسکا کوئی
پہلو درست نہ بیٹھتا تھا۔ یہ اسی کشمکش میں
تھا کہ شاہ یورپ کا صاحبزادہ خود ایلچی
بنکر اسکے پاس آیا۔ معمولی ادب آداب
اور تعظیم و تکریم کے بعد پہلی بات

جو ایلچی سنگی وہ یہ تہی - میرے والد کو بہت افسوس رنج
کہ انہوں نے ایسے قاصد کو آپ کے دربار میں بہیجا
کہ جو دیوانہ تہا انہیں اسکے جنوں کا مطلق علم نہ تہا اور
وے نہ جانتے تہے کہ یہ ایسی دیوانہ وار باتیں آپکی
خدمت میں پیش کریگا - میرے والد کو اپنے مطلب
ساقط ہوجانے کا اتنا افسوس نہیں ہے جتنا انکے
رنج ہونے کا ہے یہ انکے رنج کی پوری شہادت ہے
کہ میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا ہوں چونکہ اس معاملہ
کا تعلق خصوصًا میری ہی ذات سے ہے اسلئے یہ ہی
مناسب سمجہا گیا کہ میں آپکی خدمت میں حاضر ہوکر جو
کچھہ عرض کرنا ہے بیان کروں - یہ سنتے ہی شیطان
بہت خوش ہوا اور اُسے اس بات کا یقین ہوگیا کہ وہ
ایلچی دیوانہ تہا اسنے اپنی طرف سے گہڑکر یہ باتیں بنائی
تہیں ورنہ شاہ یورپ ایسا دیوانہ نہیں ہوا کہ وہ میرے
بہلے اپنے لڑکے کو ربانی اسکول میں تعلیم دینے کے
لئے بہیجنے کی آرزو کرتا - وہ تمام غرق تفکرات اور فانی
آلام جو اتنی دیر سے اسکی طبیعت میں عارض ہو رہے
تہے یک لخت دور ہوگئے اسکا دل خنداں اور کہلے
ہوئے پہول کی طرح کہل گیا - آنکہوں کی بے بسانہ
حرکت اور ان کا انتشار جاتا رہا - دل کی دہڑکن بہی
کافور ہوگئی اور ہر طرح چین چان نظر آنے لگا - آخر
شاہ یورپ کے بیٹے کو گلے سے لگالیا اور کہا میں پہلے
ہی جانتا تہا کہ شاہ یورپ نے یہ باتیں کبہی نہ کی ہونگی
وہ ایک جہاندیدہ تجربہ کار شخص ہے ممکن نہیں کہ
اس سے ایسی باتیں سرزد ہوں -

**لڑکا یا شہزادہ** جو بحیثیت ایلچی کے موجود تہا - سو[illegible]
یہ امر سخت افسوس کے قابل ہے کہ آپکو اس دیوانہ
ایلچی نے اتنی دیر تک ایسی سخت جانکندنیون میں
رکہا ہم آپ سے بہت کچھہ معافی چاہینگے اور اپنے رنج
کا جو تاوان آپ مقرر کریں میرے والد کی گورنمنٹ
اسے ادا کرنے کو موجود ہے ہمارا فرض ہے کہ باہم
اتحاد قایم رکہیں نہ کہ اپنے ہمچشم نوجوان شاہ کا
دل آزردہ کرکے مفت میں دو سلطنتوں میں کشیدگی
پیدا کریں جتنی زبردست معافی کہ ممکن ہو سکتی ہے
میں آپسے اس امر کی مانگتا ہوں کیا آپ معاف کرینگے؟

**شیطان** - نہایت خوشی سے میں معاف کرتا ہوں
تاوان کی بابت جو آپنے فرمایا یہی تاوان کافی ہے
کہ میرا ازالہ غم ہوگیا اور آپنے فورًا اسکا تدارک کیا
معاملہ کو زیادہ طول نہ کہینچنے دیا - بلکہ اسکے خلاف
میں آپکا ممنون ہوں کہ آپنے میری تسلی کردی خدا
آپکی سلطنت میں سرسبزی بڑہائے اور آپکو علوم مختلفہ
کی چاشنی چکہائے -

**شہزادہ** - جہک کر - آخر الذکر دعا کا قبول ہونا
محض آپکی کوشش پر موقوف ہے -
یہ کہکر شہزادہ نے کچھہ دیر کے لئے سکوت کیا اور شیطان
خاموشانہ اس درخواست کی خطرت پر غور کرنے لگا

وہ تمام خوشیاں جو لمحہ کے لمحہ اسے ہو گئی تھیں انہیں
پھر کمی ہونے لگی اور اس نے اپنے یقین کو غلط فہمی کے
زنگ سے آلودہ پایا - دل میں فکر کرنے لگا کہ اس فقرہ
کے یہ معنی نہیں ہیں جو میرے دماغ میں مثل بجلی کے
کڑک گئے بلکہ اسکی غرض شاید مجھسے پڑھنے کی ہوگی لیکن
پھر خوف کے مارے یہ دریافت نہ کیا کہ تمہارا اس سے
مطلب کیا ہے خیال یہ تھا مبادا کوئی بھی صورت پیدا
ہو اور جو کچھ ہم سمجھے ہیں غلط ثابت ہو اور پھر ہمیشہ کیلئے
لئے مایوسی و ناکامی ہمکنار ہونا پڑے شیطان نے اس
خیال سے بھی بہتر جانا کہ روئے سخن بدل دیا جائے
اور ادھر اُدھر کی باتیں کر کے اسکو رخصت کر دیا جا
یہ سوچکر شیطان نے یہ دریافت کیا - انتظام سلطنت
کی کیا کیفیت ہے غنیم کا تو کچھ خوف نہیں ہے
رومی سرحدوں میں سرکشوں کا کیا زور شور ہے
فوج کسقدر ہے اور وہ حالت امن میں کیا کام دیتی
ہے نوجوان شہزادہ سلطنت کی باتوں میں ڈوبا ہوا
تھا اور اسے ان معاملات سے زیادہ دلچسپی بھی ہوتی
تھی شیطان کی چال میں کچھ دیر کے لئے آگیا اور
بخوشی یہ جواب دینے لگا - جب سے ہمنے اپنی فوج کو
چار حصوں میں تقسیم کر کے سرحدوں پر مقرر کر دیا
ہے تب سے شاہ روم کا خوف بالکل جاتا رہا ہر چند ہمیں
اسکا خوف رہتا ہے کہ کہیں وہ رنگ نہ لائے لیکن
ہماری فوج کی روز افزوں ترقی ہمارا برابر اطمینان
کر رہی ہے کسی نسل میں نہ ایسی شائستہ فوج ہوئی
نہ اسکی اتنی تعداد بڑہی اور نہ اسکے ساتھہ اتنی ترقی ہی
کی گئی - تین لاکھہ سے چالیس لاکھہ فوج ہو گئی ہے
سامان حرب کی بھی اسقدر ترقی ہے کہ چالیس لاکھہ
فوج کی ضرورت کے ہتہیار ہمارے ہاں جدا موجود
رہتے ہیں رسد کے لئے بھی پورا بندوبست کر لیا ہے
بوڑھا اور ناتوان ایک سپاہی بھی آپ چالیس لاکھہ میں
نہ پائینگے سب دل چلے بہادر اور مرد میداں ہیں رزم
اور بزم کو یکساں جانتے ہیں گھوڑوں کی پشت
بھی ان کے پہلوں کے ریشمی بچھونے ہیں غرض
وہ معاشرت جو ایک سپاہی کو خونخوار بنا دیتی ہے -
ہماری فوج کو نصیب ہے وہ آسمان پر اس آسانی سے
جنگ کر سکتے ہیں کہ جیسے زمین پر انسے بہتر کسی سلطنت
میں ایسی خونخوار فوج نہیں ہے فوج کی اتنی لمبی چوڑی
تعریف کرنے سے غرض شہزادہ کی یہ بھی تھی کہ شیطان
خوف میں آجائے اور پھر جو کچھ ہم کہیں اس سے
سرتابی نہ کرنے پائے - شیطان گو ابھی نوجوان بچہ
ہی تھا لیکن ہزار تجربہ کاروں کا ایک تجربہ کار اور
ہزار گرگ باران دیدہ کا ایک گرگ باران دیدہ تھا
وہ اس تعریف لشکر کی فطرت کو خوب پہچانتا تھا اور
اسے معلوم تھا کہ یہ صرف میرے دہلانے اور مجھے خوف
میں مبتلا کرنے کے لئے کہتا ہے - ابھی شہزادہ اپنی
پوری تقریر ختم نہ کرنے پایا تھا کہ شیطان نے بیچ سے

اس سے یہ سوال کیا - آجکل فوج کا کمنڈرانچیف کون ہے
**شہزادہ** - فوج کا کمنڈرانچیف فی الحال میرے والد
نے مجھے کر دیا ہے - یہ سنتے ہی شیطان خوش ہوگیا
اور کہا کہ جو کچھ مجھے آج خوشی ہوئی ہے تمام عمر ایسی نہیں ہوئی
جب تم کمنڈرانچیف ہو تو کل ایشیا کی سلطنتوں کا فتح ہو جانا
کوئی بات ہی نہیں ہے بلکہ میری اپنی فوج بھی تمہاری ہمسر ہوگئی ہیں
کیونکہ میں نے بھی بہت دنوں تک فوج کی کمان کی ہے
مگر افسوس ہے کہ لکھنے پڑھنے کی وجہ سے کچھ دماغ ایسا
ضعیف ہوگیا ہے کہ اب فوجی فرایض کی انجام دہی
میں تکلف کرنا پڑتا ہے -

**شہزادہ** - کیا علوم مختلفہ کی تعلیم دماغ کو ضعیف
کر دیتی ہے -

**شیطان** - منہہ بنا کر - بالکل ضعیف کر دیتی ہے
فوج کے کام کا تو آدمی مطلق نہیں رہتا -

**شہزادہ** - تو میں اس عہدہ سے استعفا دیدونگا

**شیطان** - اگر آپ نے استعفا دیا اور کوئی نالایق
اس عہدہ پر ہوگیا تو پھر سلطنت میں تنزل آجائےگا
اور یہ شوکت جو آپنے بیان کی ہے مطلق نہیں رہیگی
مقدم سلطنت کی حفاظت ہے لاکھوں بندگان خدا
کی جانیں صرف آپ کی حفاظت میں ہیں اگر آپ نے
اس سے پہلو تہی کی تو انکی جانیں خطرہ میں پڑ جائینگی
اور آپ خدا کے آگے کیا جواب دینگے -

**شہزادہ** - یہ صحیح ہے جو آپ فرماتے ہیں لیکن میرے

اس عہدہ کے چھوڑ دینے سے کچھہ ضعف نہیں ہوسکتا
میں چند روز سے کمنڈرانچیف ہوا ہوں میں جنگ
آزمودہ بھی نہیں ہوں اور بڑے بڑے افسر
ہمارے ہاں جو کئی کئی خونریز میدان لڑ چکے
ہیں میری نسبت وہ اس عہدہ کے بخوبی لایق
ہیں - میں تو آپ کے قدموں پر آکر پڑا ہوں کہ
آپ میری سرپرستی کریں گے تو میں اپنی منزل
مقصود تک پہونچ جاؤں گا - اور اگر آپ نے
توجہ نہیں کی تو مجھے نہیں مراد ہوا پائیگا -

یہاں بھی شیطان کا افسوں فیل ہوتا دکہائی دیا -
پھر وہی جوش جنوں تھا وہی صیاد کا جال -
پریشانی نے آکر شیطان کے گریبان پر ہاتھہ ڈالا
خوفزدہ تفکرات نے دامن پکڑ لیا اور مہیب ناکامی
کے خیالات نے کمر تہام لی - شیطان کو یقین ہوگیا
کہ ادہر تو یہ اپنی جان کہونے کو موجود ہے اور
ادہر مجھے ربانی درسگاہ سے ناکامی ہونیوالی
ہے - اگر یہ لڑکا خودکشی کرکے مرتا ہے تو اس کے
باپ سے ضرور ایک خونریز جنگ ہوگی اور یہی میری
ناکامی کا باعث ہوگا - اور اگر اس کی جان ضایع
ہونے دی تو ربانی درسگاہ کا داخلہ مارا ہوا
چاہتا ہے - اتنی سی دیر میں صدہا خیالات رو کی
طرح شیطان کے دل و دماغ میں آئے اور گزر گئے
انہوں نے کوئی نتیجہ پیدا نہیں کیا ادہر شیطان پر یہ چہایا

پڑی ہوئی اور وہ اسیرِ غلطاں و پیچاں اور اُدھر شہزادہ
اس خیال میں متفکر کہ دیکھئے میری اپیل کی سماعت
شیطان کیا تک کرتا ہے - گھنٹہ بھر تک دو نو
کو نگی ہٹرپ کھیل گئے اور ایک دوسرے سے کچھہ
نہ کہا نہ سُنا - بڑی دیر کے بعد شہزادہ کی مہر سکوت
ٹوٹی اور وہ گویا ہوا اے خداوند نعمت کیا میری اپیل پر
آپنے کچھہ توجہ کی - آپکا سکوت میرے لئے موت سے
زیادہ سخت ہے میں آپ کے پاس فریادی آیا ہوں
لیکن آپ خود متفکر معلوم ہوتے ہیں - اس کی وجہ دریافت
کرنے کی میری مجال نہیں ہے پھر میں اس قدر بات
کرنے کی جرات کر سکتا ہوں کہ آپ کو کس چیز نے ایسا
متفکر بنا دیا -

**شیطان** مجھے فکر اس بات کا ہے کہ میں تمہارے
ساتھہ کیا کروں اور کیونکر تمہاری مدد کروں جو کچھہ
میری قدرت میں ہے اس سے مجھے انکار نہیں -
تم اپنا مطلب صاف بیان کرو تو معلوم ہو - شیطان
نے یہ بات جان بوجھ کر کہی تذبذب سے بہتر یہی
ہے کہ معاملہ صاف ہو جائے شیطان سمجھہ تو گیا تھا
کہ جو کچھہ ایلچی نے کہا تھا وہ ہی یہ شہزادہ کہے گا پھر
بھی خیال یہ تھا کہ شاید اس کے خلاف اسکا مدعا ہو
بیچ مذبذب میں رہنے سے نتیجہ - اسی بیم و رجا
میں ڈرتے ڈرتے آخر شیطان نے صاف کہدیا کہ
اپنا اصلی مطلب کہو - یہ موقع شہزادہ کے لئے
اپنی باتوں کے اظہار کرنیکا اچھا تھا چنانچہ فوراً وہ
یہ کہنے لگا - پہلا ایلچی جو حضور انور کی خدمت میں
حاضر ہوا تھا میں ایک بار افسوس کرنے پر پھر افسوس
کر کے کہتا ہوں کہ اس نے اپنے مجنونانہ خیالات
سے خبر نہیں آپ کے دربار میں کیا کیا کچھہ بیہودہ
گوئی کی ہوگی وہ تو آپ جیسا رحیم دل اور متحمل مزاج
شاہ تھا کہ اسکی اس گستاخی پر اسے سزائے موت
نہ دی ورنہ وہ اور کسی چھوٹی سی چھوٹی ریاست
میں جا کر ایسی گستاخی کرتا تو وہاں سے زندہ بچکر آنا
محض ناممکن تھا - صرف چند باتوں کے عرض کرنے
کی اسے ہدایت کی گئی تھی اور بس وہ معاملہ بہت
طول طویل نہ تھا - اس درخواست کا خلاصہ تو
یہ ہے کہ آپ کی مہربانی کی درخواست کی گئی تھی -
اور وہ مطلوبہ مہربانی یہ تھی کہ میرے والد میری
خواہش سے مجھے رباجی کالج میں داخل کرانا چاہتے ہیں
آپ سے بہتر اور کوئی وسیلہ نہیں ہے اور اسکی بھی انہیں
اطلاع ہوگئی ہے کہ فرشتوں کے ہاں سے آپکے نام کا پروانہ بھی جاری
ہوگیا ہے کہ آپ وہاں جا کر تعلیم پائیں میرے والد کی
تو فرشتوں سے اتنی راہ و رسم نہیں ہے کہ وہ
بآزادی کوئی درخواست کر سکیں اسلئے ضرور ہوا
کہ اپنی اس آرزو کے پورا ہونے کے لئے آپکا سہارا پکڑیں
اگر آپنے میری اس دلی شوق کا پورا پورا اندازہ کرینگے تو میری اس
بیتابانہ آرزو اور جوشیلے اشتیاق پر نظر کرینگے تو آپ یہ بخوبی

کہل جائیگا کہ میں ربانی کالج میں داخل ہونے کی کتنی
بڑی قابلیت رکھتا ہوں میں نے تو یہاں تک ٹہان
لی ہے کہ جان ہی جاتی رہے یا سلطنت ہی میرے
ہاتھ نہ لگے ربانی کالج میں ضرور بھرتی ہونگا -

دست از طلب ندارم تا کام جاں برآید
یا تن رسد بجاناں یا جان ز تن برآید

جوں ہی شیطان نے یہ تقریر گوشگزار کی وہ دل میں
پیچ و تاب کہانے لگا کہ پہر اس بیچارے ایلچی کو کیوں
نادان بنایا جاتا ہے وجہ کیا ان ہی الفاظ میں اسنے
بہی کہا تہا گو طرز بیاں اسکا اور ہو - سخت متردد
تہا کہ کیا جواب دوں اور کیا کروں بڑی دیر کے فکر
کے بعد یہ گویا ہوا مجہے آپ کی یہ تقریر سنکر سخت رنج ہوا
اور میں افسوس سے کہتا ہوں کہ آپنے میری نسبت
جو کہ سنا ہے وہ بالکل صحیح نہیں ہے میری کیا مجال
ہے کہ میں ربانی درسگاہ کا دل میں خیال ہی لا سکوں
یہ کس مسخرے نے آپ سے جا کر لگا دی پروانہ میرے
نام کا جاری ہو جاتا اور پہر میں ہیں آپکے سامنے کہڑا
رہتا - یہ نری بے بنیاد باتیں ہیں آپ خود خیال
کر سکتے ہیں کہ جنوں سے فرشتوں کی کیا نسبت وہ
نرے نور ہیں اور ہم لوگ آتشیں ہیں - کس کی مجال
ہے جو ذرا خیال ہی ربانی مدرسہ کا لا سکے - اول تو
ابتک میں داخل نہیں ہوا ہوں اگر یہ بہی فرض کر لیں
کہ مجہے اس درسگاہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل

ہو گیا ہے تو اس سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ بلا خدا کے
حکم میں تمہیں وہاں لیجا کر داخل کر دوں - گو تم ابہی نوجوان
ہو لیکن خوب سمجہ سکتے ہو کہ ربانی درسگاہ میں آج تک
کوئی جن بہرتی ہوا ہے - ہماری سرشت ہی ایسی نہیں ہے
کہ ہم ان میں گہل مل سکیں ؏ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
وہ باتیں نکرو کہ جنسے علاوہ نقصان وقت کے نقصان
جان متصور ہوتا ہے میرے پاس تو اتنی دور آنے کی
ضرورت ہی نہ تہی اگر اپنے ہی مدبران سلطنت کو جمع
کر کے یہ رائے ظاہر کرتے تو تم خود دیکہ لیتے کہ وہ تمہیں
کیا جواب دیتے - جن کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنی حیثیت کی باتیں
کرے - رہیں جہونپڑوں میں اور خواب دیکہیں محلوں کا -

(یہ نہو) ظرف نظارۂ خورشید ندارد شبنم
شبنم تشنہ کجا چشمۂ خورشید کجا

اسکے بجائے اگر تم مجہسے یہ درخواست کرتے کہ مجہے پڑہا
دیا کرو تو کچہ مضائقہ کی بات نہ تہی اور جب تم یہ امر
خیال میں ہی نہیں لاتے اور ایسی جگہ جانا چاہتے
ہو کہ جہاں تم ہرگز نہیں پہونچ سکتے تم سے زیادہ کوتاہ
اندیش اور کون ہوگا - اے شہزادہ قدر خود شناس
- تجہے لازم ہے کہ اپنی ان خواہشوں کا اظہار کبہی
کسی سے نکرنا ورنہ ہر شخص دیوانہ کہیگا اور پہر تجہے
دیوانہ لوگ بنا دیں گے - دنیا میں تیرا رہنا مشکل
ہو جائیگا - خوف یہ ہے کہ تو اپنی جوانی سے آخر ہاتہ
نہ دہوئے - تیرا باپ ضعیف ہو گیا ہے اسمیں اتنی

عقل نہیں ہے کہ وہ تیری جوانی پر ترس کہائے
اور سوچے کہ جو بات میں تجہے بتاتا ہوں اس
صحیح ہے تو اگر اپنی علمی - دینی دنیوی - روحی -
جسمانی بہبودی چاہتا ہے تو میرے کہنے پر عمل کر -
گو میں بہی تیری طرح ایک بچہ ہوں لیکن پہر بہی تجہسے
بڑہا ہوا ہوں اور مجہے تیری نسبت تجربہ بہی بہت ہے
شب و روز سلطنت کے معاملات مجہے بہگتانے پڑتے ہیں
یہ وجہ تجربہ کار بنجانے کی بہت بڑی ہے اور
اس کے علاوہ مجہے تیرے ساتہہ ایک دلی محبت ہے
میں نہیں چاہتا کہ تو ناکام ہو اور مایوسی کا دست و
گریبان ہو کر فنا ہو جائے - بقائے دولت و علم و
عزت صرف اسی پر ہے بشرطیکہ تو یہی سمجہے کہ اپنے
باپ کو دیوانہ بنا کر مطلق العنان چہوڑ دے جو کچہہ
وہ کہے اسپر ہرگز عمل نہ کیا جائے -
سوائے اس تدبیر کے اور کوئی صورت تیرے پہلنے
پہولنے کی نہیں نکل سکتی - مختصر یہ کہ جو کچہہ تیرا باپ
کہے تو سمجہہ لے کہ وہ مجنونانہ یہ باتیں کرتا ہے آجکل
اسکا ارادہ ربانی مدرسہ میں بہیجنے کا ہے کل کو
وہ تخت باری پر حملہ کریگا کہ مجہے بہی ایک گونہ اسیر
بیٹہنے کو ملے ایسے شخص کو جو خدا کے ساتہہ جنگ کرنیکا
ارادہ کرے اسکو تم کیا سمجہو گے لامحالہ اسے دیوانہ
کہو گے بس سمجہہ لو کہ ربانی درسگاہ سے تعلق پیدا
کرنے کا ارادہ تخت باری تعالے پر حملہ کرنے کے

خیال سے کم نہیں ہے - جو کچہہ میں نے تم سے کہا
تمہاری سمع خراشی تو ضرور ہوئی ہوگی لیکن ساتہہ ہی
اسکے اطمینان بہی ہوگیا ہوگا کہ جو کچہہ شیطان نے
کہا ہے اسمیں سر مو تفاوت نہیں ہے جو کچہہ میں نے
تمہاری خدمت میں عرض کیا میری ہمدردی اور
اخوت کا نقشہ اُتارتا ہے - اگر اب بہی تمہاری سمجہہ میں
کچہہ نہ آوے تو جسطرح تم کہو میں حاضر ہوں مجہے
تمہاری مدد کرنے اور تمہارے ساتہہ کام کرنے میں
کچہہ عذر نہیں ہے اگر میرا سگا بہائی ہوتا تو اُسکی
بہی اتنی خاطر داری کرتا جتنی کہ تمہاری کی ہے -
جو کچہہ میری فہم ناقص میں آیا پیش کیا گیا آگے
تم جانو اور تمہارا کام -
یہ تعجب انگیز گفتگو شہزادہ نے بہت غور سے سُنی
جب تک شیطان کہتا رہا وہ برابر سر دہنتا رہا ادہر
تو گفتگو اور ادہر شیطان کی سریلی اور پر اثر آواز اسکا
شیریں اور لطیف لہجہ غضب ہی کا جادو بہرا اور
طلسم انگیز تہا شہزادہ تو شہزادہ اگر خود اسکا باپ ہوتا
تو شیطان کی گفتگو پر فریفتہ ہو کر اسکی ہر ایک بات کو
تسلیم کر لیتا خود در اصل دیوانہ نہ تہا لیکن گفتگو میں
وہ تاثیر تہی کہ تہوڑی دیر کے لئے خود دیوانہ بن جاتا
- شیطان جب اپنی گفتگو ختم کر چکا تو اسنے شہزادہ کی
صورت پر غور میں نظریں دوڑائیں اور یہ دیکہنے لگا
کہ آیا میری تقریر کا پورا اثر پیدا ہوا یا اس نے کچہہ گردانا

گر وہ اسکی صورت کی کتاب میں یہ دیکھکر خوش ہوا
کہ تقریر نے امید سے زیادہ اسے اپنا گرویدہ بنا
لیا ہے اب وہ اپنے پہلے خیال پر افسوس کر رہا ہے
اور معذرت چاہنے کو ہے ۔ شہزادہ ابھی پشیمان
ہو رہا تہا اور شرمندگی سے دم بخود تہا کہ شیطان
موقع دیکھکر پہر یہ یوں اُٹہا ۔ میں اسکا شکریہ
ادا کرتا ہوں کہ تمنے میری تقریر کو بغور سنا لیکن
ساتہہ ہی اس کے مجھے یہ تردد ہے کہ آیا تمنے
اس سے کوئی نتیجہ حاصل بہی کیا یا نہیں ۔ مجھے امید
ہے کہ تم اسکا جواب شافی مجھے عنایت کرو گے اور
مجھے اس جاننے کا فخر بخشو گے کہ تم نے میری تقریر
سے اپنی آرزو کہاں تک کامیابی کی ہمکناری پائی ۔
یہ سُنتے ہی شہزادہ بسورنے لگا وہ ہر چند اپنے
ضبط کرنا چاہتا تہا لیکن اس کی آنکہوں سے آنسو
نکل ہی پڑے اور وہ اپنی اسی جہرجہری آواز
میں یہ کہنے لگا ۔ دو باتوں کا مجھے بہت صدمہ
ہے اسی سے میرا دل بیٹہا جاتا ہے اور بے اختیار
مجھے رونا چلا آتا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہماری
اس بچونا نہ خواہش اور درخواست سے آپ کو
سخت رنج ہوا دوسرا رنج یہ ہے کہ میں حد سے
زیادہ ضعیف ہوا کیونکہ میں یہ خوب جانتا ہوں
کہ بیجا درخواست سُننے سے جیسا ایک عاقل کے
دل پہ صدمہ ہوتا ہے اُسکا اندازہ بہی مجھے بخوبی
ہے کہ اس صدمہ کا جو کچہہ خراب اثر اس کی روح پر پڑتا ہے
آپ بیشک ہمارے بڑے ہمدرد ہیں آپکی تکلیف کا خیال
سوا اسکے میں کیا دے سکتا ہوں کہ ہمیشہ کے لئے آپکا
غلام بنجاؤں اور اب اپنے باپ کی نہ خود صورت دیکہوں
نہ اپنی دکہاؤں ۔ آپکی تقریر کے ایک ایک لفظ کو
بغور سنا اور مجہے تحقیق ہو گیا کہ جو کچہہ آپنے فرمایا ہے
اسمیں سر مو تفاوت نہیں ہے ۔ میں اس ناشدنی
خواہش سے دست بردار ہوا اب جو کچہہ آپ بتاویں
میں کرنے کو موجود ہوں ۔ اس سے زیادہ شیطان
کی خوشی کا باعث اور کیا ہو سکتا تہا کہ اس نے اپنے
نادان دشمن کو اپنی چکنی چپڑی باتوں سے مغلوب
کر لیا ۔ شیطان اپنی اسی سرخوشانہ اور مستانہ حالت میں
اٹہا شہزادہ کو گلے سے لگا لیا ۔ پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا
کہ تو کچہہ فکر نہ کر مجہے اس امر کا کچہہ رنج نہیں ہے کہ تو نے
محض ایک بے نتیجہ گفتگو مجہسے آکر کی یہ تیرے شباب کی نادانی
کا قصور ہے تو اس غلطے سے بالکل بری ہے میں تجہسے
اس کے مقابل میں خوش ہوں کہ تو نے عقل کی بات
کو سمجہا اور اسپر غور کیا شہزادہ نے اپنی اسی خفت آمیز
حالت میں یہ جواب دیا ۔ گو آپ عمر میں مجہسے برابر ہونگے
لیکن آپکی بزرگی قابل تسلیم ہے اور جبتک میں زندہ رہونگا
آپکی تابعداری سے کبہی باہر نہ ہونگا اس شفقت کا کیا بجا
گویا آپنے مجہے خرید لیا میں تمہارا حلقہ بگوش ہو کر رہونگا ۔ اب میں آپکے
بجا آوری احکام پر مستعد ہوں جو کچہہ حکم ہو وہ کروں

**شیطان** - اگر تم میری بات مانتے ہو تو میں تمہیں ایک اعلیٰ درجہ کی ترکیب بتاتا ہوں جو تمہارے اور سلطنت کے حق میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے - بشرطیکہ تم نے اسے سمجھا اور اسپر عمل کیا -

**شہزادہ** - گڑگڑا کر اور بہت ادب سے - میں آپسے عرض کر چکا کہ جو کچھہ حضور فرمائیں گے اُسپر عمل کرنا میں اپنا باعث زندگی سمجھونگا -

**شیطان** - بس اسیقدر چاہیے کہ تم مجھے اپنا ہمدرد سمجھکر میری تقریر گوش گزار کرکے اسپر عمل کرو اصل یہ ہے کہ تم اپنے والد کے پاس جاؤ وہ تم سے ضرور دریافت کرینگے کہ کیا کر آئے تو تم یہ جواب دینا کہ مجھے ربانی درسگاہ میں تعلیم پانا ہی منظور نہیں ہے وہ لاکھہ کچھہ سبب دریافت کریں لیکن تم سوائے دلکی نفرت کے اور کوئی سبب نہ بتانا کیونکہ اگر تم نے وہ ہی تقریر کی جو مینے کی ہے تو ناحق جھک جھک ہوگی تمہارا باپ مجنون ہو گیا ہے تقریر کو طول ہوگا اور پھر خبر نہیں کہانتک نوبت پہنچے گی اسلئے بہتر اور انسب یہ ہے کہ تم اپنے دل ہی پر صبر کر ڈالو اور کوئی بات دوسری نہ کہو - بظاہر اپنے باپ کی اطاعت کرو لیکن دل میں اُسے دیوانہ سمجھکر اس سے پرہیز کرتے رہو - کوئی بات کہے تو جب تک تم اسے اپنے ذہن میں خوب غور سے نہ سوچ لو کبھی عمل کرو مگر باپ کے آگے یہی زبان سے نکلتا جائے کہ جو حکم - اگر تمہارا باپ کوشش کرے کہ پھر وہ تمہیں میرے پاس بھیجے تو تم ہرگز نہ آنا اور باپ کے حکم کی تعمیل میں ہی کوتاہی کرنا تمہیں ان دو متضاد باتوں کو سُنکر تعجب ہوگا لیکن غور کے بعد سب تعجب جاتا رہیگا یعنی تمہارے والد نے حکم دیا کہ شیطان کے پاس جاؤ تم نے تعمیل حکم کی اور دار الخلافہ سے روانہ ہو گئے رستہ میں سے پھرکر اور ادہر اُدہر دو چار مہینے قیام کرکے چلدیئے وہاں جاکر کہدیا کہ ہم ہو آئے وہ دریافت کریگا کہ کیا کیا باتیں ہوئیں تم مجھے اسکی بابت بذریعہ خط کے اطلاع دے دوگے بس میں لکھکر بھیجدیا کرونگا - ہاں جب میں بلاؤں تو مضائقہ نہیں تھوڑا چلے آیا کرنا - غرض جو بہتر تدبیریں تمہاری سمجھہ میں آویں زمین و آسمان ایک کرکے سمجھانے لیکن تم اسے کرکے ہی رہو کوئی بات ایسی نہ کرنا جس سے تمہارا باپ خود یہ سمجھہ لے کہ بیٹا مجھے دیوانہ جانتا ہے تمہارا ظاہری برتاؤ اس سے بھی زیادہ ادب کا ہو جتنا کہ تم اب کرتے ہو - اسکے لئے یہی بہت ہے کہ تم اسے دیوانہ اور سودائی جانتے رہو - اس سے زیادہ میں اور کیا کہوں ہوں میرے خیال میں یہی نصیحت تمہیں بہت ہے اسلئے تم ایک ذہین شخص ہو - میری اس سادی سیدھی تقریر سے ہزاروں مطلب نکال سکتے ہو مجھے زیادہ کہنے سے غرض کیا ہے -

**شہزادہ** نے شیطان کی اس تقریر پر گردن جھکا کر کچھہ دیر تک کھڑا رہا اور پھر سلام کرکے رخصت ہوا - شیطان اپنی اس عقلمندی پر پھولا نہ سماتا تھا - یہ جان

کون ہے۔ ہر کیا دیکھنے آتا اپنے کو خود مبارکباد دیتا اور خیال سمجھتا کہ خصم کو خوب زیر کیا۔

اب ہم شیطان کے ذکر کو چند منٹ کے لئے ملتوی کرتے ہیں اور پھر اپنی توجہ شہزادہ اور اس کے باپ شاہ کی طرف مبذول کرتے ہیں جس سے یہ کہا جائے کہ شہزادہ نے وہاں جا کر کیا کیا اور دونوں باپ بیٹوں کی کیونکر بسر ہوئی۔ شہزادہ اپنے باپ کو خوش کرتا ہوا اور شیطان کی ہمدردانہ گفتگو کا ممنون ہوتا ہوا اپنے دارالخلافہ کی طرف روانہ ہوا اسے یہ یقین ہو چکا تھا کہ میرا باپ میرا اس دیوانگی کی حالت میں خیر خواہ نہیں ہے اور وہ یہ بھی سمجھتا تھا کہ خوش قسمتی سے مجھے شیطان جیسا ہمدرد مل گیا اور نہیں محض ناممکن تھا کہ میری جان بچتی۔ جب وہ دارالخلافہ پہنچا تو سیدھا اپنے باپ کے پاس گیا چونکہ شیطان کا حکم تھا کہ ایسی صورت نہ بنانا کہ جس سے تجسس پائی جائے اسلئے اسنے بڑے تپاک اور ادب سے باپ کو مجرا کیا اور خوش و خرم تخت کو بوسہ دیکر اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ شاہ نے اپنے بیٹے کی یہ حالت دیکھکر اندازہ کر لیا یہ ضرور کامیاب ہو کر آیا ہے خوشی میں دریافت کرنے لگے بیٹا کہو شیطان سے کیا بنی تمہاری درخواست اسنے منظور کر لی۔

**شہزادہ** ۔ وہ چاہے منظور کرے یا نہ کرے لیکن خود میرا دل ہی ربانی درسگاہ میں تعلیم حاصل کرنیکو نہیں چاہتا۔ یہ سنکر بوڑھا شاہ چونک پڑا اور کہا کہ اے بدنصیب لڑکے یہ تو کیا کہتا ہے۔

**شہزادہ** ۔ میں چاہے خوش نصیب ہوں یا بدنصیب لیکن میرا دل چاہتا ہی نہیں کہ میں ربانی کالج میں بھرتی ہو کر تعلیم پاؤں۔

**شاہ** ۔ آخر اسکا کوئی سبب بھی۔ یا بلا وجہ تیرا دل نہیں چاہتا

**شہزادہ** ۔ کوئی وجہ نہیں ہے میرا دل قدرتی طور پر اندر سے نہیں چاہتا۔ یہ کہکر شہزادہ نے رخصت چاہی اور جانے کو تیار ہوا جب وہ جانے لگا تو شاہ نے متعجب ہو کر کہا کہ شیطان کی گفتگو بھی عجیب جادو ہے جو شخص اسکے پاس جاتا ہے دیوانہ بن جاتا ہے یہ بات کیا ہے میں نے پہلے اپنے ایک اعلی درجہ کے رکن سلطنت کو بھیجا وہ بھی دیوانہ بن کر آ گیا اور تو اس شوق میں گیا تجھیں بھی جنون کا لطف آ رہا ہے۔

**شہزادہ** ۔ میں تو دیوانہ نہیں ہوں اگر حضور مجھے دیوانہ ہی سمجھتے ہیں تو میں دیوانہ بن نے کو تیار ہوں یہ تقریر سنکر بادشاہ کو اپنے بیٹے سے خوف معلوم ہوا اس نے زیادہ گفتگو نہ کی اور اسے رخصت کر دیا اور آپ سخت فکر میں رہا کہ شیطان نے اپنا افسون غضب کا ان دونوں پر ڈالا۔ اس نے دل میں خیال کیا کہ میں خود اسکے پاس چلوں اپنی اصلی حالت ظاہر نہ کروں بلکہ ایلچیوں کی پوشاک پہن کر اسکے آگے جاؤں اور یہ کل کیفیت اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کروں کہ وہ کیا باتیں کرتا ہے جس سے ہر شخص مخبوط الحواس بنجاتا ہے۔ لیکن

اس ارادہ کا مانع یہ خیال آیا کہ اگر اس نے مجھے پہچان لیا
تو سخت مشکل پڑے گی پھر دل میں یہ خیال گیا کہ گزشتہ
جلسہ میں اسنے مجھے سرسری طور پر دیکھا تھا اور پھر کو زمانہ
بھی بہت گزر گیا اب میری صورت بھی بدل گئی دوسرے
میں ایلچیوں کے لباس میں ہونگا بھلا ان صورتوں میں
وہ مجھے کیا پہچان سکیگا - دل میں پھر یہ وہم آیا کہ
خلاف مشورہ ہر کام کرنا سخت ذلت دیتا ہے اخر
بوڑھے وزیر سے اسکی بابت ضرور کچھ مشورہ کرنا چاہئے
فورًا بذریعہ ہمدار اپنے بوڑھے وزیر کو بلایا اور اپنا ارادہ
پیش کیا وہ سنکر سر دھنے لگا اور یہ گویا ہوا اے شاہ
جب تک تجھے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ اسنے ان دونوں
سے کیا گفتگو کی تو ہرگز شیطان کے پاس جانیکا قصد
کیا تو نہیں دیکھتا کہ جب اتنا بڑا عاقل شخص دیوانہ بنگیا!
جو پہلے ایلچی بناکر بھیجا گیا تھا اور تیرا بیٹا بھی علی ہذا القیاس
دیوانہ ہوگیا پھر تو کس برتے پر جاتا ہے اگر خدا نخواستہ
تو دیوانہ ہوگیا تو پھر سلطنت بھی تیرے حواس کے ساتھ
رخصت ہو جائیگی - بادشاہ اپنے وزیر باتدبیر کی
گفتگو سنکر بہت خوش ہوا اور یہ کہنے لگا کہ کوئی ایسی
تدبیر کرو کہ ایلچی اور شہزادہ دونوں صاف صاف
کہدیں کہ شیطان نے انہیں کیا پٹی پڑہائی اور کیا کیا باتیں
ہوئیں - القصہ وزیر نے ان دونوں کو چینٹے دے کر
جو کچھ اصلی کیفیت تھی دریافت کرلی اور ساتھ ہی اسکے
اسے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اگر شہزادہ [illegible] بھی [illegible]

جب بھی وہ ربانی کالج میں بھرتی نہو سکا - اس سے
تمام امیدوں پر پانی پھر گیا اور وہ مایوسی کی صورتیں
جلوہ دینے لگیں - اب ہم وزیر شاہ شہزادہ ایلچی کو
اسی تذبذب اور ادھیڑبن میں چھوڑتے ہیں - اور ابا
شیطان علیہ اللعنۃ کا تذکرہ کرتے ہیں -

شیطان کو اسقدر خوشی تھی جتنی ایک فتحمند سلطان
کو ہوتی ہے اب وہ اپنی فتح دیکھکر چاروں طرف بغلیں
بجاتا ہوا ناصرانہ نظروں سے تک رہا تھا اور خوش تھا
- اسی سرخوش حالت میں فرشتہ کا وہ وقت آگیا
جسیں وہ اقرار کر گیا تھا کہ بعد مشورہ کے تجھے خدا
کی درگاہ میں عرضی لکھوا کر لیجاؤنگا - شیطان بیٹھا
ہوا رستہ ہی دیکھہ رہا تھا کہ فرشتہ آموجود ہوا اس نے
پیار سے شیطان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا خوش ہو
کہ تیری کامیابی کی صورت نکلتی معلوم ہوتی ہے -
میں نے جس سے مشورہ کیا اس نے تیری کامیابی کی
مجھے امید ہی دلائی اب تو ایک عرضی بدرگاہ رب العزت
لکھہ میں اسے پیش کرونگا اور وہاں کئی فرشتے جو اس
باجلال ذات سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں تیری سفارش
کریں گے - شیطان کے جسم میں ایک اور تازہ روح
شادمانی کی پہو نک گئی - اسکی آنکھوں میں خوشی کا امتیاز نور
جلوہ دینے لگا اور وہ بشادمانی فرشتے کے پیروں
پر گرتا ہی تھا کہ فرشتے نے روک لیا اور تیوری بدل کر کہا
میں تجھسے کہتا نہ تھا کہ جب تک تو سنجیدہ متین نہو گا

یہ ناممکن ہے کہ تو وہاں تعلیم پا سکے خدا ہی کی ذات سجدہ
کرنے کے قابل ہے کسی کے آگے سوائے خدا کے گردن
جھکانا ہی کفر ہے آئندہ تو مجھسے یہ عہد کر کہ کبھی کسی کے
آگے سجدہ تو سجدہ گردن بھی خم نہ کیجیو ورنہ سخت مغضوب
ہوگا اور تیری ایسی گت بنے گی کہ لوگوں کو جس سے عبرت
ہوگی اور پھر تجکو بنا کر نکال دیا جائیگا - یہ سنکر شیطان
کانپ گیا اور اسنے گڑگڑا کر فرشتہ سے عہد کیا اور جو تقریر
دیر معاملہ کی تقریر کے بعد یہ عرضی لکہی گئی جو ہم بعینہ
درج ذیل کرتے ہیں -

ربنا

تیرا ایک ناچیز بندہ تجہسے کچہہ التجا رکہتا ہے گو وہ التجا
اسکی حیثیت سے بہت بڑی ہے لیکن تیرے آگے
اسکی کچہہ حقیقت نہیں - محض تیرے کرم کے بل پر
تیری رحیمی کے زور پر مینے یہ جرأت کی ہے بشرطیکہ
تو اسے بغور سنے اور پھر میری عرضی پر حکم لکہے گو میں قوم
اجنہ میں سے ہوں لیکن تیری صفات کے علم ہونیکا
شوق مجہے اپنے رتبہ اور مرتبہ سے گزار کر یہ کہلوانا چاہتا
ہے کہ میں ربانی کالج میں تعلیم پانے کے لئے بہرتی کیا جاؤں
تیری رحمت اور عظمت کا دائرہ اس سے زیادہ اور
بہت زیادہ وسیع ہے جسکا میں خیال کر سکتا ہوں -
گو میں اپنی اس درخواست کو اپنی حیثیت سے ہزار وں
بلکہ لاکہوں درجہ زیادہ سمجہتا ہوں لیکن تیری نگہہ میں
اسکی کچہہ ہستی نہیں - مجہے امید ہے کہ تیری درگاہ سے
واپس ناکام نہ آؤنگا اور اپنی مراد پاؤنگا - میں جانتا ہوں

کہ جو الفاظ مینے تیرے لئے استعمال کئے ہیں ان کے
تیری شان بہت ارفع اور اعلے ہے اسلئے میں تجہسے معافی
خواستگار ہوں کہ ان ناچیز اور کم درجہ الفاظ کو جو مجہکو
زبان کو تو نے عطا کئے ہیں نظر حقارت سے نہ دیکہے گا
تیرے جلال نے گو میری فطرت میں ایک نور چمکا دیا ہے
لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ یہ نور کیا چیز ہے اسکی ماہیت
کیا ہے اور اسکی مجہے کہانتک تعظیم کرنی چاہیئے گو مجہے
معلوم نہیں اور نہ ہو سکتا ہے پہر بہی اسکے علم حاصل کرنیکا
شوق کشاں کشاں مجہے اسبات پر آمادہ کرتا ہے کہ میں
تیری درگاہ میں تجہہ ہی سے ملتجی ہوں اور اس راہ پر
پرشوق قدموں سے چلوں یہ میں خوب جانتا ہوں کہ
تیری ذات بابرکت کے سوا ہر ایک نفس اگر تیری کنہ
دریافت کرنا چاہے اور لامحدود زمانہ تک وہ اپنی جان
اسمیں کہپا دے پہر بہی تیری ذات و صفات کی ذرا سی
بہی باریکی کو نہیں پہچان سکتا بایں ہمہ ایک اندرونی تحریک
جو میری طبیعت میں پیدا ہوا ہے اگر چہ میں نہیں جانتا
کہ کیوں پیدا ہوا ہے اور کس نوعیت کا ہے) وہ مجہے مجبور
کرتا ہے کہ میں تیری ذات کا اپنی عقل اور فطرت کے مناسب
کچہہ حصہ لوں چاہے میں قاصر ہی رہوں اور یقینی
کہ میں قاصر رہونگا کیونکہ تیری ذات و صفات نامحدود
ہیں اور میں محدود عقل کا ہوں محض ناممکن ہے کہ
چیز نامحدود کو گہیر سکے - یہ الفاظ جنہیں میں عرضی کر
رہا ہوں ابہی عرض کر چکا ہوں کہ یہ حالت نقص

ہیں لیکن میں اس سے اسلئے معاف کیا جا سکتا ہوں
کہ تونے ہماری زبان میں ایسے الفاظ پیدا ہی نہیں کئے
کہ جنپر لفظ نقص عاید ہوتا - معاذ اللہ میں تجھپر الزام
نہیں قایم کرتا بلکہ یہ عرض کرتا ہوں کہ تونے ہماری
فطرت کے مطابق ہمیں زبان دی ہمیں عقل دی
ہمیں قابلیت دی تاہم وہ مادہ بھی ہماری ذات میں
مضمر رکھا کہ ہم اس سے ترقی کے زینہ پر چڑھکر تیری
وحدت کے پر فضا میدان کو دیکھ سکتے ہیں - تیری
بے نیازی پر تکیہ کرکے یہ اولوالعزمی کی ہے جو میری
ذات سے ہزاروں کوسوں ہے - شاید کہ ہمیں بیضہ
برآرد پر و بال عنقا گردد - تیری ایک نظر کا امیدوار
ہوں اور اوسمیں میرا بیڑا لیا رہے - شعر
نظر کی جدھر کر دیا پار بیڑا ۔ رہا پیش و پس کا نہ پھر کچھ بکھیڑا
پہلے مجھے اپنی ہستی پر ایک نظر کرکے ایک ارادہ میں پیا
ہونے سے مایوسی ہو گئی تھی لیکن جب تیری صفتوں کا
خیال گیا تو خود بخود ہمت ہوئی اور دل نے یہ صدا دی
شعر قدم آگے بڑھاؤ ہمت کیے ۔ علم آگے بڑھاؤ ہمت کیے
میں زیادہ اس عرضی کو طول دینا نہیں چاہتا اسلئے
کہ اسکو بھی میں اپنے خیال میں بے ادبی جانتا ہوں
گو یہ میں بخوبی تمیز کر سکتا ہوں کہ تیری ذات ان سب
باتوں سے بے نیاز ہے - مختصر ضداشت یہ ہے
کہ میں اپنے حوصلہ کے خلاف مگر تیری پر جلال قوی تر
بے نیاز ذات کے بھروسہ پر ربانی کالج میں بھرتی ہونا
چاہتا ہوں اور بس - یہی میری آرزو ہے اور یہی
میرا مدعا ہے - گو مجھے اور تیری بابرکت ذات سے کچھ بھی
مناسبت نہیں ہے - ہاں اسقدر تو ہو سکتی ہے کہ
تجھہ ایسے قہار جبار سلطان کا میں بندہ اور کمترین بندوں
میں سے ایک ادنے بندہ ہوں درحقیقت نسبت
کچھہ نہیں ہو سکتی اور نسبت قایم کرنی سخت بے ادبی
ہے لیکن پھر بھی باوجود اس بے نسبتی کے بہت بڑی
نسبت ہے اور اسکو وہی نفس جان سکتا ہے کہ جسپر
تیری نظر رحمت ہے تیری رحیمی کے بھروسہ پر میں اس
عرضی کو صرف درخواست کے طور پر ختم کرکے بیم و رجا
میں رہنا پسند نہیں کرتا بلکہ پہلے ہی سے تیری قبولیت کا
ممنون ہوتا ہوں اور اپنی امید بر کامیاب ہو کر اپنے
ہمچشموں میں سر بلندی حاصل کرتا ہوں - اور اسی پر
اپنی عرضی ختم کرتا ہوں -

آن چشم دارم از نظر بندہ پرورت
کز عین التفات بریں عرض بنگری فقط

یہ عرضی ختم کرکے شیطان نے فرشتہ کو سنائی فرشتہ شیطان
کی یہ قابلیت دیکھکر بہت خوش ہوا اور اسنے وہ عرضی
لیکر شیطان کو سلام کیا اور سیدھا خدا کی درگاہ میں پہنچا
- اور بہت ادب سے وہ عرضی پیش کی گو خدا کو یہ تمام
باتیں پہلے ہی سے معلوم تھیں مگر قانون قدرت کے
مطابق ہر ایک بات ظہور پذیر ہوتی تھی - جس فرشتہ نے
عرضی پیش کی تھی اسی کو پڑھنے کا حکم ہوا جوں ہی اسنے

پڑہکر سنائی فوراً حکم لکہا گیا کہ شیطان کالج ربانی میں داخل کیا جائے اور اسکے ساتہہ ہر قسم کے مراعات بہی ملحوظ رکہے جائیں۔ کسی فرشتہ کی سفارش کرنے کا بہی موقع نہ آیا۔ جو فرشتہ عرضی لیگیا تہا وہ پیچہے قدموں ہٹکے واپس آیا اور شیطان کو اسکی خوشخبری دی شیطان مارے خوشی کے پہولا نہ سمایا فوراً اپنی کل سلطنت کا چارج شاہی خاندان کے ایک شخص کو دیکر ربانی کالج کی طرف معہ فرشتہ روانہ ہوا۔ کالج میں جو فرشتہ بہرتی ہوتا تہا اُس کے لیئے مبارکبادی کی صدا ئیں چاروں طرف سے بلند ہوتی تہیں اور ہر فرشتہ چیز دیتا تہا شیطان کے لیئے بہی یہی ہوا آسمان پر مبارکبادی کا وہ غل و شور مچا کہ الاماں۔

ہم لفظوں میں شیطان کی خوشی کی پوری کیفیت بیان نہیں کر سکتے۔ اسلیئے اس باب کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

## تیسرا باب

اس عالیشان کالج میں جو جستم نور بنا ہوا تہا صدہا قسم کی جماعتیں تہیں ہر ایک طالب علم نمبر وار چڑہایا جاتا تہا گو شیطان اپنی قوم میں بہت بڑا عالم تہا اور اسنے تمام مدارج علوم طے کر لیئے تہے لیکن یہاں ابجد خواں طلبہ میں وہ بٹہایا گیا۔ جہاں یہ تعلیم ہوتی تہی کہ خاموش رہنا چاہیئے اسی کی ابجد خوانی تہی۔ شیطان نے بہت شوق سے اس جماعت میں داخل ہونا پسند کیا اور متواتر تعلیم پانے لگا دنیا پر آنا ہی اسنے موقوف کر دیا اور شب و روز تعلیم میں مشغول رہا۔ وہ فرشتہ جو اسکی عرضی لیگیا تہا اسی مدرسہ کا ایک بہت بڑا طالب علم تہا وہ جمعہ کے دن چہٹی کو شیطان سے ملا کرتا تہا پہلے جمعہ کو جو وہ شیطان سے ملا تو یہ باتیں ہوئیں۔

**فرشتہ**۔ خدا نے تمہاری آرزو پوری کی اور اب میں بہت خوشی سے دیکہتا ہوں جب تم فرشتوں کے ساتہہ بیٹہکر تعلیم پاتے ہو ابہی تو ستر ہزار برس تک محض ابجد خوانی ہوگی اور بعد ازاں دوسری جماعت میں تمہیں لیا جائیگا تمہیں تعجب ہوگا جب تم نے الف بے تے شروع کی ہوگی مگر یہ خوب سمجہہ لو کہ تمہاری قوم کا تمام سرمایۂ علم یہاں کی الف بے والی جماعت سے کم ہے۔ یقیناً یہاں تمہارا وہ تبحر تو کام نہ آیا ہوگا اور تم نے الف بے تے ہی کا ایک بڑا بہاری سبق دیکہا ہوگا

**شیطان**۔ خوشی میں خاموشانہ کر ممکن السمع آواز میں **شعر** مرا بر لوحِ خاموشی الف با تا نبشت اول
کہ در دسر زبانست و ز خاموشی ست درمان شرح
یہ جسدن پہلے پہل مجہے سبق دیا ہے اور وجد انگیز خوشی مجہے ہوئی ہے میں بیان نہیں کر سکتا میں یہ سمجہا کہ اس سے زیادہ بس اور علم کیا ہوگا جب تک دوسرا سبق نہ پڑہا میں یہی سمجہتا رہا بس مجہے تمام جہان کا علم آگیا اب ضرورت ہی کیا رہی۔ جب دوسرے سبق پڑہنے کی نوبت آئی تو میرا پہلا

خیال نہایت پوچ اور لچر ثابت ہوا اور میں یہ سمجھا کہ
وہ جو کل پڑھا تھا اسکے آگے کچھ بھی نہ تھا جو آج پڑھا ہے
پھر مجھے یہ سرفروشانہ سرور ہوا کہ جو کچھ اصلی علم تھا مجھے آگیا
اب اس سے زیادہ ممکن نہیں لیکن تیسرے دن کے سبق
نے اسکو پھر ویسا ہی پوچ اور لچر ثابت کر دیا جیسا پہلے کو
دوسرے نے کر دیا تھا - شیطان کی یہ تقریر سنکر فرشتہ
بہت ہنسا اور یہ کہنے لگا تم سچ کہتے ہو تمہارا یہ خیال
نہیں ہے بلکہ جو فرشتہ کہ پہلے بھرتی ہوتا ہے وہ یہی سمجھ
بھی جاتا ہے لیکن چند باتیں میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ
جو ربانی کالج کی زندگی میں ان سے بہت مدد ملے گی
پہلے تو تم یہ بتاؤ کہ تم نے دنیا سے قطع تعلق کر لیا یا ابھی نہیں

**شیطان** - اُسیدن سے قطع تعلق کر لیا جب سے
کہ میں وہاں سے آیا ہوں -

**فرشتہ** - ظاہری قطع تعلق کر لیا یا باطنًا - سلطنت
اچھی معلوم ہوتی ہے یا اس مدرسہ میں تعلیم پانا -

**شیطان** - نہیں نہیں ہرگز نہیں سلطنت اس کے
آگے کیا چیز ہے میں تمام جہان کو ایک جَو سے بھی نہیں
خریدتا میں نے دنیا سے دلی تعلق قطع کر دیا ہے اگر اب
کوئی مجھے یہ کہے کہ تمام جہان پر تم حکمراں ربانی کالج
چھوڑنے پر ہو سکتے ہو تو میں کبھی چھوڑنا تو چھوڑنا اسکا
خیال بھی دل میں نہیں لاؤں - اب تو میں یہاں بھرتی
ہو گیا ہوں مجھے بچپن ہی سے دنیا اور اہل دنیا سے
نفرت تھی اسی لئے میں یہاں آنیکی آرزو کر رہا تھا -
اور بھلا اب وہ خیال کوسوں ہے اگر مجھے یہاں سے
کوئی نکالنا چاہے تو میں مرنا قبول کروں لیکن یہاں سے
کبھی نکلوں نہیں - یہ تقریر شیطان کی سنکر فرشتہ
بہت خوش ہوا اسکو گلے سے لگا لیا اور کہا خدا دلوں
کے حالات بہتر جانتا ہے تیری اسی فطرت ہی پر تو فقط
عرضی دیکھتے ہی فورًا حکم دیدیا ورنہ محض ناممکن تھا
کہ جن فرشتوں کے کالج میں اتنی مدت دنیا میں رہنے
کے بعد بھرتی کیا جائے -

**شیطان** - اپنی اسی خاموشانہ آواز میں حقیقت
میں وہی دلوں کا حال بہتر جانتا ہے -

**فرشتہ** - تجھے اور بھی ایک خوشخبری سنا دیتا ہوں کہ
تو جن ہونے پر فرشتہ لکھا گیا گو تیری اصلیت نہیں ملی
ہے نہ بدلے گی لیکن فرشتہ کے نام سے پکارا جائیگا
یہ بھی ایک بہت بڑی عزت ہے جسکے حاصل کرنے کا
فخر تجھ ہی کو حاصل ہوا ہے ہر شخص اس فخر حاصل کرنیکا
مجاز نہیں سمجھا جاتا - یہ خوشخبری اس قسم کی تھی کہ شیطان
ایک تال ناچتا مگر پانچ دن کی خاموشی کی تعلیم نے اسے
ایسا چپ کر دیا تھا اور اس قسم کی متانت اسمیں بھر دی
تھی کہ وہ دل ہی دل میں تو خوش ہوا لیکن ظاہری اسکی
صورت پر کوئی نشان تبخترانہ شادمانی کا دکھائی نہ دیتا
جب فرشتہ نے یہ بشارت سنائی اور شیطان کی صورت
کی طرف دیکھا تو وہاں محض خاموشی اور متین سکوت پایا
صرف شیطان نے اتنا کلمہ ضرور کہا الحمد للہ بس ہو گیا

زیادہ اس کی زبان سے نہ نکلا -

یہ حالت دیکہکر نیک نہاد نورانی فرشتہ اور بہی خوش ہوا اور یہ کہنے لگا میں تیرے لیئے ایک اور بہی پیشین گوئی کرتا ہوں کہ تو تمام فرشتوں سے زیادہ بہت جلدی ترقی کریگا اور تجہے کوئی بہی نہ پہنچے گا -

اسپر بہی شیطان نے سوائے شکریئے اور کچہہ نہ کہا جو حالت تہی جوں کی توں بنی رہی فرشتہ کو ان حمیدہ خصائل پر شیطان سے ایسی دلی الفت ہو گئی تہی کہ اسکو بہت پیار سمجہنے لگا - اور شیطان کی بات بات پر جان و دل سے فریفتہ تہا - کبہی اسکی پیشانی پر بوسہ دیتا اور کبہی اسے بغلگیر کرتا کبہی دعا دینے لگتا اور کبہی پشین گوئیوں کی بہرمار کر دیتا - یہ بیتابانہ حالتیں فرشتہ کی محبت کا تقاضا تہا - اسکے بعد فرشتہ نے بہت سی شفقانہ نصیحتیں کیں اور وہ شیطان کے لیئے خصوصاً بہت دلچسپ اور مفید ثابت ہوئیں فرشتہ تہوڑی دیر کے سکوت کے بعد کہنے لگا -

تمہاری سعادتمندی - سلامتی عقل - نیک طینتی حسن طبیعت اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ تمہیں سمجہانے کی کچہہ ضرورت نہیں ہے جو کام تم کروگے اپنی پاکیزہ فطرت کے لحاظ سے مناسب کروگے پہر بہی میرا بہتر اور خوشنما ہوگا کہ جو کچہہ میرے خیال میں ہے صرف تمہاری بہتری کے لیئے میں ظاہر کر دوں خواہ ان باتوں کو تم پہلے ہی سے جانتے ہو یا بے خبر ہو کہنے پاؤنگے -

**شیطان** - دو لفظی جواب میں - میں کچہہ بہی نہیں جانتا اور آپکی عنایت سے سب کچہہ جان جاؤنگا شیطان دراصل ایک تو کم بولنے کی کوشش کرتا تہا اور دوسرے اسے اس بات کا بہی رکہہ رکہاؤ کرنا پڑتا تہا کہ فرشتوں کی فہرست میں میرا نام لکہا گیا ہے ایسا نہو کہ کوئی لفظ خلاف شان فرشتہ میری زبان سے نکلجائے

**فرشتہ** - سنو پیارے - شیطان جو کچہہ میں کہوں اسکو بغور سنو اور دیکہو میں کیا کہتا ہوں - اسکا بہی بخوبی علم ہو گیا ہے کہ یہ مدرسہ جہاں تم نے تعلیم پانیکا قصد کیا ہے بالکل نور کا بنا ہوا ہے اور اس نور میں خدا کے جلال کا ایک چمکارا بہی آمیز ہو گیا ہے اسلیئے جو شخص اس کالج میں داخل ہو اُسکو یہ خیال کر لینا چاہیئے وہی سب کا معبود ہے اسکے آگے کسی کی ہستی نہیں ہے اسی کی ایک ذات بندگی کے قابل ہے جو کچہہ تم کام کرو ہرگز صلہ کے امیدوار نہ ہو بلکہ یہ سمجہو کہ ہم اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہیں اُسکی عبادت اس بنیاد پر نہیں کہ ہم اسکے حکم سے کرتے ہیں بلکہ اپنا فرض سمجہکر عبادت کرو اور پہر اسکے صلہ کی خواہش نکرو جو سوانح تمہارے سامنے خواہ کیسے ہی تعجب انگیز گذریں ان کو دیکہکر حیران نہو بلکہ اپنے خدا سے لایزال کی حمد کرو اور یہ کہو کہ وہ اس سے بہی کروڑوں درجہ زیادہ کرشمے ہر آن نئی صورت میں پیدا کر سکتا ہے - تم جانتے

ہر کسی چیز کو نظر غیرت سے نہیں دیکھا یعنی یہ کہ خدا کی لا محدود قدرتوں کو محدود کیا جاوے اور ایک یا دو نے سی ادنے بات پر اسکے جلال کی بابت بدگمانی دیکھی جائے - تسلیم و رضا اور سب پر ہموار رکھنا اور یہی آخر تک تمہارے کام آئیگا یہ خوب سمجھ لو کہ خدا کے ہاں کسی ذات اور خاندان کی قید نہیں ہے صرف جو ہر ذاتی عین دربار میں پرکھا جاتا ہے جسکا کھرا نکلا بس اسیکے سر پر عظمت کا تاج رکھدیا گیا - اے پیارے شیطان تو ایک ہونہار بچہ ہے تو جانتا ہے کہ خدا تیری نیک طینتی پر تجھپر کسقدر رحم کرتا ہے -

**شیطان** - جلدی سے بات کاٹ کر - بہلا میں بیچارہ کیا جانوں وہ ہی اپنے علم کی باریکیاں بہتر جانتا ہے

**فرشتہ** - تجھسے خدا کو بہت محبت ہے اور اس محبت کی وجہ ہے کہ عرضی دیکھتے ہی حکم دیدیا کہ اسے ربانی کالج میں لے لیا جاوے اور اسکے لئے مراعات ملحوظ خاطر رکھی جائیں - گو میں نے سفارش کا بھی بندوبست کر لیا تھا لیکن وہاں اسکی نوبت ہی نہیں آئی - یہ تمام ربانی تعلیمیں اس امر کی پیشیں گوئی کرتی ہیں کہ اے پیارے شیطان تو ہی ایکدن اس مدرسہ کا مدرس اعلے بنے گا - یہ پیشیں گوئی فرشتہ کی کچھ ایسی نہ تھی کہ اب بھی وہ متانت و سکوت کے ہم کنار ہو کھڑا رہتا فوراً اپنے شفیق فرشتہ کے گلے لگ گیا اور یہ کہنے لگا خدا اپنے بھید آپ ہی بہتر جانتا ہے میں کس قابل ہوں کہ جو مرتبہ اسنے بخشا ہے اسکا میں شکر کر سکوں بلکہ میرا فرض یہ ہے کہ اسکی ہر بے انتہا بخشش پر شکریہ کروں اور تسلیم و رضا پر شاکر رہکر ہر وقت اسکی عبادت میں مشغول ہوں عبادت خاطر آپ کے صلہ کی امید پر نکروں بلکہ اپنا فرض جانکر انجام دوں - اگر خوش ہوں تو اس بات پر کہ میں نے اپنا فرض نیک نیتی سے انجام دیدیا - خاص اس فرشتہ ہی کو شیطان سے الفت نہ تھی بلکہ تمام کالج کے طلبہ و ٹیچر ہر ایک اسکی حلیمی اور غریبی پر اس سے مؤانست رکھتا تھا اور شیطان کی خوش قسمتی تھی - چند لمحہ کے لئے ہم پھر شیطان کو یہیں چھوڑتے ہیں اور جن لوگوں کو تذبذب کی حالت میں پیچھے چھوڑ آئے ہیں انکا خاتمہ کر کے آگے بڑھینگے اور پھر شیطان علیہ اللعنۃ کی سوانح وغیرہ کا تذکرہ کیا جائے گا -

**شاہ - شہزادہ - وزیر - ایلچی** - یہ چاروں آتشیں نفوس سخت بیچینی کی حالت میں تھے کہ انہیں آناً فاناً میں یہ خبر پہنچی کہ شیطان کو خدا کا حکم ربانی کالج میں داخل ہونے کا ہو گیا - اور وہ شاہی خاندان کے ایک ممبر کو کل سلطنت دیکر آپ چلتا بنا - یہ سنتے شاہ مارے غصہ کے تھرانے لگا گو اسے غنا ہونے اور شیطان پر دانت پیسنے کا کوئی استحقاق حاصل نہ تھا لیکن صرف اس خیال سے اسے غصہ آیا کہ ہو شیطان نے اسکے ایلچی اور بیٹے کو دیکھا تھا - شاہ نے اسے غضب آلود حالت میں اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا کہ تو نے کیا کیا کہ شیطان نے تجھے دہوکا دیا - تو اسکا بہت معتقد

تہا اور تو نے صرف اسکے بہکانے سے یہ عہد کرلیا تہا
کہ ربانی کالج میں میں بہی نہیں داخل ہونگا اب میں
تجہسے دریافت کرتا ہوں کہ جو کچہہ شیطان نے تجہسے
کہا تہا وہ غلط نکلا یا صحیح - اب شہزادہ کو بہی یقین
کامل ہوگیا کہ شیطان نے مجہے دہوکا دیا اسنے پُرجوش
الفاظ میں کہا اے معزز باپ جو کچہہ تو حکم دے وہ
میں کروں بیشک اسنے اپنی سحر آمیز تقریر سے مجہے دیوانہ
بنادیا تہا اور اسپر میں کچہہ ایسا فریفتہ ہوگیا تہا کہ مجہے
آپکی ہر بات سخت بُری اور مجنونانہ لگتی تہی اور اسکے
کہنے سے مجہے یہ معلوم ہوگیا تہا کہ آپ دیوانے ہیں اب
مجہے افسوس کے ساتہہ معلوم ہوا کہ اسنے آپکو دیوانہ
نہیں بنایا بلکہ مجہے دیوانہ کرکے چلتا کیا -

**شاہ** - حسرتناک آہیں مارکر - کیا تو نے مطلق
نہ سمجہا کہ جو کچہہ یہ شیطان کہتا ہے وہ کہاں تک صحیح ہے
کیا تیرا سارا علم اور فہم سلیم یوں ہی خیرباد ہوگئی اور
شیطان کے دو ہی چٹکیوں میں آگیا - خدا نے تجہے
بہی تو عقل دی تہی - تو بڑا کائیاں تہا تعجب ہے کہ کیونکر
دم میں آگیا اور پہر آیا تو ایسا آیا کہ تو نے اپنے خیال میں
اسکو دیوانہ سمجہہ لیا عقل تیری بالکل ساقط ہوگئی -

**شہزادہ** - اے خداوند روے زمین میں ہر طرح کی
ملامت کا سزاوار ہوں بیشک بہت غلطی کی اور ایسی
غلطی کی کہ کوئی بہی نہیں کریگا - اب زیادہ اسکی
بابت ذکر کرکے مجہے شرمندہ اور ذلیل کرو مبادا میں
خودکشی کرلوں اب تو مجہے حکم دے وہ میں بجالاؤں -

**شاہ** - شیطان تو ہماری دسترس سے بہت پرے
نکل گیا ہم اسکا تو کچہہ کر ہی نہیں سکتے جو کچہہ ہوگا
دیکہا جائیگا پہلے اسکے ملک تو زیر و زبر کرڈالو - یہ
حکم دیکر شاہ پہر چونکا اور اپنے دل میں خیال کیا کہ پہلے
اپنے باتدبیر بوڑہے وزیر سے مشورہ کرلوں بعد ازاں
جو کچہہ وہ صلاح دیگا اُسپر ریمارک کیا جائیگا - وزیر
بائیں طرف گردن نیچی کئے کہڑا تہا چپ چاپ سے ساری
تقریر کو سن رہا تہا اسکی کیا مجال تہی کہ بغیر دریافت کئے
وہ کچہہ بول سکتا - جب شاہ نے اسکی طرف گردن پہیری
تو وہ ہاتہہ باندہکر سامنے آیا اور دست بستہ یہ گزارش کیا
خداوند بندہ ارشاد سے مشرف ہونے کے لئے حاضر ہے
خداوند فرمائیں - شاہ نے یہ سنکر اپنا ارادہ ظاہر کیا اور
اپنی مستعدی بہی ظاہر کی وزیر شاہ کا یہ ارادہ گوش گذار
کرکے سر دہننے لگا اور اسنے چند لمحے تک کچہہ نہ کہا ایک
بیچین فطرت کا تفکر اسکے چہرہ پر عیاں ہوگیا اور ایک عجیب
سنسنی اسکے رگ و پے میں دوڑ گئی جب معمول
سے زیادہ سکوت کو دیر ہونے لگی تو وزیر نے بڑی مشکل
سے ٹہنڈا سانس بہرا اور یہ گویا ہوا - جو کچہہ حضور نے
ارشاد فرمایا میں نے اسے گوش گزار ہی نہیں کیا بلکہ اس
خواہش کی فطرت پر بہی غور کیا - مجہے یہ خواہش خود ایک
واقعہ کی پیشین گوئی کرتی دکہائی دیتی ہے آپکی خواہش پر
ریمارک کرنے کے لئے میں آزادی کی التجا کرتا ہوں -

بعدازاں جو کچھ میری رائے ہوگی پیش خدمت کردونگا
شاہ نے اپنے خیر خواہ باتدبیر وزیر کو فوراً اجازت دی
اور اب وہ بوڑھا جن آگے بڑھا اور یہ گویا ہوا (اپنی
ڈاڑھی ہاتھ میں پکڑ کر) اس ڈاڑھی کو ملاحظہ فرمایئے
کہ آب سے زیادہ سفید ہے اور یہ بھی حضور بخوبی جانتے
ہوں گے کہ میں نے یہ ڈاڑھی دھوپ میں سفید نہیں
کی ہے بلکہ میں نے زمانہ کا بہت کچھ سرد و گرم دیکھا
ہے اور اپنے بالوں کی سیاہی کو زمانہ کے پے در پے
تغیر و تبدل پر نثار کر دیا ہے ان آنکھوں نے جو
اسوقت سکڑی ہوئی اور کچھ بے نور سی معلوم ہوتی
ہیں اپنے والد اور دادا کی خونریز لڑائیاں دیکھی ہیں
اسکے علاوہ اور ہزاروں میدان دیکھ چکی ہیں فی الحال
ہر شاہ کی قوت کا مجھے پورا اندازہ ہے اور میں یہ بھی
پیشین گوئی کر سکتا ہوں کہ اگر جنگ ہو تو فلاں سلطنت
پر فلاں سلطنت غالب آجائیگی - شاہ نے بات کاٹکر
دریافت کیا جب یہ کیفیت ہے تو زیادہ بحث کرنے
اور اتار چڑھاؤ دیکھنے سے کیا غرض صرف اتنا بتا دو
کہ اگر ہم نے شیطان کی سلطنت پر حملہ کیا تو نتیجہ کیا ہوگا
**وزیر** - نتیجہ حضور کے لئے بہتر ہوگا - میرا یہ خیال
ہے اور ممکن ہے کہ الٹی بات ہو خدا حضور کو فتح دے
اور شیطانی سلطنت پارہ پارہ ہوجائے - شاہ یہ سنکر
افسردہ خاطر ہوگیا اور اسکی تمام امنگیں جاتی رہیں
تاہم اسکی طبیعت میں شیطان سے انتقام لینے کی

آگ بھڑک رہی تھی اور وہ چاہتا تھا کہ اگر وہ ہاتھ سے
نکل گیا تو اسکی سلطنت کو تاخت و تاراج کرنا چاہیئے
**شاہ** - جو کچھ اے خیر خواہ وزیر تو نے کہا میں نے
سن لیا اب میں تجھسے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں
کیا اسکی فوج بہت ہے - کیا ہم سے زیادہ شائستہ
سامان اسکے ہاں ہے یا اسکی فوج بہادر اور ہماری نامرد
ہے کیا خزانہ کی وہاں کثرت ہے اور یہاں قلت ہے
کیا وجہ ہے کہ وہ ہمپر یقینی غلبہ پائیگا اور ہم مطلقاً
پسپا ہو جائیں گے -
**وزیر** - اسی مودب طریقہ سے ہاتھ باندھکر - حضور
نے بڑا معقول سوال کیا بیشک یہ بات قابل غور ہے
میں سچ کہتا ہوں حضور کہ جتنی چیزیں خداوند نے
بیان کی ہیں انمیں سے ایک چیز بھی اسکے پاس زیادہ
نہیں ہے نہ اسکی فوج ہم سے زیادہ ہے نہ شائستہ اور
بہتر سامان ہم سے زیادہ ہے نہ ہماری فوج سے اسکی
فوج بہادر ہے نہ وہاں زیادہ خزانہ ہے یہ باتیں تو
ساری مساوی ہیں صرف ایک بات میں وہ زیادہ
ہیں اور اسی پر انہیں بہت ناز ہے - ان کے افسر
یعنی سپاہیوں کے لڑانے والے تمام جہاں کے افسروں
سے زیادہ پرہنر ہیں - چونکہ شاہزادہ کمندر ابھی نوعمر تھا
نئی نئی امنگیں اسکی طبیعت میں اٹھ رہی تھیں نیا
نیا جوش اسکے دل میں موجزن تھا اور وہ ہمیشہ میدان
جنگ میں جانے کا بھی آرزومند رہتا تھا جبکہ مرنے

شہزادے نے وزیر کی تقریر کو سُنا تو تیوری پر بل لے آیا اور یہی
زبان سے یہ کہنے لگا اے وزیر میں تیرے آگے طفل
شیرخوار کے برابر ہوں تیری پشت پر رائے زنی کرنی میری
نادانی ہے پھر بھی صائب رائی اور فہم سلیم کسی خاص
شخص کا حصہ نہیں ہے اسلئے جو کچھ میری سمجھ میں آتا ہے
وہ میں بھی عرض کرتا ہوں -

وزیر نے ہاتھ باندھکر گردن جھکا دی کہ حضور مالک ہیں
جو کچھ دل میں آوے فرماویں ہمیں ایک عظیم الشان
کام کرنیکا موقع آئیگا اسکے لئے ہمارا فرض ہے کہ اپنی
عقل - اپنی محبت اور اپنی جانبازی سے کمی نکریں
پھر جو کچھ نتیجہ ہوگا اسکو خدا کی مرضی پر محمول کرکے
مطمئن ہوجائینگے - شہزادہ نے اُسکے خاموش
ہونے کے بعد یہ کہا - مگر اسکے لہجہ میں ترشی اور وزیر کی
رائے پر حقارت سے نظر کرنا ملا ہوتا تھا جسکو وزیر
بخوبی سمجھتا تھا - جو کچھ جہاندیدہ تجربہ کار جنگ آزمودہ
عقیل فہیم وزیر نے کہا بدقسمتی سے میں اس سے قریب
قریب متفق نہیں ہوں - یہ تو وزیر صاحب بھی تسلیم
کرتے ہیں کہ ہماری فوج اس سے کسی طرح کم نہیں ہے
لیکن ان کا اعتراض صرف افسروں کی ناتجربہ کاری
پر ہے چونکہ انہیں جنگی محکمہ کا اتنا تجربہ نہیں ہے جتنا
مجھے ہے اسلئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ خیال شاید
دس برس ادھر صحیح ہو لیکن جب سے میں نے افسری فوج
کی باگ ہاتھ میں لی ہے میں یہ تو نہیں کہہ سکتا
کہ میری سپاہ کے افسر تمام جہان کے شاہوں سے
زیادہ بہادر اور ہنرمند ہیں مگر اس کہنے سے بھی میں
باز نہ آؤنگا کہ کسی لشکر سے کم بھی نہیں ہیں - اسپر شاہ
بہت خوش ہوا اور اپنے بیٹے کو اس تقریر پر مبارکباد
دی وزیر کی رائے حقارت کی نظر سے دیکھی گئی -
وزیر شہزادہ کی باتوں پر صرف اتنا کہکر خاموش ہوگیا
میں نے وہ رائے دی جو میرے خیال میں آپکی بہتری اور
خیرخواہی کی تھی اگر حضور کی سمجھ میں نہیں آتی نہ آئے مجھسے
جب دریافت کیا جائیگا میں یہی کہونگا خواہ میں اپنے فوجی
محکمہ سے نابلد ہوں یا واقفکار ہوں - یہ اخیری آنچ تھی
وزیر کی نہایت بے قدری اور بے توجہی سے سُنی گئی
اور شاہ نے بھی کچھ وقعت کی نگاہ سے نہ دیکھا اس
باہمی گفتگو کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیطان کے ملک پر چڑھائی
کی گئی اور کئی خونریز میدانوں کے بعد شاہ اور شہزادے
کو بےعزتی کے ساتھ شکست ہوئی اور دونوں بھاگے
ہوئے بمشکل اپنے دارالخلافہ میں پہنچے وزیر تیز تیز
نظروں سے اس جنگ کے اُتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا اسے
دم دم کی خبریں جا رہی تھیں جب شاہ سخت بےعزتی
کے ساتھ اپنے محل میں پہنچے ہیں تو فوراً وزیر کو بلایا
اور اس سے گلے ملکر رونے لگا اور کہا کہ اب تو کچھ تدبیر
بتا کہ ہم اپنی عزت اپنے ہمچشموں کی نگاہ میں پھر قایم
کرسکیں بیشک تو سچ کہتا تھا ہماری ضد اور ہٹ دھرمی
تیری صائب رائے کو وقعت سے نہ دیکھنے سے

یہ روز بد دکھایا ہے -

**وزیر** - اسی مودب طریقہ سے ہاتھ باندھکر - اے
شاہ میں اب بھی تیرا وہی اور ویسا ہی ملازم ہوں
جیسا پہلے تھا جو کچھ میرے خیال میں بہتر معلوم ہوگا
وہ میں اب بھی عرض کرنے کو تیار ہوں تو اپنی طبیعت
درست کر اور اپنے حواس بجا کر تاکہ مجھے کچھ عرض
کرنیکا موقع ملے - بڑی دیر میں شاہ کو کسیقدر تسکین
ہوئی اور انکے فرزند بلند اختر بھی درست ہوئے اور
بلجاجت وزیر سے یہ ارشاد کیا یہ ہماری بدنصیبی تھی
کہ آپ جیسے تجربہ کار کا کہنا نہ مانا اور بیٹھے بٹھائے اپنے
ذمہ یہ بدنامی لی - خیر گذشت آنچہ گذشت - گذشتہ
را خیر باد آیندہ را احتیاط -

**وزیر** - دس لاکھ فوج میں سے کتنی فوج بچکر آئی -

**شاہ** - ساٹھ ہزار - اور سب وہیں کھیت ہوئے -
اور یہ معاملہ صرف تین دن میں بھگت گیا - افسوس -

**وزیر** - ان کی فوج کی بھی تعداد معلوم ہوگی کہ وہ
کتنی ماری گئی - شاید مساوی درجہ رہا ہوگا -

**شاہ** - ایک بڑا لمبا چوڑا سانس بھرکر - ان کے بیس ہزار
مارے گئے اور اسی ہزار زخمی ہوئے - ہمارے زخمی
بھی تو انہوں نے اٹھانے نہ دیئے بلکہ ان کو بھی کاٹ ڈالا
لاشوں کو جلا دیا اور کل سامان چھین لیا وہ الگ ہے
یہ باتیں ہی ہو رہی تھیں کہ اتنے میں چند ایرانی سپاہی
بھاگے ہوئے آئے اور انہوں نے یہ خبر دی کہ دشمن ہماری
سرحد پر آگیا ہے اور اسنے ہمارے کئی قلعے بھی فتح کر لئے
ایک قلعہ پر ہمارا ایک بوڑھا افسر مقابلہ کر رہا ہے جسکی
نیت بھی بہت سخت ہے اگر اسکو مدد نہ پہونچیگی تو خیر نہیں
وہ بھی عنقریب پنجہ دشمن میں جا پھنسے گا -
اب کیا تھا یہ معلوم ہوا کہ گویا کسی نے ایک زہر کا بجھا ہوا
بھالا شاہ اور شہزادہ کے کلیجہ میں مارا اور وہ ٹھنڈا
ہو کر گر پڑا وزیر کی اب بھی وہی حالت تھی وہ اپنی
اسی سنجیدگی اور ایک حالت میں بیٹھا ہوا تھا صرف
آہستگی میں بہت اطمینان سے قلعہ کا نام دریافت کیا
اور پھر خاموش ہو رہا - گھنٹہ بھر تک کامل شاہ اور
شہزادہ اسطرح سناٹے میں ششدر رہ گئے جیسے کسی
پر بجلی کا اثر ہوا ہے - وزیر نے جب بڑی دیر تک یہ
یہی صورت دیکھی تو اسے قطعی یقین ہوگیا کہ دونوں آج
مر گئے مگر تھوڑی دیر میں اسنے خداوند خداوند کہکر اپنے شبہ
دفع کرنے کے لئے آواز دی بادشاہ اسطرح چونک پڑے
کہ جیسے قیامت کے دن مردے قبروں میں چونک پڑینگے

**شاہ** - اے باتدبیر خداوند (گھبراکر) وزیر میں کیا کروں
خودکشی کروں کہیں بھاگ جاؤں - یا اپنے کو دشمن کے
حوالہ کر دوں - یہ الفاظ بھی شاہ نے اسطرح ڈر ڈر کر
اور ٹھہر ٹھہر کر کہے کہ جسکا ٹھکانا نہیں - شہزادہ کا
حال بھی بد تر تھا آخر وزیر نے زیادہ تیزی سے کہنا شروع
کیا - جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہوگیا اور جو کچھ ہونا ہوگا ہو جائیگا
اب اگر اپنی سلامتی چاہتے ہو تو اپنے اوسان درست کرو

اور جو یہی دیوانہ وار گفتگو رہی تو میں یہاں سے اٹھکر
چلا جاؤنگا - یہ سنکر شاہ کو ہوش آیا اور اب اسکی گھبراہٹ
بھی کم ہوئی اور وہ اطمینان سے وزیر کی باتیں سننے کے
لئے ہمہ تن گوش ہو گیا - جب وزیر نے دیکھا کہ یہ اب
موقع پر آگیا ہے تو یہ کہا - حضور ذرا ہوشیاری سے
گوش گزار فرمائیں وہ بوڑھا جنرل جو قلعہ طاؤس پر مقرر ہے
دشمنوں کے بس کا نہیں ہے - صرف اتنا سنا تھا کہ شاہ
کے اور بھی اوسان درست ہوئے اور کچھ جان میں
جان آئی -

**شاہ** - خوش ہو کر گو اس خوشی میں گھبراہٹ اور اضطراب
ملا ہوا تھا - پھر تو کہو اسے جو تم نے ابھی کہا ہے -

**وزیر** - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کئی مہینے تک طاؤس
قلعہ دشمن سر نہیں کر سکتا - وہاں جو بوڑھا افسر ہے
وہ بڑا تجربہ کار ہے آپ اطمینان سے فوج جمع کریں
کل صوبوں کو خطوط بھیجئے انہیں اپنی مدد کے لئے
طلب کیجئے بلکہ اپنی ہمعصر سلطنتوں کو بھی جو حضور
کی ہمعصر ہیں پکاریئے اور پھر اس شان و شوکت سے
دشمن کا مقابلہ کیجئے گو فتح تو پھر بھی نہو گی لیکن دشمن کا
نقصان کچھ کم نہوگا - وزیر کی اس رائے سے شہزادہ نے
پھر اختلاف کیا اور یہ کہا [illegible] وزیر صاحب اب زیادہ مبالغہ
سے بیان کرنے لگے [illegible] آئی کہ اتنے بڑے
جھوٹ بولنے کا موقع مل گیا بھلا کہاں پدی اور کہاں
پدی کا شوربا تمام جہان پر شیطان کا لشکر غالب آجائیگا
این خیال است و محال است و جنوں - پھر وزیر نے ٹھنڈا
سانس بھر کر یہی کہا میں سچ کہتا ہوں اور یہی ہوگا -

**شہزادہ** - زمین آسمان الٹ جائے یہ نہوگا -

**شاہ** - اس بحث سے کیا نتیجہ جو کچھ ہوگا آپ معلوم
ہو جائیگا اور جو تدبیریں وزیر نے بتائی ہیں وہ تو کرنی
چاہئیں قصہ مختصر یہ کہ تمام روئے زمین کے شاہ والئے
یورپ کی طرفداری میں اٹھ کھڑے ہوئے اور کئی خونریز
میدانوں کے بعد ایسی ایسی فاش شکستیں لیں کہ کئی والئے
ملک تو عین میدان جنگ میں مارے گئے اور کئی اپنی فوج
دشمن کے حوالہ کر کے بھاگ گئے اور کئی حلقہ بگوش ہو گئے
- ناظرین ہوشیار ہو کر سنیں کہ یہ وہ مقام آگیا ہے
کہ شیطان کے لشکر نے پہلے اہل یورپ پر غلبہ حاصل
کیا اور بعد ازاں تمام دنیا پر غالب آیا - اسی تاریخ
سے دنیا کے ذرہ ذرہ میں شیطانی اثر آمیز ہوتا
چلا گیا - اور یہی تاریخ دنیا پر شیطانی لشکر کے غلبہ
کی ہے میں اسکی زیادہ تشریح نہیں کرتا ناظرین بھی ان
سے فکر کے بعد خود ہی تاڑ جائینگے - شاہ یورپ
کے تمام رشتہ دار اور متعلقین اس جنگ میں قتل
ہو گئے ان کے محلات شیطانی سپاہ کے قبضہ میں
آگئے اور ان کی بیگمیں بھی شیطانی لشکر کی لونڈیاں
بنائی گئیں شاہ - شہزادہ بوڑھا وزیر تینوں بھاگ کر
بلقان کی ریاستوں میں چھپ رہے انہوں نے
اپنا لباس اور اپنی صورتیں بدل لی تھیں اسلئے

کوئی پہچانتا نہ تھا جب کئی ماہ بلقان کی ریاستوں میں گزر گئے تو ایک دن شاہ نے کہا کہ اے وزیر تیری نمک حلالی میں کچھہ شک نہیں اور ہماری بے نتیجہ ضد اور نا ملائم بے قدری میں کلام نہیں اب میں تجھسے یہ دریافت کرتا ہوں کہ آیا شیطان سے انتقام لینے کی بھی کوئی صورت نکل سکتی ہے۔ پہر بوڑہے وزیر نے گردن ہلائی اور یہ گویا ہوا ہاں ایک صورت ہے تو مگر وہ ممکن الوقوع نہیں معلوم ہوتی تاہم تمہیں کوشش کرنی چاہیئے کوئی نہ کوئی نتیجہ تو ضرور ہی نکلیگا۔ یہ کہکر وزیر نے یہ تدبیر بتائی کہ ہم تینوں آسمان پر چلیں (یہ یاد رہے کہ اسوقت تک جنوں کو آسمان پر جانے کی فرشتوں کی طرح آزادی تہی گو وہ خاص خاص مقامات میں جا سکتے ہوں) اور جب ہم شیطان کے پاس پہنچیں تو رو کر فریاد کریں کہ یہ ہماری بادشاہ بیگم لیکر بہاگ آیا ہے آج ہمیں خبر لگی ہے تو ہم یہاں ڈہونڈہتے ہوئے آئے ہیں اگر اس دم میں پرنسپل مدرسہ آگیا تو اسکے نکالیجانے میں کچھہ شک نہیں اور اگر وہ بری ہو گیا تو آئندہ سے قطعی ممانعت ہوجائیگی کہ کوئی جن آسمان پر نجانے پائیگا۔ وزیر کی اس تقریر سے شاہ خوش ہو گیا اور یہ تینوں گٹھہ جوڑ کرکے وہاں پہنچے۔ جب شیطان سے یہ سوال کیا تو اس نے چند فرشتوں سے کہکر انہیں دھکے دلوا کر نکلوا دیا کیونکہ اس عرصہ میں اسنے اپنا اثر و نفوذ فرشتوں پر زیادہ کر لیا تہا۔ اور آئندہ کے لئے خدا سے حکم دلوا دیا کہ اگر کوئی جن خواہ بوڑہا ہو یا جوان بچہ ہو یا عورت بادشاہ ہو یا فقیر آئندہ سے آسمان پر چڑہیگا تو اسکو آگ کے بہرے ہوئے گرز مارے جائیں گے چنانچہ وہ قاعدہ ابتک جاری ہے اور روزمرہ ہماری آنکہوں کے آگے آسمان پر نظر آتا ہے جسکو آجکل کے نافہم فلاسفہ شہاب ثاقب کہتے ہیں۔ یہ بہی شیطان علیہ اللعنۃ کی ایجاد ہے جب یہاں سے یہ تینوں اشخاص اس بےعزتی کے ساتھہ واپس پہرے تو بڈہے کی رائے کے بموجب دریائے شور میں ڈوب کر مر گئے۔ ان کا تو یوں فیصلہ ہو گیا اب ہم پہر شیطان کی طرف رجوع کرتے ہیں اور دکہاتے ہیں کہ مدرسہ میں اسکی معاشرت اور تعلیم زندگی کا طریقہ کیا تہا۔

شیطان گو جنی کے ہاں پیدا ہوا تہا اور باپ بہی جن ہی تہا اور پرورش بہی جنوں ہی میں پائی ہی اور تعلیم بہی یہیں ہوئی تہی لیکن فطرت میں وہ اضطراب اور آتش مزاجی نہ تہی کہ جو جنوں میں ہوا کرتی ہے۔ ان کی سی خاصیتیں ان کی سی عادتیں شیطان میں تہیں تو سہی لیکن ملکیہ صفات سے غالب نہ تہیں۔ مدرسہ میں اپنی تیز فہمی اور جوش وحدت پرستی نے خاص استاد کو شیطان کا فریفتہ بنا دیا۔ ایک بڑا مکان زمان شیطان کے رہنے کے لئے مل گیا۔ تعلیم اور علم کا ایسا گرویدہ بنا کہ ستر ہزار برس کی پڑہائی صرف سات ہزار برس میں

تحصیل کر لیا تمام مدارج خاموشی سے طے کر گیا اور لطف
یہ تھا کہ پڑھنے کا نتیجہ عملی افعال سے ظہور پذیر ہوتا تھا
جو کچھ سیکھتا تھا فوراً اسی پر عمل کرنے لگتا تھا۔ اور فرشتوں
کے بچے گویا بالکل جوہر مجرد کے بنے ہوئے تھے لیکن شیطان
کی سی تیزی اور اسکی سی تیز فہمی کو نہ پہنچ سکتے تھے
وہاں اگر رشک و حسد کو مادہ ہوتی تو شیطان فرشتوں کا
پہلا محسود ٹھہرتا۔ لیکن وہاں ان بیہودہ باتوں سے
کام ہی نہ تھا ہر فرشتہ خدا کی ذات و صفات کے سمندر
میں ڈوبا ہوا تھا اور اسے ایک دوسرے کی خبر تک نہ
تھی ہاں منجمو ہر سال ایک رپورٹ کل طلبہ کی حضرت
جبرئیل کے پاس کرتا رہتا تھا اس سے مدارج کی تعیین
ہوتی اور سب کو ترقی ملتی ۔ شیطان غلو کے ساتھ
وحدت پرستی میں ڈوبا ہوا تھا اور یہ حالت اسکی برابر
ترقی کرتی جاتی تھی اس نے ان تمام خبروں کو سنا
کہ میرے لشکر نے تمام دنیا کو فتح کر لیا مگر ذرا بھی فرق
اسکی اصلی حالت میں نہ آیا اور مطلق اسے کچھ پروا نہوئی
علم الٰہی میں ڈوبا ہوا تھا اور وہ مزے لیلے کر سبق لیتا
تھا گویا آخری درجہ اس نے حاصل کیا ہے ۔ آٹھویں
دن پھر وہی پرانا دوست فرشتہ شیطان سے ملا
اب کے شیطان کی حالت اور بھی بدلی ہوئی پائی ۔
صورت دیکھتے ہی کھل گیا اور کہا کہ عنقریب تو فرشتوں
سے بھی بلند مرتبہ پانیوالا ہے ۔ سوائے دو نفلی
کے شیطان نے اسکا کچھ جواب نہیں دیا نہ کچھ
خوشی ظاہر کی نہ کچھ تعجب نہ حیرت ۔ صرف سکوت اسکو
گھیرے ہوئے رہا تھا اور یہی اسکا فخر تھا اسی کی اسکو تعلیم
ملتی تھی ۔

**فرشتہ** ۔ جو کچھ میں نے تم سے کہا تھا میرے خیال
میں تم اسپر عمل بھی کرنے لگے ہو جبھی تمہاری حالت
بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے ۔

**شیطان** ۔ اسی دن سے ۔ بس اس مو نفلی جواب
کے سوا اور کوئی جواب نہ دیا ۔ فرشتہ شیطان کی ہر ہر
بات پر خوش ہوتا تھا اور اسکی نیک نہادی پر آفریں کرتا
تھا ۔ پھر فرشتہ نے کہا چند باتیں میں تمہیں ایسی سناتا
ہوں کہ جو ابھی سنکر آیا ہوں جس سے تم بھی خوش ہو جاؤ
اسپر بھی شیطان کے سکوت نے اجازت نہ دی کہ وہ
کچھ بیتابی ظاہر کرتا اور کچھ خوشی ظاہر کرتا خاموش
صورت بت کھڑا رہا اسپر بھی فرشتہ نے کچھ ٹوکا نہیں
نہ بلانا چاہا ۔ اور اسی سکوت خیز شیطان سے یہ کہنے لگا
جس جماعت میں تم پڑھتے ہو یہ جماعت ابتدائی ہے
اور یہاں جا ہے کیسا ہی فرشتہ ہو ستر ہزار برس تک
تعلیم پاتے ہیں اس سے بعد دوسری جماعت میں جاتے
ہیں وہاں ایکسو چالیس ہزار برس تک تعلیم حاصل کرتے
ہیں غرض ستر ہزار جماعتیں ہیں اور ہر جماعت میں
پڑھنے کے بعد پہلی جماعت سے دگنی مدت ہو جاتی ہے
جب آخری درجہ پاس کر لیتے ہیں تو انہیں مختلف قسم کی
خدمتیں سپرد ہو جاتی ہیں اور اپنے فرائض کی انجام

وہ خوش اسلوبی سے کرتے ہیں - اتنی مدت تعلیم حاصل کرنے کے بعد پھر وہ کہیں خدا کی ذات کا ایک کروڑواں حصہ بمشکل پہچان سکتے ہیں اور اُسکے جلال سے اپنی آنکھیں سینک سکتے ہیں - مگر تمہیں میں یہ بشارت دیتا ہوں کہ تمہارے لئے نصف مدت گھٹا دی گئی اب تم خوش ہو کہ پدموں برس سے کسی فرشتہ کو یہ بات نصیب نہیں ہوئی جو تمہیں ہوئی - یہ بشارت واقعی پھڑکا دینے اور بیتابانہ خوشی بخشنے والی تھی لیکن شیطان نے اپنی اسی سنجیدگی اور متانت سے یہ جواب دیا - "اللہ ہر شے پر قادر ہے" اس جواب نے فرشتہ کو اور بھی بیتاب کر دیا اور وہ دوڑ کر گلے سے لگ گیا اور کہا کہ تیرے یہ حمیدہ خصائل میری روح میں جان ڈالتے ہیں - خدا تجھے اس سے زیادہ توفیق عطا کرے -

شیطان نے جوشیلے لہجہ میں پکار کر کہا آمین - "آمین" پھر فرشتہ یہ گویا ہوا کہ دوسری بشارت میں تجھے اور سناتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تیری تعریف کی رپورٹ روزمرّہ خدا کے ہاں ہوتی ہے - اور خدا بھی تجھ سے بہت خوش ہے - یہ سنکر پھر شیطان کو تاب نہ رہا اور وہ بیتاب ہو کر یہ کہنے لگا - حمد ہو اس واحد سب سے پرشوکت سبکی خالق ذات کو جس نے مجھ ناچیز جن کو اتنی بڑی عزت بخشی - وہی معبود سجدہ کرنے کے قابل ہے اس کے آگے دوسرے کے لئے جھکنا بھی حرام ہے - یہ کہکر اس نے ایک نعرہ مارا اور وجد انگیز سرور میں سرمست ہو گیا پھر دونو رخصت ہو کر چلے گئے - شیطان سوائے اپنے اس محسن کے اور کسی فرشتہ سے نہ ملتا تھا اسکا وقت تعلیم اور عبادت آلہی میں صرف ہوتا تھا - دن بدن خداپرستی کی بنیاد اس کے دل میں مستحکم ہوتی جاتی تھی اور وہ پکا چھٹا موحد بنتا چلا جاتا تھا اسکی معاشرت پاک اسکی زندگی مقدس اور اسکی تعلیم مبارک اور اسکی عبادت مقبول تھی سوائے نادیدہ خدا سے برتر کے اسے نہ کسی سے الفت تھی نہ رابطہ تھا - ہر وقت اسی میں اپنی لیاقت اور ظرف کے موافق محو رہنا اور کسی سے سروکار نہ رکھنا - یہ اسکا روزمرّہ تھا اسکی معاشرت اور اسکول زندگی کا یہ فوٹو ہے جو ہم نے ان چند سطروں میں اُتارا - وہ اپنی پوری توجہ اپنی کامل سرگرمی اپنی تمام آرزومندی سے خدا کی عبادت میں محو رہتا اور اپنے اسکول فیلوز کے ساتھ اس لطافت اور شریفانہ طریقہ سے گزارتا تھا کہ بچہ سے لیکر بڑا تک اسکا فریفتہ بن گیا تھا - ٹیچروں اور پرنسپل کی جو رپورٹ کہ خدا کے آگے پیش ہوتی تھی اس رپورٹ کا اکثر حصہ شیطان کی تعریف ہی سے لیا ہوا ہوتا تھا اور اصل یہ ہے کہ شیطان اس زمانہ میں تھا بھی اسی قابل کہ اسکی فرشتے ملکر اتنی لمبی چوڑی مدح سرائی کریں - وہ نہ صرف اپنے ہی استاد کا پیارا تھا بلکہ تمام کالج کے ماسٹروں اور خصوصاً پرنسپل کا اپنی حمیدہ خصائل سے پیارا تھا

اور یہ بھی اس کے لئے ایک بڑے افتخار کی بات ہو سکتی ہے

## باب چہارم

انعامی جلسہ۔ اور شیطان کا مقرب بارگاہ ہونا۔
اور معلم الملکوت مقرر ہونا۔ اور بہت سی نیکیاں [illegible]
شیطان کی ذہانت۔ تیز طبع۔ فہم سلیم۔ قوت [illegible]
حافظہ۔ جودت خیال۔ شائستہ معاشرت۔
زندگی۔ نیکی۔ اطاعت۔ اولو العزم ارادے۔
عبادت کی کثرت نے کل فرشتوں میں ایک دھوم مچا دی
روزمرہ فرشتوں کی رپورٹیں شیطان کی نیکیوں [illegible]
ہونے لگیں کوئی ایسا نہ تھا کہ شیطان کی تعریف
نہ کرتا ہو ہر فرشتہ جان دیئے دیتا تھا اور یہ چاہتا
تھا کہ یہ بہت جلد ترقی کرے۔ لطف یہ ہے کہ
شیطان کسی سے اتنا سروکار رکھتا تھا یہ بھی فرشتے
اسپر اپنی جان چھڑکتے تھے ستر ہزار برس کی پڑھائی
اس نے سات ہزار برس میں طے کر لی اور اب جماعت چڑھنے
کا موقع آیا وہاں ربانی کالج میں دستور تھا کہ سالانہ
امتحان کے بعد لڑکوں کے جماعت چڑھانے پر ایک
عظیم الشان جلسہ ہوتا تھا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام
میر مجلس بنتے تھے دھواندھار لیکچر ہوا کرتے تھے اور پھر
پریزیڈنٹ اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم کر کے طالب کو
جماعت چڑھاتا تھا۔ تمام فرشتے جمع ہوتے [illegible]
سب ملکر خدا کی حمد گاتے تھے اور بعد ازاں پریزیڈنٹ
زور شور کا لیکچر دیکر انعام تقسیم کرتا تھا۔ شیطان [illegible]

جلسہ کی دل میں تو بہت آرزو کر رہا تھا لیکن اپنی
متانت اور سنجیدگی سے زبان پر لاتا تھا خوشی کے
جوش اسکی طبیعت میں اٹھتے تھے مگر وہ دل ہی
دل میں [illegible] شادمانی بخش کر ٹھنڈے پڑ جاتے
[illegible] ترقی کی امنگیں طبیعت میں موجزن
[illegible] ابھرا ہوا اثر نہ لفظوں میں
[illegible] عیاں دکھائی دیتا تھا
سنجیدگی بہار دکھا رہی تھی۔ بلند حوصلہ۔ عالی ظرفی کی
تعریف بھی [illegible] شیطان اپنے ریڈنگ روم
سامنے والے برآمدے کی باغیچہ کی روشوں پر ٹہل
رہا تھا کہ سامنے سے اسکا وہی محسن فرشتہ آ موجود ہوا
دیا۔ غیر معمولی طور سے شیطان اسے دیکھتے ہی کھل گیا اور
دوڑ کر گلے سے لپٹ گیا ناظرین کو تعجب ہوگا کہ یہ غیر معمولی
فعل شیطان کا اسکی سنجیدگی متانت سے خلاف وقوع میں
آیا لیکن جب وہ اجنہ یا ملائک کی نفس فطرت پر نظر ڈالیں گے
اور [illegible] شیطان کی خلقت پر غور کریں گے تو انہیں یہ
ثابت ہو جائیگا کہ شیطان کا یہ فعل گو غیر معمولی صورت
میں جلوہ پذیر ہوا تھا لیکن تھا دراصل معمولی۔ وہ بشارت
جو لمحہ بلمحہ اسکے کانوں میں ابھر رہی تھیں اور دم بدم
[illegible] اسکو [illegible] رہی تھی۔ وہ امید جو [illegible]
[illegible] طبیعت [illegible]
[illegible]
[illegible]

کرتا نہیں یہ سارا طفیل صرف اسکے محسن فرشتہ کا تہا۔ ان
غیر معمولی جذبوں۔ عجیب ولولوں غریب جوش و شوق نے
لمحہ کی لمحہ اس خاموشی کی تعلیم کو بہلا دیا جو سات ہزار
برس سے یاد تہا۔ لیکن اسکی تعلیم میں اسقدر [illegible] نقص نہ
واقع ہوا تہا کہ وہ اور اسکا یہ تغیر اس حرکت سے مستحکم اور
مضبوط ہوئی تہی یوں فرشتہ کو دیکہتے ہی [illegible] جاتا تہا
و جبکی فرشتہ کے احسانات کی شکر گزاری کرتی تہی جو ہمیشہ
محسن پرست طبائع کا خاصہ ہوتا ہے۔ شیطان نے
اپنی اسی ممنونی خیز جوش میں ایک [illegible] پہنچے
ہوتا تہا کہ اسکی پر جوش طبیعت کسقدر اپنے محسن [illegible]
کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مستعد و سرگرم دکہائی دیتی
جو کچھ شیطان نے اپنی شریفانہ بے اختیاری میں
کہا تہا اسکا مفہوم اس نیچے لکہے ہوئے شعر میں
ادا ہو سکتا ہے شعر

[illegible]

کہ منعم پرست اسکا آئین ہوں

جب ایسا ہی فرشتہ نے شیطان کو اس سرشاری شوق
میں لبالب پایا اسکا [illegible] پہلے سے
زیادہ وقدح [illegible] سے چہلکا اور وہ بہی اپنے خیر مقدمی
سرگرمانہ اشتیاق میں شیطان سے بغلگیر ہوا محبت کی
آگ دونوں کی مجمروں میں [illegible] شدت
طرفین میں سلگ رہی تہی اپنی اسی [illegible] حالت میں
فرشتہ نے یہ کہا۔ مبارک ہو اسے پیارے شیطان
مبارک ہو کہ تو [illegible] پاس ہو گیا اور ترقی کرنیکا وقت ابھی جلدی
آگیا۔ یہ سنتے ہی شیطان کی رگ رگ میں خون سکوت
موجیں مارنے لگا گویا پہر وہ اپنی سنجیدگی کے دریا میں
ڈوب گیا۔ وہ وقت جب اسکی یہ بیتابانہ حالت ہوئی
تہی [illegible] اب اگر وہ ہی کیفیت رہتی تو اوسکی تعلیم
میں خامی پائی جاتی اور ادہر ہماری بہر کم بن میں فرق
آجاتا۔ نگاہ نیچی ہوگئی۔ تمام حدت خیز اعضا میں
ٹہنڈک آگئی جوش سرد ہو گئے آواز میں وہ جوشیلا لہجہ نہ رہا
آتے ہی اس بشارت پر صرف یہ جواب دیا۔ اللہ میں
[illegible] قدرت ہے بیشک وہ ہی ہے بڑی قوت والا
جس نصرت اور بہروسہ کا یہ جواب ہے ہم ناظرین پر اسکی
ادا [illegible] موقوف رکہتے ہیں اور ہم دوسری طرف اپنے
قلم کو [illegible] پہیرتے ہیں پہر فرشتہ اس جواب پر یہ بولا۔
تم نے مجہے جیسا سرخرو اور سربلند کیا ہے میرا ہی دل جانتا
ہے [illegible] دن دونی رات چوگنی ترقی دے میں تمہارا ہمیشہ ممنون
رہونگا۔ **شعر** ترا ممنون رہونگا رہوں جب تک زندہ

یاد رکہونگا میں اس دین کو پیارے شیطان

شیطان نے جوں ہی فرشتہ کی ان عجیب ترانات کو سنا وہ کسی قدر خفیف
ہوا شرمندگی کا عرق اسکی پیشانی پر جہلکنے لگا اور اپنی ملائم
موسیقی خیز آواز میں یہ گویا ہوا۔ بہلا میں ناچیز کیا حقیقت
ہوں یہ بدیہی امر ہے کہ آپ نے مجہے اپنا حلقہ بگوش
ایک عظیم الشان احسان کرکے بنا لیا ہے میرا
فرض ہے کہ محسن حقیقی کے بعد

اپنے محسن مجازی کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپکا یہ فرمانا
کہ میں تیرا ممنون ہوں مجھے کانٹوں میں گھسیٹتا ہے -
یہ بات تو بالکل ہی اُلٹی ہوئی - یہ سُنکر فرشتہ مسکرایا
اور کہا اے فرزند ارجمند یہ خلاف واقعہ میں نے نہیں کہا
تو نے اپنے جوش منعم پرستی میں میرے اس قول کو شاید
میری بے انتہا محبت کا سبب سمجھا ہوگا میں تمہیں
یقین دلاتا ہوں کہ جو کچھ مینے کہا ہے اسمیں سر مو تفاوت
نہیں ہے - تم خیال کر سکتے ہو کہ جب میں تمہاری عرضی
لیکر خدا کی درگاہ میں حاضر ہوا تہا گو میں نے ایک لفظ
بہی سفارش کا زبان سے نہ نکالا تہا پہر بہی میں تمہارا
طرفدار شمار کیا گیا اور سب کی نگاہیں جو مجھپر پڑ رہی
تہیں ان سے یہ بات ثابت ہو رہی تہی گویا میں تمہارا
سفارشی ہوں - چنانچہ یہی خیال اتنک کل فرشتوں
میں پہیلا ہوا ہے اگر خدانخواستہ تمہاری البیط ثابت نہیں
یہ جوہر نہ دکہاتیں اور تم اتنی بڑی لیاقت حاصل کرتے
تو اسوقت میری شرمندگی کی کیا کیفیت ہوتی ہر فرشتہ
یہ طعنہ زنی کرنے کو ہوجاتا کہ یہ ایسے جن کو لائے کہ جو
محض ناقابل تہا اور جس میں یہ مادہ نہ تہا کہ وہ یہاں
بہرتی ہوتا اسوقت سوائے معافی مانگنے کے میں
کر ہی کیا سکتا تہا - اب میں خوب بغلیں بجاتا ہوں
اور خوش ہوں اپنے ہمچشموں میں سربلند ہوکر پہیتا ہوں
اور لمحہ بلمحہ جوں جوں تمہارا خیال آتا ہے اور تمہاری
ترقی پر نظر کرتا ہوں پہولا نہیں سماتا مدح میں تازہ

جان پڑتی ہے غرض جو کچھ سرور حاصل ہوتا ہے میرا
ہی دل جانتا ہے -

دل من داند و من دانم و داند دل من ؎

یہ سنکر شیطان نے سکوت کیا چند منٹ تک خاموش
نیچی نظریں کئے کہڑا رہا اور یہ گویا ہوا کہ اللہ بڑی شان
والا ہے جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسکو چاہتا
ہے ذلت دیتا ہے - گو جتنے مختصر جواب شیطان نے دئے
ہوتے تہے گو بظاہر معمولی اور سادے تہے لیکن انمیں
اعلے درجہ کے شریف جوہر خدا کی پرستش کے ملے ہوئے
تہے اور ان کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے کہ جسنے علم الٰہی تاکید
فرشتہ - اپنی اسی سرخوشانہ حالت میں - تم نے اپنا
تمہارے لئے کیا انعام تجویز کیا گیا ہے - یہ سُنکر شیطان
اپنے دل میں بہت خوش ہوا اس سے سکوت میں پہر
شادمانی کی حدت آمیز ہوکر اسے ڈگمگانے لگی مگر اسنے
بہت ضبط کیا اور بے مثال استقلال اور لاثانی
تحمل سے اسی طرح خاموش کہڑا رہا وہ خوشی کی گرید
جو یہ بشارت سُنکر اسکی طبیعت میں پیدا ہوئی تہی
گو اسکے سکوت کے مضطرب سرور کا جامہ بدلنے کے لئے
اُبہار رہی تہی تاہم سات ہزار برس کی تعلیم کا زبردست
اور قوی تر اثر ہرگز سکوت جائے اعتدال سے ایک
انچ بہی ادہر اُدہر سے سرکنے نہ دیتا تہا - باینہمہ
فرشتہ کی تیز تیز نظریں اس اندرونی تغیر اور
بیرونی سنجیدگی کو تاڑ گئیں اور وہ اپنی عقلمندی سے

وجہ اندازی کرنے کا سبب نہ بنا بلکہ شیطان کے
ساتھہ آپ ہی اس کی سی حالت برتنے لگا - جب
شیطان کا سکوت معمول سے زیادہ بڑھ گیا تو فرشتہ
یہ گویا ہوا - میں نے ابھی کہا تھا شاید تم نے توجہ نہیں کی
کہ جو کچھہ انعام تمہارے لئے تجویز ہوا ہے اور جو بہت جلد
ہی تمہیں ملیگا تم جانتے ہو کس چیز کا انعام ہے -

**شیطان** - نہیں مجھے نہیں معلوم - یہ جواب شیطان
نے ایسا سادہ کر دیا کہ گویا اسے خدا کی عظیم الشان اور
پر جلال کریم رحیم ذات پر اتنا بھروسہ ہے کہ یہ انعامات
گو قابل حمد ایزد متعال ہیں لیکن اسکی بخشش کے سمندر کے
آگے قطرہ سے بھی کم ہیں - یہ بھروسہ جو شیطان کا
خدا پر تھا ظاہری نتھا بلکہ دل میں بھی وہ اس بھروسہ سے
بہت کچھہ لطف اُٹھا رہا تھا - اور اپنے ان ہی بے نظیر
جوہروں سے برابر ترقی کرتا چلا جاتا تھا -

**فرشتہ** - میں تمہیں دُہری دُہری بشارت
سُناتا ہوں - پہلی بشارت تو یہ ہے کہ تم جماعت ذریہ سے نکلے ہو
جسکو تم ابھی سُن چکے ہو اور ساتھہ ہی اسکے وہاں کی
پڑہائی کی مدت بھی کم ہو گئی ہے اور آگے یہ رزولیوشن
پاس ہو گیا ہے کہ اگر شیطان نے اس جماعت میں
پرو پرزے زیادہ نکالے تو اس مقررہ مدت سے بھی
جو اسوقت تجویز ہوئی ہے نصف رہجائیگی پہلی بشارت
تو یہ ہوئی اب سنو دوسری بشارت وہ یہ ہے کہ تمہیں
ربانی برکتوں کا انعام ملیگا - اسکے یہ معنی ہیں کہ تمہارے
دل میں جو ابتک ربانی جلووں سے بے بہرہ رہا ہے
خدا کے جلال خیز نور کے جلوے کے جائینگے اس نور
کی تابانی میں پھر جو سرور حاصل ہوگا اس کا مزا تم ہی
اُٹھاؤ گے نہ وہ مزا لفظوں میں بیان ہو سکتا ہے
نہ کوئی دوسرا اسکی ربانی چاشنی دار لذت لے سکتا ہے
ہاں اس قدر اور بھی سمجھنے کے قابل ہے کہ ربانی نور
تمہارے دل میں اگر اسیوقت جلوہ کر سکتا ہے جتنا
تمہارا ظرف ہوگا جوں جوں تم جماعتیں چڑھتے جاؤ
تمہارا ظرف بڑھتا جائیگا اور اسی کے مطابق تمہیں
ربانی نور اور برکتوں کا حصہ ملتا جائیگا -

یہ دو بشارتیں ایسی تھیں کہ جو شیطان کو بیہوش
کر دیتیں - مگر وہ بہادر اپنے ارادہ کا پورا اکڑا رہا
اور اپنی طبیعت کی بے چینی کو اپنے قابو میں رکھا مگر
اسکے قابو میں رکھنے سے قوت کا صرف از حد کیا گیا
تاہم شیطان کو اپنی طبیعت پر اگر پوری فتحمندی حاصل
نہیں ہوئی تو وہ اس سے مغلوب بھی نہیں ہوا
یہ بھی فتحمندی میں صرف یہ کمی رہ گئی کہ اختیاری
خوشی کے مارے اسکے پیر کانپنے لگے اور ہونٹ
تھر تھرانے لگے نظریں بند ہو گئیں چہرہ پر خوشی
کی ہوائیاں اُڑنے لگیں - دل ہاتھوں اچھلنے
لگا - یہ حالت دیکھکر شیطان کو فرشتہ نے پھر گلے
سے لگایا اور خوب بھینچا - اس معانقہ نے شیطان کو
تسکین دی اور اب وہ فرشتے کی بشارتوں کا یہ

جواب دینے لگا ،، وہ بڑی قدرت والا ہے ایک
آن میں ہزاروں کرشمے کرجاتا ہے اور نہیں تھمتا
ہمیں جو بات بڑی سے بڑی مشکل سے مشکل معلوم
ہوتی ہے اس کے آگے اسکی کچھ حقیقت نہیں۔ ایک
نگاہ میں بیڑے پار ہیں ،، جب یہ باتیں ہوچکیں تو
فرشتہ رخصت ہوا اور شیطان کو باغیچہ کی روشوں پر
چہل قدمی کرتے چھوڑا۔ شیطان کی اسوقت عجیب
حالت تھی کبھی اپنی پیدائش پر خیال کرتا اور کبھی اپنی
پرورش اور جنہ کی صحبت پر اسکا تصور جاتا اور پھر
خدا کی اس کریمی پر دھیان کرتا کہ وہ کیسا غریب نواز
اور رحیم کریم ہے کہ جس نے مجھ ناچیز کو اپنی گوناگوں
عنایتوں کا کسقدر حصہ دیا ہے اور مجھ ذرہ بے
مقدار کو کیسا نوازا ہے۔ جوں جوں یہ خیالات پے در پے
اسکے دل میں آرہے تھے وہ کتا موحد بنا جاتا تھا اور
یہ عقیدہ مضبوط ہوتا جاتا تھا کہ یہی اکیلی ذات بندگی کے
قابل ہے ایسکی عبادت کرنی چاہیے اور اسی کو سجدہ کرنا ہے
یہاں شیطان کو نہ اپنی سلطنت کا خیال آتا تھا نہ اپنے
شاہانہ خاندان کا نہ اپنی والدین کا نہ اپنے حریفوں کا صرف
اگر خیال تھا تو یہ کہ خدا کے جلال سے کیونکر حصہ لیا جائے
اور دل ایسا پاک صاف کیونکر بنا لیا جائے کہ اسکے نور
اسمیں سما سکیں۔ چونکہ اس ذات واحد کا بہروسہ شیطان
کو صورت تکمیل میں تھا اس لیئے وہ یہ خیال کرکے اپنا
اطمینان کرلیتا تھا کہ جس نے مجھے اس اعلی رتبہ پر پہنچایا
اس کے آگے میرے دل کو اپنے نور کے قابل بنا دینا
کوئی بات نہیں ہے۔

شیطان اپنے اس لطیف خیال میں غلطان و پیچاں
تھا کہ سامنے سے فرشتوں کا ایک پرا آتا ہوا دکھائی دیا
شیطان نے انہیں دیکھا اپنی چہل قدمی ملتوی کر دی
اور ان کی پیشوائی کے لئے کئی قدم آگے بڑھا۔ جب قریب
آئے تو معلوم ہوا کہ میرے ہمجماعت ہیں۔ سب نے
قریب آتے ہی مبارکباد کی صدائیں بلند کیں اور اس کمال
کا یابی پر تحسین و آفریں کرنے لگے۔ شیطان نے انکی
تحسین و آفریں کا شکریہ ادا کیا اور ان کو اپنے کمرہ میں
لیجا کر بٹھایا۔ سب فرشتے کمرہ میں جاکر بیٹھے انمیں سے
ایک فرشتہ نے کہا ،،

جو نور کے ہیں خوش نوا ترانے
سمجھے ہیں ہمیں ہیں شادیانے

دوسرا فرشتہ بولا۔ خوش ہو اے شیطان خوش ہو کہ خدا کی
رحمت بلا انتہا تجھپر نازل ہورہی ہے شیطان نے اپنی شکرگزاری کے
لہجہ میں جواب دیا الحمد للہ۔ پھر دوسرا فرشتہ بولا۔

جہاں میں دھوم ہے تیری تجھے سب باد کرتے ہیں
کہ تونے قوم اجنہ سے ملائک پر شرف پایا

شیطان نے اسکا جواب یہ دیا اللہ اکبر یعنی اللہ بہت
بڑا اور فتحمند ہے ان دو جوابوں سے فرشتے وجد میں
آگئے اور انمیں تیسرے فرشتے نے صرف شیطان
کی ترقی کی خوشنودی میں خدا کی حمد پڑھی ،،

جسکا مفہوم نیچے لکہے ہوئے شعروں میں پورا ادا
ہو جائیگا۔ اشعار ۔ سے درد دل ہر سنگے از مہر تو تاثیرے

ہر مست ہوائے تو در صومعہ ہر پیرے
گو نالہ ہر شیدہ بہ عاشق در گرد سر کویتا
ہر ذرۂ خاکی را خاصیت اکسیرے
گو مستان صبوح از غم کردند خروش آندم
گر ہیچ جالے تو بنمود تباشیرے
گو رنجور غمت دائم عشق تو طبیب ما
از ادویۂ رحمت بفرست طباشیرے

ناظرین کو پہلے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ایک فرشتہ کی آواز ستر کروڑ میل اس طرح تیز جاتی ہے کہ جیسے آسمان پہٹ رہا ہے یا کوئی عظیم الشان سمندر جوار بہاٹے سے دست و گریباں ہو رہا ہے اس فرشتہ کی آواز میں بہی وہی تیزی تہی صرف فرق اسقدر تہا کہ اس تیزی میں موسیقی پن بالکل پایا جاتا تہا کہ شیطان معہ اور فرشتوں کے محو ہوگیا تہا جب یہ غل و شور بلند ہوا تو شیطان کے منہہ سے بے ساختہ یہ نکل گیا۔

الحمد لواہب العطایا + اس شور نے کیا مزا چکھایا؛

گو شیطان کی آواز میں وہ زور شور نہ تہا پہر بہی جو لگاؤ کہ اسکے [illegible] پایا جاتا تہا وہ فرشتہ سے زیادہ لطف دیتا تہا [illegible] آواز میں غضب کا [illegible] تہا ۔ شیطان [illegible]

لفظ دل میں کہا چلا جاتا تہا اس کا جوش خدا کی محبت کے سمندر کی موج کا تہپیڑ اکہا کر نکلا تہا۔ گو ایسے بڑے بڑے مدارج حاصل ہوئے تہے لیکن پہر بہی ان کے خیالی نقوش اسکے لوح دل پر اکندہ ہو چکے تہے محویت سب پر چہا رہی تہی ہر ایک فرشتہ کے آگے علم الہی کی کتاب کہلی ہوئی تہی اور وہ اسکے مطالع میں مشغول تہا۔ چوتہے فرشتہ نے اپنی اسی وجد انگیز حالت میں یہ کہا،، شعر

تجہکو بہی نہ کہہ سکیں ترا مثل
یہاں تک نقش دوئی مٹایا

شیطان چونکہ کٹا موحد تہا اور ہوتا جاتا تہا یہ شعر اور بہی اسکی بیچین فطرت پر زیادہ اثر کر گیا مصرع
سمند ناز پہ ایک اور تازیانہ ہوا۔ یہ جلسہ تہوڑی دیر تک رہا پہر وہ رخصت ہو کر چلے گئے جب تک شیطان کو انعام لینے کے لئے جلسہ میں نہ بلایا اسے خبر نہ ہی کیا ہو رہا ہے جوش وحدت پرستی میں مستغرق رہا یہانتک کہ فرشتہ نے جہنجہوڑ کر اٹہایا اور یہ آواز دیکر جگایا وہ بیہوش پڑا رہا۔ شعر
کرم کا جام چہلکنے لگا لو اٹہہ بیٹہو افق پہ نور ہویدا ہو گیا تجلی جلوہ گر
یہ سنتے ہی شیطان بڑبڑا کر اٹہہ بیٹہا اور اپنی اسی پژمردہ حالت میں جلسہ کے مکان میں جا کر بیٹہا۔ انعام تقسیم ہونے سے پہلے اس مکان کی کیفیت بہی اختصار کے ساتہہ درج کیجاتی ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے جس مکان میں انعام تقسیم ہوا اور صدر جلسہ کے پریزیڈنٹ حضرت جبرئیل علیہ السلام تہے وہ مکان کس قدر عیش کا

تہا - جوں ہی شیطان مکان کے احاطہ میں پہنچا
تو اسنے ایک لطیف اور عجیب سماں دیکہا جسکا کبہی
دل میں خطرہ تک بہی نہ آیا تہا - دریافت کرنے
سے معلوم ہوا کہ یہ مکان ستر ارب فرسنگ مربع میں
پر بنا ہوا ہے اور اسکی ساخت بالکل خالص نور کی ہے
دوسری کسی چیز کی آمیزش نہیں ہے اسکی بنیاد خود
خدا نے اپنے دست مبارک سے رکہی بنیاد کا رکہنا
گویا مکان کا بنجانا تصور کرنا چاہیئے - اسمیں ستر ہزار
بڑے بڑے ہال تہے انکی دیواریں انکی چہتیں انکی
آرایش کا سامان سب نورانی تہا - ہر ہال میں ایک
تخت بچہا ہوا تہا کہ جو نرا نور کا بنا ہوا تہا اسپر نور ہی کے
رنگین حاشیے چڑہے ہوئے تہے بلا شبہہ جواہرات کی سی
بہار آرہی تہی یہ معلوم ہوتا تہا کہ تمام جہان کا قیمتی
لاثانی جواہر اسی تخت میں آکر لگ گیا - جواہرات کی تشبیہہ
اسلئے دی ہے کہ اور کسی دوسری چیز کی تشبیہہ نہیں
ملتی ورنہ جواہرات سے اسی نسبت ایسی بہی نہ تہی
کہ جو ذرہ کو آفتاب سے تہی - تخت کے چاروں طرف
جہالریں جواہرات کی لٹک رہی تہیں لیکن یہ جواہرات
کانی نہ تہے بلکہ خدا کے نور کے جواہرات تہے - تخت
اتنا وسیع تہا کہ اگر ایک پائے سے دوسرے پائے تک گولی چلائی جائے
اور ایک گولی کی تیزی چلے تو ستر ہزار برس میں ایک پائے سے
دوسرے پائے تک پہونچ سکے گا شیطان کی نگاہ میں وہ
بصارت خدا کی طرف سے عطا ہو گئی تہی کہ اسے اس وسیع مکان
کی کل چیزیں اس طرح دکہائی دے رہی تہیں کہ
جیسے سامنے قریب ہی رکہی ہوئی ہیں - شیطان
کی سرخوشانہ رفتار معمولی نہ تہی بلکہ وہ امتیاز مقدرون
میں برابر محویت کے عالم میں جا رہا تہا - جوں ہی
شیطان اس ہال میں پہنچا فرشتوں نے دیکہتے ہی
ایک نعرۂ خوشی بلند کیا - اور چاروں طرف سے یہ
صدائیں آنے لگیں ،، اے آمدنت باعث آبادی ما
جس ہال میں شیطان جا کر بیٹہا وہ عجیب و غریب صنعت
اور صورت کا بنا ہوا تہا دروازوں پر ستر ستر ہزار
فرشتے نورانی چوبیں لئے کہڑے تہے انکی پوشاکیں نور کی
جسم نور کا اور انکا کل سامان نور کا کوئی شے ایسی نہ تہی
کہ جسمیں ذرا بہی فرق ہو - کیفیت یہ تہی کہ وہ مکان
نور مجسم تہا لیکن اسکا ہر ہال اور اسکا دروازہ
نئے نئے رنگ کا جلوہ دے رہا تہا یہ بڑی بات تہی
کہ نور یکساں تہا لیکن اسکی تقسیم رنگوں کے حساب سے
جدا جدا تہی ان رنگوں کے اظہار کے لئے ہمارے
پاس الفاظ نہیں ہیں لیکن ہاں اس قدر ہم کہہ سکتے
ہیں کہ جتنے جواہرات رنگا رنگ روغن اور دہاتیں
انسان کو بعد ازاں دستیاب ہوئے وہ زمین کے
جگر میں پہلے ہی سے فطرت نے پوشیدہ کر دئے
تہے انکے سے علیحدہ علیحدہ رنگ دروازوں کے
تہے کسی میں پکہراج کے رنگت مزا آرہا تہا اور کسی
میں نیلم کا کسی میں ہیرے کا کسی میں کندن کا کسی میں
لعل و گوہر شبچراغ کا غرض جتنے جواہر ہیں اور جسقدر

نئے رنگ میں سب کے سب جدا جدا جلوے ہو رہے تھے
ناظرین یہ نہ سمجھ جائیں کہ جواہرات کی تشبیہ اس لئے
دی ہے کہ جواہرات کے رنگ و روغن کو ان معبودوں
اکبروں کے جلوہ خیز لمعوں سے کچھ مناسبت ہوگی
نہیں یہ محض خام خیالی ہے مناسبت خیال کرنا کفر
در کفر بلکہ اشد کفر ہے چونکہ انسانی زبان میں وہ الفاظ
نہیں ہیں اسلئے ہمنے سمجھانے کے لئے جواہرات کی
تشبیہ دیدی ہے ورنہ مقابل کرکے دیکھا جائے
تو یہ کیا جا سکتا ہے - چہ نسبت خاک با عالم پاک
یہ مصرع بہیں موزوں ہی ہوتا ہے گو تیز طبائع انکو
ہی اسے کہا کرتے ہیں لیکن شاعر نے خاص اسی موقع
کے لئے اسے موزوں کیا تھا -

مہرابی دروازوں کا رنگ ان کی چمک انکا نور انکا
پر جلال جلوہ انکی فوق البھڑک روشنی انکے خنک اور سرور بخش
چمکارے سب میں فرشتوں کی وردیوں کے مانند
کہ جو وہاں کھڑے ہوئے پہرہ دے رہے تھے -
جوں ہی شیطان پہلے بڑے ہال کے دروازہ پر پہنچا
فرشتوں نے چھیڑ دئیے اور استقبال شور مچا کر اگر
اس مکانہ میں دنیا آباد ہوتی تو اسکا بلکل اُڑ جانا غور
ہو جاتی اور پہاڑ پاش پاش ہو کر گر جاتے - تاہم ان کی
آوازوں سے جو سابق کی نسبت بہت دھیمی تھیں
سمندروں کے پانی اُبل پڑے تھے کل سمندر ایک
یکساں ہو گئے تھے جو ادھر ادھر پریشان بہنے لگے

تھے اور یہ سمجھے تھے کہ کہیں ہم معتوب ہوگئے ہیں
ہماری یہ کیفیت ہوئی ہے - یہاں اسکی کچھ پروا نہ تھی
ہال کے دروازہ پر خوشی کے نعرے بلند ہو رہے تھے
اور دنیا میں ساجنہ کو ان کے گناہ شدید کے لئے خاص
تنبیہ ہو رہی تھی گویا یہ حالت بالکل اس شعر کی مصداق
تھی کہ بازاں بہ بازی و کبکاں بہ جنگ
سر ناز نیناں در آید بسنگ
شیطان فرشتوں کے چھیڑ کو شکار کرکے بہت خوش
ہوا اور اسنے خدا کی حمد گائی اور اپنی ایسی وجد انگیز
حالت میں وہ خراماں خراماں ہال کے دروازہ میں
داخل ہوا - یہاں اسے آکر معلوم ہوا کہ ہیل فرشتے محسن
بھی مجھے لینے آیا ہے یہ نظارہ اسکے دل میں گھر کر گیا
اسکی آنکھوں میں کھب گیا محسن پرستی کا غیر معمولی
جوش پھر اسکی طبیعت میں موجزن ہوا اعد ہر چند اسنے
اپنے کو ضبط کرنا چاہا لیکن محسن پرستی کی طبیعت بغیر رنگ
لائے نہیں رہتی کیا تو فرشتوں کے بیچ میں جو اسکو
حلقہ کئے ہوئے تھے چل رہا تھا اور یا ایک نعرہ مار کر
اور بیتاب ہو کر حلقہ کے باہر نکل کھڑا ہوا اور سپاہیانہ
سابق کا شعری مفہوم زبان پر لایا ،،
ہزار آفریں بر من و دین من کہ کرد شعر بہ شیستائیں من
یہ کہتے ہی اپنے استاد سے بغلگیر ہوا وہ بیدانہ اور مشتاقانہ
سرگرمی سے ملا اور اوسنے پھر حمد گائی شروع کی وہ
منہ جس سے اور فرشتے بھی حالت وجد میں آگئے

فارغ ہوئے تو محسن فرشتہ شیطان کا ہاتھ پکڑے
ہوئے آگے چلا اور دوسرے دروازہ کی طرف روانہ
ہوا اس دروازہ سے دوسرے دروازہ کا فاصلہ
جو اسکے مقابل ہی میں بنایا گیا تہا چہ کروڑ میل تہا لیکن
یہ چشم زدن میں وہاں پونچ گئے وہاں بھی یہی کیفیت
نظر آ رہی تہی غرض کل دروازے یوں ہی چلے گئے
اور ہر دروازوں کے فرشتے چیر زدیتے چلے گئے۔
آخر عین اس ہال میں پونچے کہ جہاں جلسہ جمع تہا یہاں
کا ساماں تکلف سب سے زیادہ تہا۔ ظاہرا ہم یہ
مثال دیسکتے ہیں کہ کروڑہا آفتاب ایک گوشہ میں جمع
ہو گئے تہے یہاں شیطان کی طبیعت کی حالت بدلگئی
تہی۔ اسے جوں جوں خوشی ہوتی تہی وہ اور بھی جمع
گاتا تہا اور خدا کی عظمت وقدرت ذرہ ذرہ پر وہی کا نقشہ
اسکی آنکھوں کے آگے کہنچا چلا جاتا تہا۔ اس کا سرور
جام وحدت چڑہا کر ہوا تہا اسکی ذرت خدا کا رعب جلال
دبدبہ دیکھکر لمحہ بلمحہ اسکی طبیعت میں ترقی کرتی جاتی
تہی جوں ہی ہال میں شیطان نے قدم رکہا اسکے
ہوش وحواس جاتے رہے اور یہ ہوش وحواس کا
جانا محل اور سامان محل کو دیکھکر نہ تہا بلکہ اپنی ہستی اور
اس وقعت کو دیکھکر تہا کہ جو اس کی جلہ ہی تہی۔ وہ
اب بھی اپنی ہستی اور اپنی حالت کو پہچانتا تہا اپنی کیفیت
اور اپنا درجہ خوب جانتا تہا۔ اور پھر خدا کی اس بندہ
نوازی پر اسے حیرت ہوتی تہی لیکن وہ یہ نہ جانتا تہا
کہ خدا کے زیادہ غضب سے بھی خوف کہائے اور زیادہ
لطف سے بھی ڈرے غرض ہر وقت اس سے ڈرے
یہی عین عبادت ہے اور یہی بندگی ہے۔ تاہم جوں
جوں وہ اپنی اتنی رسائی اتنی تعظیم وتکریم دیکہتا تہا
وحدت پرستی کا جوش اور بھی اسکی طبیعت میں اُمنڈتا
تہا اور وہ اپنے اسی جوش میں پہولا نہ سماتا تہا۔
قصہ مختصر یہ کہ محسن فرشتہ نے حضرت جبرئیل کی خدمت
میں شیطان کو حاضر کیا جبرئیل گویا اس مجلس کے
پریزیڈنٹ تہے پہلے اور اور فرشتوں نے اسپیچیں کیں
لیکن آخری اسپیچ جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دی
وہ ہم اختصار کے طور پر لکہتے ہیں۔ پورا لیکچر لکہنے کا تو
نہ ہمیں یارا ہے نہ خدا کی طرف سے عطا ہوا اگر ہماری
کروڑ برس کی عمر بھی ہو جائے جب بھی محض ناممکن ہے
کہ اسکا ایک بیسواں حصہ بھی تحریر ہو سکے جتنا اختصار
کہ ہم لکہہ سکتے ہیں وہ فیاضی سے ہدیۂ ناظرین ہے۔

(خلاصۂ لیکچر جبرئیل فرشتہ)

فرشتو تم جانتے ہو کہ یہ جلسہ آج کیوں منعقد ہوا ہے
غالباً تمہیں اس امر سے آگاہی ہوگی کہ یہ وہی معمولی
جلسہ ہے کہ جو ہر ستر ہزار برس کے بعد ہوا کرتا ہے۔
(جواب خدا ہم بخوبی جانتے ہیں) اس جلسہ میں طلبہ کو
انعام تقسیم ہو کر جماعت چڑہایا جاتا ہے خاص بات جو بیان
کرنے کی ہے یہ کہ شیطان (چیزر) جو قوم اجنہ میں
سے ہے آج اسے امتیازیہ انعام اور جماعت چڑہایا جائیگا

خدا کی نظر اسپر کرمت کی ہے اور اسکی حلیمی انکساری
اور عبادت گزار ہونے نے تم سب فرشتوں سے افضل
بنا دیا (نعرۂ خوشی اور جیبرز) خداوند کریم کی مہربانیاں
اسپر بہت ہیں اور شیطان اپنے مالک کی نوازشات
کا شکریہ عبادت میں ادا کرتا ہے خدا اسی لئے زیادہ
مہربان ہے اور یہ اسپر ہی جھکا چلا جاتا ہے - تم
جانتے ہو کہ تمپر ترجیح زیادہ تر اسے کیوں دی گئی -
(خصوصًا ہم جماعتوں کی طرف خطاب ہو کر) صرف
اسوجہ سے کہ تم نوری ہو اور یہ آتشی ہے - اسپر ہی
اپنی نیک فطرت اور کریم خصلت سے اسنے چند برسوں میں
نوری جوہر کا ہمپایہ اپنی آتشی جوہر کو کر کے دکھا دیا -
اسنے ستر ہزار برس کی پڑھائی سات ہزار برس میں
پڑھ لی اور امتحان میں پاس ہو گیا - یہ اور بھی کمال ہے
کہ آتشی خلقت ہونے پر نوری خلقت سے بھی بڑھ گیا
جو کچھ اسے بتایا گیا اور جو کچھ تعلیم دی گئی وہ گو علمی تھی
لیکن اسنے اسپر عملی پیرایہ میں عملدرآمد کیا اسکی وحدت
پرستی نہ کسیکی وحدت پرستی ہو سکتی ہے اور اسکی عبادت
نہ کسیکی عبادت ہو سکتی ہے اور اسکی اپنے خالق کے
ساتھ محبت نہ کسیکی محبت ہو سکتی ہے تم اس سے
چاہے جسقدر بڑھ جاؤ زیادہ تعریف کے قابل بات
ہو گی اسلئے کہ تمہیں عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے
اور یہ چونکہ زیادہ اس لئے نہیں پیدا کیا گیا تھا اور اسمیں
تمام آتشی صفتیں بھی موجود تھیں یہی وجہ ہے جو زاج

تم سب میں ممتاز دکھائی دے رہا ہے - غضب -
شہوت - نفسانی جوش اور اسی طرح کا تمام مادہ اسمیں
اب بھی موجود ہے لیکن اسنے اپنے ان نامبارک جوشوں
اور ناجائز خواہشوں کو بہلا دیا ان پر خود غالب آگیا
اور اب ان پر ایسی حکمرانی کرنے لگا کہ جیسے ایک قہار
سلطان اپنی مظلوم رعیت پر ان خواہشات نفسانیہ
کے بعد ہی خدا کی عبادت میں محو رہنا یہ اسی زبردست
عابد کا کام ہے - اسکا آنا ہم میں مبارک ہوا اور
ہم اسکو ہمیشہ اسکی بیش بہا کوششوں پر مبارکباد
کہا کریں - وقتًا فوقتًا جو رپورٹ اسکے ٹیچروں نے
اسکی تعلیم اور چال چلن کی بابت مجھے کی ہیں بہت
خوش ہوتا رہا اور بعینہ وہ رپورٹ خداوند کریم کی
خدمت میں پیش کرتا رہا - اور خدا اپنی مہربانی کا
حصہ دار اسے برابر بناتا رہا - اے شیطان ہم تجھے
مبارکباد دیتے ہیں کہ تو نے ستر ہزار برس کی پڑھائی
سات ہزار برس میں پڑھ لی اسلئے تجھے دوسری اعلےٰ
جماعت میں بھیجا جاتا ہے اور تجھے یہ تمغہ انعام کا دیا
جاتا ہے وہ یہ کہکر حضرت جبرئیل نے وہ تمغہ اپنے
دست مبارک سے شیطان کے گلے میں پہنا دیا -
اسقدر نعرہ خوشی بلند ہوا کہ کان پڑی نہ سنائی دیتی
تھی - شیطان کے بعد اور طلبہ بھی جماعت بڑھائے
گئے اور انہیں انعام تقسیم ہوا - یہ تمغہ جو شیطان کے
گلے میں پہنایا گیا تھا صفات الٰہی کا تمغہ تھا - جس سے

یہ کہل جاتا تہا کہ خدا کی صفات کمالے اسقدر علم ہوگیا
ہے گویا وہ تمغہ ہر طالب علم کا مبلغ علم ظاہر کرتا تہا
- بعدازاں شیطان نے وہ تمغہ لیکر یہ مختصر اسپیچ دی

حضرت صدر انجمن و صاحبان مجلس

جن مہربانی آمیز الفاظ اور اپنے شفقت بہرے جلوس
میں حضرت صدر انجمن نے میری بابت فرمایا میں انکا
شکریہ ادا کرکے خدا کی حمد کرتا ہوں - مجہہ ناچیز پر یہ
رحمت کرنی اسکی بے پروائی اور کریمی کا کامل ثبوت
ہے

## اشعار

جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہیگا کریگا
یہ بات حکومت کی اسی کو ہی سزا ہے
سنتا ہے اپیل اپنے ان وہ شاہ و گدا کی
دربار میں اسکی نہ سفارش کا پتا ہے
گل خار کو اور خار کو گل اس نے بنایا
بنجر کو اسی نے ہی تر و تازہ کیا ہے
اندہے کا دیا ہو وے تو لنگڑے کا
رانڈوں کا ہو والی تو یتیموں کا خدا ہے

یہ حمد شیطان نے اس سریلے لہجہ میں گائی کہ تمام فرشتے
بیخود ہوگئے تہے - پہر شیطان نے اپنے مختصر سے
سوانح عمری اور اپنی ساری دنیاوی مبتذل حالت
بیاں کی اور بعد ازاں خدا کی مہربانیوں کا گوناگوں
نوازشوں اور لاانتہا عنایتوں کا شکریہ ادا کیا اور
یہ کہہ کر مجہے کچہہ بہی اسکی حمد نہیں ہو سکتی نہ میں
شکریہ ادا کر سکتا ہوں با ینہمہ میرا فرض ہے کہ اپنی
بساط کے موافق جو کچہہ مجہہ سے بن آئے وہ میں تہایا
عاجزانہ اور مودبانہ طور پر ادا کروں - گر قبول افتد
زہے عزو شرف - جسقدر شیطان سے حمد ہو سکی
وہ اسنے کی اور پہر اپنی جگہہ پر جیرز کے ساتھہ بیٹہہ گیا
- سب سے اخیر شیطان کے محسن فرشتہ نے ایک
بڑا جوش و خروش کا لیکچر دیا اور حاضرین جلسہ کو مخاطب
کرکے کہا - مجہے وہ دن بہی یاد ہے کہ جب پہلے پہل
مینے یہ دعا مانگی تہی الہی میری عزت رکہیو اور شیطان
کو ایسا نہ کیجو کہ مجہے اسکی قابلیت پر افسوس ظاہر کرنیکا
موقع ملے الحمد للہ کہ آج امید اور خیال سے زیادہ
اسنے ترقی کی اور مجہے میرے ہمچشموں میں سرخرو کیا -
میں اسکے اس احسان کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا -
شیطان کیا تو خاموش بیٹہا ہوا تہا یا اسکی طبیعت
میں محسن پرستی کا ایک جوش آگیا اور وہ بیتابانہ صورت
میں اٹہہ بیٹہا اور اپنے محسن فرشتہ کا اس قدر شکریہ
ادا کیا کہ اگر اسے روک دیا نہ جاتا تو شاید وہ خلاف
راہ بہی بہنک نے لگتا - شیطان کی اس محسن پرستی
پر بہی خوشی کے نعرے بلند ہوئے اور پہر ہوسے
ایک غل و شور ہوا کہ دنیا کے جنوں کے کنگرے اڑ گئے
بڑی ہی خیر خوبی سے یہ جلسہ ختم ہوا سوائے حمد باری کے
اور کچہہ نہ تہا بہی گفتگو تہی اور اسی پر دلچسپی ہوتی تہی اور
یہی انکا اوڑہنا بچہونا تہا - شیطان مرحبا کے نعرے

سنتا ہوا اپنے جماعت والوں کے ساتھ معہ محسن فرشتہ کے اپنی جائے مسکن پر آیا۔

جب شیطان اپنی لاجنگ پر پہونچا کل فرشتے اسکے پاس سے چلے گئے اور وہ تنہا رہگیا۔ یہ تنہائی کا وقت شیطان کو اپنی حالت اور ترقی پر غور کرنے کا اچھا تھا۔ طرح طرح کی خوشی کے خیال اسکے دل میں موجزن ہوتے تھے اور وہ ہر خیال پر یہ کہتا تھا اے میرے معبود تو بڑی قدرت والا ہے۔ تیرے برابر کوئی نہیں تیری ہی ذات عبادت کے قابل ہے اور تو ہی ہے جسے خالق ارض و سما کہکر پکارتے ہیں۔ دوسرے دن سے اپنی اعلے جماعت میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانے لگا۔ خاموشی کی الف بے تے ختم ہو گئی تھی اور اب اسکی پہلی کتاب شروع ہو گئی تھی یہ کتاب ہدم کتاب تھی کہ جس سے خاموشی میں بیٹھے بیٹھے خدا کی عبادت کرنا اور اسکی حمد کے گیت باقاعدہ گانا سکھائے جاتے تھے یہاں شیطان کی طبیعت پہلے ہی ان مضامین سے دلچسپی رکھتی تھی جو کچھ استاد پڑھاتا تھا اس سے وہ چند زیادہ شیطان اس سے نئے نئے مطالب حاصل کر لیتا تھا۔ آٹھویں دن جمعہ کو اپنے محسن فرشتہ سے جو کل مدارج طے کر چکا تھا شیطان ملاقی ہوتا تھا اور صدہا باتیں نئی نئی اس سے سیکھتا تھا۔ اس جماعت میں آنے سے شیطان کی اور بھی دہوم مچی اور یہ دہوم صرف اسلئے زیادہ ہوئی کہ شیطان نے ان باتوں کو جو اسکا استاد اسے تعلیم کرتا تھا نئی نئی باریکیاں اپنے کلاس فیلوز کو بتائیں۔ استاد کی سالانہ رپورٹ سے جو حضرت جبرئیل کو ہوتی تھی یہ بخوبی اندازہ ہو سکتا تھا کہ شیطان نے کہاں تک ترقی حاصل کی ہے اور وہ کہاں تک پیدا کریگا۔ ایک واقعہ کا حال بیان کرتے ہیں جس سے نہ صرف شیطان کی طباعی اور ذہن رسائی کیفیت معلوم ہوگی بلکہ یہ بھی کہل جائیگا کہ اسمیں خدا پرستی کے کتنے بڑے جوہر مضمر تھے ابھی اپنے مسکن ہی پہ تھا مدرسہ کا وقت نہ آیا تھا وہ اپنے اس آئندہ سبق کا مطالعہ کر رہا تھا کہ جو اسے اب پڑھایا جائیگا کہ اتنے میں دستک کی آواز سنائی دی اور وہ آواز دستک کی جیسی غیر معمولی تھی اسیقدر متعارفی بھی تھی۔ دستک کی آواز سنتے ہی شیطان کو یہ تو معلوم ہو گیا کہ یہ کوئی فرشتہ نہیں ہے لیکن ساتھ ہی اسکے اسے یہ بھی خیال آیا کہ یہاں غیر فرشتہ کا کام ہی کیا ہے اسی فکر میں مستغرق تھا کہ دوبارہ دستک کی آواز نے اسے مجبور کیا کہ وہ دستک دینے والے کو آنے کی اجازت دے۔ چنانچہ اسنے فوراً آنے کی اجازت دی اور وہ نفس اندر داخل ہوا جوں ہی ان غیر نفوس نے اندر قدم رکہا تو شیطان نے دیکھا کہ میرے والدین ہیں جنکا انتقال ہو چکا تھا یہ نظارہ شیطان کو سخت متعجب کرنے والا تھا لیکن پھر اسنے اپنے کو سنبھالا اور اپنے حواس بجا کرنے کی کوشش کی گو اسکی کوشش اور ہوشیاری نے اسے نتیجہ کچھ بھی

دیا پھر بھی وہ بہت سٹ پٹاتا رہا اور آخر مجبوراً
اسے تعظیم کے لئے اُٹھنا پڑا - ماں نے آگے بڑھکر
اپنے بیٹے کو گلے سے لگا لیا پیشانی پر بوسہ دیا اور
خوب بھینچ بھینچ کر [illegible] شیطان کا باپ بھی روتا جاتا
تھا شیطان کے خود بھی آنسو نکل آئے تھے دونو
تینوں کی عجیب کیفیت تھی گھڑی بھر تک یہی سوانگ
ہوتا رہا آخر تینوں ایک جگہ بیٹھ گئے اور گفتگو
شروع ہوئی - شیطان کے باپ نے کہا (بسوز [illegible]
صورت سے رونکتے لہجہ میں) بیٹا تیرا یہ مرتبہ تجھے مبارک
ہو تونے اب تک سمجھا ہوگا کہ ہم تیرے پاس کیونکر
آئے اور تجھ تک ہماری رسائی کیونکر ہوئی -
شیطان - شاہانہ لہجہ میں بات کاٹ کر - ہاں میں
متعجب اسی وجہ سے ہوں کہ آپکا یہاں آنا کیونکر اور
کسطرح ہوگیا یہ بات شیطان نے رُک رُک کر اور جھجک
جھجک کر بیان کی [illegible] ہنوز [illegible] کا خون اسکی رگوں
میں موجیں مارنے لگا تھا [illegible] عجیب کیفیت پریشانی
کی تھی وہ محویت کی حالت [illegible] خدا کی عبادت
کا خیال اور تصور جو اسے [illegible] رہتا تھا [illegible]
بہی کمی آگئی تھی وہ بولایا ہوا چاروں طرف تکتا
تھا کہ یہ بات کیونکر ہوئی - ادھر خون پدری کی محبت
اور مادری شفقت کی الفت [illegible] دل میں سلگتی
چلی تھی اور ادھر ربانی عبادت کا سرخوشانہ نشہ دماغ
میں اپنا کام کر رہا تھا یہ دونو حالتیں دست و گریباں
ہو رہی تھیں بڑی دیر کی کشمکش کے بعد لمحہ کی
لمحہ والدین کی محبت نے غلبہ کیا شیطان اسی ادھیڑ
بُن میں تھا کہ اتنے میں اسکی ماں نے گلے میں باہیں
ڈال کر یہ کہا - بیٹا تو اتنا پریشان کیوں ہوتا ہے کیا
ہمارا آنا تجھے بُرا معلوم ہوا ہائے وہ دن تجھے یاد نہیں
کہ جب میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا کیسی کیسی تکلیفیں
اُٹھائیں دن کا آرام اور رات کی نیند تیرے لئے کھو دی
اور اپنی راحت پر تیرے آرام کو ترجیح دی تجھے کس طرح
اللہ آمین کر کے پالا - وہ امیدیں جو والدین کو بچوں
سے ہوتی ہیں وہ آرزوئیں کہ ماں باپ اپنے بیٹا بیٹی سے
کیا کرتے ہیں کہ یہ بڑے ہو کر ہماری خدمت گزاری کریں [illegible]
اُن کا ظہور کچھہ بھی ہماری آنکھوں کے آگے نہوا ہم
دونو کمبخت ارمان بھرے دلوں سے تنگ و تاریک
قبروں میں جا سوئے - خدا نے تجھے بڑا مرتبہ عطا کیا ہے
کیا ہم اب بھی تیری خدمت سے مایوس ہی کئے جائیں
ابھی ماں یہ دردناک کہانی ختم نکرنے پائی تھی کہ شیطان
کا باپ بول اُٹھا تجھے اے میرے پیارے بیٹے یاد
ہوگا کہ میں نے تجھے کس محبت سے پرورش کیا تجھے
اپنے ملک کے مروجہ علوم پڑھائے اور انہیں چھوٹی سی
عمر میں ایسا طاق کر دیا کہ دنیا میں کوئی بھی تیرا ہمسر
نہ نکلا اپنی زندگی میں پھر تجھے کل سلطنت کا مالک
بنا دیا کوئی شاہ کوئی امیر کوئی رئیس ایسا نہیں کرتا
میں نے یہ کام صرف اپنی محبت کے تقاضے پر کیا

یہ ہم دونوں بڑا نامذہبی کو سخت افسوس کہ اگر ایسی ہماری
ناگفتہ بہ حالت میں تو ہماری دستگیری نکریگا تو ہم تجھسے
کیا امید رکھیں گے۔

شیطان کا یہاں بہت قافیہ تنگ ہوا کہ اب میں کیا
کروں اور انہیں کیا جواب دوں اس تذبذب اور
پریشانی پر بھی شیطان نے اپنی اس تعلیم کے اثر کو نہ
بھلایا کہ کئی ہزار برس سے پا رہا تھا اور ایک ٹھنڈا
سانس بھر کر جواب دیا کہ اللہ ہی سب چیزوں پر قادر
ہے جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہا کیا اور جو کچھ چاہیگا
کریگا اسکا کرنا جو کچھ وہ کرتا ہے عین انصاف ہے۔

شیطان کی ماں ۔ اپنی اسی رنجیدہ صورت میں۔
جو کچھ اے بے پروا بیٹے تو نے کہا یہ ایک معمولی بات
ہے سب جانتے ہیں کہ جو کچھ خدا چاہتا ہے کرتا ہے
لیکن ہمیں عقل و دانش اسلئے دی ہے کہ ہم مصیبت
کے وقت اس سے التجا کریں اور اسکے آگے گڑگڑائیں
تاکہ وہ ہماری مشکل کشائی کرے وہ بیشک دردمندوں
کی زاری سنتا ہے اس کی دعا مقبول کرتا ہے اور یہ
رستے اسیکے بتلائے ہوئے ہیں اگر میں تیری باتوں کو
تسلیم بھی کرلوں تو پھر تجھے ہی مشکل پڑے گی جب خدا
کو تو ایسا سمجھتا ہے اور تیرے خیال میں یہ بھی ہے
کہ خدا سے دعا کرنی اور التجا کرنی غیر ضروری ہے
کہ تو نے عرضی خدا کی درگاہ میں فرشتہ کے ہاتھ کیوں
بھیجی اور کیوں ربانی کالج میں داخل ہونے کے لئے
ہاتھ پیر مارے تجھے تیرے خیال کے موجب تو یہ چاہئے
تھا کہ تو ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہتا اور ذرا بھی
کوشش نکرتا پھر ہم دیکھتے کہ تو ربانی کالج میں کیونکر
داخل کر لیا جاتا ۔ یہ قوتیں جو خدا نے ہمیں عطا کی ہیں
یہ کام کرنے کے لئے اور خدا سے ہر وقت اپنے سب
کاموں میں برکت چاہنے کے لئے ہیں ۔ ہمپر جو کچھ
مصیبت پڑ رہی ہے وہ ایسی شدید ہے کہ ہم ہرگز
اسکی برداشت نہیں کرسکتے ۔ اگر تو ہماری کچھ مدد کریگا
تو ہمیں امید ہے کہ یہ مصیبت بہت کم ہو جائے گی اور ہم
تیرے ذریعہ سے اس بلائے بے درماں سے نجات
پائینگے بار بار ہمارے کہنے کی غرض یہ ہے کہ ہمارا تجھپر
بہت بڑا حق ہے جو فرائض کہ بچوں کے خداوند تعالےٰ کر
مقرر کئے ہیں انکو تو مدنظر رکھکر ہماری دستگیری کر۔

**شیطان** ۔ آنکھوں میں آنسو بھر کر اور پشیمان ہوکر
جو کچھ آپنے فرمایا وہ سب صحیح ہے اسمیں ہرگز ذرہ برابر
فرق نہیں ہے اسمیں شک لانیوالا کافر ہے لیکن آپ
جانتے ہیں کہ ان کل باتوں کا تعلق دنیا سے ہے
یہاں کا عالم ان تمام چیزوں سے پاک ہے ۔

**ماں** ۔ کیا اس عالم میں دعا مانگنا حرام ہے ۔

**شیطان** ۔ یہ میں نہیں سمجھا کہ دعا مانگنے کے تم
کیا معنی لیتے ہو دعا دراصل ایک عبادت ہے اور
عبادت میں یہاں ہر لمحہ مستغرق رہنا پڑتا ہے جسطرح
یہاں کا کام ہو رہا ہے کیا مقدور ہے کسیکا جو ایسا

کچھ دخل دے سکے اور میری کہو میں تو ایک مجبور جلی
میری یہاں کچھ ہستی نہیں ہے یہ اسکی بندہ پروری ہے
کہ مجھ ایسے بندۂ بے مقدار کو اسنے اس حال تک پہنچایا
اور آگے بڑھنے کی امید ہے -

والدین شیطان - یکزبان ہوکر - تو پھر ہم عذاب
ہی میں مبتلا رہیں - یہ کہکر دونو میاں بیوی یعنی
والدین شیطان گلے ملکر زاری کرنے لگے اور انہوں نے
یہ بیان کرکر رونا شروع کیا ہائے خدا کے آگے کوئی بھی
سفارشی نہیں بنتا یہ مصیبتیں ہم کیونکر سہینگے ہائے
اپنے بچہ سے امید کی تھی کہ وہ ہی کچھ ہمیں سہارا دیگا
اسنے ٹکڑا توڑ کر ہمارے ہاتھ میں دیدیا ماں کہنے لگی
شیطان کے بجائے اگر میرے ہاں پتھر ہوتا تو بہتر تھا
اسے دیکھکر صبر تو کرتی اب عبادت گزار اور خدا کو پہچاننے
والا ایسا سخت دل بنجائے - جب یہ آہ وزاری کی
نوبت آئی اور آواز بلند ہوئی تو یکایک شیطان کے خون
میں ایک جوش اٹھا اور وہ بھی آبدیدہ ہوکر کہنے لگا
اے میرے والدین بیان تو کرو کہ وہ عذاب اور سختی
کیا ہے کہ جو تم پر ہوتی ہے بتا تو دو شاید میں کچھ تمہاری
مدد کرسکوں یہ سنکر انہوں نے اپنا رونا تھمایا اور یہ گویا
ہوئے (پہلے ماں نے بیان کیا) اصل میں جو خطائیں
کہ ہم نے دنیا میں کیں تھیں انکی ہمیں سزائیں مل رہی ہیں
لیکن وہ سزائیں ایسی غضب انگیز ہیں کہ انکے صرف خیال
سے جان زار کو گہرا صدمہ پہنچتا ہے چونکہ تو دریافت
کرتا ہے اس لئے میں بیان کرتی ہوں - جو فرشتہ
کہ ہم پر عذاب کرنے کو مقرر ہے اسکی مہیب دہشت انگیز
صورت ہے نہ اسکی آنکھیں ہیں کہ وہ ہماری حالت پر
رحم کہائے نہ اسکے کان ہیں کہ وہ ہماری آہ وزاری
کی دردناک آواز سنے کوئی ساعت ایسی مقرر نہیں ہے
کہ جسمیں ہمیں آرام ملے ہاں جب ستر ہزار برس کے بعد
مدرسہ کا امتحان ہوتا ہے طلبہ جماعت چڑھائے جاتے
ہیں اور انہیں انعام بٹتا ہے تو اس خوشی میں ہمیں
آٹھ دن کی عذاب سے چھٹی ملجاتی ہے - لیکن تو یہ
سمجھ لے کہ وہ آٹھ دن کچھ خوشی میں نہیں گزرتے
بلکہ سخت تکلیف میں بسر ہوتے ہیں کیونکہ خیال یہ
رہتا ہے کہ پھر وہی عذاب کا زمانہ قریب ہے - یہ
خیال ہماری جان کو گہلائے دیتا ہے اور پھر ایسا
درد دینے والا عذاب دیتا ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتی
نہ وہاں دن ہے نہ رات ہے یکساں معاملہ رہتا ہے
ہمارا جسم پاش پاش ہوتا ہے ہم جلتی ہوئی آگ میں
ڈال دیئے جاتے ہیں ایک تو جسم پاش پاش اور دوسرے
اسپر کنکھجورے چھوٹے ہوئے جو آگ میں بھی ایسے
ہی زندہ رہتے ہیں کہ جیسے اپنے بلوں میں اور پھر
غضب انگیز آگ کے شعلے اور اسپر اس خوفناک صورت
فرشتہ کا گرز آتشی مارنا ہم ہی جانتے ہیں کہ ہمیں کیا درد
دیتا ہے -

شیطان - رو کر اور بات کاٹ کر - کیا اتنی مصیبت

اور تکلیف پر بھی دم فنا نہیں ہو جاتا۔
**ماں** - کاش اگر ہماری جان نکل جایا کرتی تو ہم تمام
ہی نہیں آتا ہماری روح پر یہ کل ظلم توڑے جاتے
ہیں روح کی بھلا کیا جان نکلے گی - ان مظالم اور
شدید تکالیف کے برداشت کرنے کی طاقت ہم میں
نہیں رہی ہم تیرے پاس اپیل کرنے آئے ہیں کہ
تو خدا سے دعا کرکے ہمیں اس ظلم سے نجات دلوا دے
اور اگر نجات ہونی ممکن نہ ہو تو سزا ضرور کم ہو جانی چاہئے
**شیطان** - کیا ماں اور بھی جن ہیں یا صرف
تم دو ہی بڈھا بڈھی ہو -
شیطان کی ماں - ایک ٹھنڈا سانس بھر کر -
آہ بچہ یہ تو نے کیا کہا لاکھوں اور کروڑوں جنات
اس حالت میں گرفتار ہیں -
**شیطان** - کیا ان پر بھی اسی طرح کے مظالم توڑے جاتے ہیں
**ماں** - بہت سے ایسے ہیں کہ جن پر اسی نوعیت کے
ظلم ٹوٹتے ہیں اور لاکھوں ایسے ہیں کہ جو اس سے بھی
زیادہ تکلیفیں برداشت کرتے ہیں یہ سنتے ہی شیطان
کے ہوش اڑ گئے اور اسے اپنا ابتدائی زمانہ یاد آیا
کہ اگر میں دنیا ہی میں رہتا اور مجھ سے گناہ عظیم نہ ہو جاتے
تو میں بھی ان ہی سزاؤں کا مستحق ہوتا - یہ خیال کرکے
شیطان کانپنے لگا اسکے سارے جسم پر رعشہ چھا
گیا شیطان ان سے کچھ کہنے بھی نہ پایا تھا کہ اتنے میں
بغیر دستک یا آواز دیئے مردانہ دو خوفناک صورتیں

فرشتے طوق زنجیر لئے ہوئے آموجود ہوئے ان کی
صورتیں سخت مہیب تھیں وہ آگ کے بھرے ہوئے
گرز ان کے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے اور ہر وقت
سانس لیتے میں انکے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے
شیطان تو انکی ہولناک صورتیں دیکھکر جو کچھ ڈرا تھا
ڈرا تھا مگر اسکے ماں باپ کا پتلا حال ہو گیا اور وہ باہم
گلے مل مل کر رونے لگے ان میں سے ایک فرشتہ نے
وحشیانہ طور پر دونو کو جدا جدا کیا انکی مشکیں آگ کی
زنجیروں سے کس لیں اور انکے گلوں میں دہکتے ہوئے
طوق ڈالدیئے - شیطان نے گھبرا کر دریافت کیا
کہ یہ کیا کرتے ہو بعد ازیں کیوں اتنا ظلم کرتے ہو ابھی
ظلم کا لفظ شیطان کی زبان سے نکلا اور ادھر دونو
فرشتوں نے ملکر ایک ایسی چیخ ماری کہ زمانہ ہل گیا
اور شیطان کے ہوش پراگندہ ہو گئے اور انہوں
نے اپنی اسی کریہہ آواز میں یہ کہا کہ یہ کیسا بانی
مدرسہ میں تعلیم پایا ہے کہ خدا کے حکم کو ظلم سے تعبیر
کرتا ہے وہ اتنا سننا تھا کہ شیطان کے پیروں کے نیچے سے
زمین نکل گئی اسکے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے اور
اسکی جان پر بن گئی اسقدر صدمہ ہوا کہ وہ گر پڑا
اور بیہوش ہو گیا - فرشتگان دونو کو کتے کی طرح گھسیٹتے
ہوئے دوزخ میں لیگئے بڑی دیر کے بعد شیطان
کو ہوش آیا تو اپنے دل کو اسنے ربانی جلوں سے خالی
دیکھا وہ تمغہ جو گلے میں پڑا ہوا تھا مدہم پایا -

اب کیا تھا فیصلہ ہو گیا تمام برکتیں جو حاصل کی تھیں
ان کا نام و نشان تک نہیں رہا ۔ یہ حالت شیطان
کی سخت بدتر تھی وہ چاہتا تھا کہ خودکشی کر لے لیکن
اسکی جان نہ نکل سکتی تھی بڑی دیر تک اپنی خطا پر
روتا رہا آخر دوڑا ہوا اپنے محسن فرشتہ کے پاس گیا
جو اپنے فرائض کے انجام دہی میں سرگرمی سے مصروف
تھا ۔ شیطان کا دم چڑھا ہوا تھا اسکے ہونٹ باہر پھر رہے تھے
رنگت پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں عجیب ناگفتہ بہ حالت
تھی محسن فرشتہ دیکھتے ہی پہچان گیا اسنے دلاسا دیا اور
کہا کہ تو گھبرا نہیں اپنے اوسان بجا کر خدا کی رحمت سے
کچھ بعید نہیں ہے سب کچھ درست ہو جائیگا تو اپنا حال
بیان کر کیا ہوا تمام برکتیں تجھسے کیوں چھن گئیں اور کیا
وجہ ہوئی کہ تیرے تمغہ کا نور مدہم پڑ گیا ۔ ہر چند شیطان
چاہتا تھا کہ اپنے اوسان بجا کرے لیکن وہ اپنی حالت
درست نہ کر سکا سوائے رونے اور واویلہ مچانے کے
وہ کچھ نہ کر سکتا تھا آخر فرشتہ نے شیطان کو گلے لگایا
اسکے گلے لگانے سے شیطان کو کچھ تسکین ہوئی جو کچھ
گزری تھی سچ سچ حرف بحرف کہدی ۔ محسن فرشتہ
یہ سنکر افسوس کرنے لگا اور اسنے حسرتناک لہجہ میں
کہا بدبخت تجھے کیا ہو گیا تھا کہ تو نے خدا کے حکم کی خلاف [illegible]
تعجب کیا ہے جو کچھ [illegible] وہ کم ہے [illegible]
[illegible] صورت فرشتوں کی [illegible]
اور آوانیکے ان فرشتوں کو بھی [illegible]

آ کر میری ایسی حالت میں کہ اسے خبر نہ ہو چلے جائیں ۔
انہیں اطلاع کرنی تھی اسے بدنصیب شیطان ایک
یہی صورت تیری بچنے کی معلوم ہوتی ہے ورنہ تو
بالکل تباہ ہو چکا تھا یہی وجہ ہے کہ تو ابتک یہاں
ٹھیرا رہا ورنہ کبھی کا دریائے شور کے تخت پر اسے
پھینک دیا جاتا آخر میں تجھے ایک مشورہ دیتا ہوں وہ
یہ ہے کہ تو ان دو فرشتوں پر نالش کر دے اور
ایک عرضی لکھ کر خدا کی درگاہ میں پیش کر غالباً اس
مقدمہ کے کرنیکا حکم حضرت جبرئیل کو دیا جائے گا
کہ تیرے کالج کا پرنسپل ہے وہ تیرے فیور میں ہے
اسکا فیصل خدا کے ہاں مستند گنا جاتا ہے یقین ہے
کہ جبرئیل کا فیصلہ تیرے حق میں مفید ہوگا ۔ یہ سنتے
ہی شیطان نے فوراً ایک عرضی خدا کی خدمت میں پیش
کرنے کے لیئے لکھی اور آناً فاناً میں اس پر پیشی ہو کے
ہی یہ حکم ہوا کہ وہ عرضی جبرئیل کے پاس بھیجدی جائے
۔ جبرئیل نے ان دونو فرشتوں کے نام سمن روانہ کر دیئے
جو تاریخ مقدمہ کی ٹھیری تھی وہ ربانی کالج کی
تاریخ میں بڑا نامور اور مشہور مقدمہ ہے جسکا اختصار
میں یہی درج ذیل کرتا ہوں تاکہ ناظرین کو اسقدر
دلچسپی ہو کہ وہ اپنے لب کاٹ کاٹ کھائیں ۔
[illegible] فرشتہ مقدمہ کی کارروائی سننے کے لیئے آ
موجود [illegible] کہ شیطان او [illegible]
[illegible] مقدمہ ہے [illegible]

پر اس قسم کا مقدمہ ہوا حضرت جبرئیل کو بھی اس مقدمہ کی طرف بہت توجہ تھی - شیطان کا وکیل محسن فرشتہ بنا اور فیمائیل اور قنقائیل کا وکیل ایک فرشتہ بنا - محسن فرشتہ کے تلووں سے لگی ہوئی تھی وہ یہ نہ چاہتا تھا کہ شیطان پر کوئی حرف آئے - تمام سچا رفی کی سچائی شیطان کی فیور میں تھی اور دراصل شیطان کا اس میں کچھ قصور بھی نہ تھا - اس بیچارے پر یکایک یہ صدمہ ٹوٹ پڑا وہ اپنی اس بیتابانہ حرکت پر اتنا نادم ہوا کہ کئی بار اس نے خودکشی کرنیکا ارادہ کیا لیکن خیال کر کے کہ میں قیامت تک نہیں مر سکتا خاموش ہو ہو رہا - مگر پریشانی اسقدر تھی کہ اسکی صورت پہچانی نہ جاتی تھی گو محسن فرشتہ نے اسے اطمینان دیدیا پھر بھی پریشان و مضطر دکھائی دیتا تھا - چونکہ شیطان مستغیث تھا اس لیئے بار ثبوت اسی کے ذمہ تھا پہلے شیطان کے اظہار ہوئے اس نے جو کچھ گزری تھی حرف بحرف کہہ سنائی - ملزموں کے وکیل نے شیطان سے جرح کے سوالات کرنے شروع کر دیئے -

**وکیل ملزماں** - کیا ملزم تمہارے مکان میں بے دستک اور آواز دیئے داخل ہوئے تھے -

**شیطان** - ہاں انہوں نے نہ کوئی آواز دی نہ دستک دی اور یوں ہی دھڑیکا دھینگی چلے آئے -

**وکیل ملزماں** - کیا انکے اس بیقاعدہ آنے پر تم نے روکا تھا کہ تم نہ آؤ -

**شیطان** - نہیں میں نے روکا نہیں بلکہ میں تو انکی صورتیں دیکھکر خاموش ہو کر دل ہی دل میں کڑھتا رہا - مجھے یہ ہوش ہی نہ تھے کہ میں انہیں منع کرتا کہ تم نہ آؤ - یہاں اپنی ہی جان کے لینے کے دینے پڑ گئے

**وکیل ملزم** - کیا تمہیں یہ یقین واثق ہے اور تم خدا کا نام لیکر بیان کرتے ہو کہ تم نے دستک کی آواز نہیں سُنی یا اُنہوں نے دی اور تم اپنے والدین کی باتوں میں ایسے محو تھے کہ اس آواز کو سُن نہ سکے یقینی اور قطعی طور پر بیان کرو کہ ان ملزموں نے آواز ہی نہ دی - ہم صرف یہ کہلوانا چاہتے ہیں شبہہ کی بات معین نہ سمجھی جائیگی - یہ سنکر شیطان سٹ پٹایا اور اب دل میں کہنے لگا کہ اگر میں قطعی طور پر کہدیتا ہوں کہ نہیں ملزموں نے آواز نہیں دی اور بعد ازاں یہ ثابت ہو گیا کہ آواز دی یا دستک دیکر اندر داخل ہوئے تو میں پھر جھوٹا اور افترا پرداز شمار کیا جاؤنگا اور پھر یہ ناممکن ہے کہ میں ایک منٹ بھی یہاں بیٹھ سکوں - وکیل ملزم نے شیطان کو خاموش دیکھکر کہا کہ یہ خاموشی قانون عدالت ربانی کے خلاف ہے جو باتیں دریافت کیجاتی ہیں وہ صنی میں پھر تعجب ہے کہ یہ سوچ و فکر کا ہے کی محسن فرشتہ نے وکیل ملزم کے اس اعتراض کا یہ جواب دیا کہ تعزیرات عالم بالا کی دفعہ ۱۹۵ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ وکیل اظہار دینے والے کو مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ جلد [illegible] جلد وجہ [illegible] منٹ تک

نہیں کرنے کا مجاز ہے آپ دس منٹ تک میرے موکل
کو مجبور نہیں کر سکتے کہ دس ہی منٹ میں وہ جواب
دے۔ یہ سنکر وکیل ملزماں خاموش ہو رہا اور اپنے
اس بے قانونی کی معافی مانگی اس عرصہ میں شیطان
نے جواب سوچ لیا تھا وہ ابھی دس منٹ ختم بھی نہ ہونے
پائے تھے کہ یہ بول اٹھا کہ ہاں میں یقینی طور پر کہتا ہوں
کہ اس نے دستک دی نہ آواز دی اور یوں ہی چلا آیا
یہ سنکر ملزموں کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگیں
اور وہ اپنی اس زیادتی پر پشیمان اور خفیف ہوئے۔
پھر وکیل ملزماں نے سوال کیا۔ کیا ان دونوں نے
تمہارے سامنے کوئی زیادتی کی اور کوئی بات قانون
کے خلاف کی اس سوال پر محسن فرشتہ نے اعتراض
کیا اور کہا کہ یہ سوال بالکل ناجائز ہے شیطان قانون
ابھی پڑھا ہوا نہیں ہے کہ وہ یہ بتا سکیگا کہ فلاں
حرکت انکی قانونی تھی اور فلاں بے قانونی بلکہ یہ سوال
ہونا چاہیے کہ ان دونوں نے آکر کیا کیا جو کچھ بیان
کرے اس سے عدالت آپ نتیجہ نکال لیگی کہ کونسی
بات قانونی ہوئی اور کونسی بات غیر قانونی ہوئی۔
اس اعتراض کو عدالت نے بھی تسلیم کر لیا اور ملزموں کا
وکیل یہ سوال کرنے سے روک دیا گیا۔ غرضیکہ
یوں ہی جرح کے سوال ہوتے رہے چونکہ شیطان صاف
اور سچا تھا کل پیچیدہ جرح کے صاف صاف جواب
دیتا گیا۔ پھر ان دونوں ملزموں کے اظہار لئے گئے
انہوں نے اسکا اقبال کیا کہ ہم بیشک بلا دستک
اور آواز دینے کے دندناتا چلے گئے تھے لیکن ساتھ ہی
اس اقرار کے انہوں نے یہ بھی کہا کہ انکا وقت بھی
منقضی ہو گیا تھا اگر ہم اجازت کا رستہ دیکھتے تو شیطان
کے ماں باپ اپنے وقت سے کبھی دوزخ میں نہ پہنچتے
جلدی کرنے کا یہ باعث تھا۔

محسن فرشتہ۔ تمہیں پہلے سے خیال نہ ہوا کہ شیطان
کے ماں باپ کو دوزخ میں پہنچانا ہے۔

ملزم۔ ہمیں دوسرے کام میں فرصت نہیں ہوئی

محسن فرشتہ۔ تم نے اس کام کو بیکار سمجھا۔ اس
سخت اعتراضی سوال کا جواب ملزمان نے کچھ نہ دیا۔
جبرئیل نے شیطان کو تنبیہ کر کے اسکی وہی قدیمی
حالت بحال رکھی اور ان دو ملزمان کا درجہ گھٹا دیا
گیا اور اس کشمکش میں شیطان کے والدین کا گناہ بھی
معاف ہو گیا اور وہ اعراف میں پہنچا دیئے گئے
جس مقدمہ کا ہم نے یہ اختصار کیا ہے یہ مقدمہ
چالیس برس تک رہا تھا صفائی کے گواہوں میں صرف
تیس برس صرف ہو گئے تھے اور جس وقت شیطان سے
یہ سوال ہوا ہے کہ تو نے خدا کے حکم کو لفظ ظلم سے
کیوں تعبیر کیا اس وقت ایک تہلکہ فرشتوں میں مچا ہوا
تھا کہ دیکھئے شیطان اسکا جواب کیا دیتا ہے بہرحال
شیطان کو کون سکتا ہے اسنے اس شائستہ طریقہ سے
منطقی تقریر کی کہ عدالت کو منوا دیا کہ بے اختیاری میں

مجھسے یہ گناہ سرزد ہوا۔ تعزیرات عالم بالا کے بموجب بے اختیاری میں بلا بشرطیکہ بے اختیاری ثابت ہو جائے جو کچھ خطا کسی فرشتہ یا جن سے سرزد ہو وہ قابل معافی سمجھی جاتی ہے۔ اس جنجال سے یوں سہل طور پر شیطان کی جان بچی نہیں وہ مصیبت میں پھنس ہی گیا تھا۔ جب شیطان رہا ہوا اور اسکے ماں باپ اعراف میں ڈالے گئے تو لاکھوں فرشتوں نے شیطان کو اس فتحمندی پر مبارکباد دی اور بڑے زور شور سے چھیڑ ہوئے چونکہ اعراف کا ذکر آیا ہے اسلئے ضرور ہے کہ اعراف کا کچھ حال جو شیطان کی زبانی بعد ازاں معلوم ہوا یہاں درج کر دیا جائے تاکہ ناظرین کو روشن ہو جائے کہ اعراف کیا چیز ہے اور کہاں ہے اور اسکی کیا کیفیت ہے۔

اعراف دراصل اس مقام کا نام ہے کہ جو دوزخ اور بہشت کے بیچ میں ہے۔ یہ ایک بہت بڑا مسطح میدان ہے جو قدرت آلہی کا بنا ہوا ہے۔ جو عذاب کہ دوزخ میں کیا جاتا ہے اسکا اثر اعراف میں پورے طور سے اپنا جلوہ دیتا ہے اور جو آرام بہشت میں حاصل ہوتا ہے اسکا اثر بھی اعراف زمین میں موجود ہے۔ یہ گویا دراصل حوالات ہے جو مجرموں کے لئے بنائی گئی ہے جو مجرم اسمیں جاتا ہے اس سے یہ دریافت کر لیا جاتا ہے کہ تم ہر گردش پر دو دو لذتیں راحت اور درد کی چاہتے ہو یا نصف نصف دن پر اسکو تقسیم کرنا چاہتے یعنی آدھے دن آرام جنت کا اور آدھے دن دوزخ کی تکلیف عموماً جو نفوس کہ اعراف میں ڈالے جاتے ہیں وہ نصف دن کا عذاب اور نصف دن کی راحت کی درخواست کرتے ہیں یہاں یعنی اعراف میں نہ آگ میں جلنا پڑتا ہے اور نہ آتشی گرز کھانے پڑتے ہیں نہ پیپ اور لہو پینا پڑتا ہے نہ کھنکھجورے اور بچھو تکلیف دیتے ہیں غرض جو تکلیفیں کہ دوزخیوں کو دیجاتی ہیں ان کا نام بھی اس جگہہ نہیں ہوتا صرف اسقدر ہوتا ہے کہ کپڑے پہننے کو نہیں دیئے جاتے بدن برہنہ ہوتے ہیں کچھہ جسموں ہی میں ایسی خارشت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ تڑپا دیتی ہے اور ایسی بیتاب۔ کہتی ہے کہ تمام دوزخ کی تکلیفوں سے بھی اعرافی کو بڑھی ہوئی خارشت کی تکلیف معلوم ہوتی ہے اگر دراصل دیکھا جائے تو دوزخ کی تکلیف سے اعراف کی تکلیف کو کوئی مناسبت نہیں مگر یہ بہت ٹھیک ہے کہ دوزخیوں کو تو اعراف ہی جنت معلوم ہوتی ہے اور جنتیوں کو اعراف دوزخ دکھائی دیتی ہے یہاں آفتاب تو نکلتا نہیں کہ دن اور راتکی تقسیم کیجائے شیشۂ ساعت کے گھنٹے مقرر ہو گئے ہیں نہ یہ گھنٹے جو دنیا میں جنوں کے وقت میں رائج تھے یا اب رائج ہیں بلکہ ان کی ساعتیں اور ہوتی ہیں ان کی تقسیم وقتی بھی نرالی ہے جو کچھہ وہاں تقسیم وقتی رائج ہے اسکے مطابق عذاب و راحت اعرافیوں پر کیا جاتا ہے جب انہیں راحت دینے کا وقت آتا ہے تو انکے جسم سے

بالکل خارشت جاتی رہتی ہے وہ اسطرح راحت میں
آجاتے ہیں کہ جیسے کوئی گھوڑے بیچکر سوتا ہے۔
اسی مدہوشی کی حالت میں حوریں بہشت کے میوے
اور پہل لاتی ہیں اور غنودہ اعرافیوں کو جھنجوڑ جھنجوڑ
کر اٹھانا چاہتی ہیں لیکن وہ ایسی غفلت میں ہوتے ہیں
کہ ذرا بھی ہوشیار نہیں ہوتے۔ جب تک انکی راحت کا
وقت ہوتا ہے وہ حوریں طرح طرح کی خوشبوئیں اور قسم
قسم کے [illegible] اور گوناگوں لذتوں اور قسموں کے میوے
لئے بیٹھی رہتی ہیں اور جہاں انکا وقت عذاب کا آیا اور
[illegible] خارشت کی تکلیف سے جاگے اور
وہ حوریں اپنا کل سامان لیکر یہ کہتے ہوئی اٹھیں کہ
بدبختو ہم تمہاری خدمتوں میں اتنی دیر سے حاضر رہے
لیکن تمنے ذرا بھی اپنی عمیق نیند میں خیال نہ کیا تمہاری
تقدیر کا نہ تہا تم کیونکر کہا سکتے۔ جب اعرافی ہوشیار
ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے جاتے دیکھتے ہیں تو
مل مچاتے ہیں آؤ جلدی آؤ ہمارا قصور معاف کرو
ہمیں شربت پلاؤ میوے کہلاؤ جاؤ نہیں ہم ہوشیار
ہوگئے ہیں۔ حوریں سنتی بہی نہیں کہ یہ بک کیا رہے ہیں
حوریں غصہ میں اٹھکر جنت کیطرف چلی جاتی ہیں اور
خدا سے التجا کرتی ہیں کہ ہمیں ان ناقدرشناسوں کے پاس
جنہوں نے ہماری کچھہ بہی پروانہ کی نہ بھیجیو ان کی دعا
قبول ہوتی ہے اور دوسرے وقت دوسرا نیا پرا
روانہ کیا جاتا ہے علاوہ اس خارشت کی تکلیف کے
عذاب کے عرصہ تک انہیں اسکا بہی بڑا افسوس رہتا
ہے کہ ہم کیوں نہ جاگے اور کیوں نہ بہشت کے میوے
کہائے خارشت کی تکلیف سے یہ افسوس تکلیف بہی
کچھہ کم نہیں جو انہیں ہوتی اور انکی روح کو محسوس ہوتی ہے
۔ بایں ہمہ یہ مقام دوزخ سے بہت بہتر ہے اور دوزخ
کے عذاب میں اور یہاں کی تکلیف میں زمین آسمان کا
فرق ہے۔

یہ بات اور بہی قابل اظہار ہے کہ علاوہ ان سخت تکلیفوں
کے جو دوزخیوں کو دیجاتی تہیں تکلیف یہی تہی کہ اسی
عذابی حالت میں انہیں اعرافیوں کی معاشرت کا نقشہ
سونے کے وقت کا دوزخیوں کو دکہا دیا جاتا تہا وہ
دیکہتے ہی اور بہی بیچین ہوجاتے اور یہ کہتے کہ ہم اس
عذاب میں مبتلا ہیں اور یہ لوگ کیسے مستغنی ہیں کہ پڑے
سوتے ہیں اور حوروں کی اتنی تواضع اور منت اور
خاطرداری پر بہی ذرا توجہ نہیں کرتے یہ نظارہ ان کی
تکلیف میں کمی کا باعث نہیں ہوتا تہا بلکہ اور بہی انکا
عذاب گراں تر اور مشکل تر ہوجاتا ہے اور وہ مچھلی کیطرح
تڑپنے لگتے ہیں اعراف دو بڑے بڑے درجوں میں منقسم
ہے ایک درجہ تو خاص جنوں ہی کے لئے مخصوص ہے
اور ایک درجہ میں انسان رہتا ہے۔ شیطان کے
تعلیم حاصل کرنے کے زمانہ میں بہی دو درجے اعراف
کے تہے ایک درجہ خالی رہتا تہا اور ایک درجہ جنوں
سے بہرا رہتا تہا۔ اعراف کا عرض و طول پورے طور سے

پیمایش کرنا محال بلکہ ناممکن امر تہا لیکن شیطان نے
ہمیں ناپ کر بتا دیا اسلئے ہم بہی شیطان لعین کے قول
کے مطابق اسکا عرض و طول درج کر دیتے ہیں - اعراف
کا عرض تینتیس کہرب عرب ۸۴ کرور لاکہہ ہزار فرسنگ
کا ہے یہ حساب لگایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص تیر کی تیزی
کے مانند جاتا ہے تو ۶۸۸۴ صدی میں اسکا ایک
کروڑواں حصہ طے کر سکیگا - یہ تو اسکے عرض کی کیفیت
ہوئی - طول کی حالت ناگفتہ بہ ہے شیطان نے
جو رقمیں بتائی تہیں چونکہ وہ ہماری زبان میں مستعمل
نہیں ہوتیں اسلئے انکا لکہنا بہی غیر ضروری ہے -
یہ مختصر کیفیت اعراف کی ہوئی جو ہمنے ذیل میں لکہی
ہے - اب ہم پہر اپنے اصل مطلب کی طرف رجوع
کرتے ہیں یہ واقعہ گو کچہہ زمانہ تک شیطان کے لئے
اچہا ثابت نہوا لیکن بعد ازاں اسکی خوب آؤ بہگت
ہوئی اور اس نے بڑا نام پایا - چہ خوش بود کہ بر آید
بیک کرشمہ دو کار - اپنی ہوا بہی خوب بندہ گئی اور
والدین بہی دوزخ سے اعراف پہونچا دیئے گئے -
انکے اعراف پہونچنے کا اصلی سبب ہمیں بعد ازاں
دریافت ہوا وہ یہ تہا کہ شیطان کے والدین نے
خدا سے یہ اجازت چاہی تہی کہ ہم اپنے بیٹے شیطان
سے دو دو باتیں کر آئیں اور جب تک ہم اپنے دل کی
پوری بہڑاس نہ نکال چکیں اور اپنا پورا مطلب ادا
کرائیں وہاں سے بلائے نجائیں اس درخواست پر
انہیں تین گہنٹے کی اجازت مل گئی تہی اور جب
فیائیل اور اسکے ساتہی فرشتہ نے انہیں شیطان کے
پاس سے جدا کیا ہے دو گہنٹے سے زیادہ ہوئے تہے
چونکہ ان کو قبل از وقت وہاں سے آنے کی تکلیف
دی گئی اس لیئے اسکی تلافی یہ ہوئی کہ دوزخ سے
اعراف میں وہ منتقل کر دیئے گئے - اب ہم پہر شیطان
کی تعلیم اور اسکی ترقی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں گو شیطان
کو کامل طور سے فتحمندی حاصل ہو گئی تہی پہر بہی وہ اپنی
اس حرکت سے کہ خدا کے علم کو مینے ظلم کہا (خواہ
بے اختیاری ہی میں سہی) نہایت پشیمان تہا اس نے
عہد کر لیا تہا کہ اب کبہی زبان سے ایسا نہ نکالونگا
اسکا بار بار - اس کہنے پر پشیمان ہونا اسکی توقیر کی
عالم میں اور بہی بڑہا رہا تہا وہ کئی دن تک اس فتحمندی
پر بہی کالج نہ گیا اسکا دل خود شرمایا جاتا تہا کہ مجہسے یہ
کریہہ لفظ کیوں نکل گیا - مگر اب کیا ہوتا تہا جو بات
ہونی تہی وہ تو ہو چکی تہی آیندہ کے لیئے یہ پشیمانی خیال
کام دینے والے تہے -
مقدمہ فتح ہونے کے آٹہہ دن بعد محسن فرشتہ ملاس نے
شیطان کو دیکہتے ہی مبارکباد دی اور اسکی شائستہ
تقریر پر آفریں کی اور کہا شاباش بہادر شاباش تم نے
عدالت میں ایسی تقریر کی کہ تمہارا ایک درجہ اور بہی بڑہا
دیا گیا - اب تم کل سے جماعت اول میں داخل کئے
جاؤ گے - یہ سنتے ہی شیطان کہل گیا - اسکا پژمردہ

دل جو پابوسی کا ہمکنار ہو رہا تہا شاد ہو کر پہول گیا
اس نے خداوند تعالی کی بے نیازی پر سخت تعجب
کیا اسکی قدرت کی لاانتہا وسعت پر نظر کی اور ذرہ
پروری کو سخت حیرت سے ملاحظہ کیا - بڑی دیر تک
اس کے حمد کے گیت گاتا رہا اور اپنے محسن فرشتہ کے ساتہ
خدا کی وجد انگیز محبت میں سرشار رہا -

یہ ترقیاں جو شیطان کو پے در پے ہو رہی تہیں ان سے
سوائے قدرت و بے نیازی باری تعالی کے اور کیا سمجہا جاتا
جوں جوں فرشتے اسکی کریمی کو دیکہتے ان کی طبائع میں
اسکی عبادت کا جوش اور بہی موجزن ہوتا اور وہ بہت
جوش و خروش سے خدا کی عبادت میں مشغول ہوتے
آسمان پر بہی عجیب کیفیت آ رہی تہی شیطان نے یہاں
پہنچکر ایک دہوم مچا رکہا تہا تمام فرشتوں میں ایک کہلبلی
پڑی ہوئی تہی ہر جماعت میں خدا کی عبادت کے بعد
شیطان کا ذکر آتا فرضیات سے ہو گیا تہا -
اور ہر محسن فرشتہ خوش تہا کہ میرا آوردہ جن اس شان
و شوکت سے ربانی کالج میں ترقی کر رہا ہے اور شیطان
بہت خوش تہا کہ تقدیر الہی سیدہی ہے کہ الٹی بہی سیدہی
پڑتی ہے اب کہاں تک طول دیکر بیان کیا جائے مختصر یہ
ہو کہ شیطان نے کل مدارج متذکرہ طے کر کے اس جماعت
میں اپنے کو پہنچا دیا کہ جہاں تعلیم ربانی علوم کی انتہا کی
پڑہائی ہوتی تہی -

اس رتبہ پر پہونچکر بہی شیطان اپنے محسن فرشتہ سے
اسی دلی محبت اور انکساری سے ملتا تہا اور ہمیشہ اسکا
ممنون رہتا تہا - اس جماعت میں صرف رضا و تسلیم کی
تعلیم ہوتی تہی اور اسکو حضرت جبرئیل پرنسپل کالج پڑہاتے
تہے - یہاں کئی کئی لاکہ برس کے تجربہ کار تعلیم پاتے
تہے اور اس جماعت کے پاس کرنے کے بعد خدا کی درگاہ
میں ستر ہزار برس تک رہنا پڑتا تہا بعد ازاں ایک ایک
کام سپرد ہو جاتا تہا - ربانی کالج کے اس کلاس کی
پڑہائی جیسی مشکل اور سخت تہی اسی قدر خدا کی صفات کا
بہت کچہ علم دیتی تہی - حضرت جبرئیل ایسا پرنسپل اور
فرشتوں جیسے طلبہ کیوں نہ شیطان کو لطف آتا قصہ مختصر
یہ کہ اس جماعت کو بہی شیطان نے پاس کر لیا - اسکے بعد
جو جلسہ منعقد ہوا وہ آسمان پر بہت دہوم دہام سے ہوا
تمام فرشتوں کی دعوت تہی دعوت سے مراد زردہ و قورمہ کی
دعوت ناظرین نہ سمجہ جائیں بلکہ انہیں روحانی لطیف
غذا کہلائی گئی تہی چالیس صدی تک یہ جلسہ ہوتا رہا
اور یہ شیطان خدا کی درگاہ میں پہنچا دیا گیا -

اس سے پہلے کہ ہم شیطان کی نسبت کچہ بیان کریں یہ
لکہنا مناسب جانتے ہیں کہ جو ترقی شیطان نے حاصل
کی تہی اتنی جلدی سوائے ان چار فرشتوں کے جو پہلے
بیان ہو چکے ہیں بطور کسی فرشتہ کو نہ حاصل ہوئی تہی - پہلے
جبرئیل - میکائیل - عزرائیل - اسرافیل - یہ چاروں
فرشتے جنہیں وزرائے اعظم سمجہنا چاہئے شیطان سے
بہی تیز ثابت ہوئے تہے لیکن انکے علاوہ شیطان سے

زیادہ جلدی ترقی کسی نے بھی نہ کی تھی - یہ نظارہ سخت تعجب انگیز تھا کہ ایک جن کا چھوکرہ اتنی جلدی ربانی کالج میں داخل کیا جائے اور پھر اتنی پھرتی کے دیکھتے دیکھتے خدا کے مقربوں میں کہلانے جانے کا مستحق ہو جائے -

جسنے اسکا زخم کھایا ہے اسے معلوم ہے
تیغ ابرو کی صفت کہا کس سے پوچھا چاہئے

جو اس قسم کی تعجب انگیز ترقیوں کی کسیقدر چاشنی چکھ چکا ہے وہ جانتا ہے کہ یکایک اتنی عظیم الشان ترقی کیا کیا اور کیسا کیسا اثر طبیعت پر کرتی ہے - جب یہاں سے ڈبلو فیل گیا تو شیطان بذریعہ جبرئیل فرشتہ خداوند کریم کی خدمت میں پہنچایا گیا جاتے ہی شیطان نے جو کھٹ پر سجدہ کیا اور خداوند کی طرف سے اسے جگہ بنا دی گئی - ایکبات یہاں اور بھی سمجھانے کی باقی ہے کہ آیا خدا کا جلال شیطان نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا یا وہ وہاں سے کتنی دور کے فاصلہ پر رہا - یہ سمجھ لینا آسان نہیں ہے کہ شیطان کو خداوند کی درگاہ سے کیا مناسبت تھی اور کتنی دور تھا - یہ تو کسی فرشتہ حتی کہ جبرئیل وغیرہ کی بھی مجال نہ تھی کہ وہ صدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھ سکتے جہاں خدا کا جلال خصوصیت سے جلوہ فرما ہوتا ہے صدرۃ المنتہیٰ سے اسکی دوری سے اتنی دور ہے جتنا طول برزخ بہشت اور اعراف کا ملا کر ہو سکے اور پھر صدرۃ المنتہیٰ سے اتنی ہی دور شیطان کھڑا کیا گیا جہاں سے اسنے سجدہ کیا اور وہ مقربوں میں (مگر کم درجہ کے مقربوں میں) شمار کیا گیا - جہاں شیطان جا پونچا تھا یہ جگہ بھی کروروں برس کی عبادت کے بعد فرشتے حاصل کرتے تھے شیطان نے گو آناً فاناً میں یہ مقام متبرک حاصل کر لیا تھا لیکن اسے اس مقام کی قدرت اتنی بڑھی ہوئی تھی جتنی کہ مدت میں حاصل کرنے والے کو ہوتی ہے -

یہاں نہ کسی سے ملنا تھا نہ ملانا نہ بات کرنا صرف عبادت کے سوا اور کچھ کام نہ کرنا پڑتا تھا - وہ سرور جو اس مقام پر لمحہ ہوتا تھا تمام جہاں سے محو رکھنے کے لئے کافی تھا اب نہ محسن فرشتہ یاد رہا تھا نہ جبرئیل پرنسپل نہ اپنی کلاس فیلوز کچھ بھی خیال ان دوست ساتھیوں کا تھا خدا کی پاک عبادت ہی دوستی تھی اور یہی انیس تھی اور یہی روح افزا تھی شیطان اپنی اصل یا حسب نسب کی طرف سے بھی یہاں آکر غافل ہو گیا تھا اس مقام کا خاصہ یہ تھا کہ دوسرا خیال نہ آوے محسن فرشتہ کا گو اب شیطان سے ملنا ہو سکتا تھا لیکن وہ خوش بہت تھا اور اسکی یہ خوشی شیطان کی سخت ریاضت اور محنت پر موقوف تھی - وہ جب اپنے دوستوں میں شیطان کی بابت ذکر کرتا تو نہایت خوشی سے اسکی عرق ریزی اور جفاکشی پر آفریں کرتا اور کہتا کہ ایسے اپنی عمر میں کوئی فرشتہ اب تک ایسا نہیں دیکھا ہے -

جہاں شیطان کو حاضر رہنے کا حکم ہوا تھا یہ ایک نور کا

مقام تہا نہ اسکو پستی اور بلندی سے کسی قسم کی مناسبت
تہی نہ عمق اور عرض و طول تہا نہ یہاں تک ہوا کی
رسائی تہی نہ روشنی کی دست رس تہی نہ اس عمارت
کو شرق و غرب لاحق تہا نہ جنوب و شمال سے کوئی
نسبت تہی نہ مکان مربع بنا ہوا تہا نہ مستطیل نہ جہات نما
صورت میں جلوہ پذیر ہوا تہا نہ وہاں آفتاب کی روشنی
تہی نہ کانچ کا سا نور وہاں تو روشنی لمعہ افگن تہی وہ
اور روشنی تہی جسکی مناسبت نہ کسی سے ہو سکتی ہے
نہ وہ بیان کیجا سکتی ہے اور مکانات اگرچہ نہ کچھہ
ہم تشبیہہ دے دیکر بیان کرتے رہے ہیں لیکن ہمارا
اگر ہماری بہی عقل چکرائی اور ہمیں بہی اپنی مجبوری کا
اعتراف کرنا پڑا ۔ جو الفاظ کہ مکانات یا جواہرات یا
پہول و پہل کی صفات میں ہماری زبان کو عطا ہوئے
ہیں وہ ایسے محدود ہیں کہ ان میں ایک لفظ بہی ایسا نہیں
کہ جو اس مقام کے کسی چیز کا پوری ہی اظہار کر سکے ۔۔
ہاں اس مقام کو دیکہکر عجیب غریب خوشی ہوتی ہے
اور اسکی ہر شئے بخوبی سمجہہ میں آجاتی ہے لیکن لطف
یہ ہے ایک چیز کو بہی لفظوں میں نہ ادا کر سکیں نہ اشارہ
سمجہا سکیں ۔ اسلئے میں اسکے اظہار کی کوشش کرنے میں
ناظرین کو نہ بہکاؤنگا ۔
تو اب وہ عظیم الشان واقعہ بیان کرونگا کہ جسمیں شیطان
معلم الملکوت بنایا گیا یہ واقعہ بہی تاریخ ربانی میں ہمیشہ
یادرہیگا اور اسکے سنہری حروف کبہی ربانی تاریخ سے

صفوں سے نہیں جاسکتے ۔ خداوند نے جبرئیل سے
دریافت کیا کہ فلاں فرشتوں کی جماعت جو نئی بہرتی
ہوئی ہے ان کا کوئی معلم تجویز ہوا ؟

**جبرئیل** ۔ نہایت عاجزی سے ایک سجدہ کرکے
نہیں اے رب العزت نہیں ابہی کوئی معلم مقرر نہیں
ہوا صرف حکم کی دیر ہے ۔

**خداوند** ۔ تم شیطان سے واقف ہو کہ وہ کیسا متقی
اور فہیم جن ہے اور اسنے کتنی جلدی ترقی کی ہے کہ
اب تک سوائے تم چار فرشتوں کے اسکی ترقی کا عشر عشیر
بہی کسی فرشتہ نے نہیں پایا ۔

**جبرئیل** ۔ ایک اور سجدہ کرکے ۔ اے خداوند توہی
بہتر جانتا ہے جو کچہہ شیطان کی بابت مجہے علم ہے اس سے
ہزاروں درجہ زیادہ تو جانتا ہے ۔ توہی اس قوت
اس جلال اس پاکی اس بے نیازی اور ذرہ نوازی کا
سزاوار ہے اور توہی بہت بڑا رحیم کریم ہے ۔

**خداوند** ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ شیطان کو ان فرشتوں کا
معلم بنادوں ۔

**جبرئیل** ۔ ایک سجدہ کرکے ۔ اے خداوند حقیقی
تو بڑا دولت و حشمت والا ہے تیرے سب کام نفع
رسانی کے ہیں اور انمیں انصاف بہرا ہوا ہے بہتر ہوگا
اگر تو شیطان کو اس عظیم الشان جماعت کا معلم مقرر
کردیگا ۔ غیب کی بات توہی بہتر جانتا ہے ہماری عقل
نہیں ہے کہ ہم اسکی کنہہ تک پہونچ سکیں ۔

زمیں سے آسماں تک اُڑ کے جاویں
جگہہ تیری حقیقت کی نہ پاویں
کہاں کا میں ہوں اور کرسی کہاں کا
تو ہی مالک ہے اس سارے جہاں کا
جسے چاہے تو ہی دیتا ہے عزت
جسے چاہے تو ہی دیتا ہے ذلت

خدا کی یہ حمد جبرئیل نے بڑے جوش و خروش سے پڑھی کہ تمام ربانی عالم وجد میں آگیا - آخر خداوند تعالے نے حکم دیا کہ مقررہ ہدایتوں کے بعد فرشتوں کی فلاں جماعت کا معلم شیطان کیا گیا - حضرت جبرئیل یہ سنتے ہی شیطان کے پاس پہونچے اور کہا اے نیک نہاد فرشتہ (جبسے مدرسے میں داخل ہوا تھا شیطان فرشتہ کہلانے لگا تھا) تو خوش ہو کہ خدا نے تجھے ایک عظیم الشان عہدہ جو فرشتوں ہی کو خاص ہوتا ہے عنایت کیا ہے - یہ سنتے ہی شیطان سجدہ میں گر پڑا اور بڑی دیر تک خدا کی حمد کرتا رہا - جب معلمی کا سرٹیفکٹ خدا کے حکم سے جبرئیل نے شیطان کو دیدیا تو شیطان یہاں سے مدرسہ کی طرف روانہ ہوا اور اپنے فرائض کے انجام دہی میں اس نے تندہی دکھائی اب اور بھی زبردست جوش سے شیطان کو مبارکباد دی گئی محسن فرشتہ تو خوشی کے مارے اپنی جان شیطان پر نثار کئے دیتا تھا اور تمام فرشتوں کا گروہ مارے خوشی کے پھولا نہ سماتا تھا - اس تزک و احتشام اور اس بھرتی سے شیطان معلم الملکوت بنایا گیا -

## پانچواں باب

آدم کا پتلا بنا - شیطان کو سجدہ کا حکم اور اس سے نافرمانی

قسمت کی یاوری اور بخت کی رسائی نے شیطان کو کہاں سے کہاں پہونچا دیا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی بے نیازی میں کچھہ کلام نہیں اسکی لاپروائی میں شک کرنا اپنی جہالت کا اعتراف کرنا ہے - وہاں نہ کسی قوم کی قید ہے نہ کسی جنس کی تخصیص ہے کچھہ بھی نہیں اگر ہے تو صرف اعمال کی تلاش ہے جس نے اعمال اچھے کئے وہ ہی سربرآوردہ بن گیا اور جس نے برے اعمال کئے وہ خواہ بلحاظ ملک قوم و حسب نسب کیسا ہی اشرف کیوں نہو ذلیل کیا جاتا ہے - شیطان کی اگر ہستی پر غور کیا جاتا ہے تو سخت تعجب ہوتا ہے آتشی سرشت جوہر مجرد پر غالب آئے اور ان کا معلم بنجائے -

شیطان جب فرشتوں کا معلم بنایا گیا تو اب اسے چند باتیں ہر وقت خیال رکھنی پڑیں پہلی بات تو یہی کہ میری اصلی ہستی کیا تھی اور اب کہاں اور کس جگہہ پہنچا دیا گیا دوسری بات یہ تھی کہ جو فرائض کہ اسکے ذمہ لگا دیئے گئے تھے ان کی انجام دہی میں کوتاہی کرنی چاہئے تیسری بات یہ تھی کہ اپنے محسن فرشتہ پر جان نثار کرنیکا ہر وقت خیال ہونا زیبا ہے - چوتھی بات اپنے مرتبہ کی ترقی کا تصور تھا یہ تمام خیالات کچھہ ایسے گڈمڈ ہوگئے تھے کہ جنکا مرکب نتیجہ نکلا ہے بہت اوپچی - درست ہو نکلا

دکہائی دیتا تہا - یہ تمام باتیں شیطان کے ہر وقت پیش نظر رہتیں لیکن جوں جوں اسے بلندی حاصل ہوتی گئی تو اسکی تعمیر ترہتی گئی اپنی ہستی اور اصلیت سے وہ اسیقدر غافل ہوتا گیا گو اس غفلت کا سما اسکے آگے جلوہ فرما ہوا تاہم الٹی اسکا ضمیر جو بہت زور شور سے اٹہہ رہا تہا آخرکار اسے روز بد دکہنا کر رہا -

شیطان کا معلم الملکوت ہونا اور خدا کے مقربوں میں شمار کیا جانا گو اوسوقت خصوصا شیطان کی ذات کے لئے زبردست خوشی کا دینے والا ثابت ہوا لیکن پوشیدہ پوشیدہ یہ مثل بہی اسپر صادق آرہی تہی کہ چیونٹی کے پر نکلنے ہی اسکی موت کی پیشین گوئی سمجہنی چاہیئے - اب ہم شیطان کی معلمی کی کیفیت سے ناظرین فسانہ کو آگاہ کرتے ہیں اور دکہاتے ہیں کہ اسکا مبلغ علم کس قدر تہا اور تعلیم وہ کیونکر اور کتنے فرشتوں کو دیا کرتا تہا -

اول ہی اول شیطان اس چہوٹی جماعت کا معلم مقرر کیا گیا جسمیں کہ پہلے پہل وہ بہرتی ہوا تہا جوں ہی استادی کی کرسی پر بیٹہا ہے اس نے خداوند حقیقی کا شکریہ ادا کیا اور اسکی عظمت و شان اور نادر الوجود جلال پر نظر کی اپنا وہ دن یاد کیا کہ جب اس حال میں لباس مستعلیہ میں آیا تہا اور اب اپنی اس حالت پر غور کی کہ پوشاک معلمی پہنکر جلوہ فرما ہوا ہے شیطان نے پہلے خوش لہجہ میں خداوند حقیقی کی حمد گائی اور بعد ازاں نہایت سرمدی کی حالت میں یہ گویا ہوا اسے رب العزت تیری ذات بڑی جلال والی ہے تو ہی سجدہ کرنے کے قابل اور تیری ہی عبادت کرنی چاہیئے تیری ذات پروردگاری ہمارے وہم و خیال سے بڑہی ہوئی ہے تو بڑا کارساز ہے تیرے اشارہ میں سب کچہہ ہے آن کی آن میں تو سب کچہہ کر سکتا ہے اے میرے حقیقی معبود تیرے آگے کسی کو سربلند سمجہنا اور اوسکی تعظیم کا خیال دل میں لانا کفر ہے " یہ فقرے شیطان کی زبان ہی سے نکلتے تہے بلکہ ان کا زیادہ اثر اسکے دل پر تہا - وحدانیت میں اسکا غلو بڑہتا جاتا تہا اور ساتہہ وہ اپنی ہستی کی کسی قدر غافل ہوتا جاتا تہا - یہ غلو اور یہ غفلت اسکے لئے آخرکار غضب انگیز آفت تا بت ہوئی اور پہر جو کچہہ اسکی گت بنی وہ ناگفتہ بہ تہی -

جوں ہی معلمی کی کرسی پر شیطان جلوہ فرما ہوا طلبہ نے خوشی کے چیز دینے اور انہیں شیطان جیسے عالم کا اپنا اُستاد مقرر ہونا ایسا ہی فخر اور خوشی کا باعث ہوا جتنا کہ شیطان کو اس کرسی پر بیٹہنا باعث افتخار ہو سکتا تہا - اس کرسی پر بیٹہکر شیطان نے اپنی ہستی پر خیال کیا لیکن یہ خیال افتخار اور شادمانی کے آگے بہت خفیف تہا اسنے اپنے چاروں طرف دیکہا کہ جو یہ مجمع کے پتلے بیٹہے ہوئے ہیں -

شیطان فرشتوں کو بیٹھا ہوا تعلیم دے رہا ہے

ان کا حسن صرف ربانی جلوہ سمجھنا چاہئے اور کچھ اس سے
زیادہ تعریف کرنی اپنی بے بضاعتی زبان کی شہادت
دینی ہے۔

شیطان نے کرسی پر بیٹھکر طلبہ کے جیرز کے بعد یہ تقریر
کی جسکو باختصار درج کیا جاتا ہے۔ "اے میرے
پیارے طلبہ تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں اور اس
رتبہ پر کیونکر پہنچا دیا گیا ہے۔ غالباً تم جانتے ہوگے
کہ میں قوم جنات سے ہوں خدا کی مہربانی اور اسکی ذرہ
پروری سے مجھے یہ درجہ حاصل ہوا ہے میں اپنے
اس جوہر کی صفت و ثنا کرتا ہوں کہ جس نے مجھے یہاں
تک پہنچایا ہے کیونکہ وہ جوہر خدا کا عطا کیا ہوا ہے
کہ اسکی تعریف کروں اپنے جوہر ذاتی کی تعریف کرنا
خدا کی حمد کرنے کا حکم رکھتا ہے میری تمام قابلیتیں
اور محنتیں بیکار جائیں اگر اس کی نظر مجھ پر نہ ہوتی"
یہ سُنکر طلبہ نے بڑے زور شور سے خوشی کے نعرے
مارے اور سب نے اس کی حمد کے گیت گائے
شیطان نے اُنہیں سبق پڑھانا شروع کیا اس عمدگی سے
انہیں سبق دیا کہ وہ بھی محو ہو گئے اور انہیں اسقدر
لذت حاصل ہوئی کہ اپنے استاد پر فریفتہ و شیدا ہو گئے
اور اپنے پہلے استادوں کو بھول گئے۔ شیطان کی اس
تعلیم دینے کا غلغلہ تمام جہان میں بلند ہو گیا محسن فرشتہ
جب ملتا تھا اسکی شہرت اور نام آوری پر دل سے سراہا کرتا
دیتا تھا کچھ سال تک شیطان نے اس چھوٹی جماعت میں
پڑھایا اور بعد ازاں وہ اپنے اعلے درجہ طریقہ تعلیم کے بدولت

اس سے اونچی جماعت پر منتقل کر دیا گیا - غرض ہوتے ہوتے
ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر ہو گیا پرنسپل کالج تو حضرت
جبرئیل فرشتہ تہے وہ کالج کے پرنسپل اور یہ سکول کا
ہیڈ ماسٹر مقرر ہوا - اسی عہدہ پر شیطان قرار کر گیا
ورنہ تجویز یہ کی گئی تہی کہ حضرت جبرئیل کی عملی ترقی کے
درجہ پر ہو جائے گی اور پرنسپل شیطان بنا دیا جائے گا
یہ تجویز دل ہی دل میں رہی اور ایک نیا شگوفہ کہل گیا
اور پہر اس شگوفہ کہلنے نے بنا بنایا کام سارا بگاڑ دیا -
شیطان گو ابہی ہیڈ ماسٹر مقرر ہوا تہا لیکن خدا کی مہربانی
اور نوازش اسکے حال پر دن دونی اور رات چوگنی
ترقی کر رہی تہی اس سے خاص وہ کام بہی لئے جاتے
تہے کہ جو پہر مخصوص فرشتے انجام دیتے تہے وہ نہ صرف
ہیڈ ماسٹری کے فرایض کو انجام دیتا تہا بلکہ دنیا میں
آمد رفت کا کام بہی بہت سا اسکے متعلق تہا آسمان
کے کئی محکمے اور ان کے تمام کاروبار کا منتظم شیطان
مقرر کر دیا گیا تہا مثلاً مینہ برسانے کے فرشتہ پر اسے
کامل دستگاہ تہی وہ اپنی رائے اور تجویز سے فرشتہ
بارش سے بہی کام لے سکتا تہا اگر فرشتہ نے بیگناہ
بادلوں پر کوئیے برسائے تو اسکی اپیل شیطان کے
روبرو پیش ہوتی تہی - چند سال سے رزق تقسیم
کرنے کا افسر بہی شیطان کے سپرد ہو گیا تہا اور
وہ برکت دینے والے محکمہ کا بہی افسر اعلے تہا -
غرض جتنے کام کہ شیطان کے سپرد ہو گئے تہے انہیں

اس عہدگی اور تندہی سے انجام دیتا تہا کہ خدا کی
خوشی کے پروانے بارہا اسے مل چکے تہے اور جسقدر
تمغوں کا ڈہیر اسکے پاس تہا ایسا کسی فرشتہ
کو نصیب نہ ہوا تہا

اس عرصہ میں دنیا میں قوم جنات اپنی بود و باش
رکہتی تہی لیکن اس قوم کے مظالم بہت بڑہ گئے
تہے ان کی ناپاک معاشرت کی انتہا ہو چکی تہی اور
ایسی ایسی باتیں کرنے لگے تہے کہ جو خلاف فطرت
اجنہ تہی - پہلے خدا نے نبی بہیج بہیج کر انہیں سمجہا
سمجہایا لیکن وہ باز نہ آئے پہر فرشتے ان کے پاس
بہیج بہیج کر انہیں ہوشیار کیا کہ اگر تم اپنے مظالم اور ناشائستہ
حرکات سے باز نہ آئے تو سمجہ لینا کہ ہم تمہیں تباہ کر دینگے
یہ سنکر اجنہ نے قہقہے مارے اور اپنی خونخوار فوجوں
اور اپنے سامان حرب کے بل پر انہوں نے خدا اور اسکے
فرشتوں کے لشکر کو لاشئے محض سمجہے وہ کہا کرتے تہے
کہ اگر خدا اپنا کل لشکر بہی لیکر چلا آوے جب بہی دو دن
بہی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا -

جب حجت تمام ہو گئی تو خداوند تعالے کا جبرئیل فرشتہ کو
حکم ہوا کہ اپنے پر سے اجنہ کی دنیا کو الٹ دے - حکم
ہونے میں دیر تہی لیکن تعمیل میں کچہ بہی توقف نہ تہا
- جبرئیل نے ایک پر مارتے ہی اجنہ کے عالم کا تختہ
الٹ دیا - نہ اجنہ رہے نہ ان کی وہ شان و شوکت
رہی نہ وہ فوق البہڑکیں تزک و احتشام - مانہ ان کے

وہ خونخوار لشکر اور بے تعداد فوجیں رہیں سب آناً فاناً
میں فنا ہو گئیں - اور پھر ان سے دوزخ بھر گیا
دوزخ کا پیٹ اتنا بڑا تھا کہ اگر اجنہ کے کئی عالم بھی آجاتے
جب بھی اسکا ایک کونہ بھی نہ بھرتا -
صدہا برس تک جب دنیا غیر آباد رہی تو اب خدا کو منظور
ہوا کہ یہاں انسان کی آبادی ہو ابھی خیال ہی دل میں
آیا تھا اسلئے اسکا کچھ ظہور نہیں ہوا اگر منظور ایزدی
ہو جاتا تو آناً فاناً میں ظہور ہو جانا کچھ بات نہ تھا -
خدا نے ارادہ کیا کہ فرشتوں سے اسکی بابت ذکر کیا جائے
- مشورہ نہیں بلکہ ذکر اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے
کہ ذکر کرنے کی ضرورت کیا تھی ؟ کیا خدا آپ ہی آپ پیدا
نہیں کر سکتا تھا ؟ یہ سوال بالکل بے بنیاد ہے خدا کا
فرشتوں سے ذکر کرنا یا مشورہ کرنا ایک ایسا باریک اور
پیچیدہ بات ہے جو انسان کی محدود عقل میں کبھی نہیں
آسکتی اسکا مشورہ نہ ہمارا سا مشورہ ہے اور نہ اسکا
ذکر ہمارا سا ذکر ہے صرف ہم اس عظیم الشان اور
لاینحل بحث کو یوں سمجھا سکتے ہیں - کہ خدا قانون قدرت
کے مطابق اپنے قصد سے فرشتوں کو آگاہ کرنا چاہتا
تھا جو فرشتے مقرب بارگاہ تھے ان سے ایک دن خدا
کا یہ خطاب ہوا کہ ہم اپنا ایک خلیفہ پیدا کرنا چاہتے ہیں
فرشتوں نے عرض کیا ہمیں خوف ہے کہ تیری یہ آئندہ
مخلوق جنوں کی طرح خونریزی نہ کرے اور پھر تجھے انکا
بھی تختہ الٹنا پڑے اور ہم تو تیری حمد کرتے ہیں تیرے
بھید ہم نہیں جانتے -

خدا - جو کچھ میرا مقصد ہے تم اسے نہیں جانتے
یہ صحیح ہے - مینے تمہیں اپنے اس ارادہ سے اسلئے
آگاہ کیا ہے تاکہ تمہیں انکی خدمت کرنی پڑے گی اور
تمہیں مختلف کام کرنے پڑیں گے -

فرشتے - ہم تیرے ادنے بندے ہیں جو کچھ تو
حکم دیگا ہماری عبودیت کی شان یہی ہے کہ ہم اسے
بجالائیں اور اس حکم کی تعمیل کریں تو بڑا قدرت والا ہے
تو حکیم ہے سمیع ہے علیم ہے تیرے مصور اور بصیر ہونے
میں شک کرنا تیری عبودیت سے خارج ہونا ہے -

خدا - تم جانتے ہو کہ جس مخلوق کو میں پیدا کرنے کو ہوں
وہ کس صورت اور کس نوعیت کی ہوگی -

فرشتے - تو ہی اپنا بھید بہتر جانتا ہے ہم تو تیرے
تسبیح کرنے والے ہیں تو جس بات سے ہمیں آگاہ کر دیتا
ہے ہم خبردار ہو جاتے ہیں اور جس بات سے تو ہمیں
آگاہ نہیں کرتا ہماری مجال نہیں ہے کہ ہم تیری باریکی
کو پہچانیں یا پہچاننے کی کوشش کریں -

خدا - میں انسان کو اپنی صورت پر بناؤں گا گو وہ
پتلہ خاکی ہوگا لیکن اسے تم سب پر شرف دونگا اور وہ
لارڈ آف دی یونیورس یعنی آقائے عالم کہلایا جائیگا
اسمیں تمام جوہر اور قابلیتیں ہونگی اور وہ تمام مخلوق سے
تمام صفات میں (بشرطیکہ اپنے جوہروں کے مطابق عمل
کریگا) برگزیدہ اور فائق ہوگا -

پیارے شیطان جو کچھ تو کہیگا اسے میں بغور سنوں گا
میں بیٹھ جاتا ہوں جو کچھ تیرے دل میں ہے صاف
صاف بیان کر - یہ سنکر شیطان کو کسی قدر تسکین ہوئی
وہ محسن فرشتہ کو لیکر اپنے تنہا کمرہ میں بیٹھ گیا اور پھر
دونوں کی یہ باتیں شروع ہوئیں -

**شیطان** - میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا
ہوں کہ آیا آپ نے بھی اس مٹی کے پتلے کو سجدہ کیا ہے
جو میرے ہاتھ کا گھڑا ہوا ہے -

**محسن فرشتہ** - کیوں نہیں خدا کا حکم ہوا ہم نے
سجدہ کیا - میں نے کیا تمام بڑے بڑے فرشتوں نے
سجدہ کیا سوائے تیرے اے پیارے شیطان ایک
بھی باقی نہیں رہا جس نے عالم ارواح میں سجدہ نہ کیا ہو

**شیطان** - حیران ہوکر اور ہکا بکا چاروں طرف
دیکھکر - کیا ایک فرشتہ نے بھی پس و پیش نہ کیا -

**محسن فرشتہ** - متعجب ہوکر پیارے شیطان
تو یہ کیا باتیں کر رہا ہے کس کی مجال ہے جو خدا کے حکم
میں دم مار سکتا ہے -

**شیطان** - اپنی پریشان اور متذبذب طبیعت کو
کسی قدر سنبھال کرکے - یہ میں نہیں کہتا کہ خداوند کے
آگے کسی کی مجال ہے بلکہ میرا منشا یہ کہنے کا ہے کہ
کسی نے سوچا بھی یہ عرض نہیں کیا کہ اے باری تعالیٰ
جسے تو ہم سے سجدہ کراتا ہے وہ بالکل ارذل اور
ناچیز ہے شیطان اسے بنا کر لایا ہے ہم تیرے سجدہ
کرنے والے ہیں بھلا تیرے آگے ایک مٹی کے پتلے کا
سجدہ کیونکر کریں کیا اس سے تقدس باری تعالیٰ
کو دھبا نہیں لگتا؟

**محسن فرشتہ** - اے میرے پیارے شیطان
جو کچھ تو کہتا ہے یہ صحیح نہیں ہے ہم تو خداوند حقیقی
کے حکم کے تابع ہیں یہ تو مٹی کا پتلا آدم تھا اگر اس سے
بھی ارذل کوئی اور چیز ہوتی تو ہمارا فرض تھا کہ خدا
کے حکم سے فوراً اسے سجدہ کرتے یہی عین عبودیت ہے
اور اسی کو رضا و تسلیم کہتے ہیں تیرا انکار میری سمجھ میں
نہیں آتا کہ کس نہج پر ہے کن وجوہات سے تو انکار
کرتا ہے اور ایسی کونسی باتیں پیش آئیں کہ جن سے
تو ایسا پریشان اور برگشتہ معلوم ہوتا ہے تو تو اول
دن سے بڑا سنجیدہ اور متین ثابت ہوا ہے سمجھ میں
نہیں آتا کہ ایک معمولی بات سے تو اتنا غمگین اور آزردہ
کیوں ہے -

**شیطان** - ایک آہ بھر کر - کیا کہوں اور کسطرح
اے محسن فرشتہ تجھ سے اظہار مطلب حل کروں میری
کہانی پریشان اور میرا مقصد نہایت پیچیدہ دھندوں میں
پھنسا ہوا ہے اگر تو اجازت دے تو کچھ میرے جی
کی ہے عرض کردوں پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا
تو میرا مجازی محسن ہے تیرا احسان ابتک اس سجدہ پر
جو پہلے کبھی میں نہیں بھولا ہوں ابھی میرا یقین ہے
کہ تو مجھ سے دلی الفت رکھتا ہے - یہ تمام باتیں مجھ

مجبور کرتی ہیں کہ میں خصوصاً تجھسے اپنے دل کی بات نہ چھپاؤں

**محسن فرشتہ** - اپنے سینہ پر ہاتھہ رکھکر

خوشی ہے جو کچھہ تو نے کہا اسمیں ذرا بھی کلام نہیں بیشک

میں تجھسے بدل وجان محبت کرتا ہوں اور تیری ترقی

دیکھکر مجھے انتہا درجہ خوشی حاصل ہوتی ہے جو کچھہ

بھید کی بات ہو وہ کہہ میں اوسکو خوب سنونگا اور

بہتر اپنی عقل کے موافق مشورہ دونگا -

یہ سنکر شیطان چند لمحہ سکوت پذیر رہا پھر اس نے

ایک ٹھنڈا سا سانس بھرا ایکبارگی آنکھیں پھیری اور پسمردگی ہوئی

صورت سے یہ گویا ہوا - میں یہ عرض کرتا ہوں

کہ جو کچھہ میرا رتبہ ہے یہ میں خوب جانتا ہوں کہ خدا

کے جلال کے آگے اسکی کچھہ بھی ہستی نہیں مجھسے

بڑے بڑے اور بہت بڑے بڑے فرشتے موجود

ہیں پھر بھی ذرہ میں کیسا ہی کم درجہ ہوں کہیں نہ

کہیں میرے درجہ کا قرار ضرور ہونا چاہیے میں پہلے

جن تہا پھر بھی فرشتوں کے ساتھہ تعلیم پانے کا شرف

بخشا گیا اور بڑہتے بڑہتے آج میں ہیڈ ماسٹر ہو گیا

اب اگر میں اپنی اور آدم کی موجودہ حالت پر غور کروں

تو مجھے زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوگا - اور اگر یہ

بھی ہوتا پھر بھی میں اس سے بدرجہا افضل ہوں

اسلیے کہ وہ میرے ہاتھہ کا بنایا ہوا ہے پھر یہ کیونکر

ممکن ہو سکتا ہے کہ وحدت پرستی سے میں دائرۂ

بت پرستی میں آجاؤں یہ تو کبھی ممکن ہوا ہی نہ ہوگا

اگر تہوڑی دیر کے لئے میں اپنے ان تمام خیالات کو

علیحدہ رکہوں اور بزرگی رتبہ اور اسبات کا خیال نہ

لاؤں کہ میں نے آدم کو اپنے ہاتھہ سے بنایا ہے اور اپنی

اس پیشانی پر خیال کروں کہ جس میں سجدہ کرنے کرتے

گٹا پڑا ہوا ہے تو مجھے معلوم ہوگا کہ آدم کو سجدہ کا خیال

بھی کرنا میری اچھی عبودیت اور اسکی معبودیت میں کیسا

قہرناک اثر رکہتا ہے - (اپنی پیشانی پر ہاتھہ رکھکر)

اے محسن فرشتہ تو دیکھہ رہا ہے کہ یہ پیشانی کرور ہا بار

خداوند کے آگے سجدہ کر چکی ہے اور اسیکو خاک کے پتلے

کے آگے جہکاؤں سخت بے ادبی اور میری شان

کے خلاف ہے مصرع - ایں خیالست و محالست و جنوں

میری پریشانی صرف اسی لیئے ہے کہ میں اس معاملہ میں

کیا کروں اگر سجدہ کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو میری

فطرت مجھے آگے کو رستہ نہیں دیتی اور جو نہیں سجدہ کرتا

تو خبر نہیں اسکا نتیجہ میرے لیئے بہتر ہو یا بدتر - اسکا

علم خدا کو ہو - یہ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ بقول تیرے

اے محسن فرشتہ ایک خفیف کام ہے لیکن جیسا بظاہر

یہ معمولی دکھائی دیتا ہے اسی طرح باطناً بڑا عظیم الشان

اور اہم ہے جسکی نوعیت میں ہی خوب پہچانتا ہوں

جو کچھہ مجھے کہنا تھا تجھسے کہدیا اب تو مجھے کوئی عمدہ مشورہ

دے تاکہ میں اسپر چلوں - یہ کہکر شیطان خاموش

ہو گیا - اور محسن فرشتہ کو سخت تردد اور فکر میں چھوڑا

فرشتہ کا شیطان کی یہ بات سنکر ماتھا ٹھنکا اور وہ ایک

سخت تردد کے دریا میں غوطہ زن ہوا - اسے کئی کئی خیالات آرہے تھے اور وہ سب خیالات شدید مضر اور رفانی دکھائی دیتے تھے پہلا خیال تو یہ تھا کہ اس نافرمانی کا نتیجہ کیا ہوگا - اور خدا و شیطان میں کیونکر نبھے گی دوسرا فانی خیال یہ تھا کہ اگر کوئی نتیجہ اچھا نہ نکلا تو مجھپر حرف آئیگا اور تمام کری کرائی ڈوب جائیگی تیسرا خیال یہ تھا کہ میں اگر اسکے موافق مشورہ دیتا ہوں تو معتوب باری ٹھیرونگا اور جو خلاف مشورہ دیتا ہوں تو اس سے چھنیگی - ان خوفنی اور مہلک تصورات میں محسن فرشتہ غلطاں و پیچاں اور معمول سے زیادہ گریبان تفکر میں سر ڈالے ہوئے بیٹھا رہا - ادھر شیطان پریشانی اور ساتھہ ساتھہ حیرانی سے جبر غصّہ ہو رہا تھا اور ادھر محسن فرشتہ کی جان پر بن رہی تھی کہ تدبیر کیا کیجائے اور کیونکر اس کھیوے کو پار اُتارا جائے -

شیطان کی مضطربانہ طبیعت نے اسے مجبور کیا کہ وہ کچھہ بولے اور فرشتہ کی بھی مہر سکوت توڑنے میں کوشش کرے آخر ایک غیر معمولی وقفہ کے بعد شیطان یہ گویا ہوا جو کچھہ میں نے عرض کیا میں جانتا ہوں اے محسن فرشتہ شاید تیرے خیال میں سمجھ ہی نہیں آیا اسلئے میں مناسب جانتا ہوں کہ دو تین ہی جملوں میں اپنا منشا تجھے ظاہر کردوں - میں دراصل آدم کے تئیں سجدہ کرنا نہیں چاہتا میں نے بچپن سے اپنا معبود اپنے خالق کو جانا ہے یہ مجھسے کبھی نہو گا کہ اپنے مخلوق کو سجدہ کروں خواہ مجھپر کچھہ ہی مظالم کیوں توڑے جائیں پھر بھی میں نے یہ مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ کبھی بھی اپنے مخلوق کو نہیں کرینگا - ارادہ کیا ہے میری فطرت مجھے سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دیتی میں کیا کروں مجھے تعلیم ہی ایسی نہیں ملی اگر میری ایسی سرشت ہوتی تو ربانی کالج میں میں داخل نہوتا اور اگر داخل بھی ہو گیا تھا تو اتنا عہدہ کبھی نہ پاتا میں تجھسے دریافت کرتا ہوں کہیں یہ بجا و درست ہے کہ ایک ذات اور وہ بھی اشرف اور موقر ذات اپنی مخلوق کو سجدہ کرے یہ سُنکر ناچار فرشتہ نے اپنا منہہ اُٹھایا اور ڈرتے ڈرتے یہ گویا ہوا اے میرے پیارے ابلیس (جبکہ شیطان ربانی سکول کا ہیڈ ماسٹر ہوا تھا تو ابلیس کے لقب سے مشہور تھا) جو کچھہ تو نے پہلے کہا تھا اس کو بھی خوب سمجھہ گیا تھا اور جو کچھہ تو نے دوبارہ کہا وہ بھی میری سمجھہ میں بخوبی آگیا - میری خاموشی اسلئے نہ تھی کہ میری سمجھہ میں نہیں آیا تھا بلکہ میری خاموشی اسلئے تھی کہ میں فکر کر رہا تھا اور مجھے فکر کرکے جواب دینا تھا یہ معمولی جواب و سوال نہیں ہیں کہ جلد جو کچھہ اس کے لئے کہہ دیا بلکہ یہ ایک اہم مشکل پیچیدہ خوفناک مسئلہ ہے اسکی بابت رائے دینا خطرناک امر ہے پھر بھی جب تو نے مجھسے اپنا دلی بھید کہہ دیا تو میرا بھی فرض ہے کہ جو کچھہ میری سمجھہ میں آیا میری بساط

آوے وہ میں عرض کروں گر قبول افتد زہے عزو شرف نہیں تو اپنے فعل کا آپ مختار ہے۔

**شیطان**۔ پس اسیقدر میں تجھسے سننا بھی چاہتا تھا پھر جو کچھہ میرا دل گواہی دیگا وہ ہی کرنے پر میں مجبور ہوں گا چاہے میں حضیض ذلت میں پھنس جاؤں کچھہ پروا نہیں ہے لیکن اپنے کانشنس کے خلاف ہرگز ایک حرف بھی زبان سے نہ نکالوں گا۔

**محسن فرشتہ**۔ کسیقدر مطمئنہ لہجہ میں۔ بس تو بس مجھے معلوم ہوگیا کہ تو مجھسے نرا ایک مشورہ چاہتا ہے وہ میں دینے کو موجود ہوں میں تجھسے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا کبھی فرشتوں نے تیرے اس رتبہ پر اعتراض کیا اور جب ہیڈ ماسٹر اور اس سے پہلے ماسٹر مقرر ہوا فرشتوں کی کسی جماعت نے بھی یہ کہا کہ ہم شیطان کو جو قوم جنات سے ہے کبھی اپنا معلم تسلیم نہیں کرینگے انہوں نے تیرے معلم ہونے پر تجھے چیرز دیئے اور بخوشی تجھسے اپنا معلم قبول کرلیا۔ اگر وہ چاہتے تو بہت کچھہ واویلہ کر سکتے تہے اور انہیں واویلہ کرنیکا ایک طرح استحقاق بھی حاصل تہا لیکن انہوں نے ہوں تک نہیں کی نہ انہیں اسکا خیال گزرا کیونکہ عین عبودیت یہی ہے کہ جو کچھہ مالک کی مرضی ہو اسی پر کاربند ہونا اپنی سعادت داریں سمجھے۔ انچہ از دوست میرسد نیکوست۔ تو خوب سمجھہ سکتا ہے کہ تجھسے اسوقت رتبہ میں زیادہ لاکھوں کروروں فرشتے موجود ہیں انہوں نے ایک لمحہ کا بہی پس و پیش کیا اور وہ حکم ہوتے ہی سجدہ میں گر پڑے ان کا ہر وقت یہ مقولہ ہے :" سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے "۔ وہ آدم کو سجدہ کرنا گویا خدا ہی کا سجدہ کرنا ہے تو بڑا ذہین اور سلیم الطبع شخص ہے تو اسبات کو بخوبی سمجہہ سکتا ہے۔

تو جانتا ہے کہ یہاں خداوند کے دربار میں نہ کسی طاقتور کی پرسش ہے اور نہ کسی ذہین اور طباع کی اگر ہے تو اطاعت اور فرمانبرداری کی پوچھہ ہے جو کچھہ تو نے حاصل کیا ہے اگر تو اسپر نظر کرے تو خود سمجہہ سکتا ہے کہ محض اطاعت عبادت اور فرمانبرداری۔ انکساری سے یہ ظہور پذیر ہوا ہے کہ آج تو ربانی ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر کہلاتا ہے ہزارہا فرشتے تجھے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اپنا استاد بناکر انہیں اعلےٰ درجہ افتخار کا دیتا ہے۔ پہلے اپنی اصلی حالت کو دیکھہ اور پھر اس رتبہ پر ایک نظر ڈال تاکہ تجھے کہلے کہ تو کہاں تہا اور کہاں پہنچا دیا اور جب تو اپنی ان دونوں حالتوں کے اتار چڑہاؤ کو دیکھہ چکے تو تجھے لازم ہے کہ اپنی اس ضد کی فطرت پر ایک نظر ڈال اسوقت تو پشیمان ہوگا اس تامل سے جو تو نے ابتک کیا ہے۔ یہ خوب سمجہہ لے کہ یہ توقیر یہ مرتبہ یہ عالی منشی جو تجھے حاصل ہے محض خداوند کی مہربانی اور شفقت کا نتیجہ ہے ورنہ تیرے لاکھوں بہائی آن کی آن میں غارت کر دیئے گئے ہمارا تیرا خداوند لاپروا ہے اسکی ایک نگاہ میں بہت کچھہ

آن کی آن میں لاکھوں باتیں کرتا ہے اور نہیں خیال میں لاتا۔ اسکی شان معبودی ہی کے ساتھ ہے اور ہم تو اسکے ایک عاجز فرمانبردار بندے ہیں۔ جو کچھ تو نے ربانی کالج میں حاصل کیا ہے اسکا یہ لب لباب ہے جو میں نے بیان کیا تجھے خیالات فاسد گزرے ہیں انکو ترک کردے اور میرے ساتھ بدرگاہ رب العزت چل آدم کو اپنی خلوص نیت سے سجدہ کر خدا کی حمد پڑھ اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں مشغول ہو جو کچھ میں نے تجھے سمجھایا ہے۔ صرف میری محبت اور دیانت کا تقاضا ہے ورنہ دوسرے فرشتہ کو غرض ہی کیا پڑی تھی کہ وہ تیرے ساتھ یہ مغز زنی کرتا۔ یہ کہتے کہتے محسن فرشتہ کو جوش آگیا اور اپنی معمولی حالت سے اسکی حالت متجاوز کر گئی اور وہ سخت جوشیلی حالت میں یہ گویا ہوا۔ شعر ہنوز سر بنہ دوست و عقل گیر بیائی

گزیں بہانہ مسلم نئی کہ شیدائی ؎

اس جوش کے بعد محسن فرشتہ پھر سرنگوں پڑگیا اور یہ گویا ہوا (آسمان کی طرف یعنی بلندی کی جانب نگاہ کرکے)

عجب نقشہ ہے نقاش ازل کی کچھ طبیعت کا

بناتا ہے مٹاتا ہے مٹاتا ہے بناتا ہے

یہ کہکر محسن فرشتہ خاموش ہو رہا اور اسنے سخت بیم و رجا کی حالت میں شیطان کی طرف دیکھا اسکا دل دھکڑ پکڑ ہو رہا تھا اور وہ سخت متردد تھا کہ دیکھئے شیطان کیا جواب دیتا ہے کبھی اسے یہ خیال آتا تھا کہ اگلا اپنی ضد میں مصر رہا تو سارا بنا بنایا کام بگڑ جائیگا اس خیال سے اسکے چہرہ پر افسردگی کچھ چھا جاتی تھی اور جہاں اسے یہ تصور بندھا کہ نہیں یہ میری اس نصیحت کو تسلیم کرلیگا معاً اس تصور کے ہوتے ہی اسکی رنگت پر خوشی کی سرخی چھا جاتی تھی اور یہ عجیب و غریب تبدیلی لمحہ بلمحہ ظہور پذیر ہو رہی تھی تھوڑی دیر کے سکوت کے بعد ابھی شیطان جواب دینے کو ہوا ہی تھا کہ محسن فرشتہ اپنی محبت کے جوش میں یہ کہنے لگا۔ نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر ؎

ہر آنچہ ناصح دلسوز گویدت بپذیر ؎

ناچار بڑی دیر کے توقف کے بعد شیطان کی بھی مہر سکوت ٹوٹی اور وہ یہ گویا ہوا۔ جو کچھ اے محسن فرشتہ تو نے کہا ہے تیری محبت کا میرے اور خداوند کے ساتھ پورا جوشیلا تعلق ظاہر کرتا ہے میں تیری تقریر کو رد کرنا نہیں چاہتا صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جبر سے میرے دل کا عندیہ ظاہر ہو جائے اور بس۔ فرشتوں کی نسبت جو تو نے بیان کیا کہ انہوں نے نہ تیرے ربانی کالج میں داخل ہونے سے کچھ اعتراض کیا نہ جب تو ترقی کرتے کرتے بتدریج ہیڈ ماسٹر بنایا گیا ہے وہ معترض ہوئے یہ صحیح بلکہ صحیح ہے اسمیں ہرگز شک نہیں لیکن اسمیں بھی یہ بات سمجھنے کے قابل ہے کہ میں ان کی مخلوق نہ تھا نہ میں انکے ہاتھ کا بنایا ہوا تھا۔ جنس میں

ہزار آفریں بر من و دین من
کہ منعم پرستیست آئین من

بیشک آپ میرے خیر [illegible] ہیں اور مجھ سے محبت کرتے ہیں اگر اس امر کو میں قبول نکر دوں تو میرے برابر کوئی احسان فراموش نہیں ہے رکیا جان آسے محسن فرشتہ تجھپر فدا ہو - صرف تیری مہربانی نے (گو خداوند کی نوازش اسمیں شریک تھی) مجھے یہانتک پہنچایا میں کسی طرح تیرا شکریہ ادا نہیں کر سکتا اسکا معاوضہ دینا یہ ایک مجنونانہ خیال ہے پہر تو نے نہایت جوش میں آکر اور اپنی معمولی ساکن اور سکوت خیز حالت سے تجاوز کر کے یہ کہا کہ "جنوں کو سر سے نکالڈال" کاش اگر میں مجنون ہوتا تو تیری نصیحت پر بدل و جان عمل کرتا اور پہر آج کے دن گویا میں دوبارہ تیرا ممنون بنتا - مگر حیف صد حیف کہ میں جنوں میں مجنوط نہیں ہوں اور جہاں تک میں اندازہ کر سکتا ہوں میری وہ ہی حالت ہے جو کل تھی اور پرسوں تھی اور اترسوں تھی ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ فرشتوں کو سبق پڑہا کر آیا ہوں اگر کوئی بات جنون کی پائی جاتی تو وہ ضرور مجھسے کہتے میری صحبت سے بہاگ جاتے اور ہرگز میرا ایکسیلینسی و صدق پر [illegible] سے میں نہ سنتے - یہ تمام موجود باتیں شاہد ہیں کہ میں دیوانہ نہیں ہوں اسلئے کہ کوئی علامت نہ مجھے [illegible]

اور دوستوں کو پائی جاتی ہے جب جنون میں نہیں ہوں تو پہر میں نکالوں کس چیز کو اپنے دماغ سے یہ آپ بتا دیجئے آپکا یہ غیر معمولی جوش میں جانتا ہوں کہ صرف خدا کی محبت کے جوش میں آیا ہے اسکو دیکھکر مجھے کچھ رنج نہیں ہے باہمی مراج کے طور پر میں آپکو اپنا شفیق استاد اور محسن مجازی جانتا ہوں اس سبب سے اگر آپکو جوش آ بھی جاتا تو جائے شکایت نہیں ہو سکتی ہے میری سعادت مندی یہ ہے کہ میں آپکی ہر نرم و گرم بات کو سنوں اور تیری تنبیہ پر نتیجہ بر آمد کرنے کی کوشش کروں - میں ہرچند چاہتا ہوں کہ آدم کو سجدہ کر دوں لیکن جلال باری جسکی تیغ تیز مشتعل ہے میرے دماغ میں روشن ہو رہی ہے مجھے اجازت نہیں دیتی کہ میں سوائے خدا کے کسی کو سجدہ کروں -

وہی ایک ہے بس عبادت کے قابل
اسی کی ہے ایک ذات خدمت کے قابل

یہ کہکر شیطان خاموش ہو رہا اور اس نے اپنی گردن نیچی کر لی محسن فرشتہ ششدر کن آنکھوں میں ادہر ادہر نظر کر رہا تہا صدہا خیالات آن کی آن میں اسکی طبیعت میں اٹھتے تھے اور وہ مایوسیوں کا جامہ پہنکر سامنے دکھائی دینے لگتے تھے - ان کو دیکھکر فرشتہ پہر نیچی نگاہیں کر لیتا تہا - غیر معمولی وقفہ کے بعد محسن فرشتہ نے ایک ٹھنڈا سانس بھر اور پہر یہ گویا ہوا -

شیطان - جو کچھ میں نے تجھسے کہا ہے وہی
کافی ہے اگر اس کے علاوہ تو کچھ کہنا چاہتا ہے
تو اس سے بھی مجھے آگاہ کر دے -
محسن فرشتہ - ایک آہ مارکر اور نہایت افسردہ
لہجہ میں - کیا یہی سرکشانہ معروض تیری طرف سے
جاکر کردوں یا اسمیں کچھہ کمی بیشی بھی ہو سکیگی ؟
ابلیس (پیار سے) سمجھہ جو کچھہ تجھے کرنا ہو کرے گویا
تو اپنی قسمت کا فیصلہ کرتا ہے جو تقریر تو کریگا بس
وہ ہی تیری آیندہ قسمت پر فیصلہ کرنیوالی ہوگی اسلیئے
جہانتک ممکن ہو خوب سوچ سمجھکر بیان کیا جائے -
یہ سنکر شیطان نے پھر گریبان تفکر میں منہہ ڈالا اور
پریشانی سی اسکی رگ رگ اور رونگٹے رونگٹے میں
ہویدا ہو گئی - وہ سٹ پٹایا کہ یہی تقریر جب میری
قسمت کا آخری فیصلہ کرے گی تو اسے ذرا خوب
مانجھنا چاہیے گیا تو شیطان زور پر چڑہا ہوا تھا
یا اب دہیما پڑگیا اور اپنے پیارے شفیق محسن فرشتہ
کا مشکور ہوا اور یہ کہنے لگا تیری اس ہمدردی کا
جو تو میرے ساتھہ کر رہا ہے چاہے باہم کیسی ہی
غلط فہمی اگر واقع ہو پھر بھی مجھے سب سے زیادہ تیرا
ممنون ہونا چاہیے یہ آخری نصیحت آمیز تجویز جو تو نے
کی ہے بیشک قابل غور ہے اب تمہید میں اسباب کا
دارومدار رکھتا ہوں تاکہ جو کچھہ تیری مرضی ہو وہ کیا
جائے یعنی تیری رائے کے مطابق خداوند کی حمد میں
عرض کیا جائے -
یہ سنکر محسن فرشتہ آن کی آن کے لئے خوش ہو گیا
اور اسے کسیقدر یہ یقین ہونے لگا کہ شیطان اپنی
غلطی کا اعتراف کرکے اپنے کو مجبور چھوڑتا ہے چونکہ
اسے شیطان سے ایک خاص تعلق تھا اسلیئے مارے
خوشی کے پہولا نہ سمایا اور یہ کہنے لگا بس تو بس فیصلہ
ہو گیا زیادہ تقریر کی ضرورت ہے نہ کسی بحث کی
حاجت ہے میری صلاح تو یہ ہے کہ میں یہ عرض
کردوں کہ ابلیس حاضر ہے اور آدم کو سجدہ کرنا چاہتا
ہے - یہ سنکر شیطان پھر چونکا اور اب اسے یہ معلوم
ہوا کہ محسن فرشتہ بالکل الٹی سمجھہ گیا میں نے کہا کیا اور
اسکو خیال کیا گزرا - شیطان بعدازاں محسن فرشتہ
کی اس بات سے مسکرایا مگر اسکی مسکراہٹ میں افسردگی
ناراضی اور رنج پایا جاتا تھا - فرشتہ نے تعجب خیز
نظروں سے شیطان کی مسکراہٹ کی طرف دیکھا
اور خاموش ہو رہا اسلیئے کہ وہ شیطان کے جواب
کا انتظار کر رہا تھا -
شیطان - یہ میرا مطلب نہ تھا جو آپ سمجھہ گئے
غرض یہ تھی کہ ایسی تدبیر عمل میں لائی جائے کہ
سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے - مجھے سجدہ نکرنا پڑے
اور خدا کے ہاں میرا عذر بھی قبول ہو جائے بس
اسقدر میں تجھسے مدد چاہتا ہوں -
محسن فرشتہ - چونکہ کرامداً اپنی متحیرانہ نظریں

اوپر کی طرف اٹھاکر - کیا درحقیقت تیرا یہی منشا ہے
جو تو نے ظاہر کیا -

**شیطان** - اسمیں آپ ہرگز شبہہ نکریں اسکے
خلاف میں ہرگز نہ کرونگا چاہے جو کچھہ میری نوبت
ہو جائے -

**محسن فرشتہ** - جب تیرا یہ مصمم ارادہ ہو چکا ہے
تو کیا چاہتا ہے اور مجھسے کس قسم کی مدد کی امید رکھتا ہے

**شیطان** - ابھی تو عرض کر چکا ہوں کہ وہ تدبیر
بتائی جائے کہ مجھے سجدہ نکرنا پڑے اور خداوند
میرے عذر کو بھی قبول کرے -

**محسن فرشتہ** - یہ محض ناممکن بات ہے پر کیا
سوائے خدا کے اگر کل کائنات اسپر غور کریگی پھر بھی
کوئی ایسی بات نہیں بتا سکتے جیسی تو چاہتا ہے -
پیارے شیطان وقت زیادہ منقضی ہو گیا اب جو کچھہ
تجھے کہنا ہو کہدے وہ ہی میں جاکر عرض کر دوں -

**شیطان** - ٹھنڈا سانس بھر کر اور مایوسانہ صورت
بناکر - کیا واقعی تجھے کوئی تدبیر نہیں سوجھتی -

**محسن فرشتہ** - بیشک اگر مجھے کوئی تدبیر ایسی معلوم
ہوتی تو میں تجھے نہ بتاتا کیا یہ بھی تو خیال کر سکتا ہے -

**شیطان** - ہاں یہ تو میں خوب جانتا ہوں کہ تو
مجھسے کسی چیز کو دریغ نہیں کریگا تو میں ہی اب دو لفظی
جواب کہدوں -

**محسن فرشتہ** - ہاں تو ہی کہہ مگر پھر کہدیتا ہوں

سمجھہ کر کہیو اس لئے کہ یہی دو لفظی جواب تیری آئندہ
قسمت کا فیصلہ کریگا -

شیطان نے پھر کسیقدر تامل کیا اور بعد ازاں یہ گویا
ہوا کہ جو کچھہ میں عرض کرتا ہوں یہی بلفظہ خدا کی
درگاہ میں عرض کر دیجیو آئندہ جو کچھہ ہوگا دیکھا جائیگا
- وہ تقریری عرض یہ ہے اسکو تو اپنے ذہن میں جمالے
،، اے رب العزت او اے میرے اصلی معبود میں تیرا عاجز
بندہ ہوں - تیرے احسان جسقدر مجھ پر ہیں اگر ان کو شمار میں
لانے کی کوشش کروں تو میری نہایت کم عقلی اور
نادانی ہے - میں جب کچھہ بھی نہ تھا صرف باپ کی
پشت میں کئی قطرے منی کی صورت میں تھا پھر تو
مجھے ایسی جگہہ پر لایا کہ جہاں میری جنوں کی سی صورت
بنی اور مجھمیں لیاقت اور قابلیت کے یہ جوہر آئینہ ہوئے
اس حالت میں بھی تو نے میری خبرگیری کی اور مجھے
ترقی دینے میں اپنی حد درجہ کی بندہ نوازی اور ذرہ
پروری کو کام فرمایا -

فراموشم نکرد ہیچ حال کہ بودم نطفۂ مدفون مدہوش
روانم داد و طبع و عقل و ادراک جمال و نطق و فکرت ہوش
پھر تو نے مجھے نہایت ارذل حالت سے اشرف حالت
پر پہنچایا اور یہ تیرا ہی جلال کا پرتو تھا کہ جس نے
میرے دل میں جلوہ پذیر ہو کر مجھے چہ وہ جلتی سوختہ
کرا دینے اور پھر وہ رتبہ ازادی خود مختاری بخشی کہ
مجھے نہ کسی کو کبھی خیال آسکتا تھا - جوں جوں تیرا

نوازش اور عنایت کے صدقہ میں یوں ترقی کرتا گیا کہ شرک
پرستی کا خیال میری طبیعت میں جڑ پکڑتا گیا اور اب
اسکا یہاں تک غلو ہو گیا ہے کہ تو ہی دوسری ناچیز
مخلوق کو سجدہ کرنے کا حکم کرتا ہے اور یہاں پس و
پیش ہے - یہ پس و پیش کوئی اپنی بڑائی کے گھمنڈ پر نہیں
ہے بلکہ تیرے جلال اور تیری لاانتہا قوت کی عظمت
دیکھکر یہ پس و پیش کیا جاتا ہے جو پیشانی لاکھوں برس
سے تیرے ہی سجدہ میں جھکتی ہے جو دل کروڑہا برس
سے تیری ہی بندگی کا عادی ہے جس دماغ میں کبھی تیری
ہی صفات کے کسی جزوی حصہ کے نقوش منقوش
ہو رہے ہیں وہ کبھی اس امر کی طرف جانے کی اجازت
نہیں دیتے کہ جسکا ارشاد ہوا ہے - تیری ہی ذات
تنہا عبادت کے قابل ہے اور تو ہی اکیلا بندگی کے
لائق ہے تو میں تیرا ایک ناچیز بندہ ہوں اس سے بھی
بدتر ناچیز کی طرف جھک جانے کا تو اشارہ کریگا مجھے
عذر نہ ہوگا مگر جب تیری پر جلال معبودیت اور اپنی
منکسرانہ عبودیت پر خیال جاتا ہے تو یہی دل گواہی
دیتا ہے کہ تمام کائنات پلٹ جائے لیکن تیرے
آگے آدم کو سجدہ نہ کیا جائے وہ آدم جسکو میں ہی
عرب کی سرزمین سے بنا کر لایا ہوں کیا ہم ایسے کمبخت
ہو جائیں کہ تیری والاشان ذات اور اسکی صفات کو
مطلق بھول جائیں اور تیرے یوں ہی سے اشارہ
پر خاکی پتلے کے سامنے جھک جائیں نہیں نہیں یہ ہمیں
نہ کرنا چاہئے - یہ تیری کریمی ہے کہ تو نے خاک کے
ڈھیر کو فرشتوں سے سجدہ کرا دیا - مجھے ہر بات کا پتا
ہے جو کچھ تو کریگا کوئی تیرے کام میں انگلی رکھنے والا
نہ ہوگا تو جو کچھ کرتا ہے اپنی شان کے مطابق میں
جو کچھ کرتا ہوں اپنی ناچیز ہستی کے موافق بھلا میں
اور تو کہاں - مجھے کبھی تیرے افعال کی تقلید کرنی
نہ چاہئے ہاں تیرے احکام کی تعمیل کرنی مجھپر فرض
ہے نہ ایسے کسی حکم کی کہ جسمیں تیری تقلید پائی جائے
میں زیادہ ادب کا لحاظ کرکے اپنی تقریری عرضداشت
کو طول دینا نہیں چاہتا صرف ان فقروں پر اپنی
عاجزانہ عرض کو ختم کرتا ہوں - تیرا عاجز سب سے
زیادہ ادنٰے - انتہا درجہ کا منکسر - غریب حلیم -
فرمانبردار - ناتوان - کم عقل بندہ شیطان یہ
عرض کرتا ہے کہ اسپر نظر غور سے مائل کی جائے اور
اور دیکھا جائے کہ میں سرکش نہ یہ عرض نہیں کرتا بلکہ
عاجزانہ اور نہایت فرمانبردارانہ یہ التماس کرتا ہوں

شعر
آں چشم دارم از نظر بندہ پروری
کز عین التفات بریں عرض بنگری

جب یہ معروض کر چکا تو محسن فرشتہ سے کہا بس
یہ میری عرضداشت آپ خداوندی درگاہ میں عرض
کر دیجئے -

محسن فرشتہ - کسیقدر توقف کرکے سخت غور و فکر کی
صورت میں - اور یہی کچھ اگر تجھے ترمیم کرنی ہے تو ابھی

ترمیم کرلے میں کہہ چکا ہوں کہ یہی تقریر تیری حالتِ آیندہ قسمت کا فیصلہ کردیگی ابہی تک یہ معاملہ ہمارے ہاتہہ میں ہے جب ہمارے ہاتہہ سے نکل گیا تو پہر ہمارے بس کا نہیں رہیگا تو یہ سمجہتا ہے کہ میرا منطقی پیچیدہ پیرایہ خدا کے آگے چل جائیگا یہ تیری نری خام خیالی ہے

**شیطان** - جو کچہہ مجہے عرض کرنا تہا کر چکا اسمیں ترمیم ہونا محض ناممکن ہے - میں نے کوئی بات پیچیدہ نہیں رکہی یہ تیرا خیال میری تقریر کی نسبت صحیح نہیں ہے اب وقت آگیا کہ ہمیں اس تقریر پر بقول تیرے اپنی قسمت کا فیصلہ دیکہوں تو بسم اللہ کر اور خداوند کی درگاہ میں بلفظہ عرض کردے - جو کچہہ پردہ غیب سے ظاہر ہوگا دیکہا جائیگا -

**محسن فرشتہ** - ایک خونی ٹہنڈا سانس بہر کر اور ہاتہہ سے ہاتہہ ملکر - حیف صد حیف کہ تو نے میری نصیحت پر اپنی تیز طبع اور فہم سلیم کے آگے ذرا توجہ نہ کی کیا اب وہ وقت آگیا کہ میں تجہہ سے ہمیشہ کے لئے سلام الوداع کروں ؟

**شیطان** - اپنی اسی سنجیدہ اور انقطاعی آواز میں آپ کیوں اسقدر پریشان ہوتے ہیں اگر درحقیقت میری تقریر میں کوئی نقص ہے ہونے دیجئے خدا میرے دل کا حال بہتر جانتا ہے اور ایسا نہ کہئے کہ ہمیشہ کے لئے آپنے مجہسے جدا ہونے کی ٹہان لی جو کچہہ آپکا خیال ہے وہ کبہی ظہور پذیر نہیں ہو سکتا ایسی سزائیں سرکشوں اور باغیوں کو دیجاتی ہیں میں کمترین اور عاجز بندہ ہوں آیندہ وہ مالک ہے جو کچہہ اسکا جی چاہے کرے میں ہر طرح حاضر ہوں - جب محسن فرشتہ نے یہ دیکہا کہ شیطان اپنے خیال پر جم گیا اور اس سے باز نہیں آتا تو وہ اٹہہ بیٹہا - اسکی آنکہوں میں آنسو بہرے ہوئے تہے اسکی رگ رگ میں لرزش تہی اور افسردہ نگاہوں سے ادہر ادہر دیکہہ رہا تہا - کبہی شیطان پر حسرت بہری نگاہیں کرتا اور کبہی نیچی نظریں کرلیتا - اسے قطعی مایوسی ہو چکی تہی کہ شیطان سے پہر دوبارہ ملاقات نہوگی وہ جان چکا تہا کہ شیطان کا اس عہدہ پر رہنا محض ناممکن ہے - ایسی تذبذب میں اس نے اپنی پرنم نگاہوں سے شیطان کی طرف دیکہا مصافحہ کرنے کے لئے ہاتہہ بڑہایا شیطان کا ہاتہہ اپنے ہاتہہ میں سرگرمانہ جوش سے لے لیا اور بڑی دیر تک بہیچتا رہا پہر اسکی پیشانی پر پدرانہ شفقت سے بوسہ دیا اور نہایت آزردہ قدموں میں آہستہ آہستہ آہشکر چلا گیا شیطان کو یہ یقین تہا کہ میری اولٹی عزت افزائی ہوگی اور خدا مجہے کوئی بڑا درجہ عنایت کریگا لیکن وہاں سامان دوسرا ہو رہا تہا جسکا شیطان کو مطلق خیال ہی نہ تہا - جوں ہی محسن فرشتہ نے جاکر خداوند کی درگاہ میں عرض کیا فوراً حکم ہوا کہ شیطان بلایا جائے شیطان حکم ہوتے ہی حاضر خدمت ہوا اور جناب باری کا یہ ارشاد ہوا کہ شیطان سجدہ کر آدم کو

شیطان - اے رب العزت تیرے آگے میں آدم کو جو تو وہ خاک ہے اور میرا ہی بنایا ہوا ہے سجدہ نہیں کر سکتا میرے عقیدہ اور تیرے جلال میں اس سے نقص لازم آتا ہے - مجھسے یہ بے ادبی کبھی نہ ہوگی -

خداوند - ہمارا حکم ہے تو سجدہ کر ورنہ تیرے لئے بہتر نہ ہوگا -

شیطان - - میں بخوبی جانتا ہوں کہ تیرا حکم ہے لیکن مجھسے یہ بے ادبی کبھی نہیں ہو سکتی کہ تیرے جلال کے راستے میں آدم کے سامنے جھک جاؤنگا -

جب شیطان نے جناب باری کو انقطاعی جواب دیا تو حکم ہوا کہ اسکے نوری کپڑے اتار لئے جائیں اسکے تمغے لے لئے جائیں اور بجائے تمغوں کے اسکے گلے میں لعنة کا طوق ڈالا جائے اور اسکو یہاں سے نکال دیا جائے - یہ حکم سنتے ہی فرشتوں کے دم خشک ہو گئے ان کی جانیں نکل گئیں کیونکہ انہیں اپنے رب کو غصہ کی حالت میں دیکھنے کی برداشت نہ تھی سب کے اندام پر رعشہ چھا گیا اور سب نے شیطان کی اس نا ملائمہ ضد پر نفریں کی - یہ کام محسن فرشتہ کے سپرد ہوا اب محسن فرشتہ کی حالت ناگفتہ بہ تھی جن ہاتھوں سے کہ اس نے شیطان کو نوری لباس پہنایا تھا انہی ہاتھوں سے لعنة کا طوق پہنانا پڑا جوں ہی محسن فرشتہ وہاں پہنچا اس نے چپکے چپکے ملامت کی کہ میں کہتا نہ تھا کہ تو اپنی حماقت سے باز آ اور یہ ضد نہ کر اب اسکا نتیجہ تو نے دیکھا کہ کیا ہوا - شیطان کی اس بے غیرتی پر تف ہے کہ اتنی ذلت کے بعد بھی اسکے ارادہ کے اب بھی وہی دم وخم باقی تھے اور اسکی وہی کیفیت تھی اسنے محسن فرشتہ کا جواب ان الفاظ میں دیا - مینے وحدت پرستی کی اپنی حجت تمام کر دی اب چاہے اس سے بھی زیادہ میری بری گت بنے کچھ پروا نہیں ہے - محسن فرشتہ کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے اور رعشے میں اسکے کپڑے اتار رہا تھا آخر نوری لباس اتار لیا اور اسکی جگہہ لعنت کا طوق پہنا دیا پھر سب فرشتوں کو حکم ہوا کہ باری باری جاؤ اور اسپر لعنة بھیجو تاکہ قیامت تک اسپر لعنة پہنچتی چلی جائے - یہی ہوا اور سب نے باری باری سے اس پر لعنة بھیجی جب یہ سارا معاملہ بھگت چکا تو پھر حکم ہوا کہ اسے فلاں ناپاک جگہہ پر لیجاؤ جو پہلے آسمان کے مشرقی گوشہ میں واقع ہے جہاں اس قسم کے ذلیل مجرم رہا کرتے ہیں چنانچہ شیطان بصد ذلت وخواری وہاں پہنچا دیا گیا اور اسے حکم ہو گیا کہ آیندہ وہ ربانی کالج کے احاطہ میں قدم نہ رکھے نہ وہ کسی سے نہ اس سے کوئی ملے محسن فرشتہ کی پیشین گوئی پوری ہوئی اور ہمیشہ کے لئے اس سے جدا کر دیا گیا - فرشتوں میں شیطان کی سرگذشت اور پھر یوں ذلت وخواری سے نکالے جانیکا ایک ذکر مچ گیا اور ایسی آفت بپا ہوئی کہ کچھ ہنگامہ سا

سب شیطان کی اس حالت اور اس صورت پر افسوس
کرتے تھے ہر فرشتہ نفرین اسکی سرکشی پر بھیج رہا تھا
شیطان کی وہ ابتدائی حالت تھی کہ وہ اجنہ کے گھر
میں پیدا ہوا وہاں پرورش پائی پھر ربانی کالج میں داخل
ہو کر اسنے یہ یہ ترقی کی اور اب یوں ذلت و خواری سے
نکال دیا گیا - سرکشی کی یہی سزا ہوتی ہے -

## چھٹا باب

### شیطان کا سانپ بنکر آدم کو بہکانا
### اور پہر دونوں کا بہشت سے نکالا جانا

شیطان کو یہ مطلق خبر نہ تھی کہ میرے ساتھ یہ کاروائی
کیجائیگی وہ جانتا تھا کہ اس ضد و بحث میں مجھے جبرئیل
فرشتہ کا عہدہ مل جائیگا اور میں پھر سب فرشتوں
پر غالب آجاؤنگا اور اسے اپنے علم اپنی عزت کا خیال
تھا کہ اس الاشانی پر میں مٹی کے پتلے کو جسکو میں نے بھی
اپنے ہاتھ سے بنایا ہے سجدہ کروں اس نا ملائم اور
بے نتیجہ غرور نے شیطان کے سجدہ نکرنے کے خیال
کو اور بھی تقویت دی اور وہ اسپر ڈٹا رہا کہ چاہے
اودہر کی دنیا ادہر ہو جائے لیکن سجدہ نکرونگا -
جب اس نے جناب باری کا یہ حکم سُنا تو سخت پشیمان
ہوا اسکے چہرہ پر زردی چھا گئی - مارے صدمہ کے
ہونٹ پہڑ پہڑانے لگے اور ایک عجیب شرمندگی کی حالت
اسپر طاری ہو گئی پھر اسکے دل میں آیا کہ خدا سے معافی
چاہکر آدم کو سجدہ کروں لیکن غرور علم و فضل نے

گواہی نہ دی کہ وہ معافی کی درخواست کرے - جب
محسن فرشتہ کپڑے اتارنے لگا تو شیطان کو سنی
پیشین گوئی یاد آئی شیطان [illegible] ذلت اور خواری
کی حالت میں تھا [illegible]
تھا جنہیں لاکھوں فرشتے اسکی شاگردی کا دم بھرتے
تھے اب وہ دن آئے کہ وہی فرشتے تیوریاں چڑھاتے
ہوئے سخت حقارت آمیز لہجہ میں لعنت بھیج رہے
اور نفرین کر رہے ہیں یہ نظارہ کوئی معمولی صدمہ
دینے والا نہ تھا بلکہ سخت دردناک اور آفت انگیز تھا
شیطان دل ہی دل میں آہستہ آہستہ آنسو بہا رہا تھا
اور اپنی اس بیجا ضد پر پشیمان ہو رہا تھا لیکن اب
کیا ہوتا تھا "اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں
چگ گئیں کھیت" وہ بجائے سلام کرنے کے جب شیطان
کے شاگرد فرشتوں نے باآواز بلند یہ کہا لعنۃ تجھپر
اے شیطان کہ تو نے اپنے رب سے سرکشی کی وہ
رب جس نے تجھ نا چیز کو کتنا بڑا بنایا اور کہاں سے
کہاں تک پہنچا دیا ہائے تیری تیز ذہنی جودت طبع
فہم سلیم کیا ہو گئی کہ تو نے ایسی سرکشی کی لعنۃ ہو تجھپر
اے شیطان لعنۃ ہو -

**شیطان** - اپنی اسی پژمردہ اور بجھی ہوئی ذلیل
خفیف صورت میں - کیا تم کچھ لمحے میرے پاس بیٹھکر
میری دو تین باتیں سنو گے -

**فرشتے** - اب ہم تیرے پاس نہیں بیٹھ سکتے تیرے جسم سے

ہمیں لعنتہ کی بدبو آ رہی ہے - تیری بدہیئت ہمیں کاٹنے کو دوڑتی ہے اور ہم تیری صورت تو صورت تیرا خیال بھی کرنا نہیں چاہتے - لعنتہ ہو تجھ پر اے شیطان لعنتہ ہو -

اسکا اندازہ کہ شیطان کو کسقدر ذلت و خواری پہنچی ہوگی اور وہ کتنا پشیمان ہوا ناظرین پر چھوڑتے ہیں کہ وہ خود اندازہ کر لیں کہ اسوقت شیطان کی طبیعت کی کیا کیفیت تھی - نتیجہ یہ ہوا کہ شیطان وہاں سے نکالا گیا - اور اپنی مقررہ جگہہ پر آگیا - ادہر آدم کو حکم ہوا کہ تم بہشت میں جا کر رہو اور وہاں کے تمام میوے اور پہل پہول سوائے گیہوں کے درخت کے استعمال میں لاؤ - آدم کو بہشت میں لیجا کر بسایا اور تاکیداً خداوند کی طرف سے یہ کہدیا گیا کہ سوائے گیہوں کے درخت کے اور جس درخت کے میوے کو تمہارا جی چاہے بے تکلف کہاتا - یہ تاکید خداوند کی طرف سے ہوئی آدم دیکہہ چکا تہا کہ نافرمانی کا شیطان نے یہ مزا چکہا ہے یہ تنبیہ بہی اس کے لئے اگر وہ سمجہتا تو اچہا اثر رکہنے والی تہی - شیطان کا عبرت خیز نظارہ سخت خطرناک اور مہلک تہا کیسا ہی سرکش ہو پہر بہی ایسی حالتوں کو دیکہکر مطیع اور منقاد بن جاتا ہے مگر آدم کی سرشت میں اس عبرت نظارہ نے بہی کم اثر کیا - جسکا ظہور عنقریب ناظرین پر کہل جائے گا -

شیطان جب اس اعلی مرتبہ سے اس ادنے اور سب سے ارذل مقام پر بیکار ڈالدیا گیا تو اب اسکی بے آرام فطرت نے کچہہ ہاتہہ مارنے چاہے شیطان کو اپنی اس ذلت و خواری کا رنج تو بڑا تہا ہی سب سے زیادہ دشمنی آدم سے ہو گئی جس کے باعث سے اسکی یہ نوبت ہوئی تہی گویا آدم ہی شیطان کی اس ذلت نصیبی کا باعث تہا - شیطان غم تو بہول گیا اب اسے یہ فکر ہوا کہ کیونکر اور کس طرح پر میں آدم سے انتقام لوں اور اسکو بہشت سے نکالوں - شیطان کا مرتبہ اور عزت و وقعت چہن گئی تہی مگر علم جوں کا توں بنا ہوا تہا ہاں اس علم میں جلو دینے والی خداوند کی مہربانی اور برکت شامل حال نرہی تہی اسنے صدہا تدبیریں کرنی شروع کیں لیکن ایک بہی کارگر نہوئی آخر کئی سال سوچنے کے بعد اس نے ایک تدبیر سوچی اور وہ کارگر ہو گئی -

یہاں شیطان اپنے فکر میں لگا ہوا تہا اور ادہر آدم تنہا رہتے تہے خداوند سے یہ التجا کی کہ اگر کوئی میرا جلیس میرے ساتہہ رہا کرے تو تیری عنایت اور شفقت سے کچہہ دور نہیں ہے - دعا کرتے ہی اجابت در حق سے بہر استقبال آئی اور آدم ہی کے پہلو سے ایک جنس آدم ہی کی قسم کی نکال لی گئی اور اسکا نام حوا رکہا گیا - یہ دونو بہشت میں اپنی زندگی بعیش گزارتے اور انہیں کسی قسم کا فکر نہوتا - بہشت کی روشوں پر ٹہلتے تہے اور طرح طرح کے میوے کہاتے اور خوب

پہیپے اُڑاتے مگر اس درخت کے پاس نہ جاتے جسکے کہانے کی اجازت نہ دی گئی تہی - آدم اور ان کی بیوی حوا کے دل میں نہ کسی قسم کا خیال تہا نہ کوئی فکر تہا جیسے ان کے خیالات محدود تہے ایسے ہی ان کی دلی خواہشیں بہی سخت محدود تہیں ان کو لباس کی ضرورت نہ تہی نوری لباس انہیں ملا ہوتہا جسکا نہ اُلٹا تہا نہ سیدہا نہ اُجلا تہا نہ میلا - نہ انہیں کسی کی نہ اپنی تعلیم سے غرض تہی نہ کوئی امتحان دینا تہا نہ اپنے فرائض انجام دہی کے لئے مقرر ہوئے تہے غرض سوائے روشوں پر گلگشت کرنے اور سبزہ زاروں کی ہوا کہانے اور میوے چٹ کرنے کے اور کچہہ کام نہ تہا - نہ انہیں سجدہ کرنے کی تکلیف دی گئی تہی نہ یہ حکم تہا کہ اتنی دیر تک عبادت کرنا سوائے سیر گلگشت کرنے اور اپنی زندگی عیش میں گذارنے کے اور کچہہ بہی نہ تہا اس سے اونچا شرف آدم کو زیادہ کیا مل سکتا تہا کہ وہ مسجود ملائکہ ہو چکا تہا - آدم کی بہشت اور جنوں کی بہشت میں بہت بڑا فرق تہا اس بہشت کو اس بہشت اجنہ سے کچہہ مناسبت نہ تہی - اس کے پر تکلف سامان اجنہ کی بہشت سے بڑہے ہوئے تہے یہاں دودہ اور شہد کی نہریں بہتی تہیں کہجوروں کے جہنڈ لگے ہوئے تہے لعل و زمرد کے فرش فروش تہے اور تمام اقسام کے میوے یہاں موجود تہے درخت اس قسم کے تہے کہ چاہے تم کہڑے ہو کر توڑ لو اور چاہے لیٹ کر اور چاہے کہڑے ہو کر بہی خوبی تو یہ تہی کہ ادہر کسی میوے وغیرہ کے کہانے کے لئے جی چاہا وہ اسیوقت ٹوٹ کر آگے آپڑا یہ تکلف اجنہ کی بہشت میں نہ تہا اس لئے کہ وہ دنیا میں بہت کچہہ مزے اُڑا چکے تہے - ایک دن گلگشت کرتے کرتے آدم نے حوا سے کہا - اس سے بہتر باغ بہی دنیا میں ہوگا

**حوا** - ہو نہیں سکتا وجہ یہ ہے کہ خدا نے اپنی برکت کا خاص ہمیں حصہ دیکر مسجود ملائکہ بنایا ہے ہم سے سوائے خدا کے اور کوئی افضل نہیں ہے - جب ہم افضل ہیں تو ہمارے رہنے کی جگہہ بہی ضرور افضل ہونی چاہیئے اسی سے ہم اندازہ کرسکتے ہیں کہ اور کوئی جگہہ اس سے بہتر نہیں ہو سکتی - الحمد للہ کہ ہمیں سب سے اعلے جگہہ ملی اور ہمیں خدا نے کل مخلوقات پر شرف بخشا -

**آدم** - میرا بہت دنوں سے جی چاہ رہا ہے کہ میں جنوں کی بہشت کی بہی سیر کروں اور دیکہوں کہ اسمیں اور اسمیں کیا فرق ہوگا -

**حوا** - میرے خیال میں اجنہ کی بہشت دیکہنے کی ضرورت نہیں ہے وجہ یہ ہے کہ ہماری بہشت کے آگے جب وہ کچہہ مال نہیں ہے پہر ہم ناحق خداوند کے آگے اسکا شوق ظاہر کریں - بہتر یہی ہے کہ اس خیال کو دل ہی میں نہ لائیں -

**آدم** - خداوند نے ہمیں منع نہیں کردیا ہے کہ ہم اس خیال کو دل میں نہ لائیں - یہ کچہہ نافرمانی اور

ضرنا(ی) نہیں ہے جس کے لئے تم اتنا ہٹ کرتی ہو میرا جی
چاہتا ہے کہ بہشت اجنہ کی سیر کروں ایک جگہ بیٹھے بیٹھے جی اکتا گیا
حوا - خیر اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو خداوند کی جناب
میں معروض کیجاوے -
آدم - کیا تم میرے ساتھ نہ چلوگی تو اس باغ کی سیر کروگی
حوا - کیوں نہیں چلوں گی اور سیر نہ کرنے کی کیا وجہ
چنانچہ دونوں نے ایک دل ہو کر بجناب باری
دعا کی بہت جلد ان کی دعا قبول ہوئی حضرت
جبرئیل کو حکم ہوا کہ انہیں بہشت اجنہ کی سیر کرالاؤ
جناب باری کا حکم ہوتے ہی حضرت جبرئیل آدمیوں
کی صورت بنکر آدم کے پاس آئے اور عرض کیا خدا کا
حکم میرے پاس ابھی پہونچا کہ میں بہشت میں جاؤں
اور آپکے حکم کی تعمیل کروں -
آدم - خوش ہوکر - آپ کا اسم شریف -
فرشتہ - مجھے جبرئیل کہتے ہیں اسی نام سے میں پکارا
جاتا ہوں - اور یہی میرا نام تمام کائنات میں مشہور ہے
پہلے میں نے ہی خدا کے حکم سے اے آدم تجھے سجدہ
کیا تھا اور میں ہی تیرے پاس بھیجا گیا کیا عجب ہے
کہ میری یہ آمد و رفت تیری اولاد کے پاس بھی ہوا کرے
یہ سنکر آدم بہت خوش ہوا اور اسے جبرئیل فرشتہ کی
اس شیریں گفتگو اور بشارت پر روحی شادمانی حاصل
ہوئی - پھر وہ تعجب خیز لہجہ میں یہ کہنے لگا جس نے
مجھے سجدہ نہ کیا تھا یہ کون نفس تھا اب وہ کہاں ہے

اور اس کی کیا کیفیت ہوئی -
جبرئیل - وہ قوم اجنہ میں سے تھا - اسکا آبائی
نام شیطان تھا لیکن ہمارے ربانی کالج میں بہ ترقی نتیجہ
سے اسکو ابلیس کہنے لگے تھے اور یہی نام فرشتوں
میں اسکا مشہور ہوگیا تھا - اس نے بہت کچھہ ترقی
حاصل کرلی تھی اور یہ ترقی اسکی حلیمی انکساری بعوض
اطاعت سے ظہور میں آئی تھی آپکے سجدہ کرنے میں
اپنے محسن فرشتہ کے سمجھانے پر بھی اسنے سرکشی کی
اور وہ راندۂ درگاہ ہوا -
آدم - اور تو کوئی جرم نہ تھا سوائے سرکشی کے
جرم کے جو اس سے ظہور میں آیا -
جبرئیل - نہیں اور کوئی جرم نہ تھا سرکشی کا جرم
ایک طرف اور تمام جہان کے جرائم ایک طرف یہ
سنکر آدم نے بڑی دیر تک سر دھنا اور اسے یہ خیال
ہوا کہ خدا کے بھید خدا ہی جانتا ہے وہ جب ہو جاتا ہے
جو کچھہ کردیتا ہے اور اسے اسکی کچھہ پروا نہیں ہوتی
یکایک خدا کا جلال آدم کے دل میں چمکا اور وہ
اپنی اس غیر معمولی حالت میں خدا کی جناب میں سجدہ
کرنے کے لئے گر پڑا اور بڑی دیر تک اسنے دعائے
مغفرت مانگی پھر سجدہ سے اٹھا اور کہا کہ میں بہشت اجنہ
دیکھنا چاہتا ہوں - جبرئیل نے یہ سنتے ہی اپنے
دونوں پر کھولے ایک پر پر تو آدم کو بٹھایا اور ایک پر
پر حوا کو بٹھایا اور اڑکر بہشت اجنہ میں پہونچے -

(حضرت جبرئیل آدم اور حوا کو دونوں پروں پر بٹھائے ہوئے لئے جاتے ہیں)

جوں ہی آدم بہشت اجنہ کی حدود میں پونچے تو انہوں نے لاکھوں تختے پھولوں کے برابر برابر لگے ہوئے ملاحظہ کئے انکی عطر بیز لپٹیں جان و تن کو معطر کئے دیتی تھیں اور ایک ایسا سرور بخش ہی تھیں کہ جس نے آدم اور حوا کو محو کر دیا۔

**آدم**۔ اپنی اسی سرخوشانہ حالت میں۔ جبرئیل یہ خطہ تو بہت لطیف ہے۔

**جبرئیل**۔ ہاں لطیف ہی ہے لیکن آج خدا نے تمہاری مہمانداری کا سامان کیا ہے اسلئے یہ تکلف کیا گیا ہے یہ سنکر آدم و حوا اور بھی خوش ہوئے اور ان پھلواریوں کے تختوں میں ہوتے ہوئے خوشبوئیں سونگھتے ہوئے دماغ معطر کرتے ہوئے اور کلکاریاں مارتے ہوئے چلے جا رہے تھے۔ چلتے چلتے خاص مقام پر پونچے یہاں سوائے اجنہ کے اور کوئی نہ تھا سب کے سب آج نورانی لباس تھے اور سب زرق برق آدم کی پیشوائی کے لئے کھڑے تھے آدم کے نورانی کپڑے ان سب میں ممتاز تھے۔۔ انہوں نے صورت دیکھتے ہی سلام کئے اور جائے صدر پر بٹھایا۔۔ چاروں طرف آفرین و صد آفرین کے نعرے بلند ہوئے اور سب نے آدم کے ہاتھوں پر بوسے دیئے اور بیعت کی حضرت جبرئیل دائیں جانب آدم کے بیٹھے ہوئے تھے اور کل اجنہ کو انٹروڈیوس کراتے جبرئیل نے آدم کو ایک ایک جن کی کیفیت سے آگاہ کیا۔ پھر جبرئیل نے یہ تقریر کی۔ اے آدم

بہشتی اجتماع میں ایک جن بھی شریف نہیں ہے نہ کوئی
شاہ ہے نہ کوئی امیر ہے نہ رئیس ہے سوائے دھنیے
جلاہوں بھڑبھوجوں کنجڑوں بھٹیاروں کے اور
کوئی نہیں ہے ہمارا رب ایسا بلک نواز ہے کہ ان ہی
لوگوں کو انکی خوش اعمالی کی وجہ سے بہشت میں ڈالا
ہے اسکے ہاں حسب نسب کی ضرورت نہیں ہے وہ
صرف اعمال دیکھتا ہے اور اسکے مطابق سزا دیتا ہے

آدم - ایمیں کوئی بھی شریف ہے یا سب وہ لوگ
ہیں جو پہلے زمانہ زندگی میں رذیل تھے -

جبرئیل - یہ دو شخص جو پہلے آپ سے آکر ملے تھے
ایک شاہ تھا اور دوسرا اسکا وزیر بعد ازاں جتنے
بیٹھے ہوئے ہیں سب نیچ ہی قوم ہے گو اب انہیں
بڑے بڑے مدارج حاصل ہوگئے ہیں یہ سنکر آدم کی
طبیعت نفرت کر گئی اُسے گوارا نہوا کہ وہ ان رذیلوں
میں (گو اب وہ سو شریفوں کے ایک شریف تھے)
بیٹھے وہ ہر چند چاہتا تھا کہ میل خاطر ہویدا نہو لیکن آدم
سے ضبط نہو سکا اور اسنے جبرئیل فرشتہ سے کہا اب
میرا جی اپنی جائے قیام پر چلنے کو چاہتا ہے جبرئیل
اُسیوقت اُٹھ کھڑے ہوئے اپنے دونوں پر کھولے
اور آدم کو اسکی بہشت میں پہنچا دیا رخصت ہوتے
وقت آدم سے یہ نصیحت کر دی آئندہ سے کبھی ایسا نہو
کہ مرحوم بندوں کی طرف سے ذرا بھی نفرت تمہاری
طبیعت میں آوے خدا نے جنہیں عزت بخشی ہے
تم کون ہو جو اُنسے نفرت کرتے ہو - جبرئیل نے
یہ نصیحت آدم کو اپنے طور پر کی الفاظ میں گو کسی قسم کی
درشتی تھی لیکن لہجہ شیریں تھا - آدم نے شکریہ کے
ساتھ جبرئیل فرشتہ کی اس نصیحت کو سن لیا اور دل سے
ممنون ہوا پھر اسکی توجہ اپنے عیش فراغت کی طرف
مبذول ہوئی اور جبرئیل اس سے رخصت ہوکر چلا گیا
یہاں تو یہ کیفیت آرہی تھی اور وہاں شیطان اپنی گھات
میں لگا ہوا تھا - اس نے یہ موقع بہتر دیکھا اور وہ
سانپ بنکر پوشیدہ بہشت میں پہنچا - تین دن تک
بہشت میں رہا چوتھے دن آدم تنہا سیر کرتا ہوا ادھر
آنکلا سانپ پر نظر پڑی کہ سبزہ میں آہستہ آہستہ
رینگ کر چل رہا ہے آدم یہ دیکھکر ٹھیر گیا اور اسے تعجب
ہوا کہ یہ کیا شے ہے اور یہاں کیونکر آگیا پھر آدم سانپ
کے پاس گیا اور کہا تو کون ہے اور تیرا یہاں گذر کس طرح ہوا

شیطان (بصورت سانپ) تعجب ہے اے آدم
کہ تو نے مجھے نہیں پہچانا میں تیرا بشیر ہوں یعنے تجھے بشارت
دینے آیا ہوں -

آدم - خوش ہوکر - مجھے بشارت دینے آیا ہے
وہ کونسی بشارت ہے تو بہت جلد اسکو مجھ سے بیان کر -

شیطان (بصورت سانپ) آدم جلدی نکر تو میرے
پاس بیٹھ جا اور مجھ سے میرے رام کہانی سن پھر میں
تجھے بتاؤنگا کہ وہ بات کونسی ہے تاکہ تو بھی خوش ہو جاوے
اور تجھے بھی معلوم ہو کہ میرا یہاں آنا خاص اس بشارت کے لئے

آنا تیرے لئے کتنا مبارک تہا۔
یہ سُنکر آدم اس کے پاس بیٹھ گیا اور دونو کی باتیں ہونے
لگیں۔ پہلے اسکے کہ ہم شیطان اور آدم کی باتوں کا
تذکرہ کریں شیطان کے بہشت میں پونچنے کی بات
تحریر کر دیتے ہیں کہ کس ترکیب سے شیطان بہشت
پونچا۔ جیسا کہ شیطان کے لئے حکم ہوا تہا اسے ہم پہلے
لکھ چکے ہیں کہ شیطان ربانی کالج کی حدود میں آ سکے
نہ کوئی فرشتہ اس سے مل سکے اور نہ وہ آیندہ کسی سے
ملے اس صورت میں بہشت میں چلا جانا شیطان کے
لئے ایک ناممکن امر معلوم ہونے لگا سوچتے سوچتے شیطان
نے یہ تدبیر نکالی کہ بہشت کے جانوروں سے آشنائی
کرنا چاہئے اور ان کے وسیلہ سے وہاں پونچکر آدم کو
معتوب باری بنانا چاہئے۔ چنانچہ اس نے مور سے
ملنے جُلنے کی رسم پیدا کی۔
بہشت میں سوائے مور کے اور کسی جانور کو حکم نہ تہا
کہ وہ وہاں جائے اور اس باغ جنت میں بے ذیل
کے پہل کہائے اور وہاں کی مصفا نہروں سے پانی
پیئے دودہ اور شہد چرائے۔ وجہ یہ تہی کہ مور آدم کو
اپنے خوشنما ناچ سے خوش رکہتا تہا۔ یہ ساری آدم
ہی کی خاطر تہی کہ اسکے لئے مور کو بہی اجازت ہو گئی
تہی کہ وہ جا کر آدم کو خوش کیا کرے۔ جب تک آدم
کی خوشی رہتی مور بہشت میں رہتا اور جب وہ اسکے
ناچ سے مسرور ہو جاتا تو رخصت ہونے کی اجازت دیتا

مور کا نشیمن شیطان کے قریب جانب غرب تہا
تمام تدبیروں کے اُتار چڑہاؤ سوچ کر شیطان مور کے
پاس گیا اور اس سے عاجزانہ طور پر سلام مجرا کیا۔
مور۔ اہا آپ کہاں اچہے تو ہو آج تو برسوں کے بعد
تمہیں دیکہا ہے کہو تمہاری کیا کیفیت ہے اب کیا کرتے
شیطان۔ آنکہوں میں آنسو بہر کر اور ٹوٹے ہوئے
لہجہ میں۔ میرا حال نہ پوچہو جو کچہہ میری کیفیت ہے
وہ ناگفتہ بہ ہے۔ میری وہ نوبت ہے کہ خدا دشمن
کی بہی نہ کرے (رو کر اور ہچکیاں بہر کر) مجہے جس جگہہ رکہا
گیا ہے وہ مقام جسقدر تنگ تاریک ہے اسی قدر
غلیظ اور ناپاک ہے کوئی لمحہ ایسا نہیں جاتا کہ مجہے
تکلیف نہ ہوتی ہو اور آرام ملے بس اور کیا پوچہتے ہو
مور۔ ہمدردانہ طور پر۔ کیوں آپکی طبیعت کیسی ہے
اتنے پریشان کیوں ہوتے ہو میں نے عموماً تمہاری
متانت طبع اور سنجیدگی اور مطمئن طبیعت کی تعریف
سُنی ہے اس کے خلاف مینے تمہیں ایسا پریشان
پایا ضرور کوئی عظیم الشان صدمہ تمہیں پہنچا ہے
شیطان۔ ایک چیخ مار کر اور اپنے آنسو اپنی دُم
سے پوچہکر۔ (پہلے بڑی دیر تک ہچکیاں لیتا رہا آخر
اپنی ہچکی بمشکل تہام کر) شعر

چہ مے پرسی ز من حالِ دلِ غمدیدہ ات چوں شد
دلم شد خون خوں شد آب آب از دیدہ بیروں شد

مور۔ اچہا سی ہمدردانہ لہجہ میں۔ تفکر کی بات

بھی ہوگی یا خود بخود غموں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں
اور پھر تمہارا امداد دینے والا کوئی نہیں ہے۔ تم
اپنی پوری پوری حالت سے مجھے آگاہ کرو۔ بھائی
شیطان جو کچھہ مجھسے ہو سکیگا میں کرنیکو موجود
ہوں۔ یہ باتیں سور کی جب شیطان نے سنیں
وہ دل میں بہت خوش ہوا اور اس نے سمجھہ لیا کہ
میرا یہ افسوں اسپر کارگر ہوگیا۔ بظاہر شیطان
اب بھی ہچکیاں بھر رہا تھا اور اپنی حالت ایسی غمزدہ
کرلی تھی کہ گویا ایسا مغموم دنیا میں کوئی پیدا ہی نہیں ہوا
جوں جوں شیطان اپنی یہ غمناک صورت بناتا جاتا
تھا سور کے دل میں ہمدردی کا جوش موجزن ہوتا جاتا تھا
اور اسکی کیفیت دگرگوں ہوتی جاتی تہی سور نے جب شیطان
کی اور بھی مضطرب حالت دیکھی تو وہ یہ گویا ہوا۔
تیری اس حالت سے میرا کلیجہ پھٹا جاتا ہے اور میں
بیتاب ہوا جاتا ہوں اگر تو اپنے کو تسکین دیگا تو میری
حالت تباہ ہو جائے گی۔
شیطان کو جب قطعی یقین ہوگیا کہ سور اپنے قابو
میں ہے تو اسنے سخت درد کے لہجہ میں یہ کہا گویا
یہ اسکی حالت کا مقدمہ تہا۔ **اشعار**

ہوں وہ تقدیر کا پورا کہ جہاں کی تکلیف
میری غمخوار و انیس اور میری یار خلوت
ہے مصیبت کو وہ الفت کہ خدا کی ہے پناہ
اک گھڑی بھر بھی نہیں مجکو وہ دیتی فرصت
وہ زباں لاؤں کہاں سے کہ مصیبت مدعے
اسکو ہوتی ہے بہت اپنے بیاں سے رقت

یہ کہکر شیطان پھر ہچکیاں بھرنے لگا اور تھوڑی دیر
کے بعد یہ کہا۔ خنابا اے ہمدرد سور تو جانتا ہوگا
کہ آدم کے سجدہ نکرنے پر میری کیا گت بنائی گئی میرے
نوری کپڑے پھیر لی اور وہ خلعت بہنے سے اتار لئے گئے
مجھے میرے شاگردوں کے سامنے ذلیل و خوار کیا گیا
میرا قدیمی عہدہ چھین لیا گیا اور میری گذشتہ خدمات
کا ذرا بھی لحاظ نہ کیا گیا اور مجھے سخت بے عزتی کے ساتھ
نکال باہر کر دیا اور مجھے ایسی جگہہ پٹک دیا گیا کہ جو ہرگز
میرے شایان شان نہ تہی خیر خدا کے آگے کون
دم مار سکتا ہے میں نہایت صبر اور تحمل سے اس مصیبت
کو سہتا ہوں جو مجھپر خواہ نخواہ ڈالی گئی ہے اپنی اسی
مصیبت اور سختی کی حالت میں میں تیرے پاس آیا
ہوں اسلئے کہ تجھہ ہی میں سے کسی قدر ہمدردی کی
بو آتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تو ہی میری دادرس
بندھائیگا۔
سور نے جب شیطان کی یہ دردناک کہانی سُنی اسکی
آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور وہ بیتابانہ حالت میں
یہ کہنے لگا کہ میں نے اسکا غل و شور سنا تو تھا مگر چونکہ
میرا اس سے تعلق نہیں ہے اسلئے اسکی مفصل کیفیت
دریافت کرنے کی مجھے ذرا بھی دلچسپی نہ ہوئی۔ جو کچھہ
تو نے بیان کیا ہے اس سے پہلے میں نے اسکی بابت کچھہ نہ سنا تھا

اور رخساروں پر پیار سے ہاتھ پھیر کر) تو گھبرا نہیں مجھے
بالکل اپنا ہی خادم سمجھ ہو۔ مجھے ہرگز کسی بات سے انکار
نہوگا اب تو آزادی سے کہہ کہ مجھسے کیا چاہتا ہے۔

**شیطان۔** ہچکیاں بھر بھر کر اپنی جھرجھری آواز
سے۔ میں اسے سب سے زیادہ ہمدرد مور اور کیا
چاہ سکتا ہوں صرف تجھسے یہ التجا ہے کہ آیا میری
کوئی صورت بہشت میں چلنے کی نکل سکتی ہے۔

یہ سنکر مور دم بخود ہو گیا اگر کاٹو تو خون نہیں اسکے
ہوش اڑ گئے کہ یہ صورت کیونکر نکل سکیگی شیطان نے
بھی اسے فکر کرنے اور سوچنے کی اجازت دیدی اور
آپ بھی اسکے ساتھ گرنگی ہڑپ کھیل گیا۔ غیر معمولی
وقفہ تک مور خاموش رہا اتنی دیر تک سنسانی مور کے
دل پر حکمرانی کرتی رہی آخر مور نے سر اٹھایا اور
کہا اے پیارے شیطان تو جانتا ہے کہ یہ وقفہ
کیوں جواب دینے میں ہوا؟ وجہ صرف یہ ہے کہ تیری
مصیبت کا نقش میرے دل پر ہو گیا ہے اور میں
خوب سمجھ گیا ہوں کہ تجھپر بیشک ظلم ہوا یہ درخواست
پر تو مشکل ہے اسمیں جان جوکھوں کا معاملہ ہے
لیکن میری کمبختی آجائیگی۔

**شیطان۔** اپنی سنجیدہ اور نہایت متین صورت
بنا کر۔ او ہو پیارے مور تو کس فکر میں گیا کیا تو نے
مجھے ایسا گیا گزرا سمجھ لیا کہ میں کوئی تدبیر نہ کر سکونگا کہ ہم
دونوں پر مطلق آنچ نہ آنے دے تو یہ خوب ہے سمجھ لے کہ صرف
تیرا سہارا ملنا مقدم ہے پھر تمام عمر کسیکو کان و کان
خبر نہیں ہو سکتی کہ شیطان بہشت میں کب جاتا ہے
اور کہاں رہتا ہے۔ اسکا تو تو مطلق خیال نکر دے اس بات
کو صرف میرے ذمہ رکھ اسکا اطمینان میں تیرا کر دونگا
صرف تدبیر تو سوچنی ہے کہ میں کس طرح وہاں جا سکتا ہوں

**مور۔** پریشان صورت بنا کر اور کسیقدر ملتجیانہ لہجہ
میں۔ دیکھ میری عزت اور اسکے بعد جان تیرے
ہاتھ میں ہے ایسا نہو کہ مجھے چشم زخم پہنچے۔ بیشک
تیری ہمدردی اور [illegible] نے گرویدہ کر دیا ہوں لیکن
اسی حد تک کہ میرا اور تیرا بال بیکا نہو ورنہ اگر میں نے
تیری بیکسی اور ہمدردی پر ذلت و خواری کا حصہ لیا
تو سمجھ لو پھر بات ہی کیا ہوئی۔

**شیطان۔** بے پروایانہ صورت بنا کے

پہلے سے منوڑا تو کبھی اسکا خیال نہ کیجیو بیں سمجھتا ہوں کہ
یہ باتیں تو بالکلیہ میرے ذمہ پر چھوڑ دے گو میرا
جسم جاتا رہا لیکن مجھ میں علم و عقل و فہم و فراست تو
ابھی اسیقدر باقی ہے یہ میرے بائیں ہاتھ کے داؤ ہیں
نہیں یہ عمر (ڈاڑھی پکڑکر) میں نے لہو و لعب میں تو
نہیں گزاری ان باتوں کی فطرت کو میں بغیر تیرے
سمجھائے خوب سمجھتا ہوں۔ اس خیال کو اپنے دل سے
بہلا دے اب یہ تدبیر بتا کہ میں بہشت میں پہنچ کیونکر سکتا
ہوں۔ ہاں یہ بات سمجھنے کی ہے اور اسپر غور و فکر کے
بعد کچھ کہنا چاہئے۔ اسمیں میرا قافیہ بھی تنگ ہے
تیری فہم سلیم میں اگر کچھ آوے تو تو بیان کر دے میں
خوشی سے اسپر عملدرآمد کرنیکو موجود ہوں۔

**شیطان۔** کیا میں آدم کی صورت بنکر چل سکتا ہوں
کوئی فرشتہ یہ ہرگز نہ پہچان سکے گا کہ میں آدم نہیں
ہوں اور پھر جب بہشت میں پہنچ جاؤنگا تو وہاں
کوئی اور روپ بدل لونگا یا اسی برن میں کہیں نہ کہیں
چھپ چھپا کر بیٹھ جاؤنگا صرف غرض یہ ہے کہ کوئی
طریقہ وہاں پہنچ جانیکا نکل آے بس پھر میدان
ہمارے ہاتھ میں ہے۔ دیکھ ہم کیا کرتے ہیں۔

**مور۔** مضطربانہ لہجہ میں۔ یہ تو نے خلاف عقل
تدبیر سوچی ہے اس صورت سے تو ہرگز نہیں پہنچ سکتا
اسلئے کہ بہشت کے دروازہ پر فرشتے پہرہ دیا کرتے
ہیں اور انہیں یہ بھی تحقیق ہے کہ آدم کبھی باہر نہیں

نکلتا اور جب روزمرہ تیری آمد و رفت رہیگی تو کیا کوئی
بھی بھید کا پہونا یہ دریافت نہ کریگا کہ آدم تھوڑی دیر
بہشت میں رہکر کہاں چلا جاتا ہے۔ جتنی تیری سمجھ
کی حد ہے تجھے اپنی عقل و فہم کا بہت دعوے ہے
لیکن یہاں تیری عقل سلیم بالکل زائل ہو گئی۔ تو گھبرا
نہیں گھبراہٹ میں کوئی بات نہ کر بلکہ یہ بات غور کرنے اور
سمجھنے کی ہے پہلے خوب سمجھ اور بعد ازاں دل میں جانچ
اور پھر کچھ ان باتوں سے جو تو کر رہا ہے کوئی نتیجہ بھی
نہیں نکل سکتا۔

یہ سنکر شیطان اتنا خفیف ہوا کہ ربانی کالج کی ہیڈ ماسٹری
سے بھی نکل کر اتنا خفیف نہ ہوا تھا اسنے اپنے دل ہی
دل میں اپنے کو نفریں کی اور مور کی خداداد عقل سے
خوف کھانے لگا اسے ڈر یہ ہوا کہ جب یہ ایسا عقلمند ہے
تو کہیں میرے فریب کو نہ تاڑ جائے اور پھر بنا بنایا دھندا
سارا ملیامیٹ ہو جائے۔ کچھ دیر مور کی یہ باتیں سنکر
خاموش رہا اور پھر رو کر گڑگڑا کر سخت دردناک لہجہ میں
یہ گویا ہوا، جو کچھ میں نے عرض کیا ہے یہ واقعی تہا
اضطراب میں تہا آئندہ سے میں معافی کا خواستگار ہوں
اب کبھی ایسی بات زبان سے نہ نکلیگی اس سے خاطر جمع
رہے مد سر کے مجھے اسکا بھی علم نہ تہا کہ بہشت کے
دروازہ پر فرشتوں کا پہرہ رہتا ہے اسلئے کہ میرے
زمانہ میں بہشت آدم کا دروازہ کہلا ہی رہتا تہا مجھے
کیا خبر کہ وہاں کیا ہوتا ہے میری اس نا تجربہ کاری کی

باتوں سے تجہیں جو کچہہ تکلیف ہوئی ہے اسکی میں
ان لفظوں میں معافی مانگتا ہوں کہ جو میری نہ تہاری
زبان میں پیدا کی گئی ہیں (گڑگڑاکر) اے میرے
سچے ہمدرد کیا تو مجہے معاف کریگا میں تیرا عاجز دوست
ہوں میرے اس گزشتہ مرتبہ اور موجودہ ردی حالت
پر غور کرنے کے بعد مجہپر رحم کہا دیکہہ تو سہی کہ میں
کیسا قابل رحم ہوں ۔

مور ۔ کسیقدر درشت تقریر سے خفیف ہوکر۔
تو اتنا کیوں گہبراتا ہے جو کچہہ میں نے تجہسے کہا تہا جوش
اور ہمکانے کے طور پر نہ کہا تہا بلکہ محض ہمدردی
کی نظر سے کہا تہا میری محبت کا اپنے ساتہہ تو اندازہ
کرسکتا ہے کہ میں یہ بہی نہیں چاہتا کہ تیری زبان سے
یہ بے نتیجہ باتیں نکلیں ۔ اور یوں میں تجہسے کہہ چکا
کہ میں تیرا رفیق ہوں یہانتک کہ تجہسے ہمدردی کرنیکو
تیار ہوں کہ اگر تیری مصیبت کا حصہ میں بٹا سکوں
تو اسکے لئے بہی میں موجود ہوں ۔

شیطان ۔ خوش ہوکر اور گہگہیا کر ۔ نہیں خدا نکرے
کہ تو مجہہ کمبخت کی بدنصیبی کا حصہ دار بنے تو نے یہ جو کہا
کیا کہ گویا بن ہی گیا اور مجہے بے داموں خرید لیا ۔

مور ۔ جو کچہہ تو کہتا ہے یہ تیری بزرگی ہے لیکن
میں تو یہ سمجہتا ہوں بشرطیکہ تو بہی اسے قبول کرے ۔

شعر
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

شیطان ۔ ہاں ہاں جب تو یہ سمجہتا ہے تو میرا پہلے
ہی سے یہ خیال ہے کہ ہم ایک جان اور دو قالب ہیں

مور ۔ یہ امر تو طے پا گیا اب یہ بتا کہ تو نے کچہہ بہشت
میں چلنے کی کوئی اور معقول تدبیر بہی سوچی ۔ شیطان
یہ سنکر چکرایا کہ اگر پہلے کی طرح بے سوچے سمجہے کچہہ کہدیا تو پہر
سوائے ذلت و خواری کے اور کچہہ نہوگا تہوڑی دیر
خاموش رہا اور پہر جب تفکر سے منہہ نکال کر گویا
ہوا ۔ میں نے اس تدبیر کے ہر پہلو پر غور کیا بڑی جدوجہد
میں صرف ایک بات سمجہہ میں آئی ہے اگر تو اجازت دے
تو میں کہدوں اگر اس رائے کا کچہہ وزن ہوگا اور وہ
کسی پلہ کی ہوگی تو پہر اسی کے سایہ میں ہمارا کام بنجائیگا
کچہہ بات ہی نہیں ہے اور جو وہ پہلی سی بات کیطرح
محض بے بنیاد ہوئی تو پہر تجہپر دارومدار تدبیر سوچنے
کا بہی رہیگا ۔ صرف تیرے حکم کا تابع ہوں بلا اجازت
ہوگی عرض کرونگا نہیں [illegible] بیٹہا ہوا ہوں

مور ۔ بہت خوشی سے اجازت دیجاتی ہے کیونکہ یہ
ہمارا فرض ہے کہ باہم ایک دوسرے کی رائے پر جرح
قدح کریں خوب بحث کریں اور جب بڑی بحث مباحثہ
کے بعد کوئی امر طے پاجائے اسپر عمل کریں پہر بہی
اگر ارادہ میں ناکامی رہجائے تو یہ معاملہ ہی ایسی کی
تیسی میں جائے ۔ تو یہ نہ کہہ کہ اگر میری دوسری
رائے تسلیم نہوگی تو پہر میں قفل دیلونگا بلکہ یہ سمجہہ
کہ چاہے جو کچہہ ہو جائے کبہی خاموش نہو ہم تم

دو تو آزادانہ باتیں کیسے ہو یہاں کچھ تو قتل آزادی کا اندیشہ نہیں ہے ہاں اسقدر ہے کہ جہاں تک ممکن ہے گفتگو کرنے کے وقت کہونا نہ چاہیئے لے اب کہہ کونسی تدبیر تو نے سوچی ہے۔

**شیطان** - میری سمجھ میں تو صرف یہ آیا ہے کہ میں مور بن جاؤں اور تیرے ساتھ آزادی سے بہشت میں چلا چلوں کوئی بھی نہ روک سکیگا۔ اس سے بہتر تدبیر بہشت میں داخل ہونے کی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

**مور** - شاباش یہ تدبیر تیری کچھ وزن رکھتی ہے مگر شاید تو بہشت آدم کے قواعد منضبط سے واقف نہیں ہے وہاں رزولیوشن ہو چکا ہے کہ سوائے ایک جانور کے دوسرا جانے نہ پائے اگر یہ بات نہ ہوتی تو تیری یہ تدبیر بہت اچھی تھی۔

ادہر مور نے یہ کہا اور ادہر شیطان کے پران خشک ہو گئے اسے یقین ہو گیا کہ کوئی تدبیر داخلہ بہشت کی نہیں نکلے گی مایوسی کی زردی اسکے منہ پر چہرہ پر اور چھا گئی - اور حیرانی کی بھری ہوئی نظروں سے مور کی طرف دیکھنے لگا اس کے چہرہ اداسی نے اپنی قوت سے حملہ کیا تھا اسکا دل ٹوٹا جاتا تھا آدم سے انتقام لینے کا جوش دل ہی دل میں بجھا چلا جاتا تھا - مور نے شیطان کی اس ہیئت کذائی کو دیکھ لیا اور وہ سمجھ گیا کہ شیطان مایوس ہو کر ہمت ہار رہا ہے - مور نے اپنی اسی ہمدردانہ طبیعت کے سایہ میں یہ تقریر کرنی شروع کی (آنکھوں میں آنسو بھر کر) یہ میں خوب جانتا ہوں کہ تیرا دل ٹوٹا ہوا ہے تیرے ارادے تیری ناکامی سے پست ہو رہے ہیں تیرے بلند پرواز خیالات شکستہ پر پرند کیطرح اڑتے ہیں مگر ناکام پھر پھرا کر نیچے گر پڑتے ہیں اور بربار انکو دیکھکر یہ زبان سے نکلتا ہے -،،

**شعر**

قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

پھر بھی تجھے چاہیئے کہ تو اپنا آپ ڈھارس دینے والا بنے اپنی طبیعت کو مستقل کر اپنے پریشان خیال کو جمع کر کیونکہ جو کچھ تو چاہتا ہے وہ کوئی معمولی اور سرسری بات نہیں ہے کہ چشم زدن میں بے سوچے سمجھے حاصل ہو جائے بلکہ یہ کام بہت بڑے ہیں ان میں عزت اور جان کا ضرر ہے اگر تو اپنا دل یوں ہی توڑ دے گا تو پھر کامیابی کی امید نہ رکھیو۔

**شیطان** - میں بھی یہ خوب سمجھتا ہوں لیکن پریشان اسلئے ہوتا ہوں کہ جو کچھ میرا سرمایہ عقل تھا وہ تو میں اس تدبیر کی نذر کر چکا اگر تو بھی اسے میرے سچے ہمدرد میری طرح فیل ہو گیا تو جو کچھ اپنی زندگی کی تدبیریں نکالی تھیں وہ سب خیرباد ہو گئیں تیری تو میرا زبانی اطمینان کر رہا ہے لیکن عملی اطمینان نہیں ہوتا دو باتیں خواہ وہ بیڈھنگی ہی ہوں سکے عرض کی ہیں

تو ہی کوئی تدبیر بیان کر شاید کہ ہمیں بیضہ بر آرد
پر و بال عنقا گردد۔

مور - جو کچھ تیری سمجھ میں آوے وہ بہی کہدے
تاکہ پہر میں بہی اسمیں جان توڑ کر فکر کروں اور تجہے اپنی
عقل کے مطابق رستہ بتاؤں -

شیطان - اگر تیری یہی مرضی ہے کہ میں پوری
پوری اپنی فہم سلیم تدبیر سوچنے میں آزماؤں بہت اچہا
یہ کہکر شیطان نے غوطہ مارا اور بڑی دیر تک خاموش
رہا - جس پہلو پر غور کرتا تہا وہ ہی پہلو سے پوا د کہائی
دیتا تہا جس رستہ سے چلنا چاہتا تہا اسمیں بہٹکنے اور راہ
بہولنے کا اندیشہ تہا - تمام جہان کی باتوں کے آثار
چڑہاؤ دیکہے کوئی بہی ٹہیک نہ معلوم ہوا - کبہی اپنی
گزشتہ تعلیم پر تیں حرف بہیجتا تہا اور کبہی اپنی عقل سلیم
پر لعنۃ کرتا تہا اور کبہی اپنی تیز طبعی پر تہوکتا تہا اور کبہی
اپنے ذہن رسا پر تفو باد کہتا تہا - اسی کشمکش و پیچ میں بہت
دیر لگا دی مگر کوئی بات سمجہ میں نہ آئی - اپنی پشت
دست کاٹ کاٹ کہائی مگر ذہن نہ لڑا کہ میں آدم سے
اپنا انتقام کیونکر لوں - سوچتے سوچتے ایک بات
شیطان کی سمجہ میں آئی اور وہ یہ سوچتے ہی خوش ہوگیا
اسکے چہرہ پر شادمانی کا رنگ جلوہ دینے لگا اور
وہ ہنسکر یہ بولا - او پیارے مور ایک بات اور بہی
سمجہ میں آئی ہے اگر کہو تو بیان کر دوں -

مور - ہاں ہاں ضرور کہو جو کچہہ خیال میں آتا جائے
تر تر بیان کرتے جاؤ تاکہ ساری باتیں عیاں ہوجاویں

شیطان - میری یہ سمجہ میں آتا ہے کہ تم اپنے وقت
مقررہ پر جاؤ اور تہوڑی دیر کے بعد کچہہ بہانہ کرکے چلا
دوبارہ پہر پیچہے پیچہے مجہہ میں وہاں جاکر خوب سیر کروں شیطان بہا
اپنے دل کا ارمان نکالونگا - یہ سنتے ہی مور کے تو سن
میں مرچیں لگ گئیں اور شیطان کی اس ناتراشیدہ عقل
پر اس نے کئی بار لعنۃ بہیجی اسی غصہ میں زور سے شیطان
پر ایک لات رسید کی اور کہا کہ میرا تیرا کبہی ساتہہ نہیں
نبہ سکتا تو نے اپنی عقل و دانش کی جسقدر تعریف
بیان کی تہی وہ تیری اصل عقل سے سند نکلی لاحول
ولاقوۃ یہ سنتے ہی شیطان کے قدرتی ایک کوڑہ
چراغ سا لگا اور وہ تڑپ کر ہائے ہائے کرنے لگا
مور یہ سانحہ دیکہکر بڑا چکرایا کہ یہ کوڑہ کس شخص نے
اسے مارا چاروں طرف دیکہتا ہے لیکن کہیں پتہ
نہیں لگتا - شیطان بڑی دیر تک تڑپا کیا جب
اسے کچہہ ہوش آیا تو وہ رو رو کر یہ گویا ہوا -
میں نے تیرے پاس آکر پناہ پکڑی ہے اور تو نے مجہے
مدد دینے کا وعدہ کر لیا ہے تجہکو کبہی یہ نہیں
چاہیے کہ تو مجہسے یہ بدسلوکی کرے تو نے خود میرے
لات ماری اور دو تین لاتیں مار کے مجہے شایاں ہے اس لیے
کہ تو میرا ہمدرد ہے لیکن یہ نہ کر کہ تیرے حکم سے دوسرے
بہی مجہہ پر کوڑے بازی کریں یہ میں نے خوب غور کر لیا
کہ غرور کا سر نیچا ہوتا ہے ابہی میرے تجہسے اپنی عقل و

دانش اور فہم و فراست کی بابت بہت کچھہ کہا تھا اُسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ میں بالکل دیوانہ بن گیا لطف یہ ہے
کہ جب میں کوئی بات کہہ چکتا ہوں فوراً مجھے خود معلوم
ہوجاتا ہے کہ مینے نہایت نادانی کی یہ بات کہی ہے

موور - سوکر اور اپنی جرنیلی شیطان کے لبوں پہ رکھ کر
تونے جو سب سے زیادہ کم عقلی کی یہ بات کی مین بیچ
آپے میں نرہا اور بیتاب ہوگیا اسلیئے مینے اُچک کر
ایک لات رسید کی لیکن یہ نو بتا کہ وہ غیبی کوڑا کس نے
مارا جس سے تو تڑپ گیا اور تیرا بُرا حال ہوگیا - اسکا
مجھے بالکل علم نہیں ہے - واقعی تجھہ پر ظلم ہی ہوا
خیر آیندہ سے میں تجھے تدبیر کے سوچنے میں سبکدوش
کرتا ہوں لیکن اس غیبی کوڑے کی کیفیت تو مجھسے
ضرور بیان کردے میرا دل اسکی لاعلمی سے بہت بیچین ہے

شیطان - ایک چیخ مار کر اور آٹھہ آٹھہ آنسو رو کر
حیف صد حیف کہ تو ہی تو اس غیبی کوڑے کا باعث
ہوا اور اب مجھہ ہی سے دریافت کرتا ہے کہ وہ غیبی
کوڑا کیونکر لگا کس نے مارا اور مارنے کی کیا وجہ ہے -

موور - حیران و ششدر ہوکر اور خدا کو گواہ کرکے
نہیں تو بہ توبہ خدا اور مدشاہد ہے کہ مجھے اسکا مطلق
علم نہیں میں سچ کہتا ہوں اسکو یقین کرلے اور کوئی
وجہ شک کی بھی نہ رکھہ - شیطان کو یقین آگیا کہ
یہ کلمہ بیخبری میں اسکی زبان سے نکل گیا واقعی یہ بیچارہ
محض نابلد ہے چنانچہ بڑی دیر کے سکوت کے بعد

یہ گویا ہوا وہ جملہ کہ جسکا قوۃ ہے میرے لیئے سم قاتل
کا اثر رکہتا ہے جو شخص قیامت تک یہ کلمہ پڑہیگا وہ
وہاں ہیر گز نہوگا اور جو ہوگا بھی تو میں بہت پڑیگا
آیندہ سے اگر تو مجھپر رحم کہاتا ہے تو یہ جملہ کبھی اپنی
گفتگو میں استعمال نہ کیجیو -

موور - اگر قیامت تک سیپر یوں ہی حملہ درآمد ہوتا رہا
تو تیری کمبختی آجائیگی - اور تو سخت آفت میں مبتلا ہوگا

شیطان - مسکرا کر - نہیں یہ بات نہوگی ایک وہ
زمانہ آئیگا کہ لوگ اسے مضحکہ میں ڈالدیں گے پہر اسکا
اثر بہی مجھپر سے جاتا رہیگا -

موور - تجھے تمام آیندہ حالات سے اس طرح آگاہی
ہے کہ جیسے تیرے سامنے ہو رہے ہیں - اور پہر تو
رائے دیتے وقت یہ چھوکرا پن کیوں کرتا ہے -
تعجب کی بات ہے خیر پہر بہی میں تجھے تکلیف دینی
نہیں چاہتا تقریر کو طول ہوتا جاتا ہے اور کوئی بات
کام کی نہیں نکلتی اب اس طولانی تقریر کو بند کرتا ہوں
اور تجھے بہشت میں چلنے کی تدبیر بتاتا ہوں - میرا
بہشت میں جانے کا وقت بہی قریب آتا چلا ہے بس
وہ تدبیر ضرور کارگر ہوگی اسمیں ہرگز شبہ نہیں ہے
موور کا کلام ابھی ختم بہی نہونے پایا تہا کہ شیطان نے
لپک کر اسے گود میں اُٹھا لیا اسکے منہہ پر بوسہ دیا اور
یہ خوشامدانہ الفاظ زبان پر لایا اے میرے سچے محسن
اے میرے برحق حامی اے مجھہ بد نصیب شکستہ دل کی

ڈالرس بند ہوانے والے تو ہی میرا مرشد ہے اور تو ہی
میرا نجات دہندہ ہے تیرے سوائے میرا کوئی نہیں
میں سراپا تجھپر سے صدقہ ہو جاؤں میری جان تجھپر نثار

شیطان کی زبان پر ظاہر اگو یہ الفاظ تھے مگر دل میں
وہ یہ کہہ رہا تھا جاتے کہاں ہو بچہ ایسا ٹھیک بنایا ہے
کہ تم بھی اپنی لاتیں یاد کرو کہ کسی کے ماریں تھیں۔

شیطان اور مور کی باتیں ہو رہی ہیں

مور نے شیطان کی اس خوشنود خوشامد کی ممنونی
ظاہر کی اور بہشت میں لیچلنے کی یہ ترکیب بتائی کہ تو
سانپ بن جا اور ایسا پتلا سانپ بن کہ میں تجھے نگل جاؤں
جب بہشت میں پہونچونگا تجھے اگل دونگا جب تک میں
وہاں رہونگا تو سیر کرتا پھر لو۔ آتے وقت پھر میں
تجھے یوں ہی لیتا آؤنگا۔ یہ سنتے ہی شیطان بگڑ کو
کودنے لگا اور بے تکلفی اسنے ناچنا شروع کیا مور کو
ہزار بار مبارکباد دی اور کہا کہ اس سے بہتر تدبیر اور
کوئی ہو نہیں سکتی۔ قصہ مختصر شیطان سانپ بنا

مور نے اسے نگل لو بہشت میں لیکر پونچا پہرہ والوں
میں سے صاف گزر چلا گیا کسی نے یہ بھی نہیں دریافت
کیا کہ تیرے منہہ میں کے دانت ہیں۔ جب ایک تنہا
جگہہ پر پونچا شیطان کو اگل دیا وہ اپنے سیر کرتا پھرا
اور اپنے معاملہ کی تاک جھانک کرتا رہا۔
شیطان کی غرض بہشت میں جانے سے کچھہ سیر کی
نہ تھی بلکہ آدم سے انتقام لینا مقصود تہا مور بیچارہ
شیطان کی اس ترکیب سے محض نا آشنا تہا بعد ازاں
ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شیطان نے جتنی نادانی کی

باتیں کی تھیں یہ سب جانکر کی تھیں تاکہ حور یہ سمجھلے
کہ شیطان بہت بھولا ہے ورنہ شیطان حور جیسے
صدہا کو چرا چکا تھا - بھلا یہ ذات شریف کوئی بات
بیتاہنگی تھوڑے ہی کہنے والے ہیں تین دن کامل تو
بے نیل و مرام گذر گئے چوتھے دن شیطان ایک عجیب
کے درخت کے نیچے رینگ رہا تھا کہ اتنے میں آدم بھی ٹہلتے
ٹہلتے اُدھر جانکلے تو اسکی نگاہ یکایک سانپ پر پڑی
جو نہایت سہ خوشنما حالت میں رینگ رہے تھے -
آدم سانپ کو دیکھکر ٹہٹکا اور اسے تعجب ہوا کہ آج یہ
جانور کہاں سے آگیا لیکن اسکا رنگ ایسا خوشنما تھا
کہ آدم کا یہ تعجب توجہ سے بدل گیا جو اس نے سانپ
کی طرف رجوع کی اور پاس جاکر یہ گویا ہوا اے سانپ
تو بہشت میں کہاں سے آگیا میں نے اس سے پہلے تجھے
کبھی نہیں دیکھا - میں تجھے دیکھکر بہت خوش ہوا ہوں
مجھے امید ہے تو اپنے حال سے مجھے آگاہ کریگا -

**شیطان** (بصورت سانپ) یہ تو اے آدم سچ کہتا ہے
کہ پہلے یہاں مجھے نہیں دیکھا ہوگا میں آج ہی تیری خدمت
میں حاضر ہوا ہوں اگر تو اجازت دیگا تو میں چند لمحے
تیری زیارت کرکے چلتا بنونگا - میں دراصل جنوں
کی بہشت کا رہنے والا ہوں جب سے کہ تیرے ظہور
کی خبر سُنی تیری زیارت کا میں نادیدہ مشتاق ہوگیا تھا
لیکن میری مجال نہ تھی کہ اپنی آرزوئے دل کے مطابق
میں تیری زیارت سے مشرف ہو سکتا - خدا خدا کرکے
تیرا آنا اجنہ کی بہشت میں اتفاق سے ہو گیا میں یہ
خبر سنکر تیری پیشوائی کو چلا لیکن صدہا بہشتی اجنہ
نے مجھے رستہ ہی میں سے واپس پھیر دیا کہ آدم
بڑے جاہ و جلال سے جبرئیل کے پروں پر معہ
اپنی بیوی کے بیٹھکر آیا ہے تیری وہاں کیا گنتی ہے
تجھے وہاں جانا ہی کیونکر ملیگا کہ تو اجنہ کے پیروں میں
اپنے کو روندوانے کے لئے چلا جاتا ہے ہرچند میں نے
ان کی التجا کی اور ہاتھ باندھے کہ اگر ملاقات نصیب نہ ہوگی
تو میں انکی زیارت دور سے ترکر لونگا اسپر بھی انہوں نے
مجھے اجازت نہ دی اور وہ وہ باتیں کی کہ میری آس ٹوٹ
گئی اور میں شکستہ دلی اپنے گھر واپس پھرا - اے آدم تو
میرے نا امید درد اور جگر خراش یاوسی کا اندازہ نہیں
کر سکتا - جو کچھ میری کیفیت ہوئی میں ہی خوب جانتا
ہوں جنہوں نے میرا دل توڑا تھا اور مجھے نا امید واپس
پھیرا تھا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خود بھی ناکام ہوئے
اور تو خلاف امید قبل از وقت وہاں سے اٹھکر چلا
آیا - اگر تو چند روز جیسے کہ امید کی گئی تھی وہاں رہتا
تو میں کوئی نہ کوئی صورت نکال کر دور ہی سے تیری
زیارت کرلیتا - مگر میری تقدیر میں یہ زیارت
نہ لکھی تھی کیونکر حاصل ہوتی - ایکدن یا سوا دن
کے قریب تو وہاں رہا میں نے اس جگہہ کے جہاں
تو مقیم تھا کئی کئی چکر لگائے لیکن تو ہی باہر نہیں
نکلا اور ادھر میرے ہر ہر قدم پر یہ درد انگیز شعر نکلی

آمیز دل کی بجھا دینے والی صدا آرہی تھی۔ شعر

چلا ہے او دل رخصت طلب کیا شاد ماں ہوکر
زمیں کو سے جاناں رنج دیگی آسماں ہوکر

جب تو واں سے چلا آیا اور تیری زیارت کے کل سلسلے موقوف ہو گئے اور میرا مرض مایوسی ترقی پر ہوا تو ناچار میں نے بدرگاہ باری سخت رو رو کر التجا کی کہ اگر تو مجھے حکم دے تو میں وہیں بہشت ہی پر آدم کی زیارت کر آؤں بارے خدا نے میری دعا قبول کی اور مجھے تیری زیارت کے لئے حکم دیا اب تیری خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

میں ایک ناچیز ارذل مخلوق ہوں لیکن میری تیری عبودیت میں مناسبت ہو سکتی ہے جسکا تو بندہ ہے اسی کا میں بھی بندہ ہوں اگر تو مجھے بزرگانہ شفقت سے ہنسکر اور بخندہ پیشانی گفتگو کریگا تو میں علاوہ ایسے برتر اجنہ بہشتی سے سر بلند ہونے کے لازوال اور لا انتہا خزانہ متحقق شادمانی کا حاصل کرونگا اور اگر تو نے شفقت بزرگانہ سے دریغ کی تو میں شکستہ دل یہاں سے چلا جاؤنگا غالبا پھر مجھپر مایوسی اسقدر غالب آئیگی کہ میں رستہ ہی میں جان دیدونگا تیری ایک نظر رحمت کا طلبگار یہاں آیا ہوں ایسا نہو کہ یہاں سے ناکام واپس جاؤں تیری ایک نظر میں بیڑا پار ہو جائیگا اور تجھے کچھ تکلف نہ کرنا پڑیگا

بس یہی میری آرزو ہے اور یہی التجا ہے۔

میری زندگی اور موت گویا تیرے ہاتھ میں ہے۔

شیطان (سانپ کے بدن میں) کی یہ پراثر تقریر سنکر آدم اسکا لٹو ہو گیا اور اسے اسقدر سانپ کے یہانتک آنے کی خوشی ہوئی کہ وہ پھولا نہ سمایا سانپ کو مبارکباد دی اور شادمانی انگیز لہجہ میں یہ کہا،،

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

پھر یہ گویا ہوا۔ تیرا آنا یہاں مبارک ہو میں تیرے رنج اور شکستہ خاطری کی تلافی نہیں کر سکتا کہ تجھے میرے نہ ملنے سے ہوئی ہے تاہم میں تیرے اس جوش محبت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور تجھے یقین دلاتا ہوں کہ میں بھی تیری محبت کا تیری طرح شکار ہو گیا ہوں تو میرا آج سے دوست ہے اب تو بخوشی یہیں رہ چل پھر کھا پی اور مزے کر۔ اس سے زیادہ شیطان کو اور کیا چاہئیے تھا اسکی تذبذب طبیعت مطمئن ہو گئی اسکا گل قلب کھل گیا اور اب اسے یقین واثق ہو گیا کہ میں اپنی آرزو میں ناکام نہ پھرونگا۔

**شیطان**۔ سخت لجاجتانہ لہجہ میں گڑگڑا کر۔ ابا جان کئی بار سلام کے لئے آیا کر تو نے بیشک بالکلیہ میرے تمام رنج والم اور قابل مایوسیوں کی تلافی کر دی میری جان تجھپر فدا ہو تو بھی عجیب خلق مجسم پیدا ہوا ہے پاس اپنے ہی بٹھایا مجھے بخشی عزت وہ مجھے اپنی ہستی اور اصلیت کو دیکھکر کبھی یہ امید نہ تھی کہ حضور

جیسا عالی نشس والا جاہ بلند رتبہ شخص مجہہ ناچیز مردود مخلوق کی اتنی بڑی عزت کریگا میں سچ کہتا ہوں اے آدم اگر تو بے وفائی سے پیش آتا تو میں یہیں تیرے قدموں میں جان دیدیتا - کیونکہ مینے یہ سمجہہ لیا تہا کہ

نکلجائے دم تیرے قدموں کے نیچے ٭

٭ یہی مااحصل ہو مری زندگی کا ٭

مگر نہیں خلاف خیال تو نے میری آؤ بہگت کی مجہہ سے محبت پیش آیا مجہے اپنی خلیقانہ مہماں نوازی کا شرف بخشا کاش تیرے دیدار کا میں زیادہ آرزومند ہوتا تو ضرور کبہی کا شادی مرگ ہوجاتا - تیرے دیدار بازی کا شوق مجہے جبراً جینے پر مجبور کرتا ہے اور میں زندہ ہوں " یہ جادو آمیز تقریر اور یہ دل بہلانیوالا لہجہ آدم کی جان پر فریب کا جال بچہا رہا تہا - بیچارے آدم کا نہ ابتک کسی سے واسطہ پڑا تہا اور نہ اس نے زمانہ کا اتار چڑہاؤ دیکہا تہا بہولا بہالا نفس فریب و دغا سے پاک ایسی ایسی پیچیدہ باتوں سے محض آزاد شیطان لعین کے دم میں آگیا اور اسکی اس چاپلوسانہ گفتگو کا یہ جواب دیا -

تو مجہے ایسی ایسی باتیں سُناکر شرمندہ نکر اگر تو ایک درجہ میری ملاقات کا مشتاق ہے تو میں دس درجہ ہوں اس سے زیادہ اور نئے الفاظ میں میں اپنا عندیہ کیا ظاہر کروں مختصر یہ ہے کہ تو میرا آج سے ساتہی ہے تو ہمیشہ میرے پاس رہ اور بہ آرام اپنی زندگی بسر کر

پہر شیطان نے یہ سُنکر تین بار تین اُٹہاکر سلام کیا اور یہ مختصر درخواست کی کیا آپ اجازت دینگے کہ میں بہشت کی سیر کرلوں -

آدم - خوش ہوکر - کیوں نہیں ضرور لو آؤ میرے ساتہہ آؤ میں تمہیں بہشت کے اعلے اعلے درجہ کے مقامات دکہاؤں - یہ سُنکر شیطان دلبو... ساتہہ ہوگیا اور اب ہر مقام کی سیر کرنی شروع کی جب اُس موقع پر پہنچا جہاں گیہوں کا درخت تہا تو آدم رُک گیا اور سانپ سے کہا کہ اس درخت کے پاس جانے کا میرے رب کا حکم نہیں ہے -

سانپ - کیا یہاں جہاں جو گیہوں کا معاملہ ہے؟ یا کوئی خوف ہے؟ آخر کوئی بات تو ضرور ہوگی -

آدم - مجہے اسکا کچہہ علم نہیں ہے میرے رب نے فقط یہ حکم دیدیا ہے کہ تم اس درخت کے پاس نجانا اگر جاؤگے تو ظالموں میں سے ہوگے -

سانپ - یہ حضور صحیح فرماتے ہیں لیکن اپنے رب سے دریافت کرنے میں تو کچہہ ہرج نہ تہا -

آدم - مجہے ضرورت ہی کیا پڑی تہی کہ میں دریافت کرتا کسی چیز کی مجہے ضرورت نہیں ہے جہاں کسی کا مجہے خیال آیا اور وہ فوراً موجود ہوئی پہر مجہہ دریافت کرنے کی کیوں دردسری کروں وجہ کچہہ ہو میرے رب کا حکم ہے وہ گوناگوں مصلحتوں سے خالی نہیں ہے پہر میٹہے میٹہے کیوں دخل در معقولات

کروں اس طرح کی باتیں مجھے اچھی نہیں معلوم ہوتی۔

**سانپ** - مرحبا تیری سچی عبودیت اور اطاعت پر مرحبا کیوں نہو خدا کے مخصوص بندے ایسے ہی ہوتے ہیں کہ بغیر اسکی مرضی کے قدم نہیں اٹھاتے آپ کی یہی شان ہے اور بے شک تجھے اے خدا کے چاہیئے بندہ یہی چاہیے اگر تو اجازت دے تو میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس درخت کے پاس جانے سے صرف تجھے اور تیری بیوی کو منع کیا گیا ہے یا اور بھی کسی کو۔

**آدم** - تامل کرکے - نہیں صرف مجھے اور میری بیوی کو اجازت نہیں اور کسی غیر کے لئے میرے پاس کوئی ممانعتی حکم نہیں ہے -

**سانپ** - لرزاں لہجہ میں گڑگڑا کر - کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں اس درخت کے پاس جاؤں اسکا پھل توڑکر چکھوں کہ کس مزے کا ہے یہ سنکر آدم نے پہلے تو تامل کیا اور پھر یہ کہا کہ ہاں تو جا تو سکتا ہے لیکن اگر تجھے کوئی نقصان پہونچے تو میرا ذمہ نہیں ہے تو میرا پیارا مہمان ہے میں بس اسی قدر تجھے آگاہ کر دیتا ہوں -

**سانپ** - ہنسکر - اے آدم تیرا خیال کہاں گیا یہ محض خام خیالی ہے بھلا کہیں بہشت میں بھی ایسا درخت رہ سکتا ہے کہ جو کسی قسم کا نقصان پہونچائے محض ناممکن امر ہے یہ کبھی نہیں ہو سکتا - تو یہ تو بہ اسکا خیال بھی گناہ خدا کی کاریگری اور انتظام کے دامن پر دہبہ لگاتا ہے -

**آدم** - کسی قدر خفیف ہوکر - ممکن ہے کہ یہ خیال غلط ہو خیر تو نے اس درخت کے پاس جانے اور اسکا پھل کہانے کا ارادہ کر لیا ہے تجھے تھوڑی دیر میں آپ معلوم ہو جائیگا - میں تجھے اجازت دیتا ہوں اگر تیرا جی چاہتا ہے تو بیشک جا اور اسکا پھل توڑکر کہا معلوم تو ہو ناکہ اسمیں کیا بھید ہے - یہ سنتے ہی شیطان سرسراتا ہوا سیدھا گیہوں کے درخت کے پاس پہونچا دو تین بالیں اپنے دہن میں لپیٹ کر توڑ لیں اور انہیں آدم کے سامنے کہا گیا - کہاتے ہی جو سانپ نے جو رقص کرنا شروع کیا آدم حیران ہو گیا اور اسکی طبیعت میں بھی پہل کہانے کا لالچ پیدا ہوا شیطان سرخوشانہ حالت میں پیچ پہ پیچ ہوا گردش کرنے لگا اور یہ زبان پر لایا - اسکی لذت کی کیفیت میں کیا بیان کروں عجیب وغریب ہے اس میں کئی کئی مزے آتے ہیں جنکو میں لفظوں میں بیان نہیں کرسکتا اگر آپ خود چکھیں تو آپ کو کیفیت کہلے - آدم نے سانپ کی اس درخواست پر تامل کیا اور بڑی دیر تک کچھہ جواب ندیا خاموش سوچا کیا کہ کیا کرنا چاہیئے - اور کیونکر یہ میوہ کہایا جائے - سوچتے سوچتے غیر معمولی وقفہ کے بعد دبی زبان سے آدم نے یہ کہا - جی تو چاہتا ہے

مگر میرے رب کا حکم نہیں ہی کیونکہ اس پھل کو کھانا اوج

**سانپ**- اپنی لہجہ کو سنجیدہ اور نپا ہوا بنا کر-
مین تو جانتا ہون کہ کوئی ہرج نہین ہی- یہ مانا
کہ تیرے رب نے منع کر دیا ہی لیکن وہ منع کرنا اس بات
کی شہادت دیتا ہی کہ در پردہ تجھے اس کے کھانے کا
حکم ہے- ای آدم تو اگر اس منع کرنے کی فلاسفی پر
ایک غور کی نظر ڈالے گا تو تجھے بخوبی کھل جائیگا کہ اپنی
بے تکلفانہ محبت کا یہ امتحان ہی اُس نے منع کر کے تجھے آزمایا
ہے کہ آیا تو اُس سے غیریت کے ساتھ محبت رکھتا ہی
یا اس محبت مین اپناہت پائی جاتی ہے- تیرا اس
پھل کو کھا لینا یہ معنی رکھتا ہی کہ تو اپنے رب سے دلی اور
اصلی محبت رکھتا ہی اور اگر تو نہ کھائیگا تو اس سے
غیریت پائی جائیگی اور یہی تیرے بلند مرتبہ کا بہت
بڑا نقص ہے شیطان کی یہ سحر آمیز گفتگو سن کر آدم سر
دُھننے لگا اور اوسے یقین ہو گیا کہ جو کچھ یہ کہتا ہی وہ
ہی صحیح ہی باایں ہمہ اس کے اندام مین رعشہ پڑ گیا-
اُسکا دل درخت کی طرف قدم بڑھانے کو چاہتا
تھا لیکن نا معلوم اندرونی قوت سے باز رکھنے کی کوشش
کر رہی تھی اور وہ اندرونی قوت خدا کے حکم کا اثر
تھا جو ہنوز آدم کی رگون مین خون کے ساتھ دوڑ
رہا تھا —

**شیطان**- ای آدم تو جھجکتا کیون ہی کیا تو یہ
نہین جانتا "مردے مرد بہرہ کند بے خطر کند جلدی کر
دل لے اور مجھے سمجھا کہ تیری یہ جھجک کیون ہی اس اظہار کرنے
کی ضرورت نہین ہی کہ مین تیرا سچا ہی ہوا خواہ ہون
مین چاہتا ہون کہ تجھے سربلندی حاصل ہو اور تو
اپنے رب کے مخصوص بندون مین گنا جائے اور اس سے
بھی تو واقف ہی کہ پھل کھانے مین تیرا ہی سراسر فائدہ
ہے میرا اس مین کچھ نفع نہین ہی اگر تو نے پھل
کھا لیا تو مجھے کوئی تقرب باری نہین ہو جائیگی
اور اگر تو نے نہین کھایا تو مجھ پر کوئی آفت برپا ہوگی
محض تیری نفع اور تیری رب کے ساتھ تیری زبردست
یگانگت قائم کرنے کے لیئے مین تجھے کہتا ہون- مجھے یقین
ہے کہ تو میری بات کو بغور ملاحظہ فرمائیگا اور سمجھیگا کہ جو کچھ
مین عرض کرتا ہون وہ خلاف عقل نہین ہی- آیندہ
تجھے اختیار ہے تو میرا مربی ہی- جو کچھ مجھ سے بن آیا
تیری خدمت مین پیش کر دیا- تو اپنا نفع نقصان
بخوبی اس مین دیکھ لے +

شیطان کی یہ قہر آلود اور آدم کی جان پر آفت
برسانیوالی بجلی ایسی نہ تھی کہ آدم اپنے ارادہ مین
مستحکم رہ کر شیطان کو اس کے انتقامی قصد مین نا کام
رہنے دیتا- ایک پھریری سی آدم کو آئی اور وہ
درخت کی طرف جانے کے لیئے اوٹھ بیٹھا نصف رستہ
گیا ہو گا کہ پھر ایک اندرونی قوت نے آدم کے ارادہ
کے چلتے ہوئے گھوڑے کو خیال کی لگام سے ایک جھٹکا
دیا اور اسے واپس پھیر کر پھر اپنی جگہ بیٹھا دیا؟

پڑا۔ شیطان آدم کی طبیعت کا یہ اُتار چڑھاؤ
دیکھ کر ڈرا اور اُسے اپنی ناکامی کی صورت نظر
آنے لگی مگر شیطان نے آدم کو تھوڑی دیر کے لیئے
اپنے خیالات مین مستغرق چھوڑ دیا۔ آدم اپنے
دل مین صدہا قسم کے خیالات پکار رہا تھا کبھی اپنے
رب کی ممانعت پر غور کرتا اور کبھی شیطان کی
سحر آمیز نصیحت پر فکر کرتا یہ کشمکش آدم کی نازک
جان کے لیئے بڑا اثر کرنیوالی تھی شیطان تیز تیز
اور گہری گہری نظرون سے آدم کی طبیعت کے
اس اُتار چڑھاؤ کو دیکھ رہا تھا اُسے ہر ساعت
یہ معلوم ہو رہا تھا کہ ابھی ایک طرف رائے قائم نہین
ہوئی ہر لمحہ آدم کی رنگت پر طرح طرح کے رنگ
جلوہ دے رہے تھے جینے آدم کا تذبذب خیالات
کی پریشانی۔ قلب کی غیر مطمئنی دماغ کی سرگردانی
ہویدا تھی۔ جب اسی کشمکش و پیچ مین بہت
دیر ہو گئی تو ناچار شیطان نے پھر اپنی مہر سکوت
توڑی اور آدم کی طرف مخاطب ہو کر یہ گوہر فشانی
کرنے لگا "آج مجھے معلوم ہوا کہ مین بھی بڑا ہی
بدبخت ہون اور مین نے ایسا جرم کیا ہے کہ جسکی
سزا موت ہو سکتی ہے۔ یہ کہہ کر شیطان رونے
لگا۔ اور اسقدر رویا کہ اسکی ہچکی تک بندھ گئی۔
**آدم** نے اپنا خیال تو چھوڑ دیا اور اب شیطان کے
فکر مین ہوا کہ یہ بیٹھے بیٹھے کیون رونے لگا آدم کو
سنا یہ خیال گیا کہ شاید اس پھل نے شیطان کو مریض
کر دیا گھبرا کر دریافت کیا کہ تو اس قدر بیتاب کیون ہو گیا
تیری رونے کی وجہ کیا ہی کیا تیری کچھ درد ہوا یا تو یہان
بیٹھ کر گھبرا گیا یا پھل نے تجھے نقصان دیا۔

**شیطان**۔ اپنی اُسی رُوکھی آواز مین نہین
جتنی باتین کہ حضور نے فرمائین انمین سے کوئی بھی
بات نہین ہی مجھے اس خیال سے رونا آ گیا کہ مین تیرے
اس جانکاہ فکر کا باعث ہون بجای اسکے کہ مزے
مزے کی حکایتین سنا سنا کر تیرا دل خوش کرتا
اور مین تیرا بار خاطر بنگیا۔ اگر تیرا جی نہین چاہتا
تو یہ پھل نہ کھا لیکن خدا کے لئے یہ تو بتا کہ تو اتنا پریشان کیون
ہے۔ تیرا نورانی سُرخ و سفید چہرہ لحظہ بلحظہ صدہا رنگ
بدل رہا ہی۔ یہ بات جو تو نے اتنی گران تر کر لی ہی کچھ
بھی وزن نہین رکھتی صرف بحث یہ ہی کہ پھل کھانا
ہے یا نہین۔ نہ کھانے کی تیری پاس سوای معمولی حکم
خدا کے اور کوئی حکم نہین ہی جس سے قطعی فیصلہ ہو جائے
اس عرض کرنے کی بار بار ضرورت نہین کہ مین تیرا خیر خواہ
ہون کیونکہ اس بات کا تجھے بھی یقین ہے اور تو بھی خوب
جانتا ہے مطلب اس قدر ہے کہ اگر نہ کھائیگا پچھتائیگا اور
مایوس ہو کر تجھے یہ کہنا پڑیگا۔

**مصرعہ**

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

دو باتین ہماری آنکھ کے پیش ہین۔ ایک کھانا اور ایک نہ کھانا

جو کچھہ میں نے تقریر کی ہے اگر وہ ذرا بھی مغز رکھتی
ہے اور تیری سمجھہ میں بھی آگئی ہے تو تو بلا کھٹکے
اُٹھہ درخت کے پاس جا آزادی سے اسکا پھل
توڑ اور بخوشی نوشجان کر اور بخیت ہو اور اگر تجھے
کوئی بے بنیاد خوف ہو تو مت کرنا اور اپنا دل خوش کر
یہ تذبذب خواہ نخواہ کا ہیکا - طبیعت ہے ہی
نہیں چاہتی بعض وقت بری چیز کی طرف رجوع ہوتی
ہے اور اچھی سے نفرت ہوتی ہے پھر کسی کا دیا نہیں
آتا - آپ اس [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] چرچا کیا اور
اسے [illegible] کر [illegible] - نہیں سمجھ آتا ہے دنیا کسی کا دو

شیطان کی ایک تکرار نے آدم کے تذبذب کو
بالکل زائل کر دیا - اور وہ بآزادی اُٹھہ کھڑا ہوا پھل توڑ
اور خوب مزے لیکر چٹ کیا جب پھل کی لذت معلوم
ہوئی تو آدم نے شیطان کی ممنونی ظاہر کی اور کہا
کہ اگر تو میری اس پھل کے کھانے کی طرف رہنمائی نہ کرتا
تو میں اس مزے سے محروم رہجاتا - مرحبا اے طالع
بیدار من - تو اگر یہاں ٹھیر رہے تو میں اپنی بیوی
حوا کو بھی اس پھل کی لذت چکھاؤں -

**شیطان** - ضرور وہ محروم نہ رہجاے -

شیطان بصورت سانپ وہاں ٹھیرا رہا اور آدم
اپنی بیوی کو بلانے چلا گیا وہ دوسری طرف طوبے
کے سایہ میں پھل قدکا کر رہی تھی آدم اسے ساتھہ
لیکر اپنے رفیق سانپ کے پاس آئے -

سانپ نے اپنا پھن اُٹھا کر تپاک سے حوا کو سلام
کیا اور مزاج پرسی کی حوا نے بڑی عنایت و نوازش سے
جواب دیا

آدم اس درخت کا پھل کھا رہا ہے جسکے پاس جانے سے اسے منع کیا گیا تھا

آدم - تم جانتی ہو کہ میں نے تمہیں یہاں کیوں بلایا
حوا - نہیں میں اس سے ناواقف ہوں بظاہر یہ
معلوم ہوتا ہے کہ سانپ سے ملاقات کرنے کو بلایا
ہوگا -
آدم - مسکرا کر - یہ بھی غرض ہے اور بڑا مطلب
یہ ہے کہ تمہیں سامنے والے درخت کا پھل کھلاؤں
کہ جو اپنے مزے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا -
حوا - تعجب بھری نظر ڈال کے - یہ درخت یہ درخت
اس کے پاس ہمارے جانے ہی کا کب حکم ہے پھل کھانا تو کجا
آدم - جو کچھ خدا کا اسکے لئے حکم ہے وہ مجھے معلوم
ہوگیا اس سانپ کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اسنے
مجھے بخوبی سمجھا دیا بڑی رد و کد اور غور و فکر کے بعد
مینے کہا لیا اسلئے سوچنے اور بحث کرنے کی جگہ باقی
نہیں ہے تم جاؤ اور اس میں سے توڑ کر بخوبی کھاؤ
پھر مجھسے آکر کہو کہ کیا مزہ آیا - جب مرد کا یہ حال
تھا تو عورتیں تو پہلے ہی ناقص العقل ہوتی ہیں حوا
بے تکلف گئیں اور انہوں نے بھی وہ پھل کھایا
جب حوا بھی پھل کھا چکیں تو درخت نے جسکا پھل
توڑا گیا تھا جناب باری سے فریاد کی کہ میں بالکل
بے قصور ہوں شیطان کے بہکانے سے آدم اور
اسکی بیوی حوا نے میرا پھل توڑ کر کھا لیا - ادھر درخت
نے یہ آواز دی اور ادھر آسمان پر غل و شور مچا کہ
شیطان نے اپنا انتقام آدم سے لے لیا آدم نے
نافرمانی کی - یہ آوازیں سنتے ہی آدم اور حوا کے
ہوش اڑ گئے اور ادھر شیطان نے اپنی اصلی صورت
پر آکر آدم کو سلام کیا اور کہا کہ مینے تجھسے اپنا انتقام
لے لیا صرف تیری وجہ سے میں معتوب ہوا اور
اپنے عہدہ سے برطرف کیا گیا لیکن تو بھی اب بہشت
میں نہ رہے گا - یہ سنکر آدم کو غصہ آگیا اس نے
دوڑ کر شیطان کا گریبان پکڑ لیا اور کہا اے مردود
تو یہاں کیونکر آگیا اور مینے تیرا کیا قصور کیا تھا
تو نے خدا کی نافرمانی کی تھی جس سے تو راندہ گیا
میرا کیا قصور تھا اب تجھے اسکی سزا دونگا بلا سے میں
جنت سے الگ کیا جاؤں لیکن تجھے زندہ نہیں چھوڑنے کا -
شیطان - تو جانتا ہے جو کچھ کہ مینے تو اپنا انتقام
لے لیا - اب آگے جو کچھ بد سلوکی کریگا اسکا انتقام
پھر لونگا -
آدم - غضبناک ہو کر اور طیش میں بھر کر - ابے
تجھے مزا چکھاؤں کہ اس طرح انتقام لیا کرتے ہیں -
شیطان - مسکرا کر - ناک بھوں چڑھا کر - تو میرا
کر ہی کیا سکتا ہے میں تیری قدرت سے باہر ہوں
پہلے تو یہ بتا کہ مینے تیرا گناہ ہی کیا کیا ہے -
آدم - آنکھیں سرخ کر کے - یہ گناہ نہیں ہے
کہ تو نے مجھے فریب دیا اور دھوکا دیکر مجھے پھل کھلا دیا
شیطان - ہنسکر مگر اسکی ہنسی میں زہر ملا ہوا
تھا - میں تجھے درخت کے پاس زبردستی پکڑ کے نہیں لیگیا

پھل توڑ کر تیرے مُنہ میں نہیں دیدیا بلکہ بار بار تجھے
یہی کہا کہ یہ تو آزادی ہے کسی کا دینا نہیں آتا خواہ
تو کہا اور خواہ نہ کہا۔ پھر یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ تو اپنے
کھانے کا بوجھ مجھ پر رکھنا چاہتا ہے۔ اے حوا تو
اپنے خاوند کو سمجھاتی نہیں کہ اُس نے میرا گریبان پکڑ لیا
ہے اور یہ مجھے ملزم گردانتا ہے ؎ کیا ہنسی آتی ہے
مجھ کو حضرتِ انسان پر + فعلِ بد تو ان سے ہو
لعنت کرے شیطان پر + —

**حوا**۔ فریبی تو ہی بہت بڑا ہے سانپ کے بدن میں
تیرا آنا اور اپنا فریبی اشتیاق ملاقات کا ظاہر کرنا
اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ تو پھسلانے اور پھندانے
اور دھوکا دینے کے لیئے آیا تھا۔ اسکی سزا تجھکو ضرور
ملنی چاہئے —

**شیطان** ۔ اچھا بابا یہ بھی میں نے تسلیم کر لیا۔
میں سمجھ گیا کہ فریب ہی دینے کے لیئے آیا تھا پھر بھی تمہارا
ہی بڑا قصور ہے۔ تم نے اس پھل کو کیوں کھایا اور کیوں
تم نے خدا کے حکم کی نافرمانی کی۔ میں نے کئی بار کہہ چکا تھا
اے آدم تو محض آزاد ہے چاہے کہا اور چاہے نہ کہا
اتنی آزادی پر بھی آدم نے خدا کی نافرمانی اور
اُس کے حکم کو مات دی —

**آدم** ۔ اے ملعون تو چاہے جو کچھ باتیں بنا
میری اس غلطی کا بانی تو ہی ہے تیرا آزادی بتلانا
درحقیقت بہت بڑی ترغیب دینا تھا۔ یہ کہہ کر
آدمؑ نے ایک تھپڑ رسید کیا شیطان چکرا کر گرنے لگا
پھر آدمؑ نے اور بھی دو تین لاتیں مکّے۔ تھپڑ
گردنے۔ چپٹنے۔ ٹھوکریں۔ دھولیں۔ ڈُک۔ لپڑ رسید
کیئے۔ شیطان غل مچانے لگا۔ ہائے مجھے مار ڈالا۔ دوڑنا
دوڑنا۔ جب دھوا کر لیا۔ آدمؑ نے شیطان کو چھوڑ دیا
شیطان بڑی دیر تک بیہوش پڑا رہا جب اسے ہوش
آیا تو اس نے آدم سے یہ کہا۔ خیر آدم تو نے مجھے مارا تو بہتر
ہے میں بھی تیری اولاد سے ایسا انتقام لوں کہ تو بھی یاد

**آدم** ۔ میں نے اپنے دل کی بھڑاس نکال لی اب تو جانے اور
میری اولاد۔ جو تیری پھسلاہٹ میں آ کر تیری راہ پر چلینگے وہ
میری ناخلف بچے ہونگے اور جو تیرے پھندے میں نہ آئینگے
وہ ہی میری خلف الصدق فرزند ارجمند ہونگے اور ایسے
فرزندوں کی تعداد پیغمبر اسلام کی اُمت میں بہت ہوگی
تاہم مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے میرا یہ واقعہ
زبان زد عوام ہوگا تیرے دھوکے دینے کی داستان
اور میری نافرمانی خدا کے حکم سے پشت در پشت مشہور
چلی جائیگی دوسرے ان کو تنبیہ کرنے والے ان ہی میں سے
بھیجے جائیں گے اگر اس پر بھی وہ نہ سمجھینگے تو وہ جانیں
اور انکی قسمت۔ رونا تو اب بجا ہے کہ تو نے درحقیقت
مجھے تباہ کر دیا۔ ہائے افسوس کہ میں تباہ ہو گیا۔ یہ
گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے میں حضرت جبرئیل آ گئے اور
انہوں نے آدم سے یہ کہا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں
اپنے رب کا حکم تحریری سنا دوں۔ جو آپ کے اور آپ کی

بیوی کے لیئے دیا گیا ہی۔ جبرئیلؑ کی صورت گو ایسی غصیل و کریہ نہ تھی پھر بھی وکھا پن پایا جاتا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ جبرئیل کو بہت صدمہ ہے لہجہ اور آواز مین بھی شادمانی کی بو نہ تھی۔ آدمؑ نے نہایت افسردگی مین جواب دیا۔ ہم اپنے رب کا کلام سننے کے لیئے فراغ گوش ہین آپ بخوشی میری رب کا حکم مجھے سناؤ اور آگاہ کرو کہ اب میری لیئے کیا ارشاد ہی۔ یہ اجازت لے کر جبرئیل خدا کا حکم سنانے لگے اور آدم و حوا نے اس حکم کی طرف اپنے کان لگا دیئے وہ حکم بلفظہ یہ ہے ✤

ای آدم تو نے اپنے رب کی ایسی حالت مین نافرمانی کی کہ تو تھا اس وقت بالکل اپنے آپے مین ہم جانتے ہین اس بات کو صریح طور پر کہ بیشک شیطان علیہ اللعنۃ نے تجھے دہوکا دیا لیکن جو تو سمجھے لی تو اس بات کو دل اپنے مین کہ تیرا امتحان نہین ہو سکتا تھا نہ آتا جب تک شیطان تیری درمیان۔ اور نہ ورغلاتا تجھکو طرف منع کیئے گیئے درخت کے آج سے دیا ہم نے تجھے خطاب ظلوم اور جہول اور یہ قیامت تک تیری اولاد در اولاد رہیگا جاری۔ مگر اسمین سے ہم پیغمبر اسلام اور انکے صحابہ کو مستثنیٰ کرتے مین۔ ہوئے ہین ہم ناراض اس تیری نافرمانی سے۔ پس پایا جاتا ہی حکم تجھکو کہ نکالا گیا تو معہ اپنی بیوی حوا کے بہشت سے اور نہ رہنے پائیگا تو آیندہ اس پاک مقام مین زیادہ دیر۔ ہمارا مقرب فرشتہ آتا ہی لیکر ہمارا فرمان تیری پاس جو کچھ تجھے یہ حکم دیے اوس پر عمل کر تو بے کم و کاست۔ یہ سنتے ہی آدم و حوا کے ہوش اوڑ گیئے اور وہ سخت پشیمان ہوئے کہ ہم نے کیا ظلم کیا اور شیطان کے بہکانے مین کیون آگیئے۔ مگر اب پچتانے سے کچھ کام نہ چلتا تھا۔ آدم کو آخر یہی جبرئیل سے کہنا پڑا کہ جو حکم میرے رب کا میری لیئے ہوا ہی اس کے لیئے مین موجود ہون۔ جبرئیل نے آدم کے فوراً بہشتی کپڑے اُتار لیئے۔ اور بالکل دونو میان بیوی کو ننگا کر دیا اور کہا کہ تم بہشت سے صرف ایک چیز لیجا سکتے ہو۔ جو شی تمہین عزیز ہو وہ کہہ دو۔ تا کہ تمہین اجازت دی جا اوس کے لے جانے کے لیئے۔

**آدم** — مجھے یہ پتھر (ایک طرف اشارہ کرکے) عزیز ہے۔ کیونکہ سالہا سال سے یہ میرا سرہانہ رہا ہی۔

**جبرئیل** — بہت اچھا اس پتھر کو آپ اوٹھا لیجئے اور میرے ساتھ چلیئے۔ آدمؑ نے وہ پتھر اوٹھا لیا۔ اور جبرئیل کے ساتھ ہو لیئے۔ جبرئیلؑ نے آدم کو عرب کی اُس سرزمین پر اُتارا جہان آج کل اہل اسلام کا کعبہ بنا ہوا ہے۔ اور کعبۂ معظمہ کے جس شرقی کونہ کوشہ مین یہ پتھر آویزان ہے اُسی جگہ پھینک کر گرایا گیا تھا۔ جس کا ظہور ہنوز موجود ہے۔

آدم اور حوا دونون عرب کی سرزمین مین پہنچا دیئے گیئے۔

پھر جبرئیلؑ نے شیطان کو بلایا۔ کیا تو وہ زمانہ تھا ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

کہ جبرئیل بہت عزت کرتا تھا اور بات بات پر خوش ہوسئے دیتا تھا اور اب جبرئیل کی صورت کی عجیب کیفیت تہی غصے کے مارے چہرہ تمتمار ہا تھا حقارت آمیز نظروں سے شیطان کی طرف دیکھ رہا تھا اور گھڑی گھڑی جبرئیل کے غصہ کی شیطان کو دیکھ دیکھ کر یہ نوبت ہوتی تہی کہ لمحہ بلمحہ غصہ کی آگ بہڑک رہی ہے - اپنی اسی غضب انگیز حالت میں جبرئیل نے شیطان سے کہا ،، اے شیطان تجہے لعنۃ (سلام کے بدلے) پونہچے - تجہے حکم ہوا کہ تو ابہی دنیا کی طرف چلا جا اور وہاں تیرے رہنے جگہہ دریائے شور کے اس عظیم الشان ستون پر قرار پائی ہے کہ جسپر تیرا مکان مولود بنا ہوا تہا اور جسکو تونے ہی مسمار کیا تہا بلندی پر چڑہنے کی تجہے اجازت نہیں ہے خواہ تو کسی بدن میں ہوگا لیکن تیرا محسن فرشتہ ہی اسبات کی انجام دہی کے لئے مقرر ہوا ہے کہ وہ تجہے آگ کیے بہرے ہوئے گرز مارا کرے -

**شیطان** - رو کر - اے جبرئیل دیرینہ موانست اور اس محبت کا جو تو مجہہ کیا کرتا تہا کیا کچہہ بہی اثر تیری طبیعت میں نہیں ہے تو خود غور کر سکتا ہے کہ جس مقام سے مجہے نفرت تہی اور جہاں میں نے بچپن ہی میں رہنا پسند نہیں کیا حالانکہ میں نے ربانی کالج کی ہوا بہی نہ کہائی تہی تو اب جبکہ میں لاکہوں برس ربانی کالج اور راور مقام میں گزار چکا ہوں کیونکر بآرام وہاں اپنی زندگی بسر کر سکونگا - تو میری سفارش نہیں کرتا گو اب میری کیسی ہی ردی حالت کیوں نہو پہر بہی ہوں تیرا معزز نائب -

**جبرئیل** - مجہے حکم نہیں ہے کہ میں تیرے ساتہہ جہک جہک کروں صرف تجہسے اتنا کہنا باقی ہے کہ وہ ستون تو تیرے قیام کی جگہہ ہے یوں تجہے اختیار ہے کہ جا ہے جہاں رہ اور جا ہے جو کچہہ کر ہاں قیامت کے دن تجہے اسکی جزا سزا پوری ملیگی - اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ دنیا میں نہ ملے نہیں دنیا میں بہی سزا ملتی رہیگی نیک عمل کا نیک پہل ہوگا اور برے کا برا - بس اب تو جا اور اپنا ٹہکانا کر دنیا میں -

**شیطان** - دنیا میں بہیجنے سے اگر مجہے مار ڈالا جائے تو وہ بہتر ہے اے میرے اعلے افسر جبرئیل میں سخت مصیبت میں پہنس جاؤنگا - تم اس مظلوم کی صورت پر رحم کہاؤ اور دیکہو میں کس عاجزانہ لہجہ میں عرض کر رہا ہوں -

ترحمے بکن آخر کہ عاجزم عاجز
نگاہ کن کہ چہ مجنوں چکانم از گفتار

**جبرئیل** - میں تجہسے کہہ چکا کہ تیری بیہودہ گوئی کے جواب دینے کے لئے مجہے باری تعالی کا حکم نہیں ہے تیری خیر اسی میں ہے کہ تو چلا جا ورنہ نہیں پٹ کر جائیگا ،، شیطان ایسے ذات شریف

بخوبی جانتا ہوں کہ میری زندگی اسی پر منحصر ہے
پھر بھی میری مجال نہیں ہے کہ میں اپنی سب راحت
کو روک سکوں (آنکھوں میں آنسو بھر کر) آپ لیجائیں
آپ کو اختیار ہے -
**قابیل** - اب تو خواہ مخواہ دوگے میں یہ دریافت
کرتا ہوں کہ پہلے کیا ہوا تھا -
**ہابیل** - ہاتھ باندھکر - اچھا تو معاف کیجئے -
اس عاجزانہ التجا پر بھی قابیل نے ہابیل کو بہت
سخت وسُست کہا اور مور بغل میں دباکر اٹھکر
چلنے لگا ہابیل نے روکر مور سے کہا - سلام ہو
تجھپر اے مور تو کیا جاتا ہے میری روح میرے تن سے
پرواز کرتی ہے خیر قہر درویش بر جان درویش -
**مور** - سلام ہو تجھپر اے ہابیل تو نے جب تک
مجھے رکھا آرام دیا اب میں قابیل کے ہاتھ پڑا ہوں
دیکھئے وہ مجھے کس طرح رکھتا ہے -
**ہابیل** - تو آزردہ نہو وہ تجھے بُری طرح نہ رکھیگا
لے دوسرا سلام اے پیارے مور سلام -
ہابیل روتا کا روتا رہگیا اور قابیل مور کو لیکر چلا گیا
شیطان یہ ساری کارروائی نظر غور سے دیکھ رہا
تھا جب مور قابیل کے گھر آگیا تو اسنے مور سے
جاکر کہا کہ تو چھپ چھپا کر ہابیل کے گھر چلا جا اور اسکے
کونہ میں جاکر چھپو کہ ہابیل کو بھی خبر نہو پھر جو کچھہ
ہوگا دیدہ خواہد شد -

مور شیطان کی اس ہدایت کے مطابق دوسرے
دن آفتاب چھپے سیدھا وہاں سے کافور ہوکر ہابیل کے
جھونپڑہ میں ایک پتھر کے نیچے چھپ رہا یہ وہ جگہہ
تھی کہ جو شیطان نے کان میں مور کے کہدی تھی
ادھر یہاں تو مور آکر پوشیدہ ہوا اور ادھر شیطان
ایک لم تڑنگے جوان کی صورت بنکر قابیل کے پاس
پونچا - قابیل ہنوز اپنے گلہ بھیڑیں چرا کر نہ آیا تھا
شیطان اسکے جھونپڑہ میں بیٹھا رہا جب قابیل آیا
تو شیطان کی نئی صورت دیکھکر اسنے دریافت کیا
تو کون ہے اور میرے جھونپڑہ میں کیوں آیا ہے
**شیطان** (اجنبی کی صورت میں) تیرے برابر بھی
کوئی غافل اور بیخبر نہیں ہے تجھے معلوم ہے کہ تیرے
جھونپڑہ میں کیا ہوا -
**قابیل** - حیران ہوکر - ہائیں کیا ہوا میرا مور
**شیطان** - گھبراتا کیوں ہے اسکا سبب تجھسے
بیان کرتا ہوں -
قابیل مور کو نہ پاکر سر پر ہاتھ دھر کر رونے
بیٹھ گیا اور یہ بیان کر کرکے رونے لگا ہائے
میرے مور ہائے میرے مور تو کہاں گیا -
**شیطان** (بصورت اجنبی) آپکے اس رونے
سے تو مور آنہ جائیگا جو میں کہتا ہوں اسے سُن
اور جو تدبیر بتاتا ہوں اسپر عمل کر تیرا مور ابھی ملجائیگا
قابیل چونکہ سخت پریشانی اور غصہ میں تھا اجنبی

نوجوان (شیطان ح) کی یہ دخل در معقولات کرخت
بات سنکر جوش میں آگیا۔ شیطان کا جھڑ پکا گریبان
پکڑکر جھٹکا مارا اور ایسے دو لپٹر رسید کئے کہ شیطان
بہی بہنا گیا یہ ذات شریف علیہ اللعنۃ بہی بگڑ گئے
لیکن اسکی یہ مجال نہوئی کہ قابیل پر ہاتہہ اٹھاتا
خاموش پٹا کیا جب خوب مار لیا تو قابیل نے دھکّے
دیکر اسے باہر نکالدیا اور اندر سے دروازہ بند کرلیا
شیطان صبر سے باہر تہپ رہ بیٹہا رہا جب قابیل کا
غصہ ٹہنڈا پڑا اور اسکا رونا تہما تو شیطان نے اپنا
بدن ایک اسّی برس کے بڈہے کا سا کرلیا ہاتہہ میں
عصا دہر ہر دکہ نگی ہلتی ہوئی سفید ڈاڑہی منہہ میں
دانت نہ پیٹ میں آنت کا مضمون کمر جہکی ہوئی
ہاتہہ پیروں میں رعشہ اس ہیئت کذائی دروازہ پر
دستک دی۔

**قابیل۔** کون ہے۔

**شیطان۔** تہرتہراتے لہجہ میں۔ بابا ہر آئیے تو تو
کچہہ عرض کروں۔

**قابیل۔** اسوقت ہماری طبیعت اچہی نہیں
ہم نہیں ملنا چاہتے کل آنا اگر ملنا چاہو۔

**شیطان۔** گڑگڑا کر اور روکہی صدا بنا کر۔ یہ
مظلوم ستم رسیدہ بوڑہا بڑی دور سے اسی (قابیل) تیرے
صرف تیرے کام کی غرض سے یہاں آیا ہے تو اسکا
منہہ پر بے رحمی سے دروازہ بند کر تیری یہاں کیا

پریشانی جاتی رہے گی دو باتیں مجہسے کرلے۔
جب شیطان نے یہ پراثر باتیں کیں تو ناچار قابیل
باہر نکلا اور بڈہے نے صورت دیکہتے ہی یہ کہا
سلام ہو تجہپر اے قابیل۔ یہ کہکر تہرتہر کانپنے
لگا اور اپنا کلیجہ پکڑکر زمین پر بیٹہہ گیا۔

**قابیل۔** اے بوڑہے تو کون ہے اور کہاں سے
آیا ہے میں تیری اس زیادہ حالت کو نہیں دیکہنا
چاہتا اگر تو نے گہنٹہ گہنٹہ بہر میں کوئی بات کی
تو سمجہہ لیجو کہ دہکے دیکر نکالدونگا کرارا ہو کر بات
کیجو ورنہ الٹے پیروں چلا جائیو۔ جوں ہی شیطان
نے یہ تقریر سنی اس کے ہوش اڑ گئے اور اس نے
قابیل کی طرف نگاہ اٹہا کر یہ کہا۔

"ہم تو مرشد تہے تم ولی نکلے"

تمام کارستانی بڑہاپے کی قابیل نے شیطان کی
نکالدی شیطان کے ہوش اڑ گئے کہ بڑا ہی تیز و
تند نوجوان ہے۔ [illegible] مجبوراً شیطان کو چالاکی
[illegible] پڑا اور [illegible] آ [illegible] ہوا
[illegible] کانی [illegible] کانی۔

**قابیل۔** [illegible] اپنا مو[illegible] بیان کر [illegible]
[illegible] نہیں ہے۔ جو
کچہہ تو کہنا چاہتا ہے [illegible] سب ادا کر دے
شیطان [illegible] باتوں سے [illegible] چھوٹے جاتے
تہے اسکے پیروں کے نیچے سے زمین نکلی جاتی تہی

مجبوراً اسنے اپنے دل میں یہ عہد کر لیا کہ آئندہ قابیل
سے جتنی باتیں کرونگا ان میں تمہید کا نام بھی نہو گا
چند لمحہ سوچکر شیطان یہ بولا کیا اے تند و تیز نوجوان
تیرا سور جاتا رہا ہے؟ یہ سنتے ہی قابیل کو غصہ آیا
اس نے ایک گردنا شیطان کے رسید کیا اس کی
سفید گالاسی ڈاڑہی کو پکڑ لیا اور اسقدر ہلایا کہ شیطان
کے کان اور دانتوں سے خون نکل آیا شیطان نے
ہوں تک نہیں کی اور نہایت صبر سے بیٹھا رہا
جب قابیل ہانپ گیا اور اب اس میں مارنے کا
دم نہیں رہا تو علیحدہ ہو کر بیٹھ رہا اور یہ کہا
تو نے تند و تیز کہنے کا مزا چکھا تجھے معلوم ہوا
کہ ایک حلیم الطبع شیرین مزاج شخص کو تند و تیز کہنے کی
یہ سزا دیجاتی ہے - تو اسکو کوئی چھوٹی سی بات نہ سمجھ خوب
خیال کرے کہ ایک غریب مسکین صابر فطرت کو تند و تیز
کہنے سے زیادہ خطا نہیں ہو سکتی

(قابیل شیطان کی ڈاڑہی پکڑ کر اسے دہپیا رہا ہے)

شیطان کی آنکھوں سے خون بہ رہے تھے دراصل
وہ آنسو خون ہی کے تھے وہ چپکے چپکے سسکیاں
لے رہا تھا اسکی لمبی لمبی مونچھیں اور جہاج سی ڈاڑہی
سرخ آنسوؤں سے لال ہو گئی تہی دلمیں شیطان

بہت پشیمان تہا کہ اس تند اور خشمگیں نوجوان کے
پاس ناحق میں آیا کہ جس نے میرا بہرتا کر دیا پہر بہی
اس بار اور اس خیال پر یہ مکار فریبی غدار اپنے ارادہ
پر تُلا ہوا تہا اور اسنے اپنے دل پر ٹہان لی تہی کہ چاہے
اس سے بدتر حالت کیوں نہو جائے لیکن قابیل کو
میں نہیں چہوڑنے کا ۔

**قابیل** ۔ اور بہی تو کچھہ کہنا چاہتا ہے یا بس کہہ چکا
اگر کہنا چاہتا ہے تو جیسے میں نے تجہسے ارشاد کیا
ہے دو لفظی گفتگو میں اپنے مطلب کو ختم کر دیجو
ورنہ اس سے بدتر تیرا درجہ کرونگا اور اگر تجہے کچھہ کہنا
نہیں ہے تو اپنا رستہ لے اور جہاں سے آیا ہے
چلا جا یہاں رونے اور زاری کرنے کی جگہہ نہیں ہے
تو نے مجہے رنج میں آکر چہیڑا ہے خدا تجہسے سمجہے

**شیطان** ۔ نہیں مجہے کچھہ عرض بہی کرنا ہے
اے صابر حلیم الطبع نوجوان اگر تو اجازت دے
تو میں عرض کر دوں ۔

**قابیل** ۔ تو بہی عجب فاتر العقل بوڑہا ہے
کہتا جاتا ہوں کہ جو کچھہ تیرے جی میں ہو بہت
مختصر الفاظ میں کہہ اور نہیں چلا جا تو ہے کہ
ابہی تک اجازت ہی کا خواہاں ہے پہر میں تجہے
یہی کہتا ہوں کہ جو کچھہ کہنا ہو صاف صاف بیان کر

**شیطان** ۔ تیرا مور جسنے چرایا ہے اسے میں بخوبی
جانتا ہوں ۔ یہ سنتے ہی قابیل کی رنگت پر
افسردہ زردی کی جگہہ سرخی کہنڈ گئی اور اس
سرخی میں اطمینان اور خوشی ملی ہوئی تہی غصہ کی
وہ تمتماہٹ جو پہلے چہرہ کو گہیرے ہوئے تہی جاتی
رہی ساتہہ ہی اس کے وہ تندی بہی نہیں رہی
جو شیطان کی باتوں سے طبیعت میں پیدا ہو گئی
تہی جس چیز سے اسے مایوسی ہو گئی تہی اسمیں از خود
ڈہارس بندہنے لگی تہی اور اب رنگ ہی اور ہو گیا
تہا تاہم ابہی نہ پورا اطمینان تہا نہ خوشی تہی تذبذب
اور فکر اور اطمینان اور خوشی دست و گریبان ہو رہے
تہے اسی نیم خوشی نیم تذبذب نیم فکر اور نیم اطمینان
کی حالت میں بہونچکا ہو کر قابیل نے یہ سوال کیا
اگر تجہے میرے چور کا پتہ معلوم ہے تو کیا تو رہنمائی
کر سکتا ہے میری ۔

**شیطان** ۔ اپنے سینہ پر ہاتہہ رکہکر ۔ ہاں
کیوں نہیں ۔ لیکن میری رہنمائی کی حاجت اسوقت
ہو سکتی ہے کہ جب تو اپنے چور کو نہ جانے ۔

**قابیل** ۔ اور بہی زیادہ بہک کر اور آگے بڑہکر ۔
کیا میں بہی اپنے چور کو جانتا ہوں ؟ یہ سوال
قابیل نے اس آمادگی اور جوش سے کیا کہ گویا اب
اسے پورا اطمینان ہے اور وہ سمجہہ گیا ہے کہ
مدعا کا حاصل ہونا ضرور اور لازمی امر ہے ۔

**شیطان** ۔ ہاں تو بخوبی جانتا ہے بلکہ تو اس سے
روز مرہ ملا کرتا ہے ۔

یہ سنکر قابیل کو تاب نہ رہی اور اس نے شیطان پر زور دیا کہ جو کچھہ تجھے کہنا ہو ایک ہی دفعہ بیان کر دے - شیطان کا منشا تو یہ تہا کہ ذرا چبا چبا کر بیان کروں اور اسکو اپنا گرویدہ خوب بنالوں لیکن وہ پہلے کی مار سے ڈرا ہوا تہا اسلئے مجبوراً اسے بہت جلد اپنا مطلب ادا کرنا پڑا اور وہ صاف کہہ اٹہا تمہارا بہائی ہابیل تمہارا مورچرا کرلے گیا ہے اور اسکے جہونپڑہ میں اس پتہر کے نیچے وہ پوشیدہ ہے کہ جو شمال مشرق جانب رکہا ہوا ہے - یہ سنتے ہی قابیل خوش ہوگیا فوراً اپنے جہونپڑہ میں سے پتہر لیکر اپنی جہولی میں بہرے ایک لٹہہ جس سے وہ بکریاں چرایا کرتا تہا ہاتہہ میں لیا اور ہابیل کے پاس جانے کو مستعد ہوگیا مگر چلتے وقت یہ کہا اے موذی شخص تیرے مارنیکا مجھے افسوس بہی ہے اور خوشی بہی ہے افسوس تو یہ ہے کہ تجھے تکلیف ہوئی ہوگی اسقدر خون خلاف امید تیری آنکہوں ناک کان منہہ سے بہا اور خوشی اسلئے ہے کہ مینے تجھے آج ایسا سبق پڑہایا ہے کہ جب تک تو زندہ رہیگا ناممکن ہے کہ پہر تو اپنی بد تہذیبی سے چشم زخم اٹہا سکے ساتہہ ہی اسکے مجھے تیرا ممنون بہی ہونا چاہئے میں تیرا ممنون ابہی نہیں بن سکتا جب تک کہ تیری دی ہوئی خبر صحیح نہ نکلے -

شیطان - میں تجھے اپنا ممنون بنانا نہیں چاہتا صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ خبر صحیح نکلی تو تم آئندہ میری ہر بات کو درست اور راست سمجہیگا یا نہیں ؟ صرف یہ دریافت کرتا ہے کہ اسکی نسبت تو مجھے دو لفظی جواب دیدے -

قابیل - ہاں ضرور - یہ سنکر شیطان چلنے لگا اور چلتے وقت یہ کہا کہ کل پہر میں تجھسے ملوں گا - قابیل نے ایک تحکمانہ آواز دی کہ کہاں جاتا ہے ہابیل کے مکان تک تجھے چلنا ہوگا اگر یہ بات جہوٹ نکلی تو تجھے سزائے موت دیجائیگی - یہ سنکر شیطان ساتہہ جانے پر مجبور ہوا پہلے اس سے کہ ہم قابیل و ہابیل کی لڑائی کی بابت کچھہ تذکرہ کریں بہتر معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کی فطرت اور اسکے روپ بدلنے کی نوعیت کو بہی لکہدیں تاکہ ناظرین آئندہ اسکے بہروپیے لباس یا روپ کو دیکہہ کر تعجب نہ کریں -

جنوں میں یہ قدرت خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے کہ وہ جاہے جسکی صورت بنجائیں - (علاوہ نبیوں کے) خواہ کسی جانور کی صورت بنجائیں یا آدمی کی یا بچہ کی لیکن یہ سمجہہ لینا چاہئے کہ مرد جن عورت کی صورت نہیں بن سکتا نہ جانور مادہ کی نہ انسان عورت کی خواہ کیسی ہی صورت بدلینگے رہینگے اپنی ہی جنس میں - یہ ہی قاعدہ مقررہ ہے کہ بس برن میں آئینگے اسیقدر قوت بہی ہوگی -

اگر ایک جن دبلا پتلا آدمی بنا ہے اور جسم سے نازک
اور نحیف ہے تو وہ ہرگز پکڑ میں ایک قوی آدمی کا
مقابلہ نہیں کر سکتا اور دوسری بات یہ ہے کہ
اگر جن کسی شخص کے پاس کسی صورت میں بنکر آئے
اور وہ انسانی صورت ہو اور دوسرا شخص اس
جن کا ہاتھ پکڑ لے یا دامن پکڑ لے پھر جن جانا چاہے
تو ہرگز جب تک آدمی نہ چھوڑ دے کبھی نہیں جا سکتا
بس یہ حالتیں جنوں کی ہوتی ہیں جو بیان کی گئیں
اب ہم پھر اپنے اصلی مطلب کی طرف رجوع ہوتے
ہیں - قابیل نے شیطان کا ہاتھ مضبوطی سے
پکڑ لیا اور اسکو اپنے ساتھ ہابیل کے جھونپڑہ میں
لیکر پہنچا - ہابیل بیچارہ ایک غریب مسکین شریف
اور محتاط فطرت کا شخص آدم کا یہ ارادہ تھا کہ اپنے
بعد دنیا کا خلیفہ میں اسے بناؤں گا یہ وجہ اوہی
بہت بڑی تھی کہ جس سے قابیل کو حسد ہو گیا تھا -
ساتھ ہی اس حسد اور نفرت اور عداوت کے جو قابیل
ہابیل سے کرتا تھا ہابیل کو اسکی مطلق پروا نہ تھی
بلکہ وہ اسکا نیک خواہ ہی تھا اور ہمیشہ اپنے خدا
سے اپنے بھائی کی درستی مزاج کی دعا کرتا رہتا تھا -
اسکا قد لمبا اور ہاتھ پیر چوڑے تھے اسکا چہرہ بیضاوی
اور رنگت سرخ تھی مگر کلوں کے ڈبل ہونے نے
اسکے چہرہ کی نوکیلی پہلو ہی کو زائل کر دیا تھا تاہم اسکا
نمود حسن پورے بہار پر تھا - اسکے بال شانہ

پر بلوط کی طرح دہوئیں دار سیاہ تھے ان بالوں کا ریشمی پن
ان کی لمباہٹ اور پھر کندہوں کے پاس آ کر گھونگرالا
پن نہایت موزوں اور اسکی فطرت کے مناسب
معلوم ہوتا تھا - اسکی آنکھیں نکیلی اور بڑی بڑی
تھیں بصارت کی وہ ممتاز روشنی جو فطرت نے
انمیں روشن کی تھی عجیب وغریب کیفیت دیتی تھی
پتلی کی سیاہی اور اسمیں بصارت نورانی چمکارے
نوجوان ہابیل کا حسن اور دوبالا کر رہے تھے -
اسکی ناک سوتواں اور پتلی تھی مگر آنکھہ اور ناک کے
دو سیاہ محرابیں جنکو بھوں سے تعبیر کیا جاتا ہے
محافظ کا کام دے رہی تھیں ان کی ہلال آسا
خمیدگی انوکھی قدرت کا نقشہ کھینچ رہی تھی لب نہایت
پتلے اور سرخ تھے دانتوں کی خوشنما نشست اور انکا
صاف اور شفاف ہونا غضب کی چمک دے رہا تھا
جب یہ نوجوان سراپا خوبی اپنے ارغوانی لبوں کو
جنبش دیتا تھا تو دانتوں میں سے ایک بجلی کڑک سا
جاتی تھی - ٹھوڑی گول اور مختصر خوبصورت تھی
گردن لمبی اور خوب چوڑی تھی - رخساروں کی
ہلکی ہلکی سرخی اور انمیں مہین مہین نیلی نیلی رگوں
کا جال جو ہنستے وقت اسکے چہرہ پر ہویدا ہو جاتا
تھا کیا ہی بھلا معلوم ہوتا تھا - چہرہ پر سبزہ کا
نام و نشان نہ تھا ہاں کچھہ کچھہ خفیف سی مسیں
بھیگتی تھیں لیکن وہ ایسی خفیف تھیں اور بھو

کی سُرخی مائل سفیدی نے ان کو اسطرح چھپا لیا
تھا کہ بہت غور کے بعد یوں ہی سی جھلک ان کی
دکھائی دیتی تھی غور بیں نظر انہیں دیکھکر نہ کہہ
سکتے تھے کہ مسین نہیں بھیگ رہی ہیں بلکہ لال
آسا جھکی ہوئی گہری گہری سیاہی مائل ہو رہی
سایہ پڑ رہا ہے بازو چکنے چوڑے مگر تمام جسم کی حیثیت
سے زیادہ موزوں کمر پتلی اور سینہ چکلا تھا جس
نوجوان کا کہ ہم ابھی ذرا حال لکھیں گے اسکی یہ صورت
وشکل ہے جسکا ہمنے فوٹو اتارا اسکی عنفوانی جوانی
اسکی سولہ سالہ نہونے کی شہادت دیتی تھی (پہلے سال
ڈھائی مہینے کا ہوتا تھا) اسکا دل آویز حسن اسکا
لاثانی جمال اسکی بیمثال رعنائی ناظر کے دل میں
قدرتی اپنا گھر کرلیتی تھی اسکا تبسم خیز چہرہ اور
اسکی دل آویز نزاہت فطرت کے پورے ہنر کی بانگی
دکھاتی تھی - لطف یہ تھا کہ نیچر سے اسے ظاہری
حسن و ٹیپ ٹاپ کا حصہ نہیں ملا تھا بلکہ باطنی
حسن کے نور سے بھی اسکا دل اسی طرح منور اور
روشن تھا -

ہابیل کیا تھا گویا خدا نے اسے خلق مجسم پیدا کیا تھا
مروت اسکی آنکھوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی
تھی - نرم دلی - رحم - ترس - اسکے دل کی
یہ خاص صفتیں تھیں ساتھ ہی اسکے اپنے بڑوں
کا ادب ان کی بے محل تنبیہہ کو سہجانا بھی یہ نظر
نے اسی کو بخشا تھا اسکی معاشرت اپنے اور بہائیوں
کی طرح سادی تھی وہ درختوں کی چھال کے بنے ہوئے
کپڑے یا زیادہ تکلف کیا تو چمڑے کا کرتہ جو بھلا
ہوتا تھا اور جسمیں بخیے کی جگہہ ببول کے کانٹے پرو دیتے
تھے پہنا کرتا تھا - کھانے کے لئے اناج اور جانور کا
گوشت اسکے لئے ایک لازمی امر تھا - جب یہ دونو
وہاں پہونچے ہیں تو وہ اپنے خدا کی عبادت میں مشغول
تھا پہلے انہوں نے قاعدہ کے موافق اُسکے دروازہ
پر دستک دی ہابیل چونکہ عبادت آلہی میں مشغول
تھا اس نے اجازت دینے میں تامل کیا قابیل کو
اسقدر صبر نہ تھا کہ وہ کھڑا ہوا انتظار کرتا شیطان
کا ہاتھ پکڑے ہوئے آموجود ہوا دیکھا کہ بھائی
خدا کی عبادت میں مشغول ہے قابیل کے تن بدن
میں مرچیں لگ گئیں کہ یہ کیسا فریبی شخص ہے کہ
چور ہونے پر خدا کی عبادت کرتا ہے - اثناء عبادت
میں قابیل مطلق نہ بولا جب ہابیل عبادت کر چکا تو
قابیل نے ترشرو ہو کہا - سُن یہ بوڑھا کیا کہتا ہے
شیطان - پہلے تو دریافت کیجئے اگر یہ انکار کرینگے
تو پھر میں ثابت کرنے کو موجود ہوں -

قابیل - بھائی میرا وہ مور جو میں نے تجھے دیا
تھا کوئی شخص میرے گھر سے چرا کر لیگیا کیا تجھے اسکی
نسبت کچھ حال معلوم ہے ؟

ہابیل - حیران ہو کیا ورطہ پریشانی کی حالت میں

کیا وہ سور جاتا رہا - یہ کہکر ہابیل رونے لگا اور
کہا کہ افسوس میرا پیارا اچھا بیتا جانور تونے کہو دیا
تیمر بہائی میں تجہے کیا کہوں وہ میرا بہت پیارا جانور
تہا جب سے تو اسے لیگیا تہا میرا ہی دل جانتا ہے
کہ مینے بغیر اسکے کیونکر گزاری وہ میرے کلیجہ کی
ٹہنڈک تہا جب سے کہ وہ میرے پاس آیا تہا میں اسکے
ساتہہ رات رات بہر نہیں سویا اور اسکی ناسازیٔ طبیعت
سے بیچین رہا مینے ہمیشہ اپنے آرام پر اسکے آرام کو
ترجیح دی - اسکی میٹہی میٹہی باتیں مجہے ابتک یاد ہیں
ہائے افسوس ہے اے میرے بہائی اگر میں غلطی پر
نہیں ہوں تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تونے اسے غفلت
اور بے پروائی سے کہو دیا - گر وہ میرے پاس تہا
پہر بہی مجہے ایک اطمینان سا تہا کہ جب طبیعت گہبرائی
اور دیکہنے کو جی چاہا دیکہہ آیا ہائے اب میں اسکو کہاں
دیکہونگا - یہ تقریر اس درد اور سوز سے ہابیل نے
کی اگر کوئی کیسا ہی سنگدل سے سنگدل ہی ہوتا وہ
بہی رونے لگتا اور ضرور ہابیل کے ساتہہ ہمدردی
پیش آتا - مگر اسکے خلاف قابیل ہنسنے لگا اور اسپر یہ بولا

من خوب می شناسم پیران پارسا را

یہ کہکر پہر قابیل یہ گویا ہوا - اے ہابیل جو کچھہ مینے
تجہسے سوال کیا اسکا جواب تونے نہیں دیا میں نے
تجہسے یہ دریافت کیا تہا کہ میرا سور جاتا رہا ہے آیا
تجہے بہی اسکی خبر ہے - مینے تجہسے یہ کہانی دریافت
نہ کی تہی کہ جو تونے روئی جو کچھہ تیرے دل کا ملال
ہو اوہ تیرے ساتہہ مجہے اس سے کیا سروکار -
مینے تجہسے جو کچھہ دریافت کیا ہے اسکا جواب مجہی دیا ہے

**ہابیل** - مجہے خبر نہیں کہ سور کہاں گیا نہ اسکی بابت
میں کچھہ کہہ سکتا ہوں کہ کون لیگیا - میں بہی ایسا
ہی بے خبر ہوں جیسا کہ تو -

**قابیل** - دیکہہ سنبہل کر بات کیا واقعی یہی سچ ہے جو
تو کہہ رہا ہے؟ میرے خیال میں تو غلط کہتا ہے -
تجہے اور بہی وقفہ دیا جاتا ہے سوچ اور پہر زبان پر لا
ہابیل نے اپنے حاسد غصیلے بہائی کی جب یہ اکٹری اکٹری
باتیں سنیں تو اسے بہت بڑا خیال ہوا اور وہ دل
میں اپنے بہائی کی زیادتی کی بابت خیال کرنے لگا
اسکی سیاہ روشن آنکہوں میں ہنوز آنسو بہرے ہوئے
تہے اور اسکا نرم دل سور کے غم سے پاش پاش ہو رہا
تہا اس غم اور اس خونی تفکر میں یہ اور بہی غضب
برپا ہوا - سمند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا -
اسکی صورت پر المناک مایوسی چہا گئی اور آنکہوں میں
بجائے نورانی شعلوں کے رنج اور غصہ کے شعلے
بہڑکنے لگے - اسنے قابیل کی باتوں کا کچھہ جواب نہیں دیا
اور گردن نیچی کرکے خاموش ہو رہا کیونکہ یہ پاک و
صاف تہا اس گناہ سے جو اسپر عاید کیا جاتا تہا
دوسرے اسکی شریف فطرت اسکی مقتضی نہیں ہوئی
کہ وہ اپنے بہائی سے تو تو میں میں کرے - قابیل نے

ہابیل کو جب یوں خاموش پایا کہ وہ گردن نیچی کرکے خاموش ہوگیا تو اسے شبہہ ہوا اور وہ شبہہ بڑہتے بڑہتے درجہ یقین پر پہونچ گیا ادہر شیطان بہی دلمیں خوش ہورہا تہا وہ دیکہہ رہا تہا کہ قابیل اپنے بہائی کی خبر لینے کو ہے چونکہ شیطان کی [illegible] بیرحمی تہی اور یہ پہلا وار تہا اسلئے اس [illegible] اتنا سخت تہا جو بعدازاں ہوگیا وہ دل [illegible] ہابیل کی بیگناہی پر ترس کہا رہا تہا اور اس [illegible] نکلا جاتا تہا ادہر الیکٹر دل کی یہ کیفیت تہی اور ادہر بےرحمی اور قصائی پنے کی طبیعت دل کی اس حالت کو ضمیر پر موثر ہونے نہ دیتی تہی وہ دل کا رحم اور ترس ہر چند چاہتا تہا کہ ضمیر پر اپنا قبضہ کرلے لیکن بیرحمی کی دہشت اور تند او تیز حملوں نے رحم اور ترس کو کامل بس پا کر دیا اور شیطان کی ضمیر پر۔ ناقابل بیرحمی قاتل اور فنا کردینے والے ظلم اور ناخداترس فریبوں نے لڑبہڑکر پورا قبضہ کرلیا۔

**قابیل**۔ تمہارا یوں گردن نیچی کرنا کچہہ اور زبان حال سے کہہ رہا ہے۔ دیکہو یہ سند نہیں ہے پہر تمہیں جتا دیتا ہوں کہ جو کچہہ تمہیں سوچ سمجہکر کہنا ہو صاف صاف بیان کردو کوئی بات نہیں ہے اور اگر تم خاموش ہوکر رہگئے اور تمنے اسکا خیال کیا تو سمجہہ لینا تمہارے لئے بعدازاں اچہا ہوگا۔ جو کچہہ میرا فرض تہا وہ مین ادا کرچکا پہر میرے ذمہ اسکی جوابدہی نہیں ہے۔

**ہابیل**۔ اے میرے محترم اور مکرم بہائی جو کچہہ آپنے فرمایا مینے اسے جس غور سے سنا اسی قدر توجہ سے اسکا جواب دیا جو الزام آپ مجہہ پر قائم کرنا چاہتے ہیں اس سے میں بری [illegible] ہوں بالکل بیگناہ ہوں میرا خدا شاہد ہے کہ تین دن سے میں آپکے مسکن کیطرف نہیں گیا۔

**قابیل**۔ یہ آخری حجت ہے پہر سوچلو اور سمجہہ لو کہ موقع پر معافی کا چارہ نہیں ہوگا۔

**ہابیل**۔ نہیں ہونا بہی نہیں چاہیئے۔ اگر میں گنہگار نہوں تو گناہ کے سزا پانے کے لئے بہی [illegible] جسم مستعد ہے جو کچہہ آپکو اظہار کرنا ہو کیجیئے تعجب کی بات ہے کہ پوشیدہ چیز کا اظہار ہوجائیگا میں چاہتا ہوں کہ موسر کو ایک بار اور بہی اپنی آنکہوں سے دیکہہ لوں۔

**قابیل** (شیطان کی طرف مخاطب ہوکر) اے بوڑہے اب تیرا موقع ہے کہ تو ہابیل سے دو دو باتیں کر اور جو کچہہ تونے مجہسے کہا تہا اس سے بہی کہہ۔

**شیطان**۔ ہابیل میں یہ کہتا ہوں کہ تو موسر چرا کر ہابیل کے مسکن سے لایا ہے۔

**ہابیل**۔ سخت سرگردانی اور پریشانی کی حالت میں اے بوڑہے یہ تو کیا کہتا ہے خدا سے ڈر یہ تیری سفید ڈاڑہی (جسپر خون کے قطرے بہی عیاں ہیں) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تونے اپنی بدکرداری کی

سزا یابی ہے) اور تیری یہ بیجا افترا پردازی ہے -
تو جھوٹا ہے میں نے کبھی ایسا کام نہیں کیا جسکا
تجھے خیال ہے شاید تو بھول گیا ہے اور تجھے بجھہ
دہوکا ہوا ہے -

**شیطان** - نہایت نرم اور خلیق مگر مکمل السمع
لہجہ میں - اس سے زیادہ اگر تو مجھے کہیگا میرا
فرض ہے کہ میں اسے صبر اور تحمل سے سنوں اسکا
کچھہ مضائقہ نہیں کہ تو نے مجھے جھوٹا بنایا لیکن ہاتھہ
کنگن کو آرسی کیا ہے ابھی ظاہر ہو جائیگا کہ جھوٹا
اور سچا کون ہے -

**ہابیل** - میں تجھسے اس سخت گوئی کی معافی مانگتا
ہوں اور التجا کرتا ہوں کہ تجھے قطعی شبہہ ہوا ہے
میں نے یہ کام کبھی نہیں کیا میرا بھائی قابیل خود
اسبات کو جانتا ہے اور اگر تجھے یقین نہ آئے تو
میرے باپ آدم سے جاکر دریافت کر لے کہ میں نے
کبھی جھوٹ بولا نہ میں نے کبھی چوری کی نہ میں نے
کبھی خلاف وعدہ کیا اب تو مجھپر اپنے یقین اور
دماغ سے یہ الزام قائم کرتا ہے خیر میں خاموش ہوتا
ہوں اور اپنا اور تیرا انصاف خدا کے آگے چھوڑتا
ہوں وہ ہی بہتر انصاف کرنے والا ہے -

**شیطان** - اچھا اگر آپ کے گھر ہی سے مور نکل آئے
تو کیا علاج ہونا چاہئے - دیکھئے سمجھکر جواب دیجئیگا -

**ہابیل** - میں جانتا ہوں کہ وہ میرے گھر میں
نہیں ہو سکتا اسلیئے کہ میں اسے نہیں لایا نہ وہ خود
آسکتا ہے جب اسے یہ معلوم ہے کہ قابیل نے
اپنے بھائی ہابیل سے دو سیاہ بھیڑوں کی عوض
میں لے لیا ہے وہ بھیڑ بکری تو نہیں ہے کہ نہ سمجھہ سکے
وہ بڑا زبان دار اور فصیح بولنے والا ہے
اور بڑا پیارا شریف جانور ہے کبھی بغیر اپنے آقا کے
حکم کے میرے پاس نہیں آسکتا - جب وہ آ نہیں سکتا
میں لایا نہیں تو پھر میرے مکان میں وہ ہونے
کیوں لگا - یہ آپکی عجیب تقریر اور غریب وعدہ ہے
سمجھہ میں نہیں آتا -

**شیطان** - زیادہ طولانی تقریر سے نتیجہ کیا ہے
اگر حکم ہو تو آپ ہی کے اس چھوٹے سے تخصیت
کے جھونپڑہ میں سے نکال لاؤں -

**ہابیل** - بہت خوشی سے اجازت ہے اٹھیے اور
کہیں سے اسے پیدا کیجیے -

پھر شیطان نے قابیل کی طرف دیکھا اور اس سے
یہ کہا کہ اجازت ہے " وہ پہلے ہی سے آمادہ
بیٹھا تھا اسنے اسی وقت کہا کہ اٹھو اور جہاں ہو مور
اسے جا کر لا - شیطان گیا اور سیدھا جاکر شمال
مشرق گوشہ کے پتھر سے مور کو جو خاموش بیٹھا ہوا
یہ تقریر سن رہا تھا نکال لایا اور جسوقت اس کے
لینے کے لئے جھکا یہ کہدیا کہ یہی وقت آدم سے
انتقام لینے کا ہے معاف کہدیجیو کہ ہابیل مجھے

خدا پر قوی تہا اور جو اُسے خیال آرہا تہا یہ بہی وجہ
تیقن پر پونچا ہوا تہا با اینہمہ تقاضائے بشریت
سے وہ بہی لاچار تہا - تقاضائے بشریت صرف
یہی تہا کہ اپنے بہائی اور بوڑہے شخص (شیطان)
سے انکہہ نہ ملا سکتا تہا اور از خود شرمندہ ہوا
جاتا تہا - یہ خوشی کی بات تہی کہ جتنی اسکی نگہت
پیشانی کی ہم آغوش ہورہی تہی اسوقت اسکا
ضمیر اس خراب اثر سے بالکل علیحدہ تہا اسکا پاک
اور صاف ضمیر بڑی دیر کی جنگ زرگری کے بعد
اب مطمئن ہوگیا تہا خداوند تعالی کے بہروسہ اور
مستقل رضامندی کے ولولے اسکی ضمیر میں اٹہہ رہے
تہے اور وہ خود اس سے سرمست تہا مگر اسکی ظاہری
صورت اس سے بالکل مخالف - قصہ مختصر یہ کہ جب
شیطان مور لایا تو قابیل نے کچہہ تلخی کچہہ مضحکہ
کچہہ حقارت کچہہ غصہ اور کچہہ حسد کچہہ انتقام آمیز
لہجہ میں یہ کینہ فقرہ کہا - تو کہتا تہا کہ میں چور
نہیں ہوں اور اپنی شہادت میں خدا کو پیش کرتا
تہا کہاں ہے وہ خدا جو تیری جہوٹی گواہی کرنے آتا
ہابیل - اپنی نیچی نگاہوں سے آہستہ اور شرمندہ
آواز سے - اگر میں نے تیری چوری کی ہے میں اسکی
سزا کا مستحق ہوں لیکن میں تجہسے التجا کرتا ہوں کہ
میرے معبود کی نسبت کوئی گستاخانہ کلمہ آئندہ سے
زبان سے نہ نکالیو اگر تو مجہے واقعی ملزم گردانتا ہے

بہت اچہا میں حاضر ہوں خوشی کی بات ہے تو میرے
لئے سزا تجویز کر میں اپنے کو مستعد بناکر تیری خدمت
میں پیش کرتا ہوں اگر تجہے واقعی دل یقین ہے کہ
یہ مور میں نے چرایا تو تجہے آزادی دیجاتی ہے کہ جیسے
جیسی سخت سے سخت سزا تو مجہے دے سکتا ہے مگر
سزا لئے موقع بہی مگر یہ التجا بہت ادب اور عاجزی
سے تیری خدمت میں کیجاتی ہے کہ میرے حقیقی
معبود کی نسبت کوئی لفظ نہ کہہ - میں اُس کا
ایک ادنے بندہ ہوں میری جان پر بجلی نہ گر پڑی
کہ میں اپنے بیہودہ افعال سے اپنے معبود کی نسبت
یہ ناشائستہ الفاظ استعمال کراؤں میں دل سے
چاہتا ہوں کہ جہاں یہ کفر بکا جائے وہاں میرا نام
بہی نہو میرے کان ایسے لفظوں کے سُننے کیلئے
بہرے ہوجائیں میرے حواس خمسہ میں ان کے
سمجہنے کیلئے فرق آجائیں ایسا مخبوط ہوجاؤں کہ یہ
ناجائز کلمے سُن نہ سکوں -

**قابیل** - آپ کسجوش خداپرستی کا میں اندازہ
کرسکتا ہوں جبکو آپ ایسا زبردست معبود سمجہتے ہیں
اسکو جہوٹی گواہی میں پیش کردیا اور ذرا لغو خطر
نہیں کیا مہتے مور چرایا اور پہر یہ کہا کہ میرا خدا
شاہد ہے بتائیے کہ اسکی عزت افزائی کیا ہوئی -

**ہابیل** - اب بہی میں یہی کہتا ہوں کہ خدا ہی میرا
سچا شاہد ہے وہ اس مستری کو خوب جانتا ہے

اگر آپ کے خیال میں بیٹے نے معبود کے آگے
کوئی بے ادبی کی تو اسکا خمیازہ وہ بھگت سکتا
ہے نہ آپ اسے قابیل خدا سے ڈر جو بڑا جلال والا ہے
اور جو چشم زدن میں جو چاہے کچھ کر سکتا ہے۔
**شیطان** ۔ اس بحث سے نتیجہ کیا ہے۔ مطلب کی
کوئی بات کرو جسکے فیصلہ کے لئے ہم یہاں آئے ہیں۔
**قابیل** ۔ ہاں یہ درست ہے اے ہابیل تو صرف
یہ بتا کہ آیا تو نے مور چرایا یا نہیں اگر نہیں چرایا تو تیرے
جھونپڑے میں یہ کیونکر نکل آیا۔
**ہابیل** ۔ خفیف اور شرمندہ ہو کر مگر پھر اپنی طبیعت
کو کسی قدر مستعد بنا کر اور درست کر کے۔ نہیں میں نے
نہیں چرایا رہا میرے گھر سے اس مور کا نکل آنا اسکی
بابت میں اپنی کوئی رائے قائم نہیں کر سکتا
**قابیل** ۔ تیرا دعوے بلا دلیل ہے تو اس بات پر
زور دے رہا ہے جو تو خود اسکا ثبوت نہیں دے سکتا ہے
اب تو یہ بتا کہ تجھے اسکی سزا کیا دیجائے۔
**ہابیل** ۔ آنکھوں میں آنسو بھر کر۔ اگر تیرے خیال
میں یقینی یہ امر ثابت ہوگیا کہ اس مور کا چور میں ہوں
اور میری بات کو تو دروغ آمیز سمجھتا ہے اور تیرا یہی
جی چاہتا ہے کہ میں اپنے اس بیگناہ گو بظاہر گنہگار
(تیری نظروں میں) بھائی کو سزا دوں بہت خوب
جو کچھ تو سزا تجویز کرے اسکو اپنے جسم اور روح پر
برداشت کرنے کو موجود ہوں لیکن میں یہ کبھی کہونگا
کہ میں نے مور چرایا میرا خدا گواہ ہے۔
**شیطان** ۔ اس سے زیادہ ڈھیٹھ اور کیا ہوگی
صریحا ثبوت موجود چوری کی چیز موجود پھر بھی یہ نہیں
جانتا کہ انکار کس بنیاد پر کیا جاتا ہے۔
**قابیل** ۔ یہی تو میں دیکھ رہا ہوں کہ اسکی وجہ کیا ہے
جیسا ایک بات اور بھی ابھی باقی ہے جس پر ہم باہم فیصلہ
کریں گے۔
**ہابیل** ۔ وہ کونسی بات ہے جس پر فیصلہ ہوگا میں حکم
تے موجود ہوں جسطرح چاہے فیصلہ کر لو۔
**قابیل** ۔ فیصلہ یوں ہو سکتا ہے کہ مور ہی سے
دریافت کریں کہ تو یہاں کیونکر آیا اور تجھے کون شخص
یہاں لایا۔ جوں ہی مور نے قابیل کی یہ تقریر سنی
پھڑکتا ہوا اسکے دل میں خیال گزرا کہ اسوقت تمام اس
مقدمہ کا فیصلہ میرے ہاتھ میں ہے اسے اپنی دیرینہ
دوستی آدم کا خیال آیا اور یہ امر اتحاد اور ساتھ رہنے کا
خیال آیا کہ جو اسے ہابیل سے تھا تب پھر ہابیل کی معصوم شکل کی
پر اسکا تصور گیا ان سب وجوہ سے یہ بات سنکر اس پر زیادہ
جسکہ یہ شیطان نے سکھا رکھا تھا سمجھا ہو گیا اس نے
اپنے پر پھڑپھڑائے اور اپنی [illegible] لی اور غیر مطمئن
حالت میں ادھر ادھر دیکھنے لگا قابیل ان باتوں کو نہ سمجھ
سکتا تھا لیکن شیطان نے مور کی ظاہری اور اندرونی
حالت پر ایک نظر کی اور خیال کیا جس مقام پر میرے
اسکے قدم جا رہے تھے وہاں سے یہ اکھڑا چاہتا ہے

قدم سے زیادہ نہ اٹھ سکے ادھر یہ الفاظ ہابیل
کی زبان سے نکلے اور ادھر وہ گر پڑا بیرحم قابیل
نے اسپر بھی ترس نہ کھایا اسکی ٹانگیں پکڑ لیں اور
گھسیٹتا ہوا جھونپڑہ کے باہر نکال لایا شیطان کی
صلاح سے اسکا پھٹا ہوا سر اور بھی پتھروں سے
کچلنے بیٹھ گیا جب اور بھی اسکے بھیجہ کو صدمہ پہنچا
تو ہابیل اپنی خونی آواز سے یہ چلا اٹھا اور یہ اسکی
آخری آواز تھی - ،، ہائے اے ظالم بیرحم بھائی
تو مجھے اپنی امتا بھری ماں اور شفیق باپ سے تو
ملنے دے کیا ہوتا اے خدا تیری خوشی ہو تو وہ پھر
لیکر تیری خدمت میں حاضر ہوتا ہوں قیامت کے
دن تو ہی میری اس بیگناہی پر گواہی دیجیو دو
اس آواز کے بعد ہابیل کی پھر دنیا میں کسی نے
آواز نہ سنی اور وہ بیہوش ہو گیا - اسکا سر پاش
پاش ہو گیا تھا - اسکی سیاہ سیاہ جھکی ہوئی ہلال
بھویں کٹ کر علیحدہ آپڑی تھیں اسکی وہ خوبصورت
آنکھیں کہ جنمیں بصارت کا نور تاباں رہتا تھا باہر نکل
پڑی تھیں اسکا جمال گرم گرم خون نے چھپا لیا تھا
اسکے درخشاں رخسارے جنسے عنفوان جوانی کی
بہار آرہی تھی قیمہ قیمہ ہو گئے تھے لبوں کا وہ تبسم
اور ان کی غضب انگیز جنبش اور پھر انکا ارغوانی رنگ
سب خون میں لت پت ہو گیا تھا - صفا اور روشن
دانت جنسے ارغوانی لبوں کی جنبش کے وقت ایک
بجلی سی کوند جاتی تھی حلق میں خون کا جام پھر کر
اٹک گیا تھا - ابھی تک وہ زندہ تھا - دیر دیر میں
سانس آتا تھا مگر وہ سانس صرف سینہ کی وجہ
محسوس ہو سکتا تھا ورنہ سر کا گردن تک [illegible]
بھرتا نظر آتا تھا - شیطان نے یہ خوفناک خونی
قابل رحم نظارہ بہت غور سے دیکھا جب اس نے
اس نوجوان رعنا پر نظر کی تو اسے یہ معلوم ہوا
ایک نوجوان رعنا خاک و خون میں لتھڑا ہوا پڑا
ہے گو اسکے چہرہ اور صورت کا بھرتا ہو گیا ہے اسلئے
یہ نہیں پہچانا جاتا کہ یہ کس عمر کا ہوگا لیکن اسکے
چوڑے چکلے بازو زبردست کلائیاں یہ پتلی پتلی
انگلیاں اور انکی سرخی یہ گویا ہے کہ یہ نوجوان
عنفوان جوانی کی بہار دیکھنے سے پہلے قبل از وقت
اس خونی حالت سے رخصت ہوتا ہے - اسکی تمام
امنگیں اور ابھرے ہوئے جوش جو اس نوجوان کا
خاصہ ہے تیغے بے دریغ کے سبب تمام کر کر کے
اس سے رخصت ہو چکے ہیں اسکا پنجہ کچھ پھیلا ہوا
ادھر ادھر ٹٹکتا نبار رہا ہے کہ ابھی از حد تکلیف میں
بھی اپنے قاتل سے خوں بہا نہیں لینا چاہتا
- اسکی وہ امیدیں کہ میں اپنے باپ کے بعد تخت
خلافت پر بٹھایا جاؤنگا نہایت حسرت اور حیرانی
کا مہلک بہانہ بنکر اسکے سینہ سے نکل رہی ہیں
کبھی اسے اپنے باپ کی محبت کا خیال آتا ہے

اور یہ خیال فوراً یہ یقین دلاتا ہے کہ تیرا باپ آگیا
ہے تو اپنی اسی جانکندنی کی حالت میں اپنا دایاں
ہاتھ اٹھا دیتا ہے کہ مجھے ہاتھ پکڑ کر اٹھا لو مجھے گلے
سے لگا لو اور جب اپنی اسی قریب مرگ حالت میں
اپنی ممتا بھری ماں کا تصور آتا ہے اور پھر یہ الق
خیال ہوجاتا ہے کہ وہ آگئی ہے تو اپنے دونو ہاتھ
پھیلا دیتا ہے کہ مجھے اپنی ممتا بھری آغوش میں
لے لے۔ مگر جب وہ اپنی ان دونو امیدوں
میں ناکام ہوتا ہے تو اپنے ہاتھ زمین پر پٹک مارتا
ہے۔ قاتل جانتا ہے کہ گھڑیاں اسکی جان پر وارد ہو چکی
ہیں سکرات الموت کی سختیاں کبھی کی اسکے دل و
دماغ پر قابض ہو چکی ہیں اسکا روشن ضمیر دیر ہی
کہ موت کی ڈراونی صورت دیکھ چکا ہے رفتہ رفتہ
تمام تعلقات قطع ہوتے معلوم ہوتے ہیں اب
بیچارہ او قیمہ ہوں پڑا لیا ہے اب نہ ممتا بھری
ماں کا خیال ہے نہ شفیق باپ کا تصور ہے نہ
اپنی محرومی پر آنسو بہانے کا وقت رہا ہے اور نہ اپنی
کامل ناامیدی کامل مایوسی پر آہیں کھینچنے کا وقت
باقی ہے اب اگر ہے تو صرف اللہ اللہ اور اسکے
پاس جانے کی تیاری میں نفس لگا ہوا ہے۔
دیکھتے دیکھتے شیطان کو ہر دم پر دم واپسی کا
شبہ ہونے لگا پھر یکایک شیطان کو یہ معلوم ہوا
ایک نور نے اس مجسم خونی صورت کو چھپا لیا تاک کان

آنکھ دانت لب تو بالکل نہیں دکھائی دیتے لیکن
یہ معلوم ہوا کہ مجسم نور کا پتلا پڑا ہوا ہے پھر ایک
زور کی آواز آسمان میں گونجی اور پھر وہ صدا ہوا میں
ملکر زمین پر آئی اور وہ گرجتی ہوئی اور کڑکتی ہوئی
یہ آواز تھی " ہابیل بلاشک بے گناہ مارا گیا ہے
اے قابیل تو نے اپنی خبیث طینت اور شیطان
کے بہکانے میں آکر یہ کیا ہے تو بھی سخت ذلت کی
حالت میں مارا جائیگا لیکن یہ سمجھ لیجو کہ جو سزائیں
تجھے یہاں دیجائیں گی وہ ان سزاؤں سے سخت تر
ہیں کہ جو تیرے خیال میں آسکیں — یہ آواز تھی کہ
گونج سے گونج گئی اور اس سے قابیل پر وہ رعب چھایا
کہ وہ چاروں خانہ چت جا رہا ادھر ہابیل کی بھی
جان نکل گئی اور وہ فرشتوں کے جلو کے ساتھ بہشت
میں پہنچایا گیا۔
شیطان تو غائب ہو گیا تھا لیکن قابیل اور اسکا مو
ود میں بے ہوش پڑے تھے قابیل نے اپنی اسی
بیہوشی یا غفلت کی نیند میں یہ خواب دیکھا جو ہم
نہایت اختصار سے درج کرتے ہیں۔ اس نے دیکھا
کہ یکایک میرے مکان میں سپاہی چلے آئے جن کی
وردیاں اور ہتھیار میں نے کبھی نہیں دیکھے انہوں نے
مجھے پکڑ لیا اور پہلے خوب زد و کوب کی پھر مجھے کتے
کی طرح گھسیٹتے ہوئے ایک بڑے دربار میں لے گئے
میں ہر چند غل مچاتا ہوں فریاد کرتا ہوں لیکن کوئی

نہیں جواب دیتا نہ کوئی رحم کھاتے کہ یہ بخت کیا ہے
جب میں دربار میں پہونچکر تخت کے پاس پہونچا جہاں
حاکم بیٹھا ہوا تھا تو غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوا
کہ میرا بھائی ہابیل ہے میں نے چاہا کہ دوڑکر اسے
لپٹ جاؤں اور اس سے اپنی اس دردناک حالت کی فریاد
کروں لیکن میری مشکیں زنجیروں سے جو آگ ہو رہی
تہیں ایسی کسی ہوئی تہیں کہ میں سرک نہ سکتا تھا۔
آخر میں نے بہت غل مچاکر کہا "اے بھائی افسوس
ہے کہ تو مجھپر یہ ظلم دیکھتا ہے اور خاموش ہے
تو یوں عزت سے تخت پر بیٹھا ہے اور میں اس ذلت
و خواری اور اس تکلیف میں تیرے سامنے مشکیں
کسی ہوئی کھڑا ہوں ہابیل نے کڑک کر جواب دیا تو
ظالم ہے ظالم سے ہمارا کوئی تعلق نہیں رحیم ہمارا
دوست اور بھائی بندہے قابیل کہتا ہے میں نے
اسپر یہ کہا کہ اے بھائی میں نے کیا ظلم کیا یہ سنتے ہی
اسنے اپنے خونی کپڑے جو سر کے منگائے اور میرے
آگے رکھے اور مجھسے یہ ارشاد ہوا پہچان یہ کپڑے
کسکے ہیں اور کیونکر یہ خون میں آلودہ ہوگئے۔ یہ
دیکھتے ہی فوراً مجھے اپنے بھائی کا اور کی گواہی سے
قتل کرنے کا خیال آگیا جو کچھہ حقیقت تھی میں نے
صاف بیان کردی حکم ہوا کہ اسکو کوڑے مارو پھر
مجھپر کوڑے پڑنے لگے وہ کوڑے سخت زنجیروں کے تھے
جو آگ میں سرخ ہو رہی تہیں۔ جب میرا بہت برا حال ہوگیا

اور میری تمام کھال اُڑگئی حکم دیا کہ دربار کے باہر
لیجاکر کھائی میں دھکا دیدو جوں ہی انہوں نے
مجھے دھکا دیا اور میں اسمیں جاکر گرا تو میں نے دیکھا
کہ صدہا بچھو اور سانپ مجھے لپٹ گئے ہیں اور میری
ہڈیوں کو چمٹے جاتے ہیں میں نے انکے خوف سے
بھاگنا چاہا میری آنکھہ اس گھبراہٹ میں کھل گئی۔ یہ
یہ خواب دیکھکر قابیل اُٹھ بیٹھا اسکی طبیعت پر ایک
خوف طاری ہوگیا اور وہ یہ سمجھہ گیا کہ ہابیل
بے گناہ مارا گیا ہے لیکن کہیں ممکن ہو سکتا ہے کہ
یہ خواب و خیال بیرحم کی طبیعت پر اپنا زیادہ اثر
ڈال سکیں چند لمحے اسکا اثر رہا اور پھر طبیعت میں
وہی بیدادگری وہی ستم وہی ظلم عود کر آیا اور
وہ اپنی فتحمندی پر پھول کر اُٹھہ کھڑا ہوا مور بھی اس
عرصہ میں ہوش میں آگیا تھا اسنے مور کو بغل میں
دبایا اور ہابیل کو زمین پر مردہ چھوڑ کر اپنے گھر چلتا بنا
اب ہم تھوڑی دیر کے لئے قابیل کو تو اسکے گھر میں
مور کے ساتھہ چھوڑتے ہیں اور شیطان اور آدم
کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔
ادھر شیطان نے یہ کارروائی کرائی اور ادھر وہ آدم کے
پاس اپنی اسی بوڑھی صورت میں جا دھمکا شیطان
نے اپنا بڑھاپا اسی طرح قائم رکھا تھا لیکن رنگ
بدل لیا تھا اور ایسی صورت تبدیل کرلی تھی کہ جو شخص
اسے قابیل کے پاس دیکھہ چکا ہو وہ ہرگز نہیں پہچان سکتا

کہ یہ وہی بڈہا ہے۔ جب سے حضرت آدم کے زیادہ بیٹے ہوگئے تھے وہ روزمرہ کی محنت سے سبکدوش تھے اسلئے وہ اپنے گھر میں ہر وقت اللہ اللہ کیا کرتے تھے اپنی عادت معہود کے موافق آدم گھر میں بیٹہے ہوئے عبادت کر رہے تھے کہ شیطان نے جاکر دستک دی آپنے فوراً عبادت سے فرصت پاکر دروازہ کہولا اور بڑی خاطرداری سے شیطان کو اپنے پاس گھر میں لاکر بٹہایا۔ شیطان نے بیٹہتے ہی رونا شروع کیا اور اسقدر رویا کہ ہچکی بندہ گئی۔

**آدم**۔ اے بوڑہے شخص تو کیوں روتا ہے کیا تجہے کسی سے کچہہ تکلیف پونہچی ہے یا میرے بیٹے قابیل نے تجہے ستایا ہے کیونکہ اسکی اکثر شکایتیں آیا کرتی ہیں تو جو کچہہ تجہہ پر ظلم ہوا ہے صاف صاف بیان کر معلوم ہو کہ تجہکو کس بات نے ایسا زار و نزار بنادیا ہے۔

**شیطان**۔ ہائے ہابیل ہائے ہابیل۔ اوں اوں اوں۔ میں میں میرا میرا کلیجہ شق ہوا جاتا ہے۔

**آدم**۔ چونک کر۔ یہ ہرگز سمجہہ میں نہیں آتا کہ ہابیل نے تجہے کچہہ تکلیف دی وہ انتہا درجہ کا رحیم اور رقیق القلب ہے اگر یہ تو کہتا ہے تو چہڑا ہے زمین آسمان ادہر سے ادہر ہو جائے لیکن ہابیل کے رحم اور خدا ترسی میں ہرگز شک نہیں جا سکتا۔

**شیطان**۔ رو کر اور اپنی آواز بہر بہری بنا کر۔ نہیں اے آدم نہیں نہیں اے آدم نہیں۔

**آدم**۔ تیوری پر بل ڈالکر۔ اگر تو ہابیل کی شکایت کرنے آیا ہے تو سمجھ یا مرا سے اٹہہ جا خدا بندہ تعالیٰ کا جبرئیل فرشتہ کے ذریعہ سے یہ فرمان آگیا ہے کہ تیرے بعد تیرا خلیفہ سوائے ہابیل کے (بشرطیکہ وہ زندہ بہی رہے) اور کوئی نہیں ہو سکتا جب خدا نے اسے خلیفہ بنانے کے لئے منتخب کر لیا ہے تو یہ کبہی نہ ہوگا کہ میں تیری باتوں پر ہوا بات کو تسلیم کر کے خدا کے فرمان میں شبہہ ڈالونگا۔ اب مجہے ایسی بات نہ کہیو ورنہ نہیں پہر میں تیری صورت دیکہنی گوارا نہ کروں گا۔

**شیطان**۔ اپنے کو کسیقدر سنجیدہ بنا کر اور رونا تہام کر۔ نہیں اے آدم یہ میں نہیں کہتا جو تو سمجہہ گیا میرا اور رونا ہے تجہے ایک ایسے غمناک واقعہ کی خبر دینے آیا ہوں کہ جو تیرا کلیجہ چاک کر ڈالیگا اور تو اسے سنکر اپنے کو کہڑا بیٹہا پیٹے گا۔

**آدم**۔ پرشوق آواز میں جسمیں اضطراب اور تذبذب لبالب بہرا ہوا تہا۔ ہائے وہ کونسا واقعہ ہے خیر ہے کہیں میرے قابیل نے تو کچہہ فساد نہیں کیا برائے خدا بہت جلد بیان کر وہ کیا بات ہے میں اس کے سننے کا از حد شائق ہوں۔

**شیطان**۔ اپنے بیٹے قابیل کی ہی تمہیں کچہہ خبر ہے

کہ اس نے کیا ظلم کئے ہیں۔ حیف صد حیف۔
آدم۔ آنکھیں کھول کر اور بے چین ہو کر۔
نہیں مجھے تو خبر نہیں جلدی سے کہہ شاید
مجھ سے کچھ بند و بست ہو سکے۔
شیطان۔ میں بیان نہیں کر سکتا جو ظلم
تمہارے بیٹے قابیل نے کیا ہے دیکھا نہیں
جاتا سنتے ہی سے کلیجہ شق ہو جاتا ہے ہائے
ظلم کیا۔
آدم۔ گھبرا کر اور پریشان نظریں ادھر ادھر
اٹھا کر۔ اے ضعیف شخص کہیگا بھی یا اپنی
باتوں میں بڑی دیر تک مبتلا رکھکر میری جان
زار کو اذیت دیگا۔ میں تباہ ہوا جاتا ہوں
بیان کرنا ہو تو بہت جلد بیان کر۔
شیطان۔ آپ کے لڑکے قابیل نے آپ کے
بیٹے ہابیل کو جان سے مار ڈالا۔
اسکا کچلا کچلا کر دیا۔ اور بیگناہ اس مظلوم کو
پتھروں سے چورا چورا کر دیا۔ اسکی لاش
اسی کے مکان کے دروازہ کے آگے
خاک و خون میں لتھڑی ہوئی پڑی ہے
آپ بھی چل کر ملاحظہ فرمالیں۔
یہ سنتے ہی آدم چاروں خانہ چت جا رہا
غم کا بہا لا اس کے سینہ میں
ایسا لگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ
کلیجہ کے پار ہو کر نکل گیا۔ آنکھوں میں
خون الم کے شعلے اٹھے اور رونگٹے رونگٹے
میں غم کی حسرت و افسوس کی ایک ایک
بھٹی روشن ہونے لگی۔ جب لمحے کے بعد
آدم شیطان کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ بیٹھا اور
کہا کہ تو مجھے اس کا نشان دے۔ شیطان
ساتھ ساتھ ہو لیا اور دونوں وہاں آکر
پہنچے اگر اس وقت آدم نہ آگئے ہوتے
تو ہابیل کو جنگلی جانور اٹھا کر جنگل میں لے
ہی گئے ہوتے۔
آدم نے اپنے بیٹے کی صورت اور چہرہ سے
نہیں بلکہ لباس اور ہاتھ پیروں سے اپنے
بیٹے کو پہچان لیا اپنا منہ اسکے رخساروں
پر ملا اور اس خونی پیرہن گلگوں کفن کو
اپنے گلے سے لگایا اور بہت زاری کی
یہ واقعہ اس سے بھی زیادہ خون برسانیوالا
تھا کہ جب یہ نوجوان تنہا اپنے ظالم
بھائی کے پتھر کے نیچے جو وہ اس کے سر پر
مار رہا تھا تڑپ رہا تھا۔ آدم بار بار
اس خونی پیرہن کو گلے سے لگاتا تھا اور
زار زار روتا تھا ہائے ہابیل ہائے ہابیل
کہکر اپنے سر کو پیٹتا تھا اور خون کے
آنسو بہاتا تھا۔

آدم اپنے بیٹے ہابیل کی لاش کو لئے ہوئے رو رہے ہیں اور شیطان کہڑا ہنس رہا ہے

جب آدم زیادہ بیتاب ہوا تو شیطان غائب ہو گیا اور ادہر حضرت جبرئیل خدا کا فرمان لیکر آموجود ہوئے وہ فرمان یہ تہا اے آدم صبر کرو نہیں بیتاب نہو تاکہ تیری اولاد میں بیتاب ہونے کی عادت نہ پڑے خدا صبر کرنیوالوں کا ساتہہ دیتا ہے تیرے یوں بیتاب ہونے سے نہ یہ بھی اُٹھے گا نہ اسے ثواب ملیگا پہر ایسے بیفائدہ کام میں اپنا وقت کیوں گزارتا ہے۔ آدم خدا کا خلیفہ تہا اپنے معبود کا حکم سنکر اس نے اپنے کو ضبط کیا اور خاموش ہو کر یہ کہنے لگا آخر اس مظلوم کی لاش کے لئے کیا تدبیر کیجائیگی۔ جبرئیل نے دوسرا فرمان پیش کیا کہ جسمیں یہ لکہا ہوا تہا کہ ایک سایہ کی جگہہ دیکہکر جبرئیل اپنے ہاتہہ سے گڑہا کہودے اور وہاں اس شہید گلگون کفن ارغواں بستر کو دفن کردے۔ اور یہ حکم دیدے کہ آدم کے بیٹے آئندہ اسی صورت

سے دفن ہوا کریں گے جبکہ خون آلودہ کپڑوں
کے بغیر نہلائے دہلائے ہابیل کو دفن کر دیا
تو چلتے وقت جبرئیل نے یہ کہا، اے آدم جو
اسطرح بیگناہ محض خدا کے بھروسہ پر خدا کی راہ
میں مارا جائے اسکو شہید کہتے ہیں وہ جب دفن
ہوگا معہ اپنے خون آلودہ کپڑوں کے دفن کیا
جائیگا تاکہ قیامت کے دن اسکی مظلومانہ شہادت
کی یہ بڑی دلیل ہوسکے اور جو اپنی موت سے مریگا
اسکے کپڑے اتار کر اسے پانی سے نہلایا جائے گا
اور پھر دوسرے کپڑے پہنا کر اسے دفن کر دیا
جائیگا " یہ قاعدہ حضرت جبرئیل نے خدا کے
حکم سے آدم کو سکھلایا - اور پھر حضرت جبرئیل
نے آدم کے سینہ پر ہاتھہ پھیرا اسکے یہ معنی ہیں
کہ آدم کی چھاتی پر صبر کی سل رکھدی تاکہ آدم کی
اولاد اپنے اقارب کے مرنے پر خودکشی نکریں
جو زاری کہ پہلے پہل آدم نے کی وہ ابتک کیجاتی
ہے لیکن جہاں قبر میں رکھہ آئے پھر رفتہ رفتہ
دو چار دن میں ایسا صبر آجاتا ہے کہ انسان
اپنے دنیوی اور دینی کاموں میں فرق نہیں
آنے دیتا - - اپنے چاہیتے بیٹے کو دفن کر کے
آدم اپنے گھر واپس پھرے اور اپنی بیوی حوا
سے یہ ساری کیفیت بیان کی - حوا یہ سنتے ہی
رونے لگیں اس خاتون ام المخلوق کا رونا
قہر آلودہ تھا ایسا بیان کرکے کہ حوا روتی ہیں
کہ فرشتے بھی حوا کو دیکھکر ماتم کرتے تھے پھر آدم نے
اپنی بیوی کو بھی خدا کا فرمان سنا کر صبر دلایا - یہ
دونو میاں بیوی تو یہاں ایک دوسرے کو صبر
دینے میں مصروف ہوئے اور شیطان آدم کے
کل بیٹوں کے پاس جاکر انہیں بھڑکانے لگا کہ
ظالم قابیل نے تمہارے بھائی ہابیل کو اس ستم انگیز
طریقہ سے مار ڈالا - کچھہ گروہ اس طرف ہوئے
اور کچھہ قابیل کی طرف اور اب جنگ ہونی شروع
ہوئی صدہا آدم کے بیٹے مارے گئے آخر آدم
معہ حوا خود آئے اور بڑی مشکل سے باہم راضی نامہ
کرایا ابھی سے دو فریق ہوگئے ایک تو ہابیل کی
مظلومیت کا قائل ہوا اور دوسرا اسبات کا قائل
ہوا کہ وہ بیشک گنہگار تھا اسے قتل کرنا ہی چاہئے
تھا - اول الذکر گروہ راہ حق پر گنا گیا (خدا کے
شمار میں) اور آخر الذکر گروہ مردود اور راہ حق
سے بھٹکا ہوا شمار ہوا یوں ہی قیامت تک دو گروہ
چلے جائیں گے ایک راہ حق پر ہوگا اور ایک
راہ کج پر -

جب ایک جنگ عظیم کے بعد فیصلہ ہوگیا اور
سب آدم کے بیٹے اپنے اپنے مسکنوں میں
آرام سے چلے گئے تو قابیل نہایت اطمینان
کی حالت میں ایک دن دسترخوان پر اپنے ساتھ

مور لیکر بیٹھا کیونکہ ابتک ہابیل کے قتل ہونیکے
بعد قابیل کو مور کے ساتھہ باتیں کرنیکا اتفاق
نہوا تہا ۔ جب چاروں طرف سے اطمینان ہی
اطمینان نظر آیا تو قابیل نے مور سے کہا کہ ہو پہلے
مور دشمن پر کس طرح اور کس ترکیب سے فتح پائی ۔
مور ہر چند چاہتا تہا کہ جواب دے لیکن زبان ہی
جاتی رہی [illegible] جواب ہی کیا دیتا ہر چند اپنی طبیعت
پر زور ڈالتا ہے لیکن نہیں بولا جاتا دم گہٹتا ہے
مگر مجبور ہے قابیل یہ سمجہا کہ شاید اس خونی نظارہ سے
اسپر کچھہ دہشت بیٹھہ گئی ہے اسلئے چپ ہے
یا اس نے میری طرح کوئی خواب پریشان دیکھا ہے
اسلئے نہیں بولتا قابیل نے یہ سوچکر مور کو اپنی گود
میں بٹھا لیا اور پیار کرکے کہا کہ ارے پیارے
مور تمہارے نہ جواب دینے کی کوئی وجہ نہیں معلوم
ہوتی اگر تم اس خونی نظارہ سے ڈرے ہو تو وہ
خوف اپنے دل سے نکال ڈالو کیونکہ وہ واقعہ
گذر چکا اور جو تمہیں میری طرح کوئی دہشت انگیز
اور ہولناک خواب دکہائی دیا ہے تو اسکی
مطلق پروا نکرو یہ سمجہہ لو جو تمہارے خیال میں
آتا ہے وہی ہوتا ہے یہ سب ہمارے خیالات
کی تشریح ہے قابیل تو یہ باتیں کہہ رہا تہا اور مور چپ بیٹہا تہا لیکن
زبان ہو تو جواب دے دل ہی [illegible] شیطان اور اسکی
صورت پر لعنت بہیج رہا تہا اور ہابیل کی مظلومانہ
صورت اسکے بیگناہ مارے جانے اور قابیل کی
باتوں کا جواب نہ دینے پر آٹھہ آٹھہ آنسو رو رہا تہا
مگر اسکا یہ تمام رونا اور ساری زاری محض بیکار
تہی قابیل مور کے چپ رہنے سے درہم ہوا اور اسنے
کہا کہ جب یہ ساری باتیں نہیں ہیں تو ضرور تو مجھسے
ناراض ہوگا اور تیری ناراضی شاید اس وجہ سے ہو
کہ میں نے ہابیل کو مار ڈالا ہے تو یہ تیرا خیال بالکل غلط
ہے تیری شہادت پر میں نے اسے قتل کیا پھر تیری
ناراضی عبث ہے تو نہیں جانتا کہ میں تجھپر کتنا مہربان
ہوں اور تجھپر کس طرح جان دیتا ہوں لیکن تو مطلق
توجہ نہیں کرتا پہلے تو تیری طبیعت ایسی نہ تہی
ہوں کے ساتھہ ہاں کرتا تہا خیر میں تجھپر زیادہ جبر
نہیں کرتا جانو رہے طبیعت بگڑ گئی ہوگی یا [illegible]
ہے تو اپنی جگہہ پر جا وہاں گہڑی دو گہڑی آرام کر
جب تیری طبیعت درست ہو جائیگی پھر مجھے
میری باتوں کا جواب دیجیو یہ سنکر مور قابیل کی
گودی میں سے اترکر اپنی جگہہ پر جا بیٹھا ۔ اسکا
دل پاش پاش ہوا جاتا تہا اور اسکی حالت بہت
بری تہی وہ چاہتا تہا کہ خودکشی کرلوں لیکن یہ
امر بہی اپنی قدرت سے باہر تہا ۔ محض ناممکن
تہا کہ وہاں مور میں خودکشی کرنے کی مجال ہوتی
جب مور اپنی جگہہ جاکر بیٹھہ گیا تو قابیل کو اسکا
بہت خیال ہوا کہ مور کے خاموش ہو جانے کی

وجہ کیا ہے - قابیل کو اسکی باتوں سے زیادہ محبت
ہوگئی تھی دوسرے وہ ایسا قیمتی جانور تھا کہ
اور اسکے بھائی دو دو سو بھیڑیں اسکی قیمت میں
دیتے تھے اور قابیل نظر بد سے ڈرتا تھا کبھی یہ سوچتا
تھا کہ یہ مجھسے خفا ہوگیا ہے کبھی یہ خیال کرتا تھا
شاید اسپر ہابیل کے خونی نظارہ کا ہول بیٹھ گیا
غرض صدہا قسم کے خیالات پے در پے آتے تھے
لیکن کوئی خیال جمتا ہوا نہ ہوتا تھا کہ جسکو دل سچا
کر کے یہ ٹھیک ہے - اس عظیم الشان اندیشہ نے ذہن میں
ایک لمحہ کے لیئے بھی قابیل کو خیال ہابیل کی
بد دعا کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیا جو اسنے قتل
ہوتے وقت سورج کے لیئے کی تھی [illegible] بیاسے خوف
اسبات کا تھا [illegible] نے جو وہی شہادت
دیکر بے گناہ کو قتل کرایا ہے یہ اسکا وبال مجھپر آکر
پڑا ہے یعنی ہابیل کے خون نے اسپر ایسا اثر کر دیا
ہے اسے خوف یہ معلوم ہوتا تھا کہ قابیل ایک
غیر رحیم فطرت کا شخص ہے ایسا ہو کہ [illegible] بھی
ہابیل کی طرح ہلاک کر ڈالے یہ اس خوف [illegible] الغرض
قابیل اپنے تردد میں لگا ہوا تھا جب [illegible] پہر سے
زیادہ وقفہ گذرا تو قابیل نے پھر مور کو بلا کر اپنی
گود میں بٹھا لیا اور ادھر ادھر کی دو چار باتوں کے
بعد پھر یہ سوال کیا تو مجھسے بولتا کیوں نہیں
کمبخت یہ نہیں سمجھتا کہ جس وجہ سے تجھے فضیلت

اسی کو مجھسے دریغ رکھتا ہے - اگر تیری زبان
نہ ہوتی تو تو ایک بھیڑ کے بچہ سے کم قیمت ہے جس میں
سات سیر آٹھ سیر گوشت نکلتا ہے اور تجھمیں اگر
تجھے ذبح کرو تو شاید تین سیر سے زیادہ نہ نکلے گا -
میں تجھے آج [illegible] دو دو سو بھیڑوں کے
عوض میں خریدا [illegible] نہیں ہے صرف
تیری زبان کی وجہ سے اور جب تو صاحب زبان ہی
نہ رہیگا تو تیری قدر ایک معمولی پرند سے زیادہ کی
نہیں کیجا سکتی - تو اب چپ [illegible] اور سلسلہ گفتگو
شروع کر [illegible] مور نے جب یہ تہدید آمیز گفتگو سنی
تو اسنے اپنے اوپر بوجھ ڈالکر جیسا کہ [illegible] تھا
زبان سے وہی میاؤں میاؤں [illegible] بہت
کر یہ آواز نکلی - یہ سنکر قابیل اور بھی خفا ہو
اور [illegible] ہو گیا یہ آواز ایسی زبون معلوم ہوئی
کہ وہ بھڑک اٹھا اور اپنی اسی طیش انگیز حالت میں
[illegible] یہ کہا [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ تیری شامت
ہی آئی ہے [illegible] تو نہیں جانتا کہ میں تجھسے کئی درجے
[illegible] ہوں کہ تیری نسبت منت و عاجزی کرتا ہوں
اور تیری خوشامد کرتا ہوں ورنہ کیا یہی
اور کیا تیری [illegible] شور برپا (یکایک چونک کر گویا تمام بات
اسکے خیال میں آگئی) ہاں اب مجھے معلوم ہوا کہ تو
میرے بھائی کو مجھسے زیادہ عزیز رکھتا ہے تجھے
اسکے قتل ہونے کا بڑا صدمہ ہے شاید اس لیئے

د مجھسے خفا ہے تیری خفگی اور توجہ نہیں کر سکتی
رف تیری بساط یہ ہے کہ تو خفا ہو کر مجھسے بات
کرے اسکا نتیجہ تیرے لیئے بُرا ہو گا اور ایسا بُرا
ہو گا کہ تو آہستہ آہستہ آنسو روے گا اور پھر جاتے
رہنے گی یہ بار بار تہدید آمیز کہنا صرف میری محبت
کا نتیجہ ہے ورنہ مجھے ایسی تیری خوشامد ہی کیا پڑی
ہی کہ میں تیرے آگے یوں منت و عاجزی کروں
دیکھ اپنے بھائی کی طرح تجھسے ہی آخری حجت پیش
کرتا ہوں بشرطیکہ تو اسے سمجھے اور جانچے کہ جو کچھ
میں نے کہا ہے وہ کبھی ٹلنے کا نہیں اور جو تو نے
میری آخری حجت پر بھی توجہ نہ کی اور اسکو معمولی
بات سمجھکر خاموش ہو رہا پھر میں تجھسے کچھ نہیں
کہونگا اور پھر میں ہونگا اور تو ۔ (ہاتھ باندھکر
اور گڑگڑا کر) دیکھ میں تجھسے التجا کرتا ہوں برائے
خدا تو میری سُن اور اپنی زبان بند کر صرف تیری
ہی خاطر سے میں نے اپنے جوان رعنا بھائی کو
قتل کر ڈالا تیری بولی مجھے اچھی معلوم ہوتی ہے
اور اسی سے تو مجھسے دریغ کرتا ہے ۔ حیف صد
حیف ۔ قابیل حجت تمام کرنے میں اپنی جان کہپائے
دیتا تھا وہاں خبر بھی نہ تھی مور کی حالت ناگفتہ بہ
تھی اسکی آنکھوں کے آگے موت گردش کرنے لگی
کبھی اپنی بدقسمتی پر سوتا تھا کبھی اپنے کو آپ ہی
نفریں کرتا تھا کہ تو نے بے گناہ ہابیل بیچارے جھوٹی

گواہی کیوں دی کہ تجھے یہ سزا بھگتنی پڑی اپنے
پاؤں میں آپ ہی کلہاڑی مار لی تھی بیلا خود کردہ
را چہ علاج کبھی شیطان پر لعنت بھیجتا تھا اور کبھی
اپنی زبان بند ہونے سے گھبرایا جاتا تھا اور اپنے
یہ سمجھ رہا تھا کہ جو کچھ مجھے سزا ملی ہے یا آئندہ ملیگی
یہ سب میرے ہی گناہوں کی سزا ہے اول بڑا
گناہ یہ ہوا کہ میں شیطان لعین کے دم میں آکر اسے
بہشت میں لیگیا دوسرا گناہ یہ ہوا کہ میں نے اسی
ملعون کے بہکانے سے مظلوم نوجوان کے خلاف
شہادت دیکر اسے قتل کرا ڈالا ان تمام باتوں پر
مور غور کرتا تھا اور اپنے دل میں خود ہی قائل ہوتا
تھا کہ اسکا رنج کرنا ناحق ہے یہ مجھے میرے اعمال کی
کی سزا مل رہی ہے پھر بھی ایک کرید سی اسکی
طبیعت میں ہو رہی تھی اور وہ کرید یہ تھی کہ دیکھئے
یہ سفاک مجھے کیا سزا دیتا ہے اور آخر میری کیا نوبت
پہونچتی ہے ۔

قابیل نے جب معمول سے زیادہ وقفہ دیکھا تو ذرا
آہستہ کھڑا ہوا اور اس نے پیترا بدلکر یہ سوال کیئے ،،
کیا تو میری کسی بات کا بھی جواب نہیں دینے کا؟
کیا مجھے تو نے ایسا ارذل سمجھ لیا ہے کہ مخاطب
بنانا تجھے بدنما معلوم ہوتا ہے؟ کچھ بہت جلد کہہ
،، کہہ کچھ تو قابیل نے سر پیٹا یہاں تو یہ کیفیت تھی
،، وہاں ایک خاموشی تھی جس سے کچھ جواب ہی

جب قابیل تمام محنتیں پوری کر چکا تو اس کے تن بدن میں غصہ سے مرچیں لگ گئیں آگ ہو گیا آنکھوں میں غصے کے شعلے بھڑکنے لگے اور ایک نئی آفت خیز گھبراہٹ اس پر طاری ہوئی اس نے فوراً مور کو پکڑ لیا اور اس کے پر اکھیڑنے شروع کئے مور سوائے میاؤں میاؤں کے اور کچھ نہ کہتا تھا اس کا ایک ایک پر اکھیڑا رونگٹا رونگٹا الگ کیا تمام بدن سے خون کے فوارے جاری ہو گئے بیچارہ تڑپتا ہے لیکن قابیل نے اسکی ذرا بھی پرواہ نہ کی جیسے اسے اپنے سگے نوجوان خوبصورت حلیم الطبع فرمانبردار بیگناہ بھائی کے قتل کرتے وقت ذرا بھی ترس نہ آیا تو اس پرند کے پر اکھیڑتے وقت رحم آتا یعنی چہ۔

قصہ مختصر یہ کہ اس کا ایک ایک رونگٹا اکھیڑ ڈالا خون ہر بُن مو سے برابر بہ رہا تھا اور مور خاموش کھڑا ہوا تھرا رہا تھا وہ پر اکھڑ کر بالکل گوشت کا ایک مجا معلوم ہونے لگا بعد ازاں قابیل نے اسے پکڑ کر جنگل میں چھوڑ دیا۔ یہ حالت مور کی از حد زبوں اور نازک تھی خون بہ رہا تھا درد و جلن ہو رہی تھی اور قدم قدم پر گرا پڑتا تھا۔ ایک مصفا پتھر تلاش کر کے اس پر اپنے پیر ٹکائے اور چند منٹ پتا ٹیک کر بیٹھا۔ ابھی کچھ عرصہ اس نشست کو نہ گزرا تھا کہ چیونٹیاں لپٹنے لگیں۔ انہوں نے زخموں پر اور نمک مرچ چھڑکنا شروع کیا۔ مور کی بے چینی۔ تکلیف۔ جلن۔ درد کا اندازہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے جسم کے کسی حصہ میں کچوکے لگا کر بہتے ہوئے خون میں زخموں پر لال چیونٹیاں چمٹا دیں اور نہیں سوائے اس ترکیب کے ہماری زبان میں الفاظ نہیں ہیں کہ ہم اسکی بابت تشریح کر سکیں۔ مور آٹھ آٹھ آنسو روتا تھا اور یہ پڑھتا تھا۔ "درد دل سے لوٹتا ہوں کسکو میرا درد ہے۔ ہوں میں لفظ درد جس پہلو سے الٹو درد ہے۔"

شاید مور کو اسی کرب و بلا میں نصف دن گزرا ہوگا کہ اتنے میں حضرت شیطان اسی ضعیف صورت سے آموجود ہوئے اور قریب آ کر نہایت رونکھی آواز میں گھبرا کر یہ دریافت کیا اے میرے محسن یہ کیا ہوا۔ شیطان یہ کہہ کر رونے بیٹھ گیا اور منہہ ڈھانپ کر رونے لگا۔ بڑا بڑا غل و شور مچایا اور خوب ہچکیاں اور سسکیاں لیں۔ بیٹا۔ منہہ نوچا اور اپنی چھاتی میں دوہتڑ مارے سینہ کوٹا ماتم کیا۔ مور شیطان کی اس کیفیت کے آگے اپنی تکلیف بھول گیا۔ جب شیطان کئی گھنٹہ تک یہ تماشا کر چکا تو نہایت آہستگی میں مور کے قریب آکر بیٹھا مور نے اپنی اسی خوفزدہ حالت میں کہ اسمیں قدم اٹھانے کی بھی طاقت نہ رہی تھی اپنا

پہلو بدل لیا اور اپنا منہہ پہیر لیا شیطان ہاتہہ
باندہ کر دوسری طرف جا بیٹہا اور عرض کیا حضور
مجہسے کیوں ناراض ہیں میں تو ایک ادنےٰ بندہ
تیرا ہوں تونے مجہہ پر طرح طرح کے احسان کئے ہیں
میں تیرا بندہ احسان ہوں مجہے تو اپنا بے زر خرید
غلام سمجہہ۔ اسپر ہی مور نے توجہ نہیں کی اور
اپنا منہہ پہیر لیا۔ شیطان نے جب یہ سوانگ
دیکہا تو وہ سمجہہ گیا کہ میری شرارت کو اسنے پہچان لیا ہے
اور اب یہ کبہی میری طرف متوجہ نہوگا آخر اسنے
ایک اور جال بچہایا اور وہ یہ تہا۔ یہ میں سمجہہ گیا
کہ تو مجہسے ناراض ہے چشم ما روشن دل ما شاد
اچہا اگر تیرا یہی جی چاہتا ہے کہ مجہہ سے ناراض رہے
بہت اچہا میں جبر نہیں کرتا کہ تو مجہسے ناراض نہو
اور خواہ مخواہ خوش ہی رہ میں اتنا عرض کرتا
ہوں اور میرا یہ عرض کرنا نہ خلاف مصلحت ہے
نہ خلاف فرض ہے کہ یہ زخم جو تیرے تمام جسم میں
ہویدا ہیں آخر اسکا علاج کیا ہوگا اگر یہی حالت
رہی تو وہ ایک دن بس تو مر جائیگا اور تیری گل
سی جان جاتی رہیگی اب اگر تو اجازت دے تو
میں تیرے لئے دوائی لاؤں تاکہ تیری بہتری ہو
تجہے فائدہ ہوجائے اور پہر تو ویسا ہی پردار
خوبصورت توانا جانور بنجائے۔ مور شیطان
سے ایسا ناراض تہا کہ شیطان کی یہ درخواست

بہی اسے پسند نہ آئی اور اس درخواست سے بہی
اس نے منہہ پہیر لیا۔ شیطان کو یقین ہوگیا
کہ میری خباثت اسے بخوبی روشن ہوگئی ہے اب
ہرگز میرے داؤں میں نہ آئیگا آخر شیطان دق
ہو کر چلا گیا اور آدم کے پاس ایک خوبصورت
نوجوان کی صورت میں جو صورت ہابیل سے بہت
مشابہ تہی گیا۔ آدم دیکہتے ہی خوش ہوگئے اور
انہیں ایسے نوجوان کا آنا مبارک معلوم ہوا کیونکہ وہ
انہی کے مقتول بیٹے کی صورت کا تہا آدم نے بڑی
تپاک سے شیطان کو اپنے پاس بٹہا لیا اور نہایت
اخلاق سے یہ دریافت کیا ،، اے نوجوان تو
کہاں سے آیا ہے اور تیرا کیا نام ہے کیا تو میری
ہی اولاد میں سے ہے یا مجہسے جدا ہے۔

**شیطان** ۔ میں ہند سے آیا ہوں میرا نام ہابیل
ہے۔ ہاں اے آدم میں تیری ہی اولاد میں سے
ہوں۔ یہ سنکر حضرت آدم نے شیطان کو گلے سے
لگا لیا لیکن گلے لگاتے وقت آدم نے کچہہ ناک
چڑہائی اس سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ انہیں کچہہ بدبو
آئی ہے۔

**آدم** ۔ نجانے کیوں مجہہ چڑاندی سی بو آتی ہے لیکن
میری اولاد کے جسم میں بو کا نام بہی نہیں ہے اسکی
کیا وجہ ہے

**شیطان** ۔ یہ درست ہے لیکن ابتک آپ نے

اپنی اس ملک کی اولاد کی بو دیکہی ہے ہندوستان
کی اولاد سے آپکو ملنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے
ورنہ آپکو معلوم ہوکہ سب کے جسموں میں یہی بو
آتی ہے -

آدم - متعجب ہوکر - یہ بو کاہے کی ہے اور
کیوں آتی ہے - بڑی ہی سخت بدبو ہے -

شیطان - یہ نااتفاقی کی بو ہے جو ہندوستان
کے خمیر میں ملی ہوئی ہے قیامت تک اسمیں سے
نہ جایگی - یہ عجیب لطف کی بات تہی کہ شیطان
نے اپنے کو برائے نام ہندوستانی کہا تہا اسمیں
سے وہی بدبو آنے لگی تہی - یہ سنکر حضرت آدم
کو بہت رنج ہوا اور اپنی اولاد کی نااتفاقی پر
انہوں نے سرد آہ بہری - شیطان نے سرد
آہ بہرنے پر کہا کہ میں ہند تو ہند آپکی اس نسل
کی اولاد میں اتفاق نہیں دیکہتا یہ سنکر مجہے سخت
صدمہ ہوا کہ آپ کے بڑے ظالم بیٹے نے اپنے
چہوٹے بہائی کو مار ڈالا اور اُف تک نہ کی اس سے
زیادہ ظلم کیا ہوگا - یہ سنکر حضرت آدم رونے
لگے اور اپنے بیٹے ہابیل کے نام پر بڑی زاری کی
لیکن پہر وہ حکم فرمان خدا کا یاد آیا جسمیں لکہا
تہا کہ خدا صبر کرنیوالوں کا ساتہہ دیتا ہے حضرت
آدم خاموش ہو رہے اور دل ہی دل میں خون جگر
کہایا کئے - شیطان نے اِدہر اُدہر کی باتیں ملا کر
آدم سے یہ کہا کہ تم اپنے بیٹے قابیل کے مظالم
کا انسداد نہیں کرتے ہو اے آدم تیرا فرض ہے
کہ تو اسکے مقابلہ میں لشکر کشی کر اور اسے سزا
موت دے تیرا فرض ہے کہ تو اپنے اس عضو کو
کاٹ کر پہینکدے کہ جو سڑ گیا ہے اور جس سے
اوروں کے سڑ جانے کا احتمال ہے -

آدم - ایک آہ بہر کر - یہ تو اے ہندی
بیٹے سچ کہتا ہے لیکن میری ضعیفی ہے مجہسے
کچہہ نہیں ہو سکتا انکی مقابلہ آرائی میں نہیں کر سکتا
تہیراو لٹہہ کہانے کا مجہہ میں دم نہیں ہے جو
کچہہ مجہے کرنا تہا اور انہیں سمجہانا تہا سمجہا چکا
یہ نہ مانیں انہیں اختیار ہے خدا ان سے سمجہیگا
اب میرا زمانہ عزلت گزینی اور آرام کرنیکا ہے تاکہ
میں گوشہ میں بیٹہا بیٹہا خدا کی عبادت کروں

شیطان - یہ تو سب کچہہ ہوا لیکن میں آپکے
پاس جس کام کے لئے حاضر ہوا ہوں آپ بخوبی جانتے
ہوں گے اسلئے کہ آپ خلیفۃ اللہ ہیں -

آدم - مُنہہ کہولکر - نہیں بیٹا میں کیا جانوں
تو جانے مجہے غیب دانی نہیں آتی یہ علم اللہ ہی
کے لئے مخصوص ہے -

شیطان - چونکر او تعجبانہ لہجہ میں - اے میرے
یہ کیا آپکو علم غیب نہیں پہر آپ خلیفہ کیسے ہیں -
شیطان کی تقریر کی یہ کرشمگی آدم کو بُری لگی اسکا

دل خداوند کے جلال کے جلوہ سے منور ہوچکا
تھا اور وہ اپنے خداوند کا سچا خلیفہ تھا شیطان
کے دم میں پھلا وہ کب آنیوالا تھا شیطان کی پس
ہو نگے اور اُلٹے سوال پر تنبیہانہ جواب دیا -
ان باتوں سے میرا دل رنجیدہ بکہ مغموم ہوتا ہے
اے پیارے نوجوان تیرا آنا میں اپنے لئے مبارک
جانتا ہوں اور تیرے آنے سے مجھے دوگنی تگنی
خوشی ہوئی ہے ایسا نہ کرکہ وہ خوشی رنج کے ساتھ
بدل جائے اور پھر تجھے آزردہ یہاں سے اُٹھنا
پڑے جو کچھ خدا نے مجھے عطا کیا ہے میرے لئے
کافی ہے میں کون ہوں جو اسکی خدائی میں نکتہ چینی
کروں یہ ذکر ہی تو درمیان میں نہ لا جو کچھ تجھے
کہنا ہو وہ بیان کر کہ تو یہاں کیونکر آیا اور تجھے کیا
کام ہے تو تکلیف فرما ہوا - تیری صورت دیکھکر
مجھے اپنے بیٹے کی شبیہہ یاد آتی ہے کاش وہ
زندہ ہوتا تو تجھے معلوم ہوتا کہ دنیا میں ایسے خلیق
اور مہماں نواز ہوتے ہیں -
شیطان سمجھ گیا کہ آدم قابو میں یوں نہیں آنیکا
خدا کی نسبت اسکی زبان سے کچھ نہیں نکلنے کا اب دوسرے
ڈھنگ کی تقریر شروع کرو اپنے دل میں باتوں کے
آتار چڑھاؤ سوچکر یہ گویا ہوا - اے باوا آدم تو خفا
نہوا اگر نا تجربہ کاری سے میری زبان سے کوئی بات
نکل گئی تو اسکی میں معافی مانگتا ہوں کیونکہ ہم
لوگ در اصل جنگلی ہیں اور ہمیں ہم وحشی کہنا بجا ہے
جب تک بھلے لوگوں کی صحبت نہو گی ہم کبھی لائق
نہیں بن سکتے میں صرف یہ عرض کرنے حاضر ہوا
ہوں کہ اتفاق سے میرا گذر کوہ طرم کے دامن
میں ہوگیا چونکہ میں یہاں نووارد ہوں اسلئے
ہر جگہہ کی سیر کرتا پھرتا ہوں میں نے اس پہاڑ
کے دامن میں ایک عجیب غمناک صورت دیکھی
کہ جسکو دیکھتے ہی میرا کلیجہ پھٹ گیا سینہ چھلنی
ہوگیا اور مجھے اسقدر رحم آیا کہ میں بیان نہیں کرسکتا
آدم - بات کا ٹکر - وہ کونسا غمناک واقعہ تو نے
دیکھا ہاں مجھ وہ بیان کر معلوم ہو کہ کونسا واقعہ تیری
نظر سے گذرا شیطان نے مور کی ساری کیفیت
بیان کی اور یہ بھی بیان کر دیا کہ مجھے تحقیق ہوگیا
ہے کہ تیرے بیٹے قابیل نے بے زبان جانور پر
یہ ظلم کیا ہے - بہتر یہ ہے کہ تو جا اور اسکو اپنے
پاس اُٹھا لا اسکی خبر گیری کر دو چار مہینہ میں
اسکے پر نکل آئیں گے وہ پھر اُڑکر چلا جائے گا
حضرت آدم کو مور کی یہ کیفیت سنکر از حد رنج ہوا
آپ فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے ادھر شیطان نے
بھی رخصت چاہی حضرت آدمؑ نے چاہا کہ اپنے
مہمان کو بھی ساتھ لیلیں لیکن شیطان نے قبول
نہیں کیا ہاں چلتے وقت یہ وعدہ کر گیا کہ دو تین
دن میں آؤنگا - آدم نے اس مور کو جس حیثیت

اور حالت کا شیطان نے بیان کیا تھا پڑا ہوا
دیکھا وہ درد کے مارے ارار رہا تھا اور اسکی
بری نوبت تھی - آدم نے جاکر اس مور کو اٹھا لیا
اور اپنی گود میں پیار کرتے ہوئے لے آئے ہنوز
اسکے جسم سے خون بہ رہا تھا اور مور کی کیفیت بھی
بیہوشی کے قریب پہونچ گئی تھی - مور نے پہچان
تو لیا کہ یہ آدم ہے لیکن اسکے پاس زبان نہ تھی
کہ وہ شکریہ کرتا اور پہلے قصور کی جو بہشت میں
آدم کے نکالے جانے کا باعث ہوا تھا معافی
مانگتا - لطف یہ تھا کہ آدم کے دل سے تو بہشت
کی یاد بالکل بہلا دی گئی تھی لیکن مور کو سارا سماں
بالکل یاد تھا - یہ بھی خدا کی آدم پر بہت بڑی
رحمت تھی کہ اسکے دل سے بہشت بریں کی کیفیت
سارے کی ساری بہلا دی ورنہ محض ناممکن تھا
کہ آدم بہشت کی حالت یاد ہونے پر دنیا میں
با آرام زندگی بسر کر سکتے - مور کی شامت اعمال
اور پے در پے گناہوں کا سرزد ہونا تھا کہ اسے
جنت کا منٹ منٹ بھر کا حال یاد تھا آدم میں
غرض مور نے صرف یہ دیکھا تھا کہ داڑھی سفید
ہو گئی تھی اور نوجوانی کی سرخی مدہم پڑ گئی تھی
آدم نے اسی وقت مور کو پانی سے نہلایا اور ایک
بوٹی جنگل کی لاکر اسکے تمام جسم میں مل دی مور کی
جلن اس بوٹی سے بالکل جاتی رہی کچھہ دانہ دنکا
بھی مور نے کھایا اور نئے سرے سے اسکے پر
نکلنے لگے - آدم مور کی اسقدر خبر گیری کرتے
گویا انہیں کا کوئی بیٹا پوتا ہو - آٹھہ دس دن
کے بعد ایسے موقع پر شیطان مور کے پاس اسی
بوڑہی صورت میں آیا جسمیں کہ وہ پہلے آیا تھا اور
آتے ہی جھک کر سلام کیا - مور نے پھر اپنا منہہ
شیطان کی طرف سے پھیر لیا -

**شیطان** - یہ میں نہیں جانتا اے پیارے
تیری خفگی مجھپر کیوں ہے جہاں تک میں خیال
کرتا ہوں میں نے تیرا کوئی ایسا جرم نہیں کیا
باایںہمہ میں اب بھی تجھے اپنا محسن جانتا ہوں
اور مجھے معلوم ہے کہ تو بہت ستایا گیا ہے یہی
وجہ ایک بڑی تیری طبیعت بگڑ جانے کی بھی
ہے - مجھے تیری ناراضی کا بہت بڑا خیال ہے
لیکن یہ خیال مجھے میرے فرائض کے انجام دہی
میں کچھہ مانع نہیں آسکتا - گو تو نے مجھسے کیسی
ہی بے رخی کی تھی پھر بھی تیری اس مجروح حالت
کو نہ دیکھہ سکا اور میں نے فوراً آدم کو اسپر متوجہ
کیا کہ وہ خود تیرے پاس آئے اور تجھے اپنے گھر
اٹھا کر لائے چنانچہ وہ ہی ہوا اب تو الحمدللہ
اچھا معلوم ہوتا ہے مجھے تیری خدمت سعادت
ہے تو مجھسے جا ہے جتنا خفا ہوگا میں تیری
خدمت ہی کرونگا - شیطان کی ان پر اثر باتوں

سے مور کے منہہ میں پانی بہر آیا اور اسنے اپنا
پہرا ہوا رخ شیطان کی طرف کر کے کہا کہ تیرے
اس احسان کا شکریہ ہے میری ناراضگی کی معقول
وجہہ تو خود ہی سمجھہ سکتا ہے کہ کیا ہے دوبار تیرے کہنے
پر عمل کیا دونوں دفعہ وہ صورت پیش آئی کہ خدا دشمن
کا بھی ایسا برا درجہ نکرے پہر کس طبیعت اور کس
وجہہ سے میں تیری بات مانوں اور اسپر عمل کروں -

شیطان - جو کچھہ تو کہتا ہے اسمیں سر مو فرق
نہیں ہے لیکن میں تجھہ سے یہ کہتا ہوں کہ آیا خدا نے
تجھے دہوکا دیا تقدیر سے تیرا یہ حال ہوگیا -

مور - اب تک تو میں یہ جانتا ہوں کہ دہوکا اور
فریب ہی ہے ورنہ ——— ورنہ ——

شیطان - ورنہ کو میں نہیں سمجھا کہ اس کے
کیا معنے -

مور - جوش میں آکر - ورنہ کے یہ معنی کہ اگر
تو مجھے دہوکا نہ دیتا اور دشمنی سے آگے دہکا
نہ دیتا تو میری مدد مصیبت کے وقت ضرور
کرتا جب تو آکر نہیں پہرا اور میری کچھہ مدد نکی
میں سمجھہ گیا کہ تیرا منشا یہی ہے کہ میں تکلیف اوٹہاؤں

شیطان - دانتوں میں انگلی دیکر - ہا - یہ
کبھی نہیں ہو سکتا تیرا خیال بالکل غلط ہے -
تو خود سمجھہ سکتا ہے بشرطیکہ ذرا غور کرے کہ جب
تو بہشت سے جلا وطن کیا گیا میں اس سے زیادہ
بیعزتی سے نکالدیا گیا بہلا وہاں تیری کیا مدد کرتا
دوبارہ قابیل کے ساتھہ معاملہ پیش آیا جیسے پہلے کہ
اسنے مجھے اسقدر مارا تہا کہ جسکے ابتک زخم لگتے ہیں
(اپنا کوٹ اتار کر) دیکھہ ابتک یہ پٹیاں بندہی
ہوئی ہیں اور مرہم لگا ہوا ہے - جیسے تیرا جسم
زخموں سے پاش پاش ہوگیا ہے اس سے بدتر
میری کیفیت ہوئی تہی اتنی مدت کے بعد جاکر
بڑی دقت سے میں اب اچہا ہوا ہوں -

شیطان کی یہ حالت دیکھکر مور کو کچھہ صبر ہوا
اور اپنے خیال کی غلط فہمی پر جو شیطان کی
طرف سے ہوئی تہی خفت ہوئی - ناظرین کو تعجب
ہوگا کہ جب مور بالکل گونگا ہوگیا تہا پہر وجہہ کیا
ہے کہ وہ شیطان سے باتیں کرنے لگا یہ ایک بڑی
مسٹری اور نیچر کا زبردست بہید تہا - یہاں بہی
مور کو سوائے غم و افسوس کے اور کچھہ ہاتہہ نہیں
آیا گہڑی بہر کے لئے شیطان سے باتیں کرنے کو
اسکی زبان کہل گئی تہی تا کہ اسے یہ معلوم ہوجائے
کہ خدا کی طرف سے گناہوں پر یہ عذاب نازل ہوا
تہا یہ اسکی قدرت میں ہے چاہے زبان کو بند کر
اور چاہے کہولدے شیطان کے ساتھہ باتیں
کرنے کی حکمت آگے معلوم ہوگی قصہ مختصر یہ کہ
بڑی دیر تک جواب و سوال ہوئے اور انجام یہ
یہ نکلا کہ شیطان نے اپنی دوستی کا اقرار مور سے

کرالیا جوں ہی سور نے اقرار کیا آسمان سے یہ
آواز غیب کی آئی " تیرے حواس خمسہ کا زبان
کے ساتھہ خاتمہ ہوگیا تو نے خدا کے دشمن کے
ساتھہ دوستی کا اقرار کیا ہے اور تو شل اور بد رنگ
کے ہوگیا آئندہ سے نہ تجھے انسانی زبان سمجھائی
دیگی اور نہ تو کچھہ فیل کر سکیگا صرف بہشت کا سماں
تیرے خیال میں رہیگا ۔ یہ آواز آتے ہی سور
کے ہوش پراں ہوگئے نہ اسمیں انسانی بولی سمجھنے
کی قوت رہی اور نہ قوت سماعت رہی غرض تمام
قوتوں میں فرق آگیا ۔ شیطان پر اس غیب کی
آواز نے وہ اثر کیا کہ وہ چاروں خانہ چت جا پڑا
یہ نیکی شیطان نے تیسری بار بیچارے سور کے
ساتھہ کی ۔ کہ ابکے وہ دین و دنیا کا نرہا ۔
بڑی دیر کے بعد شیطان کو ہوش آیا وہ سیدھا
قابیل کے پاس گیا اور اس سے یہ باتیں ہوئیں
**شیطان** ۔ اگر اجازت ہو تو کچھہ عرض کروں
لیکن عرض کرنے سے پہلے یہ کہول دیتا ہوں کہ
کہ وہ سب آپ ہی کے مطلب کا ہے ۔
**قابیل** ۔ اچھا بیان کر ۔ مگر مختصر بیان کیجو کوئی
بات طولانی نہ ہووے ۔
**شیطان** ۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ بیکار ایک
بھی ہووے ۔
**قابیل** ۔ پھر بیان کیوں نہیں کرتا یہ زائد بات
چلنے نا حق تو اپنی کتابوں میں داخل کرتا ہے ۔
اب کے سوائے مطلب کے کوئی اور بات کہی تو نکال
نکالا جائیگا ۔
**شیطان** ۔ آپ نے جس سور کو اس کے فعل الشنیع
گناہوں کی سزا دی تھی آپ کے والد اُسے اتنا کر
لیگئے آپ کے خلاف اس سور کی خوب تیمار داری
کی اور اسکے علاج کرنے میں جان کہپا دی وہ اچھا
ہوتا چلا ہے ۔
**قابیل** ۔ بھڑک کر اور اپنی گردن شیطان کی طرف
بڑھا کر ۔ میرا میر امور بابا آدم لے گئے ہیں ۔
**شیطان** ۔ یہی تو عرض کرتا ہوں ہاں ہاں
آپکا زخمی سے پر سور ۔ یہ کہکر شیطان نے دو
تین لگی لپٹیں اور بھی لگائیں اور قابیل کو پورا
برافروختہ کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ قابیل نے کہلا بھیجا
کہ یہ سور مجھے دیدو نہیں لڑنے پر آمادہ ہو ۔
ادہر دونو باپ بیٹوں کا کہنا سنا ہوا ادہر شیطان
آدم کے پاس پہنچا اور اس سے یہ جڑ دیا کہ اس
زخمی سور کو دے نہ دینا ورنہ یاد رکھنا ایسے غضب
بار میں پہنسو گے کہ گردن اُٹھانے کو جگہ نہ ملیگی
آدم کی طبیعت پہلے ہی رحیم تھی شیطان کے بار
بار کے اصرار نے اور بھی اسے مضبوط کر دیا ۔
آدم نے قابیل کے کرخت سوال کا یہ جواب دیا
بیٹا ہمارا فرض ہے کہ ہم کل بیزبان جانوروں پر

خصوصاً رحم کہاں میں جو کچھ تو نے اس بے زبان
جانور کے ساتھ کیا ہے وہ قابل رحم ہے تجھے ہرگز
ایسا نہیں چاہیئے تھا۔ جب تجھ سے یہ بیرحم کام
سرزد ہوا ہے تو مجھے دوسرے دن ایک ہندی
بیٹے کے ذریعہ سے معلوم ہوا میں اس زخمی سور کو
اٹھا لایا اور اسکا علاج کرنا شروع کیا مجھے اسے
اپنے پاس رکھنا نہیں ہے جب وہ تندرست ہو جائیگا
اسے چھوڑ دونگا اور بس تو مانگ کر کیا کریگا سوائے
اسکے کہ تو اور اسے بھلی سی اذیت دیگا اور یہی بہت
بڑی ناانسانیت ہے۔ یہ سنکر قابیل برہم ہوا
اور اس نے درشت لہجہ میں مگر کسی قدر تہذیب
کے ساتھ یہ الفاظ زبان سے نکالے۔ اے باپ
تو بوڑھا ہوگیا تیری سفید ڈاڑھی کی عزت ہمپر فرض
ہے تو نہیں جانتا کہ یہ سور میرا مجرم ہے اس نے
بڑی بدسلوکی کی ہے میں نہیں جانتا کہ تو نے میرے
مجرم کو میرے خلاف کیوں پناہ دی ہے اسکے
یہ معنی ہیں کہ تو مجھے لڑنا اور مجھے دین و دنیا میں
تباہ کرنا چاہتا ہے زیادہ جھک جھک کرکے نہ میرا
تیرا وقت لینا چاہتا ہوں نہ اپنا ضائع کرنا پسند
کرتا ہوں صرف مختصرات یہ ہے کہ تو میرا جانور
میرے حوالہ کردے ورنہ پھر مجھسے برا کوئی نہ ہوگا۔
آدم۔ خفا ہو کر اور اپنی سفید موچھوں پر بل
دیکر۔ دیکھو ایسا نہ کہو یہ تیرے لئے بڑی خرابی
لائیگا نہ کہو ایسا نکہو۔

**قابیل**۔ خفا ہوکر۔ یہ تو کیا کہتا ہے کہ ایسا
نہ کہو نہیں ہم ضرور کہینگے اور کہینگے ہمارا سور تو
دیدے نہیں تیرے لئے اچھا نہوگا۔
یہ کلمہ بیٹے کا آدم کو ایسا ناگوار گزرا اسیقدر طیش انگیز
غضب میں اسے بھر دیا اور اسنے گڑگڑا کر خداوند
کی جناب میں دعا کی الٰہی میرے رب العزت جس زبان
سے اس نے مجھے یہ سخت و سُست کہا ہے میرے
کیڑے ڈال دو۔ اس بددعا نے قابیل کی غصہ کی آگ
میں اور بھی تیل کا کام کیا اور اس نے ایک پتھر
جو اسکے ہاتھ میں تھا اپنے باپ کے کالے سے
سر پر مارا لگے سے پیشانی پھٹ گئی اور شر شر
خون بہنے لگا پھر آدم نے بلک کر دعا کی جس ہاتھ
سے اس نے مجھپر حملہ کیا ہے وہ ہاتھ بھی اسکا خشک
ہو جائے اور بھی قابیل کو غصہ آیا اور اسنے دوسرا
پتھر بھی دے پٹکا مگر خوش قسمتی سے آدم کے
نہیں لگا اتنے میں آدم کے اور بیٹے بھی آگئے اور
باہم دونو کا بیچ بچاؤ ہوگیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قابیل
نے اس خونخوار کے بعد سور کو اپنے قبضہ میں کرلیا
اسکو گھر پر لاکر بے رحمی سے ذبح کر ڈالا اور اس کا
پھر پھر اگوشت مزے مزے سے بھون بھون کر
کھایا۔ ادھر گوشت کا کھانا تھا اور ادھر قابیل کو
زبان میں کچھہ درد معلوم ہوا اور اس درد کی

قابیل مریض پتھر پر لیٹا ہوا ہے شیطان۔ آدم۔ حوا اسکے سرہانے بیٹھے رو رہے ہیں

لمحہ بلمحہ ترقی ہونے لگی دوسروں کے دکہانے سے
معلوم ہوا کہ زبان میں دانہ ہو گیا ہے - ہر چند اسکے
[illegible]حرانی علاج کیئے گئے مرض بڑہتا گیا جوں جوں دوا
[illegible]ی ہوتے ہوتے یہانتک نتیجہ ہوا کہ زبان میں
[illegible] پڑ گئے ادہر دونو ہاتھوں میں بہی ہو گئے
[illegible]نے اور وہ خشک ہونے لگے - جب قابیل کی یہ حالت
ہوئی کہ وہ چارپائی سے بہی نہ اُٹہہ سکا تو شیطان خیر و
عافیت دریافت کرنے کے لئے قابیل کے پاس آیا قابیل
میں یہ قدرت نہ تہی کہ وہ ایک لفظ بہی زبان سے
نکال سکے شیطان قابیل کے سرہانے بیٹہا ہوا مکار کر
سے آنسو بہا رہا تہا کہ اسی اثنا میں آدم بہی تشریف لائے
گو بیٹے نے کیسی ہی گستاخی کی تہی پہر بہی شفقت پدری کہا
کہاں جاتی ہے آدم نے اپنے بیٹے کو گلے سے لگایا
اور بہت روئے اتنے میں حوا بہی تشریف لائیں
وہ بہی سرہانے بیٹہکر رونے لگیں -
جب شفقت پدری نے زیادہ زور مارا تو آدم نے
[illegible] دعا کرنی چاہی ابہی آدم نے دعا کرنے کا ارادہ
کیا تہا کہ ایک غیب کی کڑکتی ہوئی آواز آئی اور وہ
آواز یہ تہی ،، لاحول ولا قوۃ الا باللہ اے آدم
تو ہرگز اپنے اس ظالم بیٹے کے لئے کوئی دعا نہ
نہیں کر سکتا بہت جلد معہ اپنی بیوی حوا کے اُٹہہ
ورنہ جو عذاب کہ قابیل پر نازل ہوگا مبادا کہ تم
میاں بیوی اسکے لپیٹے میں نہ آجاؤ - اس آواز کا

پہلا عربی کا جملہ شیطان کے حق میں زہر تہا اس
زور سے آگ کا بہرا ہوا گرز اس کے سر پر لگا
کہ وہ بہنا کر چکرا گیا اور یہ چیختا ہوا اپنے مسکن کی
طرف بہاگا پناہ بہ یزداں پناہ بہ یزداں - اور
حضرت آدم اُٹہکر اپنے گہر چلے آئے قابیل کو اسکے
بستر سنگ پر عذاب کے ہمکنار چہوڑا - قابیل کو
ڈراونی صورتیں نظر آنے لگیں اور اسپر آگ کے
بہرے ہوئے گرز پڑنے لگے زبان اسقدر گلی
کہ کیڑے کلبلا کرتے ہوئے باہر نکل آئے اور
چاروں طرف اسکی ایسی بدبو ہوئی کہ بارہ بارہ کوس
تک کوئی اس بدبو سے آ نہ سکتا تہا جتنے اور ابن آدم
کہ قابیل کے ساتہہ شریک تہے اور اسکی ہمراہی میں جرائم
کیا کرتے تہے وہ بہی اسی عذاب میں مبتلا ہوئے ہر ایک
کو ہر قسم کی سخت بیماری ہوئی اور ان سب مریضوں کا
نتیجہ یہ ہوا کہ دو برس میں ان سب نے یوں تڑپ
تڑپ کر جان دی - جب ان کی تجہیز و تکفین کا
ارادہ کیا ہے تو کوئی شخص پہچانا نہ جاتا تہا
ان کے چہرے سوختہ ہو رہے تہے اور وہ
ایسی ڈراونی صورت ہو گئے تہے کہ کوئی انکے
پاس تک نہیں جا سکتا تہا دوسرے بدبو پاس
نہ آنے دیتی تہی بڑی دقت سے ناکوں پر کپڑا
چمڑے کا باندہکر دو چار کو تو دفن کیا اور نہیں
سب یوں ہی جنگلوں میں پڑے رہے اور

انہیں کیا تو جنگلی جانور گھسیٹے لئے پھرے
اور کیا وہ وہیں سڑ سڑ کر مر گئے آدم نے
اس جگہہ کا رہنا چھوڑ دیا اور عدن میں آ کر بس گئے
شیطان پر بھی لاحول کے کوڑے کی وہ ضرب
پڑتی تھی کہ وہ بھی یاد کرتا تھا دریائے شور کے
ستون پر جب تک کہ یہ مغضوب تباہ و برباد
نہو گئے برابر تڑپتا رہا درد اسقدر ہوتا تھا
کہ شب و روز پڑا ہوا ارایا کرتا تھا - بڑی
مشکل سے آخر شیطان اچھا ہوا اور شیطان اچھا
ہوا ادھر آدم کی عمر بھی پوری ہو گئی آدم کا جی
دنیا چھوڑنے کو نہ چاہا اور آدم نے یہ ارادہ
کیا کہ میں ابھی تیس چار سو برس اور بھی دنیا میں
گزاروں شیطان کی شرارت دیکھئے کہ ابھی بد کرداری
کی سزا سے ابھی اتنی مدت کے بعد رہائی پائی
تھی مگر اچھا ہونے ہی پھر اپنی اسی بدمعاشی پر
آن تُلا اور ارادہ کیا کہ چلکر آدم کی خبر لو چنانچہ آپ
آدم سے ایک بوڑھے شخص کی صورت بنکر
آن دھمکے اور آدم کے دروازہ پر دستک دی
آدم نے فوراً اپنے مہمان کے لئے دروازہ کھولا
دیکھا کہ اپنے سے بھی زیادہ ایک بوڑھا آیا ہے
آدم اس بوڑھے (شیطان) کو دیکھکر بہت خوش
ہوئے اور دل میں کہا جب اتنی عمر کے میرے
بیٹے موجود ہیں تو میں ہٹتا کاہے کو ابھی سے

دنیا کو کیوں چھوڑ دوں پھر بھی آدم کو اپنی عمر
پوری ہونے کا صدمہ تھا آدم نے خدا سے عہد کر لیا
تھا کہ نو سو برس میں دنیا چھوڑ دونگا وہ نو سو
برس پورے ہونے کو آئے تھے اسلئے شب
روز یہی فکر آدم کے دامنگیر رہتا تھا جب شیطان
پہونچا ہے تو آدم نے اسکی جگہہ بٹھانے
کی کوشش کی لیکن شیطان نہیں بیٹھا اور کہا
من آنم کہ من دانم ود

آدم - کیونکر تشریف لائے کہاں رہتے ہو آپ جیسے
تو ہو تمہارا نام کیا ہے -

شیطان - مجھے سید کہتے ہیں اسلئے کہ میں اپنی
قوم کا سردار ہوں میرا مسکن بحیرہ ہند کے
کناروں پر ہے جزائر مالدیو کا میں سلطان
ہوں غیر جنسوں کے ساتھ صحبت رکھنے کو میرا جی
نہیں چاہتا تمام جگہہ میں نے تلاش کیا کہ کوئی میری
عمر کا ملجائے لیکن نہیں ملا آخر میں آپکی خدمت میں
حاضر ہوا ہوں -

آدم - متعجب ہو کر - کیا تم میری اولاد میں سے
نہیں ہو -

شیطان - مسکرا کر - آپکی عمر کتنی ہوگی -

آدم - میری عمر پوری نو سے برس کی
اب ہو جائے گی -

شیطان نے یہ سنکر ٹھنڈا سانس بھرا اور کہنے لگا

میری عمر اٹھارہ سو برس کی ہے اے آدم تو
کیا سمجھتا ہے ابتک اس دنیا میں ہزاروں آدم
پیدا ہو چکے ہیں اور انکی کروروں اولاد موجود
ہے یہ تیری غلطی ہے کہ تو سمجھتا ہے کہ آدم میں ہی
ہوں اور کوئی پیدا ہی نہیں ہوا اگر تو مالدیو میں
چلے تو تجھے کیلئے کر وہاں جو مخلوق بستی ہے وہ
کسی اور آدم کے بیٹے پوتے ہیں بہر حال تیری
عمر بہت کم ہے ابھی تو نے دنیا کا دیکھا ہی کیا ہے
وہاں تو ہمیشہ ہی رہنا ہے جتنے دم یہاں گزر
جائیں وہ ہی غنیمت ہیں میں تجھسے دریافت کرتا
ہوں کہ آیا تو ان پرفضا جنگلوں ان سبز میدانوں
ان رواں چشموں کو چھوڑکر قبر کے تاریک گوشہ
میں جانا پسند کرتا ہے میں سمجھتا ہوں یہ تو ہرگز
نہ کرتا ہوگا پھر اتنی جلدی دنیا سے اٹھہ جانے
کی کیا وجہ ہے ۔

**آدم** ۔ بسور کر اور ایک سرد آہ کھینچ کر ۔ اے
بوڑھے ابلیس جو کچھہ تو کہتا ہے یہ سب صحیح ہے
لیکن میرا خدا سے وعدہ ہو چکا ہے کہ نو سو برس
دنیا میں رہونگا اب میں وعدہ کیونکر توڑوں
اسلئے میری طبیعت پریشان ہے ہاں جانیکو
تو میرا بھی جی نہیں چاہتا میں خود اپنی طبیعت
سے مجبور ہوں یہ تو سچ کہتا ہے کہ وہاں تو ہمیشہ
ہی رہنا ہے یہاں سے جانے پیچھے پھر یہ عیش ختم
سامان میسر نہ آئینگے ۔ اب جو کچھہ تو تدبیر بتا دے
اسپر عمل کیا جائے چونکہ میری نسبت تو بوڑھا
ہے اس لئے تجھے زیادہ تجربہ ہوگا ۔ میں تیرے
آگے کا بچہ ہوں ۔

**شیطان** ۔ میں بھی مالدیو کے جزائر کا آدم
ہوں خدا نے مجھے اس جگہہ مبعوث کیا ہے
میں نے بھی تیری طرح نوسو ہی برس کا وعدہ
کیا تھا لیکن جب میں نے دنیا کو ایسا تروتازہ
پایا اور یہاں کی ہوا ایسی صحت بخش دیکھی تو
میں نے عمر پوری ہونے پر اپنے معاہدہ میں
ترمیم کرالی اور نو کا اٹھارہ بنوالیا ابھی چندہ
کا عرصہ ہوا کہ اٹھارہ کے ستائیس بنوا لئے یہ
تو اپنے کو اختیار ہے اگر اے آدم تو یہاں سے
جانا نہ چاہیگا تو محض ناممکن ہے کہ تجھے خدا
بلا سکے انکی حکومت زیادہ تر آسمانی دارالخلافہ
عرش تک چلتی ہے یہاں وہ اس آزادی سے
حکومت نہیں کرسکتا یہاں قوانین کی پابندی
کرنی پڑتی ہے وکلا کی دھواں دھار بحثوں سے اللہ
میاں کی بھی کنی دبتی ہے (معاذ اللہ) شیطان
کی یہ باتیں گو آدم کے دل میں کھب گئیں پھر
بھی شیطان کی آخری تقریر اسے بری لگی اور
خدا کی یہ بے ادبی پسند نہ آئی تاہم آدم نے
اسے معافی دی اور یہ سمجھہ لیا چونکہ یہ بڈھا ہو گیا ہے

اس لئے ایسے پرسعوث الفاظ اسکی زبان
سے نکلتے ہیں آدم نے شیطان کے مشورہ سے
دعا کی کہ پانسو برس کی اور بہی عمر چاہتا ہوں
ادہر آدم دعا مانگنے میں مشغول ہوئے اور ادہر
شیطان سٹک گیا خدا کے ہاں سے عتاب انگیز
جواب آدم کو آیا اور وہ جواب یہ تہا - " یہ
ابلیس لعین تہا جو تیرے پاس بیٹہا ہوا تہا اگر
تو اس کے کفر کو اسکے دماغ کی کم زوری پر
عاید نکرتا تو عذاب تجہپر نازل ہو چکا تہا تو نے
پانسو برس اور بہی دنیا میں رہنا چاہا ہے جو
تو نے دعا کی ہے اسلئے ہمیں شرم آتی ہے
کہ تیری یہ دعا قبول نکریں لیکن آئندہ تجہے
متنبہ کیا جاتا ہے کہ پہر شیطان کے بہکانے
میں نہ آئیو -

حضرت آدم خدا کا یہ فرمان دیکہکر چکرا گئے انکے
ہوش باختہ ہوگئے اور انہوں نے رو کر اور گڑگڑا کر
بدرگاہ باری یہ دعا کی اے رب العزت میں
ظلوم و جہول ہوں ابلیس علیہ اللعنۃ نے درحقیقت
مجہے دہوکے میں ڈالا میں تجہسے بعاجزی دعا
کرتا ہوں کہ تو میری اس معافی کو قبول کر اور اگر تو
ناخوش ہے تو مجہے پانسو برس بہی نہیں چاہئیں
بہت جلد مجہے قبل از وقت اپنے پاس بلا لے
اس دعا کا جواب درگاہ ایزدی سے یہ دیا گیا
اے آدم تیری پانسو برس کی عمر درج دفتر
ربانی ہو چکی ہے اسلئے وہ وہاں سے کٹ نہیں
سکتی تو بخوشی پانسو برس دنیا میں گزار لیکن یہ
خیال رکہیو کہ آئندہ شیطان تجہے نہ بہکا سکے

حضرت آدم نے توبہ استغفار کی اور آئندہ سے
عہد کیا کہ میں شیطان کے بہکانے میں نہ آونگا
شیطان اپنے مسکن دریائے شور کے ستون
پر کہڑا ہوا بغلیں بجا رہا تہا کہ میں نے ہی کیا
آدم کو بہکایا ہے اور اسکو کیسا معتوب کرایا ہے
شیطان گو کئی بار پٹ چکا تہا لیکن اسکو اپنی فتحمندی
پر بغلیں بجانے کا موقع خوب ملا تہا - وہ کبہی
ناچتا تہا کبہی کودتا تہا کبہی گاتا تہا اور کبہی غل
مچاتا تہا - ہابیل کو بیگناہ یوں قتل کرایا بیچارہ
مور کو یوں مارا قابیل کو معہ اسکے ساتہیوں
کے یوں تباہ کیا اور آدم کو کئی بار بہکا کر
کہیں قابیل سے سر پہٹول کرائی اور کہیں خدا
سے معتوب کرایا - اب ہم شیطان کا آدم کے
ساتہہ زیادہ تذکرہ نہ کرینگے صرف اسی قدر
کہنا کافی جانتے ہیں کہ شیطان نے ہر چند
کوشش کی کہ آدم کو اپنے جال میں لاؤں لیکن
آدم ہوشیار ہوگئے تہے اور مرتے دم تک وہ
پاک معصوم نفس شیطان کے داؤں میں نہ چڑہا -
حضرت آدم کا بخیر خاتمہ ہوا -

آدم کی [illegible] آئی
[illegible] مشکل
ہوا حضرت جب [illegible]
[illegible] سیت [illegible] معمولی
[illegible] چلے گئے - سیت ایک مرد بامروت
[illegible] اسکی خدا پرستی [illegible] زمانہ
[illegible] بت پرستی [illegible] سکا
[illegible]
[illegible]
لیکن [illegible] خداپرست [illegible] نکل گیا
آخر اس نے بعمہ بت وفات پائی لیکن اسکی امت کا
ایک حصہ صرف شیطان کی چالاکی سے خداپرست
سے بت پرست بن گیا تہا -
جب کفر و بدعت کی اور بہی باقیماندہ حصوں میں
ابلیس علیہ اللعنۃ کی وجہ سے کثرت ہوگئی تو دوسرے
نبی کی حاجت ہوئی اور وہ نبی انوس تہا اس کی
نبوت کل چھ مہینے رہی بت پرست شیطان کے
بہکانے سے اسکے گہر پر چلے آئے اور معصوم
نبی کو قتل کرڈالا نبی کا قتل ہونا خداپرستی کے حق
میں زہر ہوگیا بت پرستی یا شیطانی مذہب کو نمایاں
فتح حاصل ہوئی اور خداپرستی پامال ہوتی چلی گئی شیطان نے
بہی خوب [illegible] تہا اور اس نے
بہی خدا [illegible] مقابلہ ادائی کرنے کے لئے
کمر ہمت باندہ لی تہی شیطان نہایت سرگرمی سے
ہرایک شخص کو جاکر بہکاتا تہا اور خداپرستی سے
پہیر کر شیطان پرستی یا بت پرستی کی طرف مائل کرتا
تہا جب شیطان نے انوس کو قتل کرادیا تو خدا نے
قینان کو نبوت کا ڈپلومہ دیکر روانہ کیا تاکہ خدا کا کام
صاف ہو اور ہدایت کا نور چمکے بت پرستی صفحۂ عالم
سے مٹ جائے اور خداپرستی کی گہر گہر پکار ہو
قینان نے ہرچند بندوبست کیا لیکن کچھ کام
نہ چلا گو بہت سے بت پرستوں کو خداپرست بنالیا
تہا تاہم ایک گروہ کثیر شیطان پرستوں کا بستا تہا
ادہر شیطان اپنی کوشش میں سرگرم تہا ادہر
قینان نبی اپنے فرائض کی انجام دہی میں جان لڑا
دیتے تہے افسوس سے بیان کیا جاتا ہے کہ شیطان
ہی غالب آیا سب اسی کے نام لیوا دکہائی دیتے
تہے آخر قینان نے جب شیطان کی بہت برائی کی
اور اسپر لعنت کے گرز مارنے شروع کردیئے تو
اس نے قینان سے یہ انتقام لیا کہ اپنے معتقدوں
سے کہکر قینان کے ہاتہہ پیر بندہوا کر پہاڑ پر
سے پہکوا دیا - اور پہر اپنی فتحمندی کے خوب
باجے بجائے - اور اپنے مسکن پر خوب ناچا
کودا اچہلا - قینان نبی کی جب یہ ناگفتہ بہ خوش
قسمت ہوئی تو خدا نے محلل ایل کو نبی کرکے
روانہ کیا یہ نبی ایسے حلیم الطبع

اور رسید ہے ساد ہے مظلوم آدمی تھے کہ شیطان
نے اپنے معتقد انسانوں سے ان کا تیں ہی مہینے
کے بعد خاتمہ کرا دیا - یہ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے
عبادت کر رہے تھے کہ ایک شخص نے پیچھے سے
آکر ایک گنڈاسا مارا سر کی دو پھانکیں ہو گئیں
اور وہ خدا پرستی کے فرائض اپنے ہی ساتھ لیگئے
ابلیس نے اپنے معتقد انسانوں کو طرح طرح کے چسکے
دیئے انہیں شراب بنانی اور پینی سکہائی ان کو
زنا کرنا سکہایا اور تمام عیب جو انسان کر سکتا ہے
نہیں کرنے سکہلائے -

خدا پرست بیچارے ایسے تھے کہ جیسے آٹے میں
نمک - انکی کیا پیری چل سکتی تہی جب نبیوں ہی کی
پیری نہ چلی تو شیطان کے آگے اور کس کی پیری
چل سکتی تہی - جب طرح طرح کے مظالم ہونے لگے
اور شیطان نے اپنی حکومت کا سکہ جما لیا تو پہر خدا نے
یارد کو نبی کر کے روانہ کیا - یارد کی زبردست حکمت
عملی نے شیطان کو پسپا کیا اور ایسے کئی معتبر
قلعے چھوڑنے پڑے یارد کو شیطانی انسانی لشکر
پر نمایاں فتح حاصل ہو جاتی مگر یارد و بہا کا بیٹا شیطان
کے پھندے میں پہنس گیا - اس نے یارد کو ناکام
کر دیا - گیارہ برس تک یارد کی نبوت کا سکہ چلتا
رہا جس سے اتنا فائدہ ہوا کہ خدا پرستی کی آوازیں پہا
چاروں طرف سے آنے لگی تہیں مگر یارد کو

ناخلف لڑکے نے زہر دیدیا اور اپنے [illegible]
ذات سے [illegible]
یارد نبی کے بیٹے ہی جو کچھ ان کی تعلیم کا اثر بچا
تھا وہ بہی جاتا رہا اور پہر شیطان نے یارد کے
فرزند کی سرپرستی میں اپنے تمام جو ہاتھ سے نکل
گئے تہے پہر اپنے قبضہ میں کرنے شروع کر دیئے
جب یہ بستیاں زناکاریاں چوریاں قماربازیاں
شیطان کی سرپرستی میں زیادہ ہونے لگیں وحدت
پرستی کی صورت مٹتے مٹتے بت پرستی بن گئی
[illegible] خدا کو کوئی [illegible] حنوک کو نبی
کر کے بہیجا - یہ بڑے عقلمند اور تند مزاج تہے لیکن
ان پیغمبر کا غصہ اور تند مزاجی خدا کے کام میں تہی
[illegible] ہمیشہ [illegible] معاشرت میں [illegible] سوائے
اخلاق اور نرم مزاجی کے [illegible] کچھ نہ ہوتا تہا -
حنوک کی آخرکار بت پرستوں اور مشرکوں سے
[illegible] ہوئے شیطان [illegible]
تہا اور مسلمانوں یعنی حنوک [illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible] شیطان کو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہو رہا تھا۔ جب حنوک کا اپنی موت سے انتقال
ہوا تو حنوک کے خلفا کا دور دورہ ہوا جس میں
باہم شیطان نے پھوٹ ڈلوا دی تو بہت خوب جنگیں
ہوئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیطانی مذہب نے پھر
غلبہ پکڑا اور لاکھوں کو اپنا حلقہ بگوش بنا لیا۔
شیطان کو جب ظاہری کوئی ہزیمت ہوتی تھی
تو وہ افسردہ خاطر ہوتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا
کہ یہ کوئی دن کی بات ہے پھر ہماری ہی حکومت
ہوگی۔ شیطان اپنی کسی عظیم الشان شکست کے
بعد جب بہت ہی ناکام ہوتا تھا تو اپنی لاٹھی یا
ستون پر بیٹھکر یہ گایا کرتا تھا۔

گرچہ شب آخر ہوئی اے شمع تو زاری نہ کر
پھر وہی محفل وہی تیرا شبستان غم نہ کھا

حنوک نے شیطان کو دراصل بہت ہی مایوس
کر دیا تھا لیکن ابھی اسکی آنکھیں بند ہوئیں تھیں
کہ شیطان نے اسکے خلفاؤں میں پھوٹ ڈلوا دی
اور باہم ایسی خونریزی کرائی کہ حنوکی خود ہی ہزاروں کی
کٹ کٹ کے مر گئے۔ شیطان نے اپنی ناکامی
اور شکست در شکست کا بدلا حنوک کی امت سے
لے لیا اور ایسا لیا کہ تین صدی کے بعد جا کر حنوک
کی امت ہی لڑ لڑ کر ناپید ہو گئی اور اب بہت دھوم دھام
سے شیطانی جھنڈا لہریں مارنے لگا۔ پھر کفر و
زنا کی کثرت ہوئی اور نیکی کا نشان مٹ رہی
نے گھر گھر اپنا سکہ جمایا۔ بت پرستی کی پھر چاروں
طرف پکار ہونے لگی اور شیطان ہی شیطان
ہر سو نظر آنے لگا ذرہ ذرہ بزبان حال سے
یہ کہہ رہا تھا۔ شعر

سما ہے جب سے تو آنکھوں میں میرے
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

پھر وہی کیفیت آنے لگی شہروں پر دن دہاڑے
زنا ہونے لگا تمام بازاری چیز و شرافت سمجھی گئی
عیاشی ہونے لگی عورت و مرد کی شناخت نہ رہی اخلاق
و طہارت ناپید ہو گئے سب [illegible] ظہور میں آنے لگے
غرض برائی اور ربوبیت [illegible] کی گھر گھر کثرت ہوئی
کوئی شہر کوئی محلہ کوئی گلی کوئی گھر ایسا نہ تھا جہاں
تمام جہان کے عیبوں کا جھرمٹ نہ دکھائی دے۔
ان عیبوں میں خانہ جنگیوں کا عیب بہت بڑا تھا
جو شیطان کی خاص تعلیم سمجھنی چاہیئے قصہ مختصر یہ
کہ جتنے عیب دنیا میں ہو سکتے ہیں وہ حنوکیوں میں
موجود تھے۔ جب دنیا کی یہ کیفیت اور آدم کی
اولاد کی شیطان کے ہاتھوں یہ گت بنی تو خدا نے
متھوسلا کو نبی بنا کر مبعوث کیا۔ یکایک نبی نے
یہ بدعت دیکھکر اپنے فرائض میں خامی دیکھی اور
وہ اچانک اپنے گرد یہ شور و شغب دیکھکر گھبرا
اٹھے۔ مگر خدا کے بھروسہ سے اپنا کام شروع
کیا۔ جب متھوسلا نے وعظ دینے شروع کئے

اور خدا پرستی کی اصلی حقیقت سے لوگوں کو آگاہ
کیا ان کے کہ لریش صاحب ایک ایک کر کے کو کہا کے
تو وہ سخت دشمن ہو گئے اور اب انہوں نے شیطان
کے بہکانے میں آ کر پتھر مارنے شروع کئے جب
مخالفت کا یوں چاروں طرف سے زور ہوا
تو متہوسلا چل کے اور انہوں نے اپنے کو ایک
گھر میں مقید رکھا جبرئیل فرشتہ آیا اور
کہا تو اگر یوں چھپکر بیٹھیگا تو لوگ یہ معنی ہونگا
کہ خدا کا بھیجا ہوا بھی شیطان کی بہکی باتوں ڈر گیا
تو باہر نکل اور انہیں نصیحت کر کچھ تو کچھ ضرور
تیری نصیحت نتیجہ دیگی۔
متہوسلا۔ اے جبرئیل یہ تو سچ کہتا ہے
لیکن مشکل یہ ہے کہ ایک شخص بھی تو میرے
ساتھ نہیں ہے کہ جو مجھے پیاس کے وقت پانی
پلا دے اور جب بھوک لگے کھانا کھلا دے اور
مجمع کے سامنے میری صداقت کی گواہی دے۔
جبرئیل۔ اے متہوسلا۔ تو خوب سمجھ لے
کہ قانون قدرت کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا
جب تک تو اپنی جان خطرہ میں نہ ڈالیگا اور
مصیبتیں نہ اٹھائیگا یہ خوب سمجھ لیجو کہ تجھے کچھ بھی
کامیابی نہیں ہو سکتی۔ مجبوراً متہوسلا باہر نکلے
اور ادھر ادھر دو تین آدمیوں کے سامنے پرچار
کرنے لگے شیطان اس نبی پر تاک لگا رہا تھا کہ

تو کسی طرح تبعہ میں آجائے تو بات ہے ایک دن
متہوسلا پر شیطان نے ان کے معتقدوں سے
خوب پتھر برسوائے جب وہ معتقد بھی نہیں
جنگل کی طرف چلا گیا۔ وہ نہایت ہی شکستہ
خاطر ہی سے ایک گڑھے میں چھپا بیٹھا رہا
اس شکستہ اور مجروح خیالات کے اکا
کی تصویر کھینچ رہے تھے اور اسکے تو نئی تصورات
اسی معصوم جان پر غضب برپا کر رہے تھے کہ
اتنے میں ابلیس علیہ اللعنۃ کوئی اٹھارہ سو برس کا
بڈھے کی صورت بنکر نبی کے پاس پہنچا۔ اسا خوب
یاد آیا بعینہ اسی صورت میں اس نبی موصوف
کے پاس آیا جسین کہ وہ آخری بار آدم کے پاس گیا
تھا۔ ہانپتا کانپتا۔ لرزتا تھر تھراتا لکڑی ٹیکتا
گھبرا متہوسلا کے پاس پہنچا اور کہا خدا کے پاک
نبی تجھے سلام۔ حضرت متہوسلا بہت خوش ہوئے
کہ آج اتنی مدت کے بعد مجھے ایک ایسا شخص نظر آیا
کہ جو مجھے نبی کہکر پکارتا ہے۔ اپنی نہایت ہی فراخ
پیشانی اور ہنس مکھ چہرہ سے جواب دیا آؤ اے
بوڑھے تو تیرا آنا مبارک ہو۔ شیطان وقت
سے متہوسلا کے سہارے سے خاموش بیٹھ گیا
۔ نصف گھنٹہ تک برابر ہانپتا رہا جب ہانپ چکا
تو نبی کی طرف مخاطب ہو کر یہ زبان پر لایا۔
اے نبی اللہ تیری زیارت کی مدت سے آرزو

کر رہا تھا لیکن مجھے یارا نہ تھا کہ بر سر راہ
میں تجھ سے ملوں، کیونکہ یہاں کے بڑے
سرداروں نے یہ فتوے دیدیئے ہیں کہ اگر کوئی
متھوسلا کے پاس گیا یا کسی کو اس سے باتیں کرتا ہوا
دیکھ لیا جائیگا وہ فوراً قتل کر ڈالا جائیگا اس ڈر کے
مارے میں گھر سے باہر نہ نکلا آج مجھے میرے ایک
بیٹے سے خبر ہوئی جو پوشیدہ تجھ پر ایمان رکھتا ہے
اور ظاہر اً تجھ پر لعنت کرتا ہے کہ تو فلاں طرف
بالکل تنہا گیا ہے اسلیئے میں ڈھونڈتا ڈھونڈتا یہاں تک
پہونچا ہوں خدا کا شکر ہے کہ تو مل گیا ایک میں
بوڑھا ایک بوڑھی میری بیوی اور ایک ادھیڑ لڑکا
یہ ہم تین نفس ہیں جو تجھ پر ایمان رکھتے ہیں جی چاہتا
ہے کہ اپنی جانیں تجھ پر نثار کردیں لیکن پس و پیش
یہ ہے کہ کہیں تیری لال سی جان ہلاکت میں نہ پڑجائے
متھوسلا۔ نہیں نہیں ایسا ہی نہ کرنا دشمن
بڑے بیڈھب ظالم ہیں میں ان کے غصوں کے
حملوں کو اتنا سہتا ہوں اس پر تو وہ کوتاہی نہیں
کرتے اور جب میں نے یا میرے کسی ساتھی نے
مقابلہ کیا تو میری پسہ پر رکھکر بوٹیاں اڑادیں گے
شیطان۔ ہاں خاموشی کی یہی وجہ تو ہے کہ
تو نبی ہے لیکن میں بھی اسی سرزمین پر اٹھارہ سو
برس گزار چکا ہوں کتنے ہی نبی آئے اور چلے گئے
میں نے سب کا تجربہ کیا ہے ہزاروں باتیں کیں

جو دیدتہیں نہ شنید اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں
اگلے نبیوں کو جن تدبیروں سے کامیابی ہوئی
وہ بھی مجھے معلوم ہیں اور انہیں جن باتوں
سے ناکامی ہوئی اُس کا حال بھی مجھے خوب
معلوم ہے۔

یہ سُنکر متھوسلا (نبی) خوش ہوا کہ یہ بوڑھا مجھے بھی
وہ ترکیب بتائیگا بوڑھے کو دعا دی کہ تو ہمیشہ
خدا پرست رہے اور تیری خدا پرستی کو دن دونی
رات چوگنی ترقی ہو۔ (شیطان نے دل میں کہا
خدا پرستی کے طفیل تو لعنت کا طوق گلے میں پہنا
اور ربانی کالج کی ہیڈ ماسٹری سے خارج کئے
گئے) تو مجھے بھی کیا وہ تدبیریں بتائیگا کہ جس سے
مجھے کامیابی حاصل ہوگی۔

شیطان۔ خوش ہو کر۔ ہاں اے نبی اللہ تیری جان
پر میری جان فدا ہو میں ضرور تجھے تدبیریں بتاؤنگا
بشرطیکہ تو ان پر عمل کرے۔

متھوسلا۔ کیوں نہیں ضرور عمل کرونگا میرا فرض ہے
کہ میں اس پر عمل کروں خدا تجھے ہدایت کرے اگر ان باتوں
میں تو میری رہنمائی کریگا تو تجھے بہت بڑا صلہ آخرت میں
اسکا ملیگا۔ بس اب تو دیر نہ لگا اور مجھے وہ تدبیریں
بتادے خوف یہ ہے کہ کہیں کوئی دشمن نہ آنکلے کہ ہمارا
یہ جلسہ دلیا مٹیا ہو جائے۔ شیطان نے نبی کو
قابو میں لانے کی یہ تدبیر بہت درست سمجھی لو سا

اسے یقین ہوا کہ میں اپنے ارادہ میں کامیاب ہونگا
اس نے ذرا لچکپاتے لہجہ میں یقین دلانے کے طور پر
یہ کہا کہ تیری اسے نبی اللہ کامیابی کی بہت بڑی ترکیب
یہ ہے کہ تو ایک بہت بڑی انجمن کرا جب سب جمع
ہوجائیں ان کے آگے صاف لفظوں میں بیان کردے
کہ جو کچھہ میں نے ابتک خدا پرستی کی بابت بیان کیا
وہ بالکل غلط تھا بت پرستی اور عیاشی سے بہتر
کوئی مذہب نہیں ہے خدا نے میرے پاس وحی
بھیجی ہے کہ میں تمھیں یہ سنا دوں جو کچھہ میں نے
پہلے کہا تھا اسکی میں توبہ کرتا ہوں اور آئندہ تم سے
وعدہ کرتا ہوں کہ پھر کبھی ایسا نکرونگا یہ باتیں اپنے
عندیہ کے خلاف تیری سنکر وہ تیرے آگے سجدہ
کرینگے اور تجھے اپنا سردار بنالیں گے جب تو ان کے
دلوں پر اپنا قبضہ کریگا پھر رفتہ رفتہ ان کے قلوب
کو بت پرستی سے خدا پرستی کی طرف رجوع کیجو چند سال
نہ گزریں گے کہ تیرا ایک بہت بڑا گروہ بنجائیگا اور پھر تو
کھلم کھلا بت پرستوں کی جمعیت کا مقابلہ کرسکیگا ۔
بظاہر ان کے خوش کرنے کے لئے ظاہرا سجدہ کیجو مگر
دل میں ان پر لعنت بھیجیو ۔ یہ ترکیب ان بت پرستوں پر
کامیابی حاصل کرنے کی ہے ۔ بھولا نبی متھوسلا
یہ سنکر شیطان کے دم میں آگیا اور اس کا شکریہ کرکے
اس کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے شہر میں
آیا ایک بڑا مجمع اپنے گرد جمع کیا اور وہاں جو
کچھہ شیطان نے کہا تھا بکا ہدیا ۔

شیطان نے بت پرستوں کے دل میں گھر کر
رکھا تھا ان کو مجبور کیا کہ وہ سجدہ کریں ہزاروں
آدمی سجدہ کے لئے جھک گئے یہ تابعداری
کا سماں دیکھکر نبی بہت خوش ہوئے اور
اپنے نئے بت پرست معتقدوں کے کہنے
سے بت خانہ تشریف لے گئے جسوقت بتخانہ
میں جاکر پہونچے اور لوگوں نے بتوں کو سجدہ
کیا اور ان کے نبی سجدہ کرنے کے لوگ منتظر
رہے تو یکایک ایک تازیانہ نبی کے اس خیال
پر لگا کہ کیا غضب کرتا ہے لاحول پڑہ او شیطان
ملعون سے جو تجھپر محیط ہورہا ہے نجات پا
نبی فوراً چونکے اور لاحول پڑہی شیطان چیختا
ہوا بھاگا پھر متھوسلا نے بتخانہ ہی میں باآواز
بلند کہا کہ مجھے شیطان نے دہوکے میں
ڈالدیا جو کچھہ میں نے بتوں کی نسبت کہا
محض لغو بکا اسکو میں واپس لیتا ہوں اور اے
گمراہ قوم تمھیں جتاتا ہوں کہ یہ تمام مورتیں محض
لغو اور خرافات ہیں ۔ یہ سنکر شیطان نے
لوگوں کو جوش دلوادیا اور وہ معصوم نبی پر ٹوٹ
پڑے کسی نے پتھر اور کسی نے لکڑیاں اسقدر نبی کو
ماریں کہ بہر تا کردیا صرف جان تو باقی رہی ورنہ اور
کوئی صورت بچاؤ کی نہ تھی ۔ دس پانچ آدمی بت پرستوں

ہی میں سے فوراً ایمان لے آئے اور انہوں نے
خاموشی سے زخمی نبی کو اٹھایا گھر لیگئے اور بہت
مرہم پٹی کی جب نبی اچھے ہوگئے تو ان کے اچھے
ہوتے ہوتے کئی ہزار مسلح آدمی نبی پر ایمان لے
آئے اور شیطان کے پھندہ سے نجات پائی اب
تلوار چلنی شروع ہوئی پھر قلعہ بر قلعہ شیطان
کی حکومت سے نکلنے لگا اور آخر یہانتک نوبت
پہنچی کہ ملک شام میں تو خدا پرستی ہی خدا پرستی
نظر آنے لگی - اسی اثناء میں اس نبی نے بھی وفات
پائی وفات ہوئی تھی کہ خدا پرستی کو پھر زک پر زک
ملنے لگی اور شیطانی حکومت نے پھر اپنے ہاتھ
پیر پھیلائے اور شدہ شدہ یہانتک نوبت پہنچی
کہ سچائی کا نور مکر بدی اور جھوٹ کی ظلمت نے
اپنا گھر بنا لیا - جب برائیوں نے طول پکڑا اور
خدا کی مخلوق شیطان کی حکومت میں پسنے لگی تو
خدا نے ملک کو نبی بنا کر بھیجا ملک نے بھی جہاں تک
ہو سکا اصلاح کی مگر ملک کی اصلاح بھی زندگی
ہی تک محدود رہی جب بت پرستوں اور مشرکین
نے زور کیا تو بے گناہ معصوم ملک کو دریا میں
غرق کر دیا اور شیطان نے پہلے سے بھی زیادہ
بد معاشی پھیلا دی - جب زمانہ کی کیفیت بہت
بری ہوئی تو خدا نے حضرت نوح علیہ السلام کو نبی
بنا کر بھیجا نوح بڑے کائیاں اور ہوشیار تھے
اسلئے شیطان کو ان سے کھٹکا رہنے لگا جب
نبی نے یعنی حضرت نوح نے منادی کرنی شروع
کی تو ساتھ ہی یہ بھی منادی دینے لگا لیکن
ابلیس لعین کی منادی زبانی منادی نہ ہوتی تھی بلکہ
وہ دلوں میں منادی کرتا تھا شیطان کا یہ قاعدہ
تھا کہ وہ خاص نبیوں ہی کے پاس انسانی صورت
میں آکر باتیں کرتا تھا دوسروں کے لئے اسے یہ
ضرورت نہ تھی عوام الناس کا بہکا دینا اس کے
بائیں ہاتھ کا داؤں تھا جہاں کوئی بات دل میں
ڈالدی اور عام آدمی شیطان کا منقاد اور مطیع
بن گیا - دونوں کی کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیطان
کی دلی تعلیم نوح کی زبانی تعلیم سے غالب آئی اور
وہ بہت زور شور سے حکومت کرنے لگا حضرت
نوح کی امت کے اعمال تمام نبیوں کی امت سے
بڑھ گئے نہ صرف آدمیوں پر شیطان کی وجہ سے
بداعمالی چھائی بلکہ حیوانات پر بھی شیطان نے
اپنا پرتو ڈالا - حیوانوں میں مادوں کی شناخت
نہ رہی تھی گھوڑا گدھی کو اپنی مادہ سمجھتا تھا اور
گدھا گھوڑی کو کبوتر فاختہ کو اور تیتر مینا کو غرض
یہ بے اعتدالی بہت وسعت کے ساتھ پھیل گئی
اور نوح پر شیطان کو کامل فتح حاصل ہوئی -
حضرت نوح نے لاکھ سر مارا لیکن کسی نے نہ سنا کہ
وہ کہتے کیا ہیں یہانتک کہ آپکا صاحبزادہ شیطان

کے داؤں پر چڑھ گیا جب نوح بہت ناچار ہو گئے
تو انہوں نے گڑگڑا کر رب العزت دعا کی کہ مجھے
کیا تو اس دنیا سے جہاں شیطان کی کامل حکومت
ہے اٹھا لے یا شیطان کے پیروان کو جنہیں جانور
بھی شرمندہ ہیں غارت کر۔ ایک ایسا طوفان بھیج
کہ انسان اور پرند و چرند سب غارت ہو جائیں
حضرت نوح کی یہ دعا قبول ہوئی اور فوراً ایک طوفان
کے آنیکی صلاح قرار پائی اور ساتھ ہی اس کے
یہ بھی قرار پایا کہ شیطان بھی اس طوفان میں ڈوبے
اور پھر زندہ کیا جائے ڈوبے اور پھر زندہ کیا جائے
اور جو تکلیفیں جانکندنیوں کی ہوتی ہیں وہ سب
اسے دی جائیں شیطان اپنی نسبت اس حکم کو
سنکر بڑا چیخا اور بارگاہ رب العزت میں دعا کی کہ کبھی
ایسا نکروں گا بہت واویلا مچائی لیکن وہاں کون
سنتا تھا حکم ہو چکا تھا درج رجسٹر ربانی ہو چکا تھا
جب طوفان کی تاریخ مقرر ہو گئی تو حضرت نوح نے
خدا کے حکم سے اپنی برگشتہ اور سرکش امت کو
پھر جمع کیا اور ان سے بایں الفاظ مخاطب ہو کر کہا
اے گمراہ قوم خدا کا مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں
سنا دوں اب بھی موقع ہے کہ تم اپنی خراب معاشرت
اور کفر و الحاد و بت پرستی سے باز آؤ اگر تم باز نہ آئے
اور مجھ نبی کا کہنا نہ مانا تو فلاں تاریخ تمہارے
لئے ایک طوفان آئیگا اور اسمیں تم معہ اپنے
بال بچوں اور اسباب مویشیوں کے ڈوب جاؤ گے
شیطان نے انہیں قہقہہ لگانے اور مضحکہ اڑانے
کی نوح کے قول پر صلاح دی انہوں نے نوح کی
یہ پیشین گوئی سنکر ایک قہقہہ اڑا دیا اور کہا کہ ایسی
بڑھیوں کی کہانیاں بچوں کو سناؤ ہم تمہارے
دم میں نہ آئینگے تم یہ حقارت انگیز باتیں سنا کر خوف
دلا کر اپنا مطیع بنانا چاہتے ہو یہ کبھی نہ ہوگا ہم
آئندہ ایسی بیہودہ بات نہ کہیو۔
نوح۔ دیکھو تم شیطان لعین کے بہکائے میں
کہہ رہے ہو جب وہ مصیبت کی گھڑی آ پہنچیگی
تو کبھی نہیں ٹلنے کی اب جو کچھ کرنا ہو کر لو پھر
عذاب بنا جائیگا اور نہ کسی کی فریاد گوش گزار ہوگی
حضرت نوح کی ان باتوں پر شیطان نے مضحکہ
اڑا دیا اور آخر تھک ہار کر نوح ... گھر واپس
آئے پھر خدا کا فرمان جبرئیل فرشتہ کے ہاتھ
حضرت نوح علیہ السلام کو آیا جسمیں یہ تحریر لکھی تھی
طوفان آنیکی تاریخ ٹھہر چکی ہے اور اب اسمیں
کبھی فرق نہیں آسکتا اس لئے تجھے لازم ہے
تو اپنے بچاؤ کے لئے ایک کشتی بنا اور دریا میں
ڈالکر اسپر بیٹھ جا ہم ایک جوڑا جانور کا تیرے
پاس کشتی پر رکھ دیں گے جب تک طوفان نہ ختم
ہو چکے گا تو اسی کشتی میں محفوظ رہیگا۔
یہ پروانہ دیکھتے ہی نوح نے کشتی تیار کر کے دریا میں ڈالی

شیطان دریائے شور کے ستون پر سے پر خوف نظروں میں چاروں طرف دیکھ رہا ہے نوح کی قوم ڈوب رہی ہے اور حضرت نوح کشتی میں جا رہے ہیں

اور آپ معہ اپنی سابق بیوی اور بچوں کے اس کشتی
میں بیٹھکر آگے کی طرف روانہ ہوئے حضرت نوح کی
سرکش امت نے حضرت نوح کا مضحکہ اڑایا اور کہا
کہ نوح کے دماغ میں خلل ہو گیا ہے جسکو یہ معلوم
ہوتا ہے کہ سامنے سے طوفان آرہا ہے۔
حضرت نوح نے مطلق ان کی اس بات کا جواب نہ دیا
اور خاموشی سے کشتی کو کھینا شروع کیا حضرت
جبرئیل نے جانوروں کا ایک ایک جوڑا اسمیں
رکھدیا دوسری بیوی اور بیٹا کافروں کے ساتھ تھے
کشتی نے حدود شہر نہ چھوڑی ہوگی کہ مشرق کی
طرف سے ایک خوفناک ابر کا ٹکڑا اٹھا جو آناً فاناً
میں مغرب و شمال و جنوب میں پھیل گیا۔ عالم تیرہ و تار
ہو گیا ایک غل ہو گیا کہ خدا خیر کرے جو گھبراہٹ
آدمیوں کو تھی وہی جانوروں کو تھی ایک کے
گھر میں ایک چلا گیا اور اپنی جان بچانیکی فکر ہونے لگی
قصہ مختصر یہ کہ عین وقت مقررہ پر پانی اترا اور موسلا
دھار برسنے لگا برستے برستے تمام گڑھے تالاب
کھائیاں بھر گئے مگر پانی نہ تھما تمام خلقت چلا اٹھی
پہلے انہوں نے جب تک شہر میں پانی نہیں آیا یہی
سمجھا کہ یہ بلا اوپر ہی اوپر ٹل جائیگی لیکن ان کا یہ
خیال غلط نکلا اور اب سڑکوں پر بھی اپنا راستہ
کیا فٹوں سے گزوں تک ہو پہنچا مکانوں کی
بنیادیں اکھڑنے لگیں اور لوگ گھبرا گھبرا کر باہر
نکلنے لگے لیکن وہ جاتے کہاں پانی زیادہ
ہوتے ہوتے آدمی ڈباؤ ہو گیا تھا۔ اس اثنا میں
شیطان نے سب کے دلوں سے ہاتھ اٹھا لئے
تھے اور اسی اپنی پڑ رہی تھی وہ کھسکتا ہوا دریائے
شور کے ستون پر جا بیٹھا تھا اور اسے یہ خطا و قہر
معلوم ہو رہا تھا ستون پر پانی چڑھا چلا آتا تھا۔
اور شیطان مارے خوف کے تھرایا جاتا تھا کبھی
کہتا تھا کہ میں آئندہ کسی کو نہ بہکاؤنگا کبھی کہتا تھا
کہ میں اس ستون ہی سے کہیں نہ جاؤنگا کبھی کہتا تھا

**شعر**

سفینہ باجو تر قاہر دلیل دانش نیست
زباں گزیدم و کردم ز کردہ استغفار

مگر وہاں یعنی خدا کے ہاں کچھ شنوائی نہوئی اور وہ
یوں ہی چیختا ہوا پانی میں گر پڑا ادھر تو شیطان
ڈبکیاں لگانے لگا اور ادھر قوم نوح کی یہی کیفیت
ہوئی جب انہوں نے بچنے کی کوئی صورت نہ دیکھی
اور شیطان کا ہاتھ ان کے قلبوں سے ہٹ گیا
تو اب انکی آنکھیں کھلیں اور وہ سمجھے کہ کچھ نبی نے
کہا تھا وہ سب سچ نکلا وہ زور زور سے غل مچانے
لگے کہ ہمیں معاف کیا جائے ہماری حالت بہت
بری ہے ہم تمام بری باتوں سے توبہ کرتے ہیں
آئندہ ہم سے کوئی فعل برا سرزد نہوگا ہم نے حضرت
نوح کو پیغمبر تسلیم کر لیا ہے۔ مگر یہ ساری باتیں

ان کی نعشیں برآب ہوگئیں اور وہ نہایت تکلیف
سے معہ اپنے بچوں اور بیویوں کے ڈوب گئے
خداوند تعالیٰ کا حکم تہا کہ تمام آدمیوں اور جانوروں
کی تکلیف کا اندازہ کرکے اسیقدر شیطان کو
تکلیف دیجائے اسلئے کہ اس تباہی کا باعث
شیطان ہی ہوا ہے اس فرمان ربانی کی فوراً
تعمیل ہوئی اور شیطان کو لاکہوں کروروں
باشندوں کی تکلیف ہونے لگی پہر تو وہ آڑایا
اور اس نے یہ دعا کی کہ میری جان نکال لیجائے
یا مجہے چہوڑا جائے یا دوزخ میں ڈالا جائے لیکن
کہ اس تکلیف سے دوزخ کی تکلیف شیطان نے
بہت کم سمجہی تہی — اور واقعی کم ہی تہی۔ شیطان
کی دعا قبول تو قبول اسپر توجہ نہ کی گئی چالیس
دن تک کامل یہ طوفان رہا پانی اسقدر چڑہا تہا
کہ بلند پہاڑ بہی چہپ گئے تہے۔ شیطان کو چالیس
دن تک جو سزا ملی اگر وہ ذرا بہی نیک فطرت
ہوتا یعنی اسکی سرشت میں بہلے وال درجہ بہی شرم
اور نیکی کا ہوتا تو وہ کبہی پہر بہکانے اور مخلوق
کو فریب دینے کا خیال ہی نہ لاتا لیکن جسکی سرشت
میں سوائے بے غیرتی اور شرارت کے رتی برابر
بہی کوئی دوسری چیز نہو وے بہلا وہاں تہدید
نصیحت کیا اثر کرے گی اسکی طبیعت پر تو سینگ کے
مثال تہی کہ جبتک دبائے رہو پڑا ہوا ہے اور
جب چہوڑ دو پہر کہڑا ہو کر بیٹہ جائیگا۔
لوگوں کا ڈوبنا اور نوح کا ادہر ادہر مارا مارا پہرنا
شیطان کے لئے ایک خوشی کا نظارہ ہوتا لیکن
وہ خود ایسی بلائے بیدرماں میں گرفتار تہا کہ
سوائے واویلا کرنے کے اور کچہہ اسکی زبان سے
نہ نکلتا تہا۔ چالیس دن کے بعد جب طوفان
گہٹنے لگا اور حضرت نوح کی کشتی کوہ ارارات پر
جا کر لگی تو شیطان کا مینارہ بہی پانی سے باہر نکلا
اور اسپر سے بہی پانی اترنا شروع ہو گیا۔ جب
شیطان نے مینارہ کا سرا دیکہا اپنی اسی پژمردہ
حالت میں بڑی مشکل سے چڑہکر لاشہ پر جا بیٹہا
اسکے ہاتہہ پیروں کی قوت سلب ہو چکی تہی۔
طبیعت کی وہ جودت اور شرارت نہ رہی تہی تمام
فریب اور اس کے چٹکلے بہول گیا تہا۔ ہر ادہر دیکہنے کے
بجائے اتہو نرسے خشک ہی پر نگاہ پڑتی تہی دنیا
کی دوڑ کا خاتمہ ہوتا دکہائی دیتا تہا دل ہی دل میں
کہ رہا تہا کہ مجہے آدم سے غرض کیا جو کچہہ اسے
انتقام لینا تہا لے چکا اب یہاں سے سر نہ
جائے اپنا ہی گوشہ ہے اور یہیں بیٹہکر اللہ
اللہ کرنا چاہئے یہ خیال جو لمحہ شیطان
پر غالب ہوا تو وہ یہ کہنے لگا۔
"اے قہار اے جبار تو بڑا قدرت والا ہے بہلا
تجہسے سرکشی کرکے کوئی کیا بہل پائیگا تیرے

سرکشیوں کا یہ نتیجہ تھا جو میں نے دیکھا آئندہ سے
میں توبہ کرتا ہوں اب کبھی ایسا نہ ہوگا کہ میں
تیرے خلاف مخلوق کو بہکاؤنگا سرکشی اور
ورغلانے کی میں نے سزا بھگت لی - پھر وہ
للک کر یہ التجا کرنے لگا،، **شعر**

ترحمے بکن آخر کہ عاجزم عاجز
نگاہ کن کہ بمحنت چکانم ازگفتار

جب شیطان بہت رویا پیٹا تو جناب باری کا
رحم موجزن ہوا اور اس بحر بے پایاں کی لہروں
سے یہ صدا اٹھی اگر تو اپنے اس وعدہ پر مستقل
رہیگا تو ہم بھی تیری بخشش کا وعدہ کرتے
ہیں کہ قیامت تک نہ تجھے درد دینے والا عذاب دینگے
جناب باری کا یہ ارشاد اگر شیطان سمجھتا تو اسکے
لئے کافی تھا گو اس وقت تو اس نے خدا کی شکرگزاری
کے بڑے بڑے گیت گائے لیکن جب اعضا
میں کچھہ قوت آئی اور اپنی خوراک جو میلے کی کرم
مقرر ہے اور جسکو کھاتے وقت ابکائیاں اٹھتی
تھیں کھا پی کر فارغ ہوا - دل میں کسیقدر
بشاشت ہوا اور طبیعت میں بھی جودت آئی تو وہ
وعدے وعید جو پہلے کمزوری اور مرض ضعف
کے وقت کئے تھے سب بھلا دیئے اور آخر اپنے
اصلی فریب دہی کے پیشہ کی طرف توجہ کی اور
اس میں سرگرم ہوا -

یہاں تو شیطان کی یہ صورت ہوئی اور وہاں
حضرت نوح کی کشتی جب کوہ ارارات پر ٹھیری
تو انہیں بڑی دقت ہوئی کہ وہ کیونکر دریافت
کریں کہ فلاں جگہہ خشکی ہے اور فلاں جگہہ تری
ہے آخر انہوں نے پہلے ایک کبوتر کو بھیجا کہ جا
پتہ لا کبوتر جا کر بیٹھہ رہا پھر ایک فاختہ کو اڑایا
وہ بھی جا کر بیٹھہ رہی پھر ان دونوں کی مادہ کو
چھوڑا انہوں نے بھی سانس نہ لیا پھر کوے
نے عرض کیا اے نوح ان جانوروں نے
تیری نمک حرامی کی اگر تو مجھے حکم دے تو میں جا کر
خشکی کا پتہ لاؤں - حضرت نوح نے اسکو بھی
اجازت دیدی کوا بھی جا کر بیٹھہ رہا تین دن
کامل کوے کا رستہ دیکھا اسکا بھی پھر کچھہ پتہ
نہ لگا اس سے حضرت نوح کو سب سے زیادہ پریشانی
ہوئی اور اب انہیں خشکی میں جانے کی ناامیدی
سی ہوگئی بڑی دیر کی فکر کے بعد حضرت نے بگلے کو
اڑایا اور اس سے یہ نصیحت کی - سن اے بگلے
تو جانتا ہے کہ میں جس حالت میں گرفتار ہوں
ایسی صورت میں تو مجھسے بیوفائی نہ کیجو اس عذاب
کو تو دیکھہ چکا ہے جو نافرمانی کی وجہ سے قوم پر
پڑ چکا ہے ایسا نہ ہو کہ پیشرو جانوروں کی طرح
تو بھی بیٹھہ رہے -
بگلا - اگر اے نوح انہوں نے نمک حرامی اور

بے موافق کی ترا نہیں ویسی ہی سزا ملے گی جہاں تک
میں خیال کرسکتا ہوں میں ایسا نہیں کرونگا اور
تجھے دو دن میں حد تین دن میں آکر خبر دیتا ہوں
یہ سنکر حضرت نوح نے دعا دی کہ خدا تجھے نورانی
جامہ پہنائے اور کوّے کا منہہ اور تمام جسم سیاہ
ہوجائے ور یہ دعا حضرت نوح کی قبول ہوئی اور
کوا جو پہلے خوشنما سبز و سرخ تہا سیاہ ہوگیا اور بگلا
جو پہلے نہایت بدصورت پر رکہتا تہا سفید ہوگیا
تہا - بگلا اُڑ کر گیا اور اس نے دو دن میں آکر خبر
دی کہ ملک شام میں فلسطین کے پاس خشک جگہہ
موجود ہے - یہ سنتے ہی حضرت نوح معہ اپنی ہمر
ہینگا کے ارارات پر چڑہے دیکہا کہ چاروں طرف
پانی پایاب ہوگیا ہے آپ اپنے پورے جاہ و حشم کو
لیکر فلسطین روانہ ہوئے مہینہ بہر میں بدقت
تمام فلسطین پونچے اور یہاں ڈنڈے ڈیرے
ڈالدیے - آدمی جانور پیدا ہونے اور بڑہنے
شروع ہوگئے اور آناً فاناً میں زمین کے منہہ پر
پہیل گئے تیس برس کے عرصہ میں روے زمین
پر خدا کی قوت کاملہ سے ہزاروں طرح طرح کے
جانور پیدا ہوگئے اور سیکڑوں شہر بس گئے -
شیطان نے اس منارہ سے پہر جنبش کہائی
اور اپنی اسی فریب دہی پر آمادہ ہوا تمام وہ طوفانی
تکلیف اور درد و عذاب سب بہول گیا تہا اپنی
یہ یاد رہا تہا کہ میں نے خدا سے کیا وعدہ کیا تہا اور
اب میں کیا کرتا ہوں - غفلت میں سرمست تہا جہوم
اوہیڑوں کی سی صورت بنکر حضرت نوح علیہ السلام
کے پاس پونچا - جہک کر سلام کیا اور مزاج پرسی
کے بعد یہ گویا ہوا -
میں ہندوستان کا رہنے والا ہوں میرے مالک
یعنی شاہ ہند نے مجہے ایلچی بناکر بہیجا ہے - اگر
حضور فرمائیں تو میں عرض کروں -

**نوح** - نہایت اخلاق سے مگر متعجب ہوکر -
تم ہندوستان سے آئے ہو -

**شیطان** - جی ہاں ہندوستان سے -

**نوح** - ہندوستان کدہر ہوا - کیا وہاں کے
آدمی نہیں ڈوبے وہاں کتنے آدمی بستے ہیں -

**شیطان** - بظاہر سخت متعجب ہوکر اور چونکا
کر - ہاں یہ آپنے کیا فرمایا ڈوبنا ہمارے ہاں پانی
کا نام ہی نہ تہا آپکی طرف کے چند آدمی بہاگ کر
ہمارے ہاں چلے آئے تہے ان سے معلوم ہوا کہ
آپکی سلطنت کی سلطنت تباہ ہوگئی - حیف -

**نوح** - ہائیں میرے آدمی یہاں سے بہاگ کر
وہاں پونچے اور انپر کچہہ عذاب نازل نہیں ہوا -

**شیطان** - جی ہاں آپکے آدمی پونچے اور نہ
عذاب یعنی چہ -

یہ سنکر حضرت نوح نے ایک ٹہنڈا سانس بہر اور

خدا کی طرف منہہ کرکے کہا تو نے تو روئے زمین کے باشندوں کو برباد کرنیکا حکم دیا تہا یہ بات سمجھہ میں نہیں آتی ہے۔

**شیطان** - پہلے مجہسے دو دو باتیں کر لیجیے پہر اپنے خدا سے باتیں کیجیئے گا -

**نوح** - تیرا خدا کوئی اور ہے اور ہمارا خدا کوئی اور ہے۔

**شیطان** - اسمیں بہی آپکو شک ہے کیا ہندوستان کا اور شام و عرب کا خدا ایک ہو سکتا ہے؟ محض ناممکن ہے؟

شیطان لعین کی یہ بات گویا نوح کو دہوکے میں ڈالنے والی تہی مگر یکایک نبوت کا جوش حضرت نوح میں آگیا اور وہ باواز بلند یہ بول اٹہے دور ہو میرے پاس سے اے شیطان لاحول ولا قوۃ - ادہر یہ آخری عربی کا کلمہ زبان سے نکلا اور ادہر شیطان پر ایک کوڑا پڑا اور یہ کوڑا پڑا ہی قہر انگیز تہا زخم پہر پہلی کی طرح سے پڑ گئے اور وہ چیختا ہوا بہاگا - حضرت نوح کے پاس آنے کی پہر شیطان نے قسم کہالی اور حضرت نوح بآرام نبوت کے فرائض بجا لاتے رہے -

گو ایسا عظیم الشان آفت خیز طوفان برپا ہو چکا تہا لیکن اب بہی ایسے ہزاروں تہے جو شیطان سے برابر ہمدردی پیش آتے تہے اور اسکے احکام کی تعمیل کرتے تہے - شیطان اپنی کوشش میں سرگرم تہا اور حضرت نوح برابر پیچ کر رہے تہے گو پہلی سی وہ بدمعاشی اور بداعمالی نہ رہی تہی پہر بہی بت پرستی زنا قتل عمد - آتش زنی ظلم حضرت نوح علیہ السلام ہی کے زمانہ میں بہت زور ہو گیا تہا - بااینہمہ خدا پرستی بہی پہلو بہ پہلو بڑھ رہی تہی اس سے خدا کا غضب رکا ہوا تہا - اب ہم اس باب کو ختم کرتے ہیں کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام کی وفات کا زمانہ بہی آگیا - حضرت نوح پانی میں نہا رہے تہے کہ انہیں بخار چڑھ آیا آپ کے اچہا کرنے کی بڑی بڑی تدبیریں کی گئیں لیکن کچھہ فائدہ نہوا آخر نو سو برس کی عمر میں طوفان کے پورے سات سو برس بعد حضرت نوح کا انتقال ہوا اس وقت حضرت نوح کی والدہ زندہ تہیں اور یہ شعر نہایت درد سے پڑہتی جاتی تہیں -

گر پیر نکہ سالہ بمیرد عجب نیست
ایں ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

## آٹہواں باب

### حضرت نوح کے بعد حضرت عیسے تک جتنے پیغمبر گزرے ان کے زمانہ میں شیطان کے کارنامے

حضرت نوح کی نو سو برس کی عمر میں بڑے بڑے

عظیم الشان واقعے صرف شیطان کی وجہ سے
ظہور میں آئے سب سے بڑا واقعہ یہ طوفان تھا
کہ جسکی بابت اوپر کے باب میں ذکر آیا ہے ۔
گو چند سال تک لوگوں کو طوفان عبرت دیتا رہا
مگر بعد ازاں جوں جوں دن گزرتے گئے طوفان
کا خوف دلوں سے نسیاً منسیاً ہوتا گیا اور یہ
نسیاً منسیاً ہونا کمبخت شیطان کی کارروائی تھی
اس نے یہ حکمت کی کہ لوگوں کو اس بات کا یقین
دلایا کہ یہ طوفان محض اتفاقی تھا اور کسی قوم کے
گناہوں کی وجہ سے نہیں آیا تھا ۔ جب تک حضرت
نوح زندہ رہے طوفان کا کچھہ نہ کچھہ ذکر لوگوں کو
خوف اور عبرت دیتا گیا اور جب ان کی آنکھیں
بند ہوئیں تمام رہی سہی حالت شرف جاتی رہی
وجہ یہ تھی کہ کوئی طوفان کو دیکھنے والا تو تھا نہیں
جنہوں نے طوفان دیکھا تھا وہ طوفان ہی کے
نذر ہو چکے تھے اسلئے خوف دلانیوالا اور خدا کے
غضب سے ڈرا دینے والا کوئی بھی نہ تھا شدہ
شدہ یہاں تک نوبت پہونچی کہ بڑھیا عورتیں
طوفان کا ذکر کہانیوں کی طرح بچوں کے آگے
کرنے لگیں ۔ جیسے موجودہ زمانہ میں مسلمان بڑھیا
بچوں کے آگے چڑے چڑیا کی کہانی کہتی ہیں ۔
جب حضرت نوح کو ایک زمانہ مدید گزر گیا اور دنیا
میں گناہوں کی وہی کثرت ہوئی تو خدا نے پیغمبر
سسم کو نبوت کا ذلومہ دیکر روانہ کیا تاکہ وہ
ہدایت کریں اور لوگوں کو گمراہی سے بچاویں ۔
اس نبی نے اپنے فرائض کے انجام دہی میں
کوشش کی اور وعظ دینے شروع کئے ۔ انکی
تقریر میں اثر بہت تھا اور یہ اپنے سابق کے نبیوں
کی طرح خوب پڑھے لکھے تھے مجمع عام میں لیکچر دیتے
تھے اور تقریر بھی ان کی خوب منجھی ہوئی تھی انہوں نے
اپنے وعظ میں طوفان نوح کی بابت جو ذکر کیا تو لوگوں
نے شیطان کے بہکانے سے ان پر قہقہہ اڑا دیا
اور کہا کہ یہ کہانی تو ہم نے اپنی ماں اور اپنی نانی سے
بچپن میں سنی ہے آپ نبی اللہ ہو کر ایسی لچر لو پوچ
باتیں سناتے ہیں پھر شیطان نے سامعین کو ورغلا
کر تالی پیٹکر اٹھہ بیٹھو اور غل مچاتے ہوئے بھاگ
چلے جاؤ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور انہوں
نے شیطان کے حکم کی تعمیل کی ۔ سسم نے اپنی
جان لڑا دی لیکن شیطان نے ذرا بھی ان کی کوشش
میں کامیابی نہ ہونے دی ۔ ایک دن میں جتنے آدمی
ان کے مرید ہو جاتے تھے دوسرے دن شیطان
انہیں بہکا کر اپنی طرف کر لیتا تھا ۔

ایک روز شیطان ایک نوعمر لڑکے کی صورت بنکر
سسم کے پاس آیا اسوقت جو کچھہ اس نے بہروپ
بدلا تھا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے ۔ اسکی عمر سولہ
سترہ برس کی اسکی نوخیز شباہت سے جھجتی تھی

اس کے ہاتھہ پیر چکلے چوڑے اور قوی تھے رخسار
پر جو گلاب کی پتی کے مانند تھے تھپڑوں کے نشان
ہو رہے تھے عطر بیز ریشمی زلفیں نچی ہوئی تہیں
گریبان ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا تہا پیشانی پر جسکی صفائی
حد درجہ پر پہونچ گئی تہی نشان لگے ہوئے تہے آنکہوں
سے برابر آنسوؤں کی قطار بہہ رہی تہی - ہر سانس
کے ساتہہ ہچکیاں لے رہا تہا - چہرہ پر باوجود
امیری اور سرداری برستی تہی کپڑے گو پارہ پارہ
ہو رہے تہے لیکن نہایت قیمتی جچتے تہے گلے میں
قیمتی موتیوں کا ایک کنٹہا پڑا ہوا تہا جسکے کئی
دانے ٹوٹے ہوئے تہے - اس ہیئت کذائی
سے شیطان اضطراب خیر قدموں میں پیغمبر صلعم
کے پاس آیا اور آتے ہی دھڑام سے انکے قدموں
پر گر پڑا اس معصوم ذات کو ایسے پیارے لڑکے
کی یہ صورت دیکہکر بہت ہی افسوس ہوا انہوں نے
اپنے پیرہن پر سے شیطان کا سر اٹہایا اور نہایت
محبت سے دریافت کیا تمہارے یہاں آنیکی
کیا وجہ ہے تمہاری یہ کیفیت کیوں ہوئی کس
بے رحم نے تمہیں مارا ہے یہ کہکر معصوم نبی کی
آنکہوں میں آنسو بہر آئے اور انہیں ایسے پیارے
لڑکے کے اس خستہ اور مجروح حال پر بہت ترس
آیا - شیطان ایسی کچی گولیاں تو کہیلا ہی نہیں تہا
کہ فوراً اسکے جواب دینے میں تعجیل کرتا بلکہ اس نے پیار

کرنے اور ہمدردی کرنے پر اور بہی بیہوش بیہوش
کر رونے لگا اسکا رونا قہر انگیز تہا اسکی زاری
جگر کو چاک کئے ڈالتی تہی - اسکا ہچکیاں لینا
طبیعت کو پریشان کئے ڈالتا تہا - معصوم نبی
بہولے نبی ہی سمجہہ گئے چونکہ اسپر سختی بہت ہوئی
گئی ہے اسلئے اسکی یہ کیفیت ہے وہ بہی ٹہیر گئے
اور تہوڑی دیر کے لئے شیطان کو اسکی حالت
پر چہوڑ دیا -

گذشتہ پہر کامل شیطان روتا رہا اور معصوم نبی
اسکی یہ حالت نہایت حسرت و افسوس سے ملاحظہ
کرتے رہے - اتنی دیر تک رونے میں شیطان
کو ایک بات تو بخوبی حاصل ہو گئی اور وہ بات یہ تہی
کہ صلعم نبی کی عبادت کا یہ وقت تہا وہ معصوم ذات
اسکی ہمدردی میں عبادت کرنی بہی بہول گئے
پہلا وار جو پیغمبر پر کیا اور انپر چل گیا وہ یہی تہا
کہ انکی عبادت میں مخل ہوا - صلعم نبی کا فرض تہا کہ
وہ ایسی حالت میں اسکی مدد کرتے جب چاروں
طرف انکے دشمن لگے ہوئے تہے اور ہر شخص ان سے
بات کرنا بہی عیب خیال کرتا تہا دوسری نبی کی
رحیم طبیعت یہ گوارا نہیں کرتی تہی کہ وہ اس خستہ
حالت میں ایک پیاری مخلوق کو چہوڑ دیں اور
اسپر توجہ نکریں وہ ناواقف تہے اسبات سے کہ
یہ شیطان لعین ہے اور مجہے دہوکا دینا چاہتا ہے

جب انکی عبادت کا وقت جاتا رہا اور بالکل گزر
گیا تو شیطان لعین روتے روتے اور ہچکیاں
لیتے لیتے تھم گیا۔ جب وہ کسی قدر مطمئن ہوا اور
اسکی زاری کا دورہ کم ہوگیا تو سَتَم نے پھر
شیطان سے دریافت کیا تو کون ہے مجھ مظلوم کے
پاس کس غرض سے آیا ہے اور تجھپر کس نے یہ آفت
ڈھائی ہے۔

**شیطان**۔ سخت پر درد اور خونی صدا میں۔
اے نبی اللہ میرا حال نہایت تباہ ہے مجھپر
اتنی سی جان سے جو آفت بپا ہو رہی ہے چشم
فلک نے بھی کہیں کبھی نہ دیکھی ہوگی میں یہاں کے
رئیس اعظم فناک کا بیٹا ہوں مجھے قدرتی طور سے
ایک خدا کی پرستش اور اسکی عبادت میں مزا آتا ہے
زنا بت پرستی قمار بازی غرض جو کچھ ہماری قوم
کی معاشرت ہے اور جسمیں تمام قوم پھنسی ہوئی
ہے مجھے ہمیشہ سے اس بگڑی ہوئی اور خراب
معاشرت سے نفرت ہے مگر میرے والدین مجھے
بت پرستی ستارہ پرستی آفتاب پرستی کی طرف
رجوع کرنا چاہتے ہیں حالانکہ یہ میری فطرت کے
خلاف ہے وہ میرے جب سے میں نے ہوش
سنبھالا تھا دشمن ہوتے چلے جاتے تھے اب انکی
دشمنی کا میری خدا پرستی کے ساتھ پورا ابھار ہوا
ادھر مجھے کھلم کھلا وحدت پرستی اور نبیوں کو خدا کا
بھیجا ہوا پاک نبی سمجھنے میں غلو ہوا اور میرے مخالف
فریق کو میری ایذا دہی میں غلو ہونے لگا اور اسکا
نتیجہ یہ ہوا جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ کل میں
ڈرائنگ روم میں اپنے والدین اور کنبہ کے کل
ممبروں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اتنے میں آپکا ذکر
آیا۔ کسی نے آپکو زانی کہا اور کسی نے قمار باز کسی نے
چوری کا الزام لگایا کہ میری قمیص چرا کر لیگئے
اور کسی نے فریبی کہا کسی نے کچھ اور کسی نے کچھ
میں ایسی ایسی تہمتیں اور ایسے ایسے الزامات سنکر چکرا گیا
اور مجھے غصہ آنے لگا کیونکہ میں آپکو نبی اللہ سمجھکر
آپ پر ایمان لاچکا تھا۔ سب نے اب پر لعنت بھیجی اور
اپنے دل کی خوب بھڑاس نکال لی پھر مجھسے دریافت
کیا کہ تو کیوں نہیں بولتا اور یہ دریافت کرنے والا
میرا باپ تھا۔ میں نے نہایت ادب سے عرض کیا
کہ جس امر میں مجھے درک نہو اور جسکی خبر مجھے مطلق
نہو اس میں دخل در معقولات کرنیکی ضرورت کیا ہے

**میرا باپ**۔ کیا تو نہیں جانتا کہ سَتَم جس نے نبوت
کا دعوے کیا ہے وہ تمام جہان کے عیبوں کا مجمع ہے

**میں**۔ اے پدر بزرگوار ابتک میں نے اسکی نسبت
کچھ بھی نہیں سُنا کسی عیب کی نسبت کچھ گوش گزار
نہ کیا یہ آپ کیا فرماتے ہیں۔

**میرا باپ**۔ وہ روح گو ہم پر رونے کا مضمون
ہے۔ ظالم ابھی تو ہمارے کنبہ کے کل ممبر

نمبروار جہوٹے نبی کی معاشرت کی بابت تذکرہ
کیا اور تو نے سُنا اسلئے کہ تو موجود تہا اور پہر تو
صریح طور پر مکرتا ہے کہ میں نے ہنوز ایک بات
بہی ایسی نہیں سنی کہ جس سے جہوٹے نبی کا کوئی
شرارت خیز حال معلوم ہو۔ ایسا بیہوش اور
ہٹ دہرم نہ بن ورنہ تیرے لئے اچہا نہو گا۔
میرے باپ نے یہ تقریر نہایت تہدید آمیز اور
طیش انگیز الفاظ میں بیان کی لیکن میں سچ کہنے گا
آگے اسکی ذرا بہی پروا نہیں کی اسلئے میں مطلق
نہیں ڈرا جو کچہہ مجہے کہنا تہا اسکے لئے میں دلیر بنا ہے
مستعد رہا اور میں نے یہ جواب دیا۔

**میں** ۔ جو کچہہ آپنے فرمایا یہ میری تقریر کا مسلم
جواب نہیں ہے۔ میں نے یہ عرض کیا تہا کہ
سوائے اس انجمن کے میں نے کبہی اس پاک
نبی کا ذکر ایسے بیہودہ الفاظ کے ساتہہ نہیں سُنا
یہی اب بہی کہتا ہوں اور یہی میں نے جب بہی
کہا تہا۔

**میرا باپ** ۔ غضبناک ہوکر اور اپنی لال لال
آنکہیں پہرا کر۔ تو میری ہر بات کی تردید کرتا جاتا
ہے اور تو اپنا نوحی مذہب کا ہمیشہ سے دشمن ہے
یہ تیرے لئے بہتر نہوگا اب میں تجہسے دریافت
کرتا ہوں کہ تو سسم نبی کو کیسا سمجہتا ہے ۔
اے نبی اللہ آپ خیال کر سکتے ہیں کہ کیسا سخت

وقت تہا جبکہ کنبہ کے کل ممبروں کی قہر آلود نظریں
مجہپر پڑ رہی تہیں اور ہر شخص آنکہیں نکالے
ہوئے مجہے تک رہا تہا اور سب مجہپر حملہ کرنیکو
تیار تہے میرا وہاں کوئی مددگار نہ تہا اور نہ کوئی
ایسا تہا جو میری ہاں میں ہاں ملانیوالا ہوتا اور
پہر اس پہر ماکو نظر کرکے میری عمر اور میری فطرت
پر نگاہ کیجیے تا کہ آپکو کہل جائے کہ میں کتنے بدوں
کی سی بلکہ ان سے بہی زیادہ دلیری کی (شیطان
کی یہ بات نبی کو اچہی نہ لگی لیکن اسکی دردناک
رام کہانی سُننے میں ایسے محو ہو رہے تہے کہ انہیں
اس بُرے معلوم ہونے کا زیادہ اثر نہوا) میں نے
صاف جواب انہیں یہ دیا۔

**میں** ۔ سنئے حضرت آپ میرے باپ ہیں او میرا
فرض ہے کہ میں آپ کا ادب کروں او آپکی بات
نہ کاٹوں اور آپکے حکم کی تعمیل کروں لیکن یہ
مجہسے کبہی نہیں ہو سکتا کہ میں دین کے معاملہ
میں بہی خواہ نخواہ بلا واسطہ آپکا ہمزبان بنوں
یہ کبہی ہوا ہے نہ ہو گا میں نے چونکہ جہوٹ بولنے
سے توبہ کر لی ہے اسلئے زبان پر جہوٹا ایک حرف
بہی آنا دشوار ہے۔ اگر آپ ارشاد کریں تو جو کچہہ
میرے عندیہ میں ہے صاف صاف عرض کردوں
**میرا باپ** ۔ اپنی اسی جذبہ حالت میں سُرخ
ہوکر ۔ ہم بہی تجہسے جہوٹ بلوانا نہیں چاہتے جو

کچھہ تجھے کہنا ہو سچ سچ بیان کر۔
نہیں - میرا یقین اس سب باتوں کے خلاف
ہے جو آپنے بیان کیں - جو کچھہ اپنے نبی اللہ ہیثم
نامی کی نسبت بیان کیا ہے یہ اس پاک ذات پر
نری افترا پردازی ہے یہ اسکی پاک ذات پر بہت
بڑا حملہ ہے وہ کبھی ایسا نہیں ہے اس نے کبھی
کوئی گناہ نہیں کیا - اس نے کبھی کوئی جھوٹ نہیں
بولا ہاں مصلحت کے وقت شاید کبھی کچھہ جھوٹ
بولدیا ہو تو وہ جائز ہے (نبی اللہ نے کہا نہیں
نہیں ایسا بھی کبھی نہیں ہوا) زنا اس نے کبھی
نہیں کیا چار چار پانچ پانچ بیویاں رکھتا ہے جب
اب کوئی اس سے نکاح کرے تو اسکی حفاظت کے
لیئے فوراً تیار ہو جاتا ہے - وہ قمار باز نہیں ہے
ہاں کبھی معجزہ دکھانے پر شرطیں بد لیتا ہے
(نبی اللہ نے کہا یہ بالکل خلاف ہے میں نے کبھی شرط
نہیں بدی ہاں ایک دفعہ یہ کہا تھا کہ تو میرے
اس معجزہ کو جسکو تو طلب کرتا ہے دیکھکر ایمان
لے آئیگا بس اسکے سوا اور کبھی شرط لگانے کا
اتفاق نہیں ہوا) غرض جو کچھہ مجھسے آپکی تعریف
ہو سکی میں نے کی - ابھی میں اپنی رام کہانی بھی
ختم نہ کرنے پایا تھا کہ میرے باپ نے ایک تھپڑ
میرے مارا دیکھیئے ابتک انگلیوں کا جال میرے
گلنار رخساروں پر ہو رہا ہے میرے چچا نے

مجھے لاتیں ماریں میری ماں نے ہاں صرف
مجھے کچھہ نہیں کہا اور جتنے آدمی بیٹھے تھے سب نے
مار مار کر میرا اچار کر دیا میں چیختا تھا روتا تھا اور خدا
کو پکارتا تھا لیکن افسوس ہے کہ خدا ہی کے
نام پر میں پٹا اور خدا ہی میری مدد کو نہ آیا (شیطان
کی یہ دوسری چال نبی کے ورغلانے کی تھی
لیکن نبی نے فوراً اسکی بات کاٹ کر یہ کہا تیرا یہ
سمجھنا تیرے انتہا درجہ کے ہر اس کی دلیل ہے
ورنہ خدا اپنے خاص بندوں کا ان پر ایسی ایسی
مصیبتیں بھیجکر امتحان لیتا ہے کہ دیکھوں ایسی
سختی میں بھی یہ مجھے یاد کرتے ہیں یا بھول جاتے ہیں)
جب انہوں نے مجھے ایسا مارا کہ میرا بھرتا ہو گیا تو
میں بیہوش ہو کر گر پڑا میری ماں آنسو بھری آنکھوں
سے میری یہ زار حالت بخوبی دیکھہ رہی تھی وہ
مجبور تھی میری مدد نہیں کر سکتی تھی حالانکہ میرا پٹنا
بیدردی اور قصائی پنے سے پٹنا میری ماں کو
سخت ناگوار گزر رہا تھا جب میری حالت ناگفتہ بہ
ہوئی اور میں بیہوش ہو کر گر پڑا اور میری ماں کو
یہ یقین ہوا کہ میرا بیٹا عنقریب مر جائیگا وہ بیتابانہ
دوڑ پڑی اور اس نے میرے باپ کی پیٹھہ پر ایک
دوہتڑ زور سے مارا اور کہا جوانا مرگ یہ تو کیا غضب
کر رہا ہے تو نہیں دیکھتا کہ اسکا فیصلہ ہونیکو ہے
اگر یہ تیرے دین کا نہیں ہے نہ ہو اس سے بات نکر

چھوڑ دے اور زندہ رہنے دے تجھے رحم نہیں
آتا کہ تو ایسی پیاری مخلوق کو ذبح کئے ڈالتا ہے
جب میرے باپ کے دشتر لگا تو وہ الگ ہو گیا
اسکو دیکھتے ہی اور بھی سب جدا ہو گئے میری ماں
مجھے اٹھا کرلے گئی لیکن اتنی مار کے بعد بھی میرے
باپ کے دل میں غبار بھرا رہا اور وہ میرے قتل
کی تدبیریں کرنے لگا -

میری ماں نے میری دوا درمن کی مجھے ہوش
آگیا اور میں اس خیال سے کہ مبادا میرا باپ مجھے
محل میں آکر قتل کر ڈالے اور میری ماں کچھ نہ کر سکے
میں اپنی ماں کی آنکھ چرا کر بھاگ آیا میں نے اپنی
پناہ اور اپنا گزارا کہیں بھی نہیں دیکھا سوا آپ کے
اور کہیں اس لئے جانا نامناسب تھا کہ میں آپ پر
ایمان لے آیا ہوں اسلئے میرا فرض ہے کہ میں
آپ پر جان نثار کر دوں اب میں آپکے ساتھ ہوں
اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوں جو کچھ حکم ہو وہ
کروں -

ستم نبی نے شیطان کی تقریر بہت غور اور
توجہ سے سنی اور انہیں سخت رنج ہوا شیطان کو
گلے سے لگا لیا اور خوب روئے ہمدردانہ اسکو
تمام باتوں سے آگاہ کیا ذرا ذرا سی اونچ نیچ بتائی
اور کہا کہ تو مطمئن رہ تیری جان کے ساتھ میری
جان ہے جب تک میری جان میں جان باقی ہے

تجھپر آنچ نہ آنے دونگا - جب شیطان نے
دیکھا کہ یہ بھولا معصوم نبی میرے فریب میں آگیا
ہے تو اسنے پھر یہ بات بنائی اگر آپکا حکم ہو تو میں
ان پوشیدہ سازشوں کی بابت بھی عرض کروں
کہ آپکی بابت تمام شہر میں ہو رہی ہیں -
ستم نبی - آنکھیں کھولکر - ہاں وہ ضرور کہو تمہارا
آنا مبارک ہو وہ کیا سازشیں ہیں اور کس لئے
ہو رہی ہے -
شیطان - گو حضور انور کی زیارت کا یہ پہلا
موقع ہے لیکن میں بیان نہیں کر سکتا کہ میں نے
ابتک پوشیدہ پوشیدہ آپکی کتنی حفاظت کی
اور میں اس خیال میں کہ آپکا بال بیکا نہ ہو شب و
روز لگا رہتا تھا اسی وجہ سے مجھے ان سازشوں
کا بھی علم ہو گیا جو مجھے آپکی خدمت میں عرض کرنی
ضرور ہیں - فلاں فلاں حلقوں میں یہ امر
طے پا گیا ہے کہ ستم نبی کو مع اس کے بال بچوں
کے قتل کر ڈالو ہر حلقہ میں قاتل علحدہ علحدہ
مقرر ہو گئے ہیں اور ان کے انعام بھی بڑے
بڑے قرار پائے ہیں وہ سب باری باری سے
آپ پر حملہ کرینگے اور جب آپ ان کی زد پر ہونگے
تو یہ کچھ تعجب کی بات نہیں شاید کسی حلقہ کا
کامیاب ہو جائے اب یہ وقت فرصت کا ہے
اگر آپ کو بھاگنا ہے تو بھاگئے - یہ سنتے ہی ستم نبی

ہوش اُڑ گئے گو انہیں خدا پر بھروسہ تھا پھر بھی ننھے ننھے معصوم بچوں کا خیال انکی جان زار کو مٹھی میں دبائے لیتا تھا - کبھی اپنے وطن کا خیال آتا تھا اور کبھی اپنی بیوی بچوں کا پانچ بیویاں اس نبی کی شہر میں مختلف جگہہ رہتی تھیں کچھہ دیر تامل کرکے نبی نے یہ کہا -

مجھے اپنی جان کی کچھہ پروا نہیں ہے اس سے زیادہ فخر کی بات میرے لئے نہیں ہو سکتی کہ میں خدا کی راہ میں شہید ہوں لیکن مجھے اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں بیویوں اور اپنے مال اور اسباب کا خیال ہے دیکھئے میرے بعد ان پر کیا بنتی ہے

شیطان - اوپر کی طرف آنکھیں پھیر کر - ہاں یہ حضور ٹھیک فرماتے ہیں حضور کے چلا جانے کے بعد کفار حضور کے بیوی بچوں کو ستائینگے

نبی - پھر میں کیا تدبیر کروں یہ تو بہت مشکل ہی پھیر ہے - دیکھئے یہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہے

شیطان - مشورہ یہ ہے کہ آپ یہاں سے نکل چلیں اور اپنی بیویوں کو خدا کی مرضی اور بھروسہ پر چھوڑ دیجئے - یہ تیسری چال تھی شیطان نے غضب کی کی اس نے یہ چال ایسا سخت ڈالا تھا کہ اگر وہ اسقدر بھی کہدیں نہیں میں انہیں یوں بے پناہ نہیں چھوڑ سکتا تب کہ ان کے معتوب ہونے میں کوئی شک باقی نرہا تھا

اور یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ انہیں اپنے ساتھہ لیجاتے -

مگر خدا کا ایک نبی پھر یری لیکر سنبھلا اور اس نے شیطان کی اس بات کا یہ جواب دیا یہ تو نے سچ کہا کہ ان کو خدا کی مرضی اور اسکے بھروسہ پر چھوڑ دینا چاہیئے بیشک مجھے ایسا ہی چاہیے تیری رائے اور اپنے یقین کے مطابق ان کو خدا کی مرضی اور اسکے بھروسہ پر جیسا چھوڑتا ہوں ایسا ہی اپنے کو بھی اسکی مرضی اور بھروسہ پر چھوڑ کر بھاگ جانے اور فرار ہونے کا ارادہ نہیں کرتا - شیطان کی یہ ترکیب بھی یہاں فیل ہو گئی یہ مستعد آنہ گفتگو سنکر وہ بہت سٹ پٹایا لیکن کچھہ نہ بنا -

جب کوئی تدبیر شیطان کی کارگر نہ ہوئی تو اس نے دوسری چال چلی اور یہ چال بڑی زبردست تھی اور جسمیں بیچارے معصوم نبی پھنسکر سخت ذلیل اور خوار ہوئے چند روز تک شیطان نے اپنا گھر ان کے دل میں کر لیا طرح طرح کی شیریں مریدانہ اور معتقدانہ باتوں سے یہ ظاہر کر دیا کہ میرے برابر خدا پرست عبادت گزار کوئی نہیں ہے جب شیطان بظاہر عبادت میں مصروف تھا اور دل میں نبی اللہ کو فریب دینے کی تدبیریں میں لگا ہوا تھا شیطان کا عبادت الٰہی میں یوں محو ہونا سنکر نبی کو بھلا معلوم ہوا اور شیطان

کی محبت ان کے دل میں دن دونی رات چوگنی
ترقی کرتی گئی جب شیطان نے دیکھا کہ ستم نبی
مجھ پر بہت مہربان ہیں تو اسنے پہلے اپنے کلام کی
ابتدا بہ بُرائی بات سے کی — اور وہ یوں کہنے
لگا۔ اگر کوئی شخص برہنہ تلوار لیکر قتل کرنے
آجائے اسوقت کیا کرنا چاہیے کیا یہ بہتر ہوگا
کہ صرف خدا کے بھروسہ پر ہم اسکے آگے اپنی
گردن جھکا دیں یا اپنی جان بچا کر اس سے بھاگ
جائیں کونسی بات بہتر ہوگی -

**ستم نبی** - خدا پر بھروسہ ہونا یہ ایک بڑی بات
ہے لیکن جب ہمیں خدا نے ہاتھ پیر دیئے ہیں
اور عقل دی ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم بچنے کی
تدبیر کریں - اور اُسوقت ہی خدا پر بھروسہ کریں
اور جب بچ جائیں تو یہ یقین کریں اور یہ یقین
دل کے ساتھ ہو کہ خدا نے ہمیں بچایا ہے -
اے پیارے یہ نہایت باریک باتیں ہیں انہیں
ہر شخص نہیں سمجھ سکتا بظاہر جو کچھ میں نے کہا ہے
اسپر عمل کرنا چاہیے -

**شیطان** - جب یہ بات ہے تو آپنے ابتک
اپنے کو دشمنوں سے محفوظ کرنے کی کوئی تدبیر نہیں
نکالی جان بچانی فرض ہے -

**ستم نبی** - یہ تو سچ کہتا ہے اگر مجھے یقین ہو جاتا
کہ میرے قتل کی سازشیں ہو رہی ہیں تو میں ضرور
اپنی حفاظت کی تدبیریں کرتا لیکن جب مجھے اس کا
یقین نہوا اور سوچنے کے بعد یہ معلوم ہو گیا کہ
یہ خبریں میرے دشمنوں نے مجھے جھوٹی دی ہیں
اسلئے مجھے ضرورت اس امر کی نہوئی کہ اپنی حفاظت
کرنے کی تدبیر کی تکلیف برداشت کرتا - یہی وجہ
میری خاموشی کی تھی اور اب میں دیکھتا ہوں کہ
میرے یقین کی صداقت ہوتی جاتی ہے -

**شیطان** - خوش ہو کر - درست درست اب
میں سمجھا واقعی آپ درست فرماتے ہیں میں ایک امر
عرض کرنا چاہتا ہوں اگر حکم ہو تو پیش کروں -

**ستم نبی** - میں بہت خوشی سے سُنونگا جو کچھ
تمہیں کہنا ہو باآزادی بیان کرو -

**شیطان** - میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ اے
نبی اللہ آپنے تلقین دین کرنی کیوں چھوڑ دی اسکی
کیا وجہ ہے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی -

**ستم نبی** - وجہ یہ ہے کہ میری سابق کی ہجوؤں
سے لوگ بہت بھڑکے ہوئے ہیں خوف یہ ہے
کہ ایسی حالت غضب میں میری ہر بیچ لوگوں کے
غصہ کی آگ میں تیل کا کام کرے مینے مصلحت
یہ قرار دے لیا ہے کہ ذرا انکا غصہ فرو ہو لے تو
پھر میں اپنا وعظ شروع کروں مجھے امید ہے کہ
چند روز میں یہ لوگ سرد مہر ہو جائینگے اور پھر
مجھے پھر تبلیغ کرنے کا خاصہ موقع ملیگا -

شیطان ۔ یہ اچھی مصلحت سوچی ہے
واقعی ایسا ہی ہونا چاہئے مگر یہ عرض کرتا ہوں
کہ جب شروع کرنے کا ارادہ ہو تو پہلے مجھے لیجائے
دیباچے میں خدا پرستی کے قواعد سادہ بیان
کروں اور اخلاق سے لوگوں کو آمادہ کروں
کہ وہ سچے نوحی اور سمی بنیں نوحی اپنے کو کہکر
بت پرستی نکریں اور یہ گندی معاشرت اپنی
نہ رکھیں ۔

سم نبی ۔ خوش ہوکر ۔ ہاں یہ ترکیب بہت
ٹھیک ہے اس سے انکی طلب کا بھی اندازہ
ہو جائیگا اور انہیں یہ بھی کھل جائیگا کہ خدا
پرست ایسے نڈر ہوتے ہیں کہ اتنا سا بچہ ذرا سی
مخالفوں کے سامنے منادی کرتا ہے اور اسے
ذرا بھی خوف نہیں ہوتا ۔

شیطان اور سم نبی میں یہ امر طے پاگیا ۔ ادھر
شیطان خوش تھا کہ میں نے کیا جال میں پھنسلا
ہے اور ادھر سم نبی خوش تھے کہ مجھے کیسا برگزیدہ
نڈر ذہین طباع معتقد ملا ہے کیونکہ یہ صحیح ہے
کہ سو جاہل کندہ ناتراش معتقدوں سے ایک
عالم فاضل ذہین شجاع معتقد لاکھ درجہ بہتر
اور افضل ہوتا ہے ۔

شدہ شدہ اسبات کو بہت دن گزر گئے اس
عرصہ میں شیطان بظاہر شب اور دوپہر کو تو
سم نبی کے حجرہ میں رہتا اور باقیماندہ وقت اپنا
لوگوں کے بہکانے اور فریب دینے میں گزارتا
ایکدن شیطان جب عبادت خدا سے فارغ ہوا
تو سم نبی نے کہا ۔ پیارے اور خدا پرست اب وہ
موقع آگیا تو خدا کی بادشاہت کی منادی شروع
کرے اور اندازہ کرے کہ لوگوں کا غصہ کہاں تک
باقی ہے اور کس درجہ تک سرد ہوا ہے کل علی الصباح
تو میرے ساتھ شاط پہ چل اور پہلے تو وعظ کر
کیونکہ کل بہت بڑا میلہ ہے لوگ از خود جمع ہونگے
وہاں خدا پرستی کی منادی کرنے کا اچھا موقع ہے

شیطان ۔ سر تسلیم خم کرکے ۔ میں حاضر ہوں
اور بہت خوشی سے حاضر ہوں بسم اللہ کل تشریف
لیچلئے یقیناً ہمیں کامیابی حاصل ہوگی ۔

شیطان نے انہیں دل میں خوب بہکایا اور فوراً
کہ سم نبی کے نئے شاگرد کی تقریر سنیں اور انہیں
یہ بھی پھسلایا کہ یہ تقریر نہایت دلچسپ اور عجیب و
غریب ہوگی اسپر فریفتہ ہونا اور اپنی خدائیت
غالب مذاق علم کہو لیگا ۔ اب سمجھنے کی جگہ ہے
کہ شیطان تقریر کرنیوالا شیطان بہکانیوالا اور
شیطان انکے دل میں طرح طرح کی باتیں ڈالنے والا
پھر بھلا وہ کیوں نہ بہکینگے ۔ غرض سم نبی اور
شیطان دونوں پیر و مرید شاط پر پہونچے ۔
شاط ایک بلند مقام شہر سے تین میل کے فاصلہ کر

ایک بلند پہاڑ پر تھی جہاں کی صحت بخش ہوا مشہور تھی اسکا موسم بہت دلچسپ ہوتا تھا اور وہاں کا منظر دلکش تھا۔ سال بھر میں دو بار وہاں بڑا زبردست میلہ ہوتا تھا اور اس میلہ کے یہ قواعد میں داخل تھا کہ کوئی شخص کسی پر خواہ وہ کیسا ہی مجرم ہو آنکھ بھر کر بھی نہ دیکھے۔ لڑائی جھگڑے قطعاً بند ہو جایا کرتے تھے اور امن و آسائش کی عجیب صورت نظر آتی تھی۔ جب سم نبی اور شیطان شاط پر پہنچے تو سب نے نیچی نگاہیں کر لیں جو کسیقدر معتقد تھے انہوں نے جھک جھک کر سلام کئے۔ اور جو معتقد نہ تھے اور سم نبی کو برا نہ جانتے تھے وہ بھی متخلق پیش آئے اور جو لوگ سم نبی کے دشمن تھے انہوں نے بھی پیٹھ پھیر لی منہہ موڑ لئے اور الگ چلے گئے کیونکہ یہ میلہ آٹھ دن تک رہتا تھا اور اس میلہ کے قواعد کے مطابق کسی کو بری آنکھ سے دیکھنا بھی سخت جرم میں داخل تھا اب یہاں ہر شخص مجبور تھا کہ کیا تو اپنے دشمن کو خندہ پیشانی سے دیکھے اور نہیں نگاہ نیچی کر لے سم نبی کو شاط بہت موزوں جگہ مل گئی۔ وہاں انہوں نے ایک چٹائی بچھائی اور مع اپنے نئے مرید کے وہاں جا بیٹھے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب لوگوں کا بہت جمگھٹا ہوا تو سم نبی نے اپنے نئے مرید (شیطان) سے کہا کہ اٹھو اور منادی کر شیطان حکم کی راہ ہی دیکھ رہا تھا۔ اٹھ بیٹھا اور خدا پرستی کی منادی کرنے لگا شیطان کی تقریر کی ہم تعریف نہیں کر سکتے اسلئے کہ اسکی تقریر بے مثال تھی اور اسکی نسبت صرف اسی قدر کہنا کافی ہے کہ اس نے لاکھوں برس ربانی کالج میں تعلیم پائی تھی اور بڑے بڑے وہ حضرت جبرئیل سے دوم درجہ کا ربانی کالج میں رہ گیا تھا پھر بھلا اسکی تقریر کی شائستگی اسکی بناوٹ اسکی زور داری کا کیا ٹھکانا ہے شیطان نے جب خوب زور سے تقریر کی تو ایک شخص بھی نہ تھا کہ جو دوسری طرف متوجہ ہوتا لوگوں نے اپنے کام اسکی تقریر سننے کے لئے چھوڑ چھوڑ دیئے دکانوں پر سے اٹھ اٹھ آئے اور وعظ میں شریک ہونے کے لئے بھاگے چلے آئے حضرت سم نبی اپنے نئے شاگرد کی یہ معقولیت دیکھکر بہت خوش تھے اور انہیں یقین تھا کہ اب میری مشن کو ترو تازگی حاصل ہوگی اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اس سے بہتر مجھے کوئی معتقد نہیں ملنے کا۔ نئے مرید (شیطان) کا معتقد ہو جانا اور پھر خدا پرستی پر ایسی زبردست تقریر کرنا۔ حضرت سم نبی کے لئے کیسی زبردست روحانی فتح تھی

اشناطہ شیطان نوعمر بچہ کی صورت میں تقریر کر رہا ہے سمنتی اسکے پاس بیٹھے ہوئے ہیں اور ہزاروں آدمی بغور اُسکی تقریر گوش سن رہے ہیں

بڑبڑا رہا تہا۔ وہ کبہی خوشی سے اس مجمع کی طرف
نگاہ کرتے تہے جو بے حس و حرکت سمندر کی طرح
کہڑا تہا اور اپنے پیارے شاگرد کو دیکہتے تہے
چاروں طرف سے مرحبا و صد مرحبا کی آوازیں
بلند ہو رہی تہیں اور سوائے ان آوازوں کے
کوئی اور بات حتی کہ اشارہ تک بہی نکرتا تہا۔
دو گہنٹے تک تقریر ہوئی لوگوں نے یک لخت
چاہا کہ ہم اپنے عقاید سے توبہ کرکے مسلمان (یعنی
ستم نبی کے معتقد) بن جائیں لیکن شیطان نے
اپنے شیاطین کے ذریعہ سے ان کے دلوں میں
یہ ڈالدیا کہ ہر کام جلدی کا خراب ہوتا ہے پہلے ایک
بات کو دیکہہ لو اور اسکو سوچ لو پہر اسکے بعد تسلیم کرو
یا نکرو۔ جب شیطان اور معصوم نبی اپنے گہر آنے
لگے تو ہزاروں آدمیوں نے دونو کے ہاتہہ چومے
اور انہیں پہاڑی کے نیچے تک پہنچانے کے لئے آئے
کوئی ریفارمر ہو یا نبی ہو اگر کسی کام کے حاصل
کرنے کی اس کے دل میں آرزو ہو جب اسکے مطلب
کی بات ہوتی ہے اور کوئی صورت کامیابی کی نظر
آجاتی ہے تو وہ اسقدر خوش ہوتا ہے کہ جس کی
خوشی کا اندازہ خود ہی اسکی طبیعت کر سکتی ہے
اور کوئی دوسرا شخص محض خیالی باتیں بنانے
کے اور کوئی اندازہ نہیں کر سکتا اس لئے ہمیں بہی
مناسب نہیں ہے کہ اس کامیابی کی خوشی کی

نسبت جو ستم نبی کو حاصل ہوئی تہی کچہہ بیان
کریں صرف اسیقدر لکہنا کافی ہے کہ نیوسیوں
کی جگہہ چاروں طرف کامیابیوں کی صورتیں
انہیں نظر آنے لگی تہیں اور اب انہیں یقین کامل
تہا کہ میری مشن کی مقبولیت میں کوئی بہی کلام
نہیں ہے انکا دل خوشی اور روحی خوشی کی بے دیکہے
خیالی بشارتوں نے پہلا دیا تہا اور وہ نہایت
وجد انگیز حالت میں خدا کی یاد میں قدم اٹہارہے
تہے شاگرد کا ہاتہہ اپنے ہاتہہ میں تہا اور اپنی
روحی شادمانی سے وہ اپنے گہر کی طرف جارہے
تہے۔ اسی سرخوشانہ حالت میں دونو مکان پر پہنچے
دوسرے دن شیطان نے انہیں یہ دم دیا
کہ اب نبی اللہ آپ کے چلنے کی ضرورت نہیں ہے
مجہے کوئی شخص میری جادو بہری تقریر کے آگے
آنکہہ بہر کر بہی نہیں دیکہہ سکتا آپ چند روز آرام
کریں جب میں انہیں خوب پختہ کرلوں اور مادہ
ایک بکار تیار ہو جائے پہر آپ تکلیف کیجئیگا
اور آپ کی ایک یا دو سپیچیں سارے شہر کو مسلمان
بنادیں گی۔ یہ بات معصوم نبی کی سمجہہ میں آگئی
اور انہوں نے بڑے شوق سے شیطان کو اجازت
دیدی کہ تو جا اور شہر کے مختلف حصوں میں تقریر
کرتا پہر۔ شیطان ادہر ادہر بہکاتا ہوا پہرتا رہا
اور شام کو آکر یہ کہدیتا کہ آج مجہے اتنے آدمیوں پر

کامیابی ہوئی اور آج مجھے اسقدر آدمیوں کو اپنا ہمزبان پاکر خوشی ہوئی اسکے علاوہ جو کچھہ شیطان کہتا تہا نبی یقین کرتے تہے اور انکے دل میں یہ بات تہ نشین ہوگئی تہی کہ میرا اپنا مرید کبہی جہوٹ نہیں بول سکتا - حضرت ستم کے اس یقین سے شیطان بہت بہت کچھہ فوائد اُٹھا رہا تہا اور اسے بہی یہ یقین تہا کہ میں بہی اپنے ارادہ میں کامیاب ہونگا ناکام ہونیکی وجہ نہیں ہے -

وہ دن بہی قریب اگیا جسدن شیطان نے ستم نبی کو پریچ کرنے پر آمادہ کیا سارے شہر میں ڈہونڈہورا پٹوادیا کہ کل فلاں وقت ستم نبی شاطو کی پہاڑی پر چڑہکر پریچ کرینگے - ادہر یہ ڈہونڈورا پٹا اور ادہر شیطان نے سب کے دلوں میں یہ بات جاکر ڈالدی کہ آج ضرور جاکر ستم نبی کی پریچ سنو اور آج ہی اس سے فیصلہ کرلو کیونکہ شیطان کی ایک ہی بار کی پریچ سے ان کے دل بت پرستی سے اُکہڑ گئے تہے اور انہیں کسیقدر یہ یقین ہوتا جاتا تہا کہ ہمارے عقائد باطل ہیں اور نبی سچ کہتا ہے -

قصہ مختصر یہ کہ ہزاروں لاکہوں آدمی شاطو کے دامن میں جمع ہوئے شیطان اور ستم نبی وہاں پہنچے لوگوں نے دونوں کو دیکہکر خوشی کے نعرے بلند کئے - ستم نبی بہی اپنے دل میں خوش تہے اور وہ بہی یہی چاہتے تہے کہ اس مذبذب اور متذبذب قوم سے آج فیصلہ کرلینا چاہیئے ادہر یا اُدہر - انہیں اسبات کا خیال تہا جتنی صورتیں کہ سامنے کہڑی ہیں سب میرے ہاتہہ پر آکر بیعت کرینگی اور انکا یہ بیعت کرنا دل سے ہوگا نہ زبان سے ہر شکل پر غور بیں نظر سے نبی ملاحظہ فرما رہے تہے اور اسکے جوش - آمادگی اور خدا کی تلاش میں سرگرمی کا رنگ دیکہہ رہے تہے اور لوگوں میں بہی واقعی بہت جوش تہا وہ حضرت ستم نبی کی پریچ سننے کے لیئے ہمہ تن گوش ہو رہے تہے یہ سماں بڑا ہی دلکش منظر اپنے میں رکہتا تہا اسکا دل لبہانے والا نظارہ اور دلفریب سین غضب کا جلوہ بہرا اور دل میں چبہہ جانیوالا تہا -

جب سب آدمی جمع ہوگئے اور مرقع موقع سے بیٹہہ گئے - تو شیطان نے غل مچاکر یہ فقرہ کہا اے قوم ہوشیار ہو جا خدا کا پاک نبی منادی کرتا ہے جو بات اسکی زبان سے نکلے اسکو بغور سنو اور جانچو کہ وہ کسقدر سچ کہتا ہے جب ہر پہلو سے اسے سمجہہ لو تو یقین کرو اور اسپر ایمان لاؤ - یہ کہکر شیطان بیٹہہ گیا اور ستم نبی نے تقریر کرنی شروع کی ہم ضرور نہیں سمجہتے کہ ستم نبی کی تقریر کی مفصل یا مختصر رپورٹ ناظرین فسانہ شیطان کو

کریں اسلئے کہ اس تقریر میں وہ ہی پرانی خدا پرستی
کی باتیں اور اسکا اظہار تہا جو بار بار لکہا جا چکا ہے
اسلئے ہم نتیجہ کو بیان کرنا بہتر جانتے ہیں۔ جبتک
خدا پرستی کی تقریر کرتے رہے معاملہ ٹہیک ٹہیک
رہا اور جب ان کے بتوں کی شرک اور برے افعال
کا بیان آیا تو شیطان نے انہیں بہکایا کہ یہ شور
بہڑکنے اور بحث کرنے کا ہے لوگوں نے چاہا کہ
سم نبی کو بیچ ہی سے روکدیں لیکن شیطان
نے انہیں اس ارادہ سے باز رکہا اور انکے دلمیں
یہ بات ڈالی کہ لیکچرار کو بیچ میں سے روکدینا سخت
بدتہذیبی اور وحشت ہے۔

سم نبی جب کامل تین گھنٹے سپیچ کرکے بیٹھ گئے
تو کئی عالم آدمی قوم کے شیطان کے رضامندی سے
اٹہے اور انہوں نے مذہبی مباحثہ کے پہلو سے گفتگو
کرنی شروع کی تیس گھنٹے کامل ضد بحث ہوتی رہی
آخر جہک جہک اور دردسری کے بعد فیصلہ اسپر
ٹہیرا کہ دونوں کی طرف سے شیطان جج مقرر ہوا ور
جو کچھہ یہ فیصلہ کرے وہ ہی درست اور اسکو دونوں
مان لینگے یعنی کل قوم نے شیطان کو اپنا جج یا پنچ
بنالیا اور حضرت سم نبی کی طرف سے بہی شیطان ہی
سر پنچ رہا۔ ادہر تو قوم کا دارومدار شیطان پر
منحصر ہوا اور ادہر حضرت نبی نے شیطان کے فیصلہ
تسلیم کرنے پر اپنی دلی رضامندی ظاہر کی۔

حضرت معصوم سم بہت خوش تہے اور اب انہیں
یہ معلوم ہو رہا تہا کہ میں ان لاکہوں معتقدوں کو
ساتہہ لیکر اپنے گہر جاؤں اسیقدر یہ شامی ہی طمع
تہے جنمیں یونانی اور رومی بہی ملے ہوئے تہے۔

جب دونوں نے اپنا سرپنچ اور فیصلہ کرنیوالا شیطان
مقرر کرلیا تو شیطان اٹہا اور اسنے حضرت سم نبی
کی طرف مخاطب ہو کر کہا معاملہ کی بات آگئی ہے بہتر
ہے کہ آپ اس قوم کے سامنے کہڑے ہو کر تین بار
یہ کہدیں، "میں آپ صاحبوں کو گواہ کرکے کہتا ہوں
کہ میں نے اس نوجوان بچہ کو اپنا سرپنچ بنایا ہے
جو کچھہ یہ فیصلہ کریگا مجہے بطیب خاطر منظور ہے
میں فیصلہ صادر ہونے کے بعد کبہی انحراف نکرونگا
اگر اس سے انحراف کروں تو میں واجب التعزیر ہوں
پہر جو سزا میرے لئے تجویز کیجائے اسکے آگے اپنے
مستعد بنانے کے لئے نہ میں پس و پیش کرونگا نہ مجہے
پس و پیش کرنے کی فرصت دیجائے۔"

حضرت سم نبی کو ذرا بہی خیال نہوا کیونکہ دو ایکبار
کے تجربہ سے پہلکی اور ہزاروں دفعہ کے تجربوں
سے ذاتی طور پر انہیں یہ ثابت ہو چکا تہا کہ یہ
میرا اپنا مرید (شیطان) نئی دین الٰہی ہوگا اور
اور اس سے بہتر خدا پرست بنا محض ناممکن ہے
اور معصوم نبی کو یہ بہی یقین تہا کہ جس استواری
اور خوش عقیدتی سے یہ مجہہ پر ایمان لایا ہے ہرگز

مثال بھی مجھے ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گی۔ انکو گوناگون عقیدتمند خیالات نے مفصلہ بالا عنولہ شیطان بطور اقرارنامہ بیان کرنے میں کچھہ بھی پیش دستی ہوا اور وہ اُٹھہ کر صاف بنکار دیئے۔ نبی کا پرجوش لہجہ میں کہنا اور وہ بھی صداقت اور حقیقت کے ساتھہ زبان سے نکل نے نے ایک عظیم الشان تحریک لوگوں میں پھیلا دی

جب نبی کہکر بیٹھ گئے تو شیطان بھولا سمایا پھر اس نے جماعت کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تم سے بھی ایک ایک سر برآوردہ اپنی قوم کاری پر نیز نشینو بنکر نبی اللہ سے اقرار کرے خدا کو گواہ قرار دے اور بیان کرکے بیٹھہ جائے۔ انہیں اس بیان کرنے میں ضرور تامل ہوتا لیکن شیطان مل ہی دل میں انہیں و غلان رہا تھا کہ اس اقرارنامہ سے کچھہ ہرج نہیں ہے۔

جب طرفین سے بحث و بز ہو گئی تو شیطان فیصلہ سنانے کھڑا ہو گیا پہلے ادہر اُدہر کی باتیں کرتا رہا جب تنت پر آیا تو اس نے یہ کہا جو بلفظ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

،،اس تمہید کے بعد جو میں نے بیان کی پہلے میں دونو فریق کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھہ نا چیز پر دونو صاحبان نے اتنا بڑا بھروسہ کیا کہ مجھے اپنا مختار بنالیا۔ اور صرف میرے ہی فیصلہ پر اتنے ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمیوں کی برگشتہ قسمت کا انحصار کیا۔ جب آپ کا بھروسہ ایسا قوی اور توکل ہے تو میرا بھی فرض ہے کہ جو کچھہ بیان کروں دین و دنیا دونو کا فائدہ اسمیں مضمر ہو کہ ہر شخص میرے فیصلہ کو سنکر مجھے شاباش دے اور زندگ میری پیٹ ٹھوکیں اور برابر والے مجھے مبارکباد دیں اب میں فیصلہ سناتا ہوں ہوشیار ہوکر سنو وہ فیصلہ یہ ہے کہ ،، سم جو اپنے کو نبی اللہ کہلاتا ہے اور یہ دعوے کرتا ہے کہ جو کچھہ لوح سے رہگیا اسکو میں پورا کرنے آیا ہوں آج سے جھوٹا سمجھا جائے اور اگر یہ بات منہہ سے کبھی بھی نکالے اسکو سولی دیدیجائے۔،،

ابھی یہ تقریر شروع کی تھی کہ اس نے سم نبی پر زہریلا اثر کیا وہ مایوسانہ چاروں طرف دیکھنے لگے اور انہیں ایک چکر سا آگیا وہ زمین پر گرا چاہتے تھے کہ بڑی مشکل سے سنبھلے آنکھوں سے نیچے اندہیرا ہو گیا تمام جہان تاریک تر نظر آنے لگا یہ اپنی اس خوفی حالت میں غلطان و پیچان تھے اور وہاں شیطان نے فیصلہ میں یہ بھی سنا دیا۔

،، آج سے شرابخواری زنا۔ قتل عمد بت پرستی۔ ... بازی۔ بدمعاشی۔ ریاکاری غرض جنکو متقدمین بُرے الفاظ سے تعبیر کر گئے ہیں آج سے جاری ہوں اور اچھے سمجھے جائیں۔ یہ فقرہ شیطان

نے ختم ہی کیا تہا کہ سمہ نبی کی زبان سے بے اختیاری میں یہ نکل گیا، ،لاحول ولاقوۃ ،، یہ کہنا تہا شیطان پر اس زور کا کوڑا پڑا کہ وہ غل مچاتا ہوا سب کے آگے سے غائب ہوگیا اور معصوم نبی بیہوش ہو کر گر پڑے لوگوں نے نبی پر بلوہ کر دیا اور وہ کمبخت یہ سمجھے کہ شاید اس نوجوان بچہ کو اس نبی نے ضد میں آکر ہنکا دیا ہے وہ سب نبی پر پل پڑے اور چاہا کہ نبی کے پرزے پرزے کر ڈالیں لیکن وہاں محافظ ان سے بہی زیادہ قوی تر تہا ؂ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است ؂ خدا کا جبرئیل فرشتہ کو حکم ہوا کہ میرے معصوم نبی کی فوراً حفاظت کیجائے اور اسکو اسکے مکان پر بحفاظت تمام پونہچا دیا جائے اور ان تمام آدمیوں کی عقل پر پردا ڈالدیا جائے اور انہیں انکے بستروں پر سلا دیا جائے تاکہ یہ لوگ صبح کو اٹہکر یہ سمجہیں کہ ہم نے یہ خواب دیکہا تہا۔ ادہر خدا کا یہ حکم پورا ہوا اور ادہر اسکی تعمیل ہوئی اور لوگ سو کر جب اُٹھے تو انکا یہی خیال تہا کہ ہم نے خواب دیکہا ہے لیکن حضرت سمہ کی عقل پر پردا نہیں ڈالا گیا تہا بلکہ انہیں وہ ساری باتیں معلوم تہیں ہاں جبرئیل نے انہیں اسبات کی اطلاع دیدی تہی کہ سب کی عقلوں پر پردے ڈالدیئے ہیں اور وہ اس سانحہ کو خواب سمجھ رہے ہیں تم بخوشی جاؤ اور یہیں تبلیغ کرو۔ یہ سنکر معصوم نبی کو کسیقدر اطمینان ہوا مگر ہنوز خفت کی زردی ان کے چہرہ پر عیاں تہی اور وہ اپنے خداوند سے بہت شرمندہ تہے۔ اب شیطان کو اپنی کامیابی میں ناکام دیکہکر اور بہی غصہ آیا ضد کی آگ اس کے دل کی ناپاک مجمر میں بہڑکی اور وہ اپنی معمولی سے زیادہ لوگوں کے بہکانے میں مصروف تہا اسمیں یہ تو قدرت تہی نہیں کہ وہ ان لوگوں کے دلوں سے یہ دہو دیتا کہ نہیں یہ خواب نہ تہا بلکہ اصلی کیفیت تہی کیونکہ یہ کام خدا کا کیا ہوا تہا اس پاس جانا اور تن میں آگ لگ جانے کے برابر اپنے پرانے ڈہنگ پر انہیں بہکانے اور ورغلانے لگا اور نہی سے زیادہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوا۔ خود تو شیطان سمہ نبی کے پاس پہر نہ آسکا کیونکہ انکا ورد ہی پانچوں وقت لاحول کا وظیفہ ہوگیا تہا ہاں اس نے یہ ظلم ڈہایا کہ ملاح کو بہکا کر اس معصوم ذات کو پانی میں ڈبوا دیا۔ حضرت سمہ سیر دریا کو جارہے تہے کشتی آہستہ آہستہ چل رہی تہی سامنے ایک عمیق گڑہا تہا جسمیں بہنور بڑا زبردست پڑتا تہا ملاح کو شیطان نے ورغلایا کہ یہاں ہو کر چل جوں ہی اس نے اپنی کشتی وہاں ڈالی کشتی بہنور میں پہنس گئی آخر سمہ ملاح سب وہیں ڈوب کر رہ گئے جہاں حضرت سمہ اپنے چند ہمراہیوں کے ڈوبے تہے

اس دریا کو سپیٹر ولوٹلہ یا انگریزی میں ڈیڈسی کہتے ہیں
جو ہنوز فلسطین میں لہریں مار رہا ہے۔
شیطان کو جب یہ نمایاں فتح حاصل ہوئی تو اس نے بہت
ایک عظیم الشان جشن کیا اور دریائے شور کی لاٹھہ پر
خوب خوب راگ رنگ اُڑے اور خوب خوب ناچ ہوئے
حضرت سم نبی کے پانی میں ڈوبکر شہید ہونے تک
ہزاروں معتقد ہوگئے تھے اور جو معتقد بھی نہ ہوئے
تھے وہ بھی بت پرستی کو ترک کرکے خدا پرستی اختیار
کرتے جاتے تھے۔ اور خاص خدا پرستی تمام ملک
میں پھیل گئی تھی جب آپکی موۃ کو زمانہ گزرا تو وہی
شرک بدعت کفر الحاد نے پھر زور پکڑا نام کو لوگ
سمی کہلاتے تھے لیکن یہ ناممکن تھا کہ وہ واقعی
سمی کہلائے جاسکیں حضرت نوح کی امت نے جو
جتنے عیب او گناہ کئے تھے جس باعث سے ان پر
طوفان آیا تھا اب اس مخلوق میں اس سے بھی زیادہ
گناہوں کی کثرت ہوئی علاوہ مذہبی بدسے خیالات
کے معاشرت میں پہلے سے بھی زیادہ فرق آتا تھا
عورتیں اپنا خصم جانوروں کو بنانے لگی تھیں اور مرد
اپنی بیویاں جانوروں کی مادہ کو سمجھنے لگے اور کہنے
لگے تھے چوری ڈکیتی یہ فن شریف فن شمار ہونے
لگے اور ہر شخص یہ سمجھنے لگا کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں
اس سے زیادہ ثواب اور کسی بات میں نہیں ہے
یہی باعث نجات دارین حاصل

ہونی کا ہے۔ جب برائیوں کی حد ہوگئی تو خدا نے
ارفکسد کو نبی کرکے روانہ کیا۔ اس معصوم نبی نے
گو عمر تو سات سو برس کی پائی اور انہیں نبوت کا ڈلیوا
بھی دو سو برس کی عمر میں مل چکا تھا لیکن ان کی کوشش کو
کچھہ کامیابی نہیں ہوئی شیطان کے آگے کوئی کوشش
بھی کارگر نہوئی اور بیچارے سخت ناکام دنیا سے
واپس گئے شیطان نے انہیں زیادہ کچھہ دل بھی نہیں بہلایا
اور وہ سمجھہ گیا کہ بذات خود جاکر ان کو بہکانے سے
فائدہ کیا صرف انکی پریچ کے اثر کو لوگوں کے دلوں سے
اڑادو بس یہی کافی ہے۔ چنانچہ شیطان نے یہی
کیا اور ارفکسد سخت ناکامی کی حالت میں اپنی خداوند
کے پاس جاکر حاضر ہوئے۔ گو شیطان کے آگے
انہیں کامیابی حاصل نہیں ہوئی لیکن انہوں نے
اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوئی کوشش اٹھا
نہ رکھی تھی اس لئے انہیں بہشت میں وہ بھی مدارج دیئے
گئے کہ جو اور نبیوں کو ابتک دیئے گئے تھے۔
پھر خدا نے قینان کو نبی کرکے بھیجا اس نبی نے بھی
شیطان کے مقابلہ میں کئی میدانوں میں کوئی نمایاں
فتح نہیں پائی ہاں یہ ضرور ہوا کہ فی الحال شیطان کی
بڑی گڑھیاں اور مضبوط قلعے فتح کرلئے لیکن پھر کیا
ان پر نہ رہ سکا اور شیطان صاف نکال کر لیگیا۔
قینان نے ہرچند چاہا کہ تمام قوم کو خدا پرستی کا ٹھنڈا
شیریں شربت پلادوں لیکن عموماً لوگوں نے شیطان کے

بہکانے سے اس شربت پینے سے انکار کیا کیونکہ شیطان نے ان کے دل میں یہ ڈالدیا تہا کہ اس شربت میں زہر ملا ہوا ہے جن لوگوں نے شیطان کا کہنا نہ مانا وہ اس شربت کو پیکر مسرور تو بہت ہوئے لیکن انکا مسرور ہونا انکو بننے سے کم ہو گیا یعنی ہر انجمن اور ہر جگہہ ہر میلہ میں وہ حقارت کی نظر سے دیکھے جانے لگے اور شیطان نے سب لوگوں کی نگاہوں میں انکی وقعت بالکل گرادی آخر انہوں نے خدا پرستی کا شربت دوبارہ پینے کے لئے عہد کر لیا یا دوسرے الفاظ میں یہ کہسکتے ہیں کہ وہ بہی جو ایمان لے آئے تہے شیطان کے بہکائے سے بے ایماں ہو گئے -

قینان بہی کچھہ ناکام ہی سے گئے گو بعد ازاں انکے معتقدوں نے جو دمشق میں رہتے تہے بے ایمانوں یا شیطان پرستوں سے تلوار سے عوض لینا چاہا مگر افسوس سے لکہا جاتا ہے کہ وہ کئی خونریز میدانوں کے بعد [illegible] ایک ایک کر کے قتل کئے گئے اور پہر قینان کی امت کا [illegible] نشان مٹ گیا -

جب کوئی ہدایت کرنے والا [illegible] شیطان [illegible] وہی کہیل کہیلا اور دنیا میں [illegible] کو بہکانے اور پریشان کرنے لگا جب ظلمت کے بڑے [illegible] کی حد ہو گئی تو خدا نے سلخ نامی نبی کو نبوت کا ڈپلومہ دیکر روانہ کیا - یہ نبی نہایت [illegible] اور پاک حیثیت تہے اور انہیں خدا کی طرف سے [illegible] عطا ہوا تہا کہ جسمیں گفتگو کرنے والیکا یا غائب شخص کے حال کا خیال آتے ہی عکس آجاتا تہا اس سے یہ معلوم ہو جاتا تہا کہ یہ شخص کون ہے اور اسکے دل میں کیا ہے -

لوگ مشہور کرتے ہیں کہ یہی اس نبی کا معجزہ تہا - پہلے تو شیطان سے سلخ نبی کی خوب خوب معرکہ آرائیاں ہوئیں جب شیطان کو ہر جگہہ ناکامی حاصل ہوئی اور اسکے بڑے بڑے قلعے ہاتہ سے نکل گئے تو اسے سخت غصہ آیا اور اسنے یہ ارادہ مصمم کر لیا کہ چاہے جو کچھہ ہو جائے اس نبی کو مغلوب کرے او شیطان کو یہ خبر مطلق نہ تہی کہ سلخ نبی معجزہ بہی رکہتے ہیں وہ اس بات سے محض بیخبر نہایت ضعیفوں کی صورت بنکر سلخ کے پاس پونہچا - سلخ اپنی عبادت میں مصروف تہے شیطان ہانپتا کانپتا بیٹہہ گیا جب سلخ نماز پڑہ چکے تو نہایت اخلاق سے شیطان سے مزاج پرسی کی اور دریافت کیا کہ تم کون ہو اور یہاں سے آنے کا سبب (اسپر سلخ نے اپنی روشن لوح دل سے شیطان کو دیکہا تہا) شیطان نے سلخ کی اس بات کا صاف لفظوں میں جواب نہ دیا بلکہ ہانپ ہانپ کر اور کانپ کانپ کر کچھہ ایسے بے معنی الفاظ بڑبڑانے لگا کہ جو مطلق سمجھہ میں نہ آئے کہ یہ بکتا کیا ہے -

سلخ - اے بوڑہے تیری بات میری سمجھہ میں نہیں آئی تو بہتر ہے کہ صاف لفظوں میں بیان کر جس سے مطلب سمجھہ میں آوے -

شیطان - منہہ کہولکر اور اپنے بے دانت منہہ کی طرف اشارہ کرکے - اے نبی اللہ میرے دانت سب ٹوٹ گئے اسلئے مجہسے چہدرے چہدرے الفاظ نکلتے ہیں امید ہے کہ آپ معاف کرینگے -

سلیح - اپنی گردن ہلاکر اور اپنی کرڑبڑی ڈاڑہی ہاتہہ میں پکڑکر - تو عجب بیہودہ اور ڈہیٹ بڈہا معلوم ہوتا ہے پہلی بات تو تیری زبان سے ایسی صاف نہ نکلی کہ میری سمجہہ میں آتی لیکن اسی بے دانتوں کے منہہ اور اسی حالت سے تونے دوسری بات کی ہے یہ صاف الفاظ میں منہہ سے نکلی ہے نہایت صاف ہے اور بہت شائستہ ہے - پہر کیا معنی کہ پہلی بات پر دانتوں کے نہونے کا اثر ہوا اور دوسری بات پر دانتوں کے نہونے کا اثر نہوا -

یہ گفتگو سلیح نبی کی سنکر شیطان چکرایا اور اسے فوراً قابیل یاد آیا کیونکہ وہ بہی ایسا ہی تیز مزاج تہا اور سلیح بہی شیطان کو ایسا ہی تند مزاج مگر ذہین اور عالی دماغ معلوم ہوا مگر آخر کو یہ بہی شیطان تہا فوراً پلٹا اور ہاتہہ باندہکر یہ گویا ہوا اے نبی اللہ آپکا فرمانا بہت صحیح ہے اسمیں کسی طرح کا شک نہیں ہے لیکن حضور نے توجہ سے غور نہیں فرمایا جسوقت میں نے پہلی بات کی ہے میں سخت ... تہا کیونکہ اسی وقت ... میں اکر میٹہا تہا - دوسری بات جب میں نے عرض کیا ہے میرا سانس ٹہیر چکا تہا - شیطان کی یہ چال سلیح پر چل گئی اور وہ معصوم روشن دماغ اس کے دم میں آگیا -

سلیح - خیر اگر یہ بات ہے تو کچہہ مضائقہ نہیں ہے بہت اچہا اب تو بتا کہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے

شیطان - میں مصری ہوں دریائے نیل کے کنارہ کے فلاحین کے گروہ کا سردار ہوں تیرا نام سنکر یہاں حاضر ہوا ہوں کہ تجہسے کچہہ برکت پاؤں

سلیح - خوش ہوکر - پہلے تیرے گروہ کا مذہب کیا تہا

شیطان - ہم شیطان پرست تہے - ہمارے ہاں شیطان کی تصویر ہنوز رکہی ہوئی ہے اور میری اولاد یا میرے آدمی اسکی ابتک پرستش کرتے ہیں - اے نبی اللہ ہمیں اس بلائے بید رماں سے نجات دو اور ہمیں اس آفت سے بچاؤ -

سلیح نبی - تو بذات خود آیا ہے یا تیری قوم نے تجہے اپنا ریپریزینٹیٹو بناکر بہیجا ہے -

شیطان نے دل میں سوچا کہ اگر یہ کہتا ہوں کہ میں بذات خود آیا ہوں تو میری کچہہ وقعت نہوگی اور جب یہ کہونگا کہ میں اپنی قوم کا ریپریزینٹیٹو بنکر آیا ہوں تو یہ میری اور بہی وقعت کریگا اور عجب نہیں جو میں اپنے ارادہ پر کامیاب ہوجاؤں - یہ خیال شیطان کا دور از عقل نہ تہا بلکہ مطابق عقل تہا اور بظاہر مصلحت بہی معلوم ہوتا تہا -

شیطان - اپنے دل میں خوب فکر کرنے کے بعد

اسے نبی اللہ میں اپنی کل قوم کا وکیل بنا کر آیا ہوں
سلیح - انہوں نے تجھے وکیل بنا کر کیوں بھیجا ہے -
شیطان - صرف اس لئے کہ میں ان سب کی
طرف سے آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں اور مسلمان
توبہ کروں -

سلیح نبی - انہوں نے تجھے اس غرض سے یہاں
بھیجا ہے اور وہ وہاں اپنے گھر میں ہنوز شیطان کی
مورت رکھتے ہیں اس کے کیا معنی یہ سمجھ میں نہیں
آیا یہ سنتے ہی شیطان سٹ پٹایا اور زور زور سے
سانس لینے لگا اسکا رنگ بالکل تبدیل ہو گیا اور
اب اس نے چاہا کہ یہاں سے سٹک جاؤں کیونکہ
یہاں گزر ہونا ممکن نہیں ادھر شیطان اس سوچ میں
ہوا اور ادھر سلیح نبی نے اپنے آئینہ دل میں اسکی
باطنی تصویر دیکھی تو انہیں صاف کھل گیا کہ یہ شیطان
ہے پس یہ ظاہر ہوتا تہا کہ دوڑ کر اس کا گریبان پکڑ لیا
اور اسکی دہن کٹیا بنانی شروع کی بھلا اب شیطان
کہاں بھاگ سکتا تہا وہ لاتیں اور ڈوک رہے
کہ اسکا بھی پلیتھن نکالدیا شیطان نے غل مچا کر
صدہا آدمیوں کو جمع کر لیا لیجو پکڑیو کی چاروں طرف
دُہائی ہوئی مدد ماننے میں نہ کسی پہلو کی تمیز تہی اور نہ کسی
رُخ کی شیطان کی سجو بی روئی دھنکی جارہی تہی
سلیح ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ جسقدر حلیم تھے اسی قدر
تند و تیز بہی تھے اور ویسے ہی قوی تھے انہوں نے
چھاتی پر چڑھ کر اسکے کلوں پر مکے مارنے شروع کئے
اسکی ڈاڑہی اکھیڑ لی لوگ حیران ہوئے کہ سلیح کو
نہ ہمنے کبھی ایسا غصیل دیکھا اور نہ کبھی انہوں نے
آجتک کسی شخص کو مارا یہ نئی بات آج کیا ہے سمجھ
میں نہیں آتی کہ مارا بھی بوڑھے شخص کو جو قبر میں
پیر لٹکائے بیٹھا ہوا ہے باینہمہ کسی میں یارا نہ تہا
کہ وہ سلیح کو اس کام سے باز رکھتا اور بوڑھے کو
نہ مارنے دیتا - شیطان کا مارے مکوں کے
منہہ سوج گیا - ناک اور کان میں سے خون بہنے
لگا اور ایک قیامت چاروں طرف برپا ہو گئی
ہزاروں شیاطین بہی شیطان کے غل مچانے
سے آموجود ہوئے مگر نبی پر حملہ نہیں کر سکتے تھے
سوا اسکے کہ دور سے کھڑے ہو کر غل مچاویں یا
جب انتہا درجہ شیطان کا کچومر نکالدیا تو سلیح
کے دل میں الہام ہوا کہ بس اسے چھوڑ دے مبادا
تو ظالم مشہور ہو جائے -

جوں ہی یہ الہام ہوا فوراً سلیح چھاتی پر سے اٹھ
بیٹھا شیطان بڑی دیر تک پڑا ہوا رہا ایک سلیح نے
ایک آدمی کو حکم دیا کہ زخموں کو دھو اور جہاں جہاں چوٹ
لگی ہے وہاں سینک دو وہی آدمی اس حکم کی تعمیل
کی تیاری ہی کر رہا تہا کہ شیطان چیختا ہوا غائب
ہو گیا - کل شیاطین اسلئے پیچھے تعزیت کرتے ہوئے
بھاگے شیطان کی ہڈیوں کے جوڑ اکھڑ گئے تھے

اور انکے گوشت کا بھرتا ہو گیا تھا اس سے تو ایک
قدم بھی نہ اٹھ سکتا تھا مگر اسکے چیلے چانٹے ہاتھوں
ہاتھ لیکر دریائے شور کے کنارہ پر پہنچے اور پھر شکل
تمام [illegible] ریت پر بٹھایا - شیطان کا جو سب سے بڑا
شاگرد [illegible] اور جسکو خلیفہ کہنا چاہیئے اسنے نہایت
ادب [illegible] استفسار کیا کہ حضور پر یہ آفت کیونکر
نازل ہوئی [illegible] سے زیادہ عقلمند جب کوئی نہیں ہے
پھر [illegible] کہ خداوند نعمت داؤں میں آگئے -
شیطان - نہایت کرب و بلا اور اضطراب میں
کیا کہوں اے پیارے شاگرد کیا کہوں میں نے اپنے
پیر پر آپ ہی کلہاڑی ماری ہے حیف حیف آہ
آہ میں اس ذلت و خواری سے چھپا جاؤں کیا وہ
دن تھے کہ میں معلم الملکوت تھا یا وہ دن ہیں کہ میرے
تمام نہ صرف میرے شاگرد بلکہ تمام سمندروں کی
مچھلیاں تمام صحراؤں کے وحشی جانور اور تمام دنیا
کے رینگنے والے کیڑے اور تمام انسان لعنت
کرتے ہیں اے پیارے شاگرد تو دیکھتا ہے کہ اب تک
نبیوں پر مجھے کیسی نمایاں فتوحات حاصل ہو گئیں
اور اب بھی مجھے امید ہے کہ بہت کچھ سر سبزی
میری حکومت میں ہوگی میرا اثر ربانی اثر سے دنیا
میں زیادہ ہے یہ میں جتا دیتا ہوں کہ میری سلطنت
دنیا میں خدا کی سلطنت سے ہمیشہ قوی اور زبردست
رہیگی تاہم جب مجھے اپنی گزشتہ شوکت کا خیال آتا
ہے تو میرے دل پر سانپ سا لوٹ جاتا ہے جو
کچھ مجھ پر یہ مار پڑی ہے یہ میری نادانی اور غلطی
کی وجہ سے ہے کیونکہ یہ بہت صحیح ہے -

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ مسیح نبی کو معجزہ دل عطا ہوا ہے
کہ جسکی ہستی پر خیال آیا اسکو پہچان لیا کہ اس فطرت
اور نوعیت کا شخص ہے آئندہ تمہیں بہت بڑی
نصیحت ہو گئی کہ جب تک تحقیق نہ کر لو انسانی صورت
میں کبھی کسی کے پاس نہ جاؤ -
شاگرد رشید - ہم اے استاد تجھسے ہمدردی کرتے
ہیں اور تیری اس تکلیف پر آٹھ آٹھ آنسو روتے
ہیں کاش یہ مار ہم پر پڑتی اور تیرا نازک جسم اس سے بچ جاتا
شیطان - یہاں شاعرانہ مبالغہ کا کام نہیں ہے
جو بات زبان سے نکلے اسمیں تل برابر گھٹاو بڑھاؤ
نہو یہ کہو کہ اس مار کو ہم برداشت کر لیتے بلکہ یہ
خوب سمجھ لو کہ تم اس سے نصف بھی برداشت
نہیں کر سکتے حالانکہ تم اس بات کو جانتے ہو اور
پھر ایسا کہتے ہو اب اپنے دل میں عہد کر لو کہ میرے
آگے کبھی جھوٹ نہ بولنا ورنہ پھر تم میری صحبت
کے کام کے نہ رہو گے -
یہ سنکر شاگرد رشید شیطان بسورنے لگا اس نے
گڑگڑا کر توبہ کی اور آئندہ عہد کر لیا کہ پھر ایسا گناہ

عظیم نہوگا -

شیطان - میرا درد اعضا مجھے اجازت نہیں دیتا کہ میں زیادہ گفتگو اس وقت کروں پھر بھی اسقدر سمجھا دیتا ہوں کہ جب میرے سامنے کوئی بات کہو جھوٹ بولنا حرام جانو اور جب اپنی ٹھلوڑی پر ہو سچ بولنا حرام جانو - لو اب ایک کام کرو تھوڑا پانی مجھے اس جگہہ سے چاہیئے کہ جہاں گنگا جمنا دو مل گئی ہوں تاکہ میرے زخم اس سے دہلیں اور انکا درد کم ہو جائے -

شاگرد رشید - حضور خداوند نعمت یہ بتا دیجئے کہ وہ پانی کہاں ملیگا اور گنگا جمنا کس جگہہ آکر ملجاتی ہیں

شیطان - ہندوستان میں جاؤ اور پھر ممالک مغربی شمالی میں پہونچو وہاں تمہیں دریافت کرنے سے آپ ہی پتہ لگ جائیگا آنا جلدی میرے تمام جسم میں درد بہت زیادہ ہے مجھسے مطلق ہلا نہیں جاتا -

شاگرد رشید - حضور حتی الوسع بہت جلد حاضر ہوتا ہوں -

پہلے اس سے کہ ہم شاگرد رشید کے کچھ حالات بیان کریں اور اس کے فرض کی انجام دہی کا تذکرہ کریں یہ بیان کر دینے میں کہ شیطان کے شاگرد کون تھے اور کس قوم کے تھے - ہنوز شیطان کی شادی نہوئی تھی کہ اسکے بال بچے شیاطین کہلاتے نہ اسکے رشتہ دار تھے کہ جو شیاطین کے نام سے مشہور ہوتے - بلکہ اس کے شاگرد وہ اجنہ تھے کہ جو دنیا میں سب سے پہلے رہتے تھے خدا کو یہ منظور نہ تھا کہ جنوں کا بچہ بچہ دنیا سے مٹ جائے بلکہ ایک ظالم قوم کے برباد کر دینے کا حکم دیا تھا اور وہ ہی پورا ہوا ہنوز دنیا میں اجنہ موجود تھے لیکن جوں جوں آدمی بڑھتے جاتے تھے جنوں کے قدم اس سرزمین سے اٹھتے جاتے تھے - ان جنوں میں جو خدا پرست جن تھے وہ تو شیطان کے معتقدوں اور مریدوں میں نہ تھے لیکن جو اجنہ بداعمال اور خراباتی تھے انہوں نے بہت شوق سے شیطان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی ان ہی جنوں میں سے ایک یہ بھی تھا جو طوفان نوح کے وقت سے شیطان کا مرید ہو گیا تھا جن برابر مرتے اور پیدا ہوتے جاتے تھے شیطان اپنی ایک حالت پر بنا ہوا تھا - جیسے انسان کی ایک حد تک عمر طبعی مقرر ہے اسی طرح جنوں کی عمر طبعی تین ہزار برس کی مقرر ہے اور یوں جنگلوں میں اور قباؤں میں باہمی خانہ جنگیوں میں قبل از وقت نوعمر کے بچے بھی جنوں میں سے سو سو دو دو سو برس کے مرجایا کرتے تھے اور یہ مرنا اتفاقی ہوتا تھا - اس شاگرد رشید کی عمر کوئی ڈیڑھ ہزار برس کی یا اس سے کچھ زیادہ ہو گی مگر یہ ہنوز بڑا قوی اور خوبصورت شخص تھا اور اپنی کل قوم میں عیاشی اور رندی میں بڑا مشہور تھا -

غرض جب یہ گنگا اور جمنا کے جنکشن میں پونہچا تو
اس نے ایک حسینہ کو کنارہ پر بیٹھے ہوئے پانی
بہرتے دیکھا وہ ریشمی سرخ ساڑہی باندہے ہوئے
تہی اسکی شباہت اسکی پندرہ سالہ ہونے کی شہادت
دیتی تہی ہمہ عشوہ ہمہ غمزہ ہمہ ناز بعینہ مضمون
تہا اسکے بال شاہ بلوط کی طرح دہواندار سیاہ تہے
اسکا رنگ میدا اور شہاب تہا نزاکت نے اسکے
لبوں سے قول ہار دیا تہا اور اسکے چہرہ کی صفائی
واقعی تعریف کے قابل تہی فطرت کی پیاری بیٹی
معلوم ہوتی تہی اسکی ہیئت مجموعی اس امر کی شاہد
تہی کہ اس سے بہتر دنیا میں کوئی حسینہ نہ پیدا ہوئی
ہوگی اس کا قد متوسط بلند اور تمام باتیں جو حسن و
جمال کے لئے لازمی ہوتی ہیں اس حسینہ میں درجہ
تکمیل پر پونہچی ہوئی تہیں شیطان کا شاگرد رشید
اسکی صورت دیکہتے ہی لٹو ہو گیا اور اسپر جان فدا
کرنے کو آمادہ ہو گیا ہندوستانی ایک نوجوان کی صورت
بنا اور قریب آکر بہت ادب سے سلام کیا۔

حسینہ۔ مسکرا کر۔ اچہا ہے اے شیطان کے
شاگرد رشید۔ یہ سنتے ہی اس کے ہوش پران نکل گئے
زمین پیروں کے نیچے سے چلدی ہوش و حواس
رفو چکر ہو گئے وہ ہکا بکا چاروں طرف تکنے لگا۔
اس پریشانی میں نہ یہ خیال رہا کہ میں کس صورت میں
کہڑا ہوا ہوں اور مجہے اب کیا کرنا چاہئے یہ کون حسینہ
ہے اور اس نے مجہے یہ کیا کہا اس نے صورت دیکہتے ہی
کیونکر پہچان لیا یہ تو سلیمان نبی سے بہی زیادہ ہوئی کہ
انہوں نے بہت دیر کے بعد پہچانا تہا اور اسنے صورت
دیکہتے ہی کہدیا۔ وہ اسی پریشانی میں کہڑا تہا کہ لڑکی
اٹہی اور اس نے اپنا چہلا اتار کر اسکی انگلی میں پہنا دیا
اور یہ کہا،، آج سے تو میری قید میں آگیا یہ چہلا جو میں نے
تجہے پہنایا ہے یہ بمنزلہ زنجیروں کے ہے جو میں نے
تجہے کس دیا ہے اب تو بغیر میری اجازت کے نہ بہاگ سکتا
ہے نہ ہیئت بدل سکتا ہے سمجہا میں کیا کہہ رہی ہوں
یہ سنتے ہی شیطان کے شاگرد رشید کے ہوش جاتے
رہے اسکے تمام اندام پر رعشہ چہا گیا ڈر کے مارے اسکی
گہگی بندھ گئی آنکہوں میں آنسو بہر آئے اور وہ ہاتہہ باندہ کر
حسینہ کے قدموں پر گر پڑا اور رو رو کر یہ کہنے لگا
کہ میں نے قطعی دہوکا کہایا تو مجہے چہوڑ دے اور یہاں
سے جانے دے تاکہ میں گنگا جمنا کا پانی لیکر پونہچوں
اور اپنے استاد کے دردوں کو اچہا کروں۔ وہ
سخت بے چین ہے اسنے مجہے تاکید کردی ہے کہ
الٹے قدموں آئیو اگر مجہے ذرا بہی دیر ہو جائیگی تو
ادہر وہ بستر مرض پر تڑپینگے اور ادہر مجہپر نئی
آفت برپا ہوگی۔ میری شاگردی میں فرق
پڑیگا اور میرے ہمچشم مجہے جو ذلیل کرینگے وہ الگ۔
یہ سنکر حسینہ نے ایک بڑا قہقہہ لگایا تو بہت سے پہول
جہڑے یہ کوئی استعارہ اور تشبیہہ یا مبالغہ نہیں ہے

بلکہ ٹھیک ہے کہ جب اس نے زور سے قہقہہ مارا
تو بہت سے پھول جھڑے اور وہ زمیں پر اکٹھے
ہو گئے ان کی مہک ایسی ہوئی کہ ہوا معطر ہو گئی
شیطان کے شاگرد رشید نے یہ تعجب انگیز باتیں دیکھا
تھا لیکن سوائے خوف دہشت کپکپانے کے اس کے
پاس کچھ نہ تھا۔ لڑکی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر بٹھالیا
اور کہا کہ تو شیطان ملعون کا شکار کیوں بن گیا
تو نہیں جانتا کہ ہمیشہ بیگناہوں کو ستاتا اور معصوموں
کو قتل کراتا ہے ہزاروں گھرانے بے چراغ کر دیئے
ہیں اور لاکھوں نوجوانوں کو قبل از وقت دنیا سے
رخصت کر دیا۔ حیف صد حیف کیا یہی جنت ہے
کیا تو سمجھتا ہے کہ تو ہمیشہ زندہ رہیگا؟ ہرگز نہیں
اپنے استاد پر نظر نہیں کرتا کہ اسکی کیا کیفیت ہے میلا
اور کرم اسے کہانے کو ملتا ہے اور وہ اسے کہانا
پڑتا ہے کیسی کیسی سخت تکلیفیں اسے ملتی ہیں
طوفان نوح میں دریائے شور میں اسکا غوطہ لگانا
اور چالیس دن تک بھنچتے رہنا اور مچھلی کی طرح
تڑپنا کیا کچھ بات ہی نہ تھی۔ پھر سلیمان نبی کا اسکو چابک
چور کی مار مارنا اور اسکا درد سے یوں تڑپنا جس کے
لئے تو پانی لینے آیا ہے ان باتوں ایسی حالتوں
ایسی ناپاک معاشرت کو کیا تو بہتر جانتا ہے۔
افسوس ہے کہ کوئی خفیف سی ہی لذت یا راحت بتا
کہ دوسروں کے تباہ کرنے میں یہ آتی ہے تو میں

سمجھوں یہی کہ یہ وجہ ہے۔
شیطان کا شاگرد رشید۔ بیشک اسے خدا ترس
حسینہ تو سچ کہتی ہے آیندہ میں توبہ کرتا ہوں کہ پھر
ایسے کام نکروں گا نہ شیطان کا مرید رہونگا۔
حسینہ۔ سکرا کر او بہت سے خوشبودار پھولوں کا
اپنے آگے ڈھیر کر کے۔ تو مجھسے کیوں باتیں بنا رہا ہے
تجھے ذرا شرم نہیں آتی دل میں تو یہ کہہ رہا ہے کہ
شیطان کی شاگردی کا جوا کبھی میں اپنے کندھے
سے نہیں اتار سکتا مجھے اسی میں لذت آتی ہے
اور یہی وجہ شادمانی ہے۔ اور زبانی تیرا یہ جمع خرچ
ہے۔ بس اب تو میرا مجرم ہو گیا اب تو کبھی یہاں سے نہیں
جا سکتا۔ یہ سنکر شاگرد رشید نے کچھ بھی نہ کہا اور
آخر یہ کہکر خاموش ہو گیا کہ نیکبخت تجھسے میں برسر
نہیں آ سکتا جو کچھ تیرا جی چاہے کر یہ سنکر حسینہ نے
تالی بجائی فوراً دو لڑکیاں جو حسن میں اس سے
دوئم نمبر پر تھیں حاضر ہوئیں۔ حسینہ نے انہیں
حکم دیا کہ اس شخص کو لیجا کر فلاں قید خانہ میں باہیبت
قید کر دو یہاں تو شاگرد رشید کی یہ گت بنی
اور وہاں وقت زیادہ منقضی ہونے سے شیطان
بیتاب اور شیاطین پریشان ہوئے جاتے تھے
کہ یہ کیا آفت ہوئی ابتک وہ پانی لیکر نہیں پہنچا
جب امید سے زیادہ انتظار کر لیا تو ناچار شیطان
نے دوسرے شاگرد کو بھیجا جو سبق الذکر شاگرد

سے دوم درجہ کا تہا وہ بہی یوں ہی اگر قید ہوا تو ہی یوں ہی فرار ہوا آخر ڈیرہ سو شیاطین گرفتار ہو ہو کر جیل خانہ بہجوا دیئے گئے جب یہ حالت ہوئی تو شیطان کی سمجھہ میں یہ بات آئی کہ ہندوستان جنت نشان ہے ضرور یہ لوگ وہاں کی آب و ہوا دیکہکر وہاں مقیم ہو گئے ہیں اور اپنی سلطنت جدا قائم کرنا چاہتے ہیں بڑی مشکل یہ تہی کہ نہ تو زخم اور نہ درد بغیر اس پانی کے اچہا ہونا ممکن تہا آخر مشورہ یہ ٹہیرا کہ جن ایک تخت تیار کریں اور شیطان کو اس تخت پر بٹہا کر وہاں پہنچیں یہ امر طے پاگیا اور شیاطین لیکر اڑے تیسرے دن موقع واردات پر پہنچے - سب نے اس حسینہ کو جو یہ کرتب کرچلی تہی اسی طرح کنارہ پر بیٹہا ہوا پایا - معہ شیطان کے ہر جن اسپر عاشق ہو گیا اس سے پہلے کہ پانی بہر کر زخموں کو دہویا جائے اور درد کی جگہہ لگایا جائے شیطان نے اپنے شیاطین کو ارشاد کیا کہ اس حسینہ کو ہمارے پاس بلا لاؤ - یہ سمجھہ لینا چاہیئے کہ سب جن معہ شیطان کے آدمیوں کی صورت بنے ہوئے تہے - ہر ایک جن دل میں کہہ رہا تہا کہ اگر یہ حسینہ میرے ہاتہہ لگے تو میں اپنے کو اپنی قوم میں سربلند سمجہوں - یہ شیاطین خون کی طرح بہت زور شور میں سب کی رگوں میں دوڑ رہا تہا اور ہر متنفس اسپر بطور خود قبضہ کرنا چاہتا تہا - شیطان کا گو زخموں کے درد کے مارے برا حال تہا پہر بہی اس کا دل لوٹا جاتا تہا اور وہ چاہتا کہ اپنی جان اسپر فدا کر دوں چند شیاطین حسینہ کو بلانے آئے جہک کر سلام کیا اور کہا کہ ہمارا نو وارد سردار تجہے یاد کرتا ہے - حسینہ یہ سنتے ہی اٹہہ بیٹہی اور شیطان کے سرہانے آکر بیٹہہ گئی شیطان نے اپنے ساتہیوں کو حکم دیا کہ یہاں سے دور کے فاصلہ پر چلے جاؤ -

شیاطین - اس حکم سے ناراض ہوکر - ہم آپکے باڈی گارڈ ہیں ہمیں خوف ہے کہ آپکو کوئی زحمت نہ پہنچائے اس لئے ہم آپ کے پاس سے جا نہیں سکتے - انکا یہ جواب دینا شیطان کو اور بہی ناگوار گزرا وہ دل ہی دل میں سخت لال پیلا ہوا اور سمجہہ گیا کہ یہ بہی حسینہ کا خیال رکہتے ہیں - شیطان گہڑی گہڑی حسینہ کی طرف نظر کرتا تہا اور حیران تہا کہ میں نے نہ کوئی جن ایسا دیکہا نہ فرشتہ نہ آدمی یہ عجیب حسن و جمال اور فطرت کی لڑکی ہے - پہلے اس سے کہ کچہہ ادہر ادہر کی باتیں کرتا اور مزاج پرسی میں تقدیم کرتا صورت دیکہتے ہی یہ کہنے لگا -،،

ہرگز نباید در نظر صورت ز رویت خوب تر
شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ یا مشتری

حسینہ - ایسا بیباک آدمی بہی نہیں دیکہا جیسا آپ ہیں - زخموں سے جسم پاش پاش ہو رہا ہے پانگ تیر

پڑے ہوئے سسک رہے ہو چہرہ مارے درد کے
نیلے زرد ہو رہا ہے اسیر یہ کیفیت ہے کہ لٹو ہوئے
جاتے ہو۔ یہ سنکر شیطان کی آنکھیں کھلیں اور
وہ سمجھا کہ یہ کانٹے کی لڑکی ہے ہر چند اپنے شیاطین سے
اسکے دل میں ڈلواتا ہے کہ مریض سے بہتر اور کوئی
محافظ نہیں ملنے کا لیکن اسکا اثر ہی کچھ نہیں ہوتا۔
**شیطان**۔ اپنی اسی کرب و بلا والی حالت میں۔
ایک تو میں زخمی تھا لیکن یہ زخم میرے جسم کو تکلیف
دے رہے تھے تم نے میری روح کو زخمی کر دیا اور
میرا دل پاش پاش ہو گیا۔ یہ سنتے ہی حسینہ آگ
بگولہ ہو گئی اور کہا کہ تو کس بد تہذیب ملک کا رہنے
والا ہے تجھے ذرا بھی غیرت نہیں آتی کہ تو شریف
زادیوں سے عاشقانہ راز و نیاز کی باتیں کر رہا ہے
اگر کوئی تیری ماں بہنوں سے ایسی باتیں کرے
تو کیا تو گوارا کریگا۔ ہمارے ملک کا یہ دستور نہیں ہے
ہمارے ہاں ادنے سی بات پر خون ہو جاتے ہیں
تو نے مجھپر بہت زیادتی کی ہے اگر ابھی میرا باپ
سنے پھر تجھے کیفیت کھلے کہ جو کچھ میں نے کہا تھا
اسکا یہ اجر ہے اور یہ صلہ ہے مجھے تیری مجروح
صورت پر ترس آتا ہے ورنہ میں خود ہی
تجھے بتا دیتی کہ ان قولوں کی یہ قیمت ہے جو تو نے
میری نسبت استعمال کئے ہیں اس تقریر سے
شیطان اسقدر تو ضرور سمجھ گیا کہ یہ کوئی تندخو
تیز عصمت پناہ خاتون ہے لیکن ساتھ ہی اس کے
اُسے یہ زعم تھا کہ یہ انسان ہیں جن دم بھر میں ان
کو سر پوچھتا ہوں دوسرے میرے پاس اب
بھی جنوں کا لشکر عظیم ہے میرا کچھ نہیں کوئی کر سکتا
جب میں نے نبیوں کو شکست دی اور نمایاں
فتوحات حاصل کیں پھر یہ کیا حقیقت ہے اسکو
تو وہ بھی تھنکاریوں میں اپنا بنا لوں گا۔
شیطان نے اپنی صورت اور اپنے لہجہ کو تبدیل کیا
اور وہ یہ کہنے لگا۔ اے عصمت پناہ خاتون
میں تجھسے معافی کا خواستگار ہوں مجھے امید ہے کہ
تو معاف کرے گی اور میں ہوں بھی قابل معافی
اس لئے کہ میں غیر جگہہ کا رہنے والا ہوں ہمارے
ملک میں یہی دستور ہے اول اول جب عورت سے
ملاقات ہوتی ہے اسکے خال و خط کی تعریف کرنی
مقدم سمجھی جاتی ہے بعد ازاں پھر اور گفتگو کا سلسلہ
چلتا ہے۔
حسینہ۔ مسکرا کر۔ (فوراً مسکراتے ہی اس کے منھ سے
پھول جھڑ پڑے) میں نے تو تجھسے یوں ہی کہا تھا وہ تو
ایک معمولی بات تھی میں نے اندازہ کیا تھا کہ دیکھوں
تم میں کتنی محبت ہے اور میرے حسن نے تم پر
کتنا اثر کیا ہے میرے دل میں یہ آرہا ہے کہ میں کہوں
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

شیطان تو لوگوں کو بہکایا ہی کرتا تہا وہ خود حسینہ
کے بہکائے میں آگیا خوشی کے مارے منہہ کہولدیا
اور یہ گویا ہوا اے رحمت کے فرشتہ تو ہی میری
مونس و غمگسار ہے اگر ذرا ہی توجہ کی نظر مجہپر
رکہیگی تو میرا بیڑا پار ہو جائیگا -
حسینہ - جو کچہہ ارشاد ہو میں ابہی اسکی تعمیل
کرنے کو حاضر ہوں آپ میرے مہمان ہیں بلا تکلف
فرمایئے ابہی ہو جائیگا -
شیطان - گو یہ تو بے ادبی لیکن بغیر اس کے
چین بہی نہیں پڑتا کہ تم خود پانی لاؤ اور اپنے ہاتہہ
سے میرے زخم دہو اور درد کی جگہہ پانی ملو یہی
میرے حق میں اکسیر کا حکم رکہتا ہے یوں میرے
آدمی سیکڑوں ہیں لیکن تمہارا ہاتہہ کچہہ اور ہی اثر رکہیگا
حسینہ - یہ سنتے ہی فوراً گئی پانی بہر لائی اور
شیطان کے پورے حکم کی تعمیل کی -
جب یہ تمام باتیں ہو چکیں تو حسینہ نے اپنے ہاتہہ
سے انگوٹہی اتاری اور کہا کہ تم اسے پہن لو تاکہ یہ
امر قرار پا جائے کہ میں تمہاری بیوی مقرر ہو گئی
ہمارے ملک کا دستور یہی ہے کہ جس سے شادی
کرنا چاہتی ہے عورت اپنی انگوٹہی اس کے ہاتہہ
میں پہنا دیتی ہے اس کے یہ معنی ہوتے کہ عورت
نامزد ہو چکی -
شیطان - اچہا غیر آدمیوں کو کیونکر معلوم ہو سکتا ہے
کہ یہ خاتون نامزد ہو چکی ہے - کیونکہ اس کے ہاتہہ
میں مرد کی نشانی کچہہ بہی نہیں ہوئی -
حسینہ - یہی نشانی بہت بڑی ہے کہ اسکی انگلی
اس انگوٹہی سے خالی ہے کیونکہ کوئی عورت بن بیاہی
ہوئی ایسی نہ دکہائی دے گی کہ جس کے ہاتہہ میں یہ
انگوٹہی نہو اور جہاں اس انگوٹہی سے کسیکا ہاتہہ
خالی دیکہا سمجہہ لیا کہ یہ منسوب ہو گئی پہر اسکی طرف
کوئی آنکہہ بہر کر نہیں دیکہتا اور ماں بہن کے برابر
سمجہنے لگتے ہیں -
جب شیطان نے انگوٹہی کی یہ مفصل کیفیت سنی
بخوشی اس انگوٹہی کو اپنے ہاتہہ میں پہن لیا - جونہی
انگوٹہی شیطان کے ہاتہہ میں گئی حسینہ نے چہوٹتے
ہی یہ سوال کیا - تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں کے
باشندے ہو -
شیطان - میں بحر ہند کے جزائر مالدیپ کا سلطان
ہوں -
حسینہ - ایک بات اور بہی ہمارے ملک کے
دستور میں داخل ہے اسکا بہی جتا دینا میرا فرض
ہے - وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جہوٹ بولے
تو اسکو تمام عمر کی قید کر دیتے ہیں اور پہر اسے نہیں
چہوڑتے -
شیطان - ہلک کہ ہمارے ہاں جہوٹے کی
سزا سزائے موت ہے اور سب سے مقابلہ کر لو کہ

سچ کی کتنی تاکید ہے ۔
حسینہ ۔ ذرا سوچ سمجھکر قدم رکھنا چاہیئے میں
عرض کر چکی کہ جھوٹ بولنے والیکو عمر بھر قید کی سزا
ہوتی ہے ۔
شیطان ۔ ایسا ضرور ہونا چاہیئے تہا ۔ بہلا
شیطان کو اسکی کیا خبر تہی کہ یہاں کچھہ اور ہی گل کہلا
چاہتا ہے وہ یہ سمجھتا تہا یہ انسان ہے جسطرح چاہیئے
بہکالو اسکو دہوکا دینا ہی کیا چیز ہے ۔
حسینہ ۔ میں پہر دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ آپ
کہاں کے سلطان ہیں ۔
شیطان ۔ بحر ہند کے جزائر مالدیو کا سلطان
ہوں ۔
حسینہ ۔ کیا یہ سچ ہے ۔ یہ کہکر حسینہ کی آنکھیں
مارے غصہ کے سرخ ہو گئیں اور اسکی رنگت تمتما گئی
اس نے اپنی اسی طیش انگیز حالت میں یہ کہا ۔ تو
محض جہوٹا ہے چونکہ جہوٹ بولنے کی سزا تمام عمر قید
پسند کر چکا ہے اسلیئے تجھکو قید میں رکہا جائیگا ۔
شیطان ۔ گہبرا کر اور اپنی قوتیں سلب پاکر ۔ میں
کیا جہوٹ بولا کیا آپ مجھے بتائینگی ۔
حسینہ ۔ کیا تو سلطان جزائر مالدیو بحر ہند ہے ۔
شیطان ۔ اپنی اسی خوفناک مضحکہ خیز حالت میں
ہاں ہوں تو بہی اسمیں آپنے جہوٹ کونسی بات
دیکہی ۔ شیطان کے اس جہوٹ در جہوٹ نے
اور بہی حسینہ کو گرما دیا اسکی منہہ میں کف بہر آئے
اور اسکی وہ نرماہٹ خوبصورتی جاتی رہی آنکھیں
بالکل بیر بہوٹی ہو گئی تہیں ۔ اس نے اپنی اسی خونی
حالت میں یہ کہا ۔ کیا تو شیطان لعین نہیں ہے؟
کیا تجھے لاحول کے کوڑے کی آواز نہیں جہنجہنی ۔
کیا تجھے سلیح ہی نے نہیں مارا ۔ کیا تو نے میرا خیال
بد نیتی سے نہیں کیا کیا تو نے میرے اور میری قوم
کے مقابل میں اپنے کو جلد باز اڑنے والا فوج والا
قرار نہیں دیا کیا تو نے دل میں یہ نہیں ٹہان لیا
کہ اس حسینہ کو جہکمہ دیکر اپنے قبضہ میں لاؤ اور ظاہرا
تو شیخی بلابلی کرنے لگا میں تیرے کون کون سے
فریب اور کیسے کیسے وعدہ خلافیاں یاد دلاؤں
اب تجھہ ہی سے میں سوال کرتی ہوں کہ تو عمری
قید خانہ میں کیوں نہیں پہینک دیا جائے ۔
یہ باتیں سنکر شیطان کو جو کچھہ تعجب اور صدمہ ہوا
کبھی کسی وقت نہیں ہوا تہا وہ ٹکٹکی باندہے
ہوئے حسینہ کی صورت تک رہا تہا اور خاموش تہا
پانچوں قوتیں اسکی بیکار ہو گئی تہیں صرف
قوۃ متفکرہ میں حیرت زدہ ہونے کا جوہر رہا تہا
اور وہ بہی اور قوتوں کے ساتھہ سعادتی تمام
صفتوں کے رخصت ہو چکی تہی ۔
حسینہ ۔ زیادہ دیر میں نہیں ٹہیر سکتی تو صورت
بتانہ بن اور صاف صاف اس سوال کا جواب دے

کہ تو کیوں نہیں عمری قیدخانہ میں پھینکدیا جائے
جلد جواب دے جلد جواب دے دیر نہ لگا دیر نہ لگا

**شیطان** - گھبراکر او رشتابانہ لہجہ میں - میں میں اے ملکہ میں میں -

**حسینہ** - ایک لات رسید کرکے - تو بھی عجیب گھن چکر اور نامعقول شخص ہے سوال دیگر جواب دیگر کا مضمون ہے -

**شیطان** - کیا - میں نے جھوٹ بولا تجھے کیونکر معلوم ہوا کہ میں جھوٹا ہوں - یہ کہکر شیطان نے اپنی صورت کے کئی رنگ بدلے اور وہ ہکا بکا ادھر ادھر تک رہا تھا کہ کیا کروں کہاں جاؤں اور کیونکر میری جان بچے یہ سارے خیالات اسکے غیر مفید اور بیہودہ تھے وہ تمام فریب دینے کا ملکہ سب خیرباد ہو گیا تھا نہ وہ قوت رہی تھی نہ بہروپ نہ برن بدلنے کی طاقت کچھہ بھی نہیں وہ معمولی ایک آدمی رہگیا تھا اسکے وہ خیالات کہ خدا سے میں زیادہ قوی ہوں اور میری سلطنت اسکی مملکت سے زیادہ وسیع ہے نام کو بھی نہ تھے مگر ساتھہ ہی اسکے اسکے زخم اس حسینہ کے دھونے سے جاتے رہے تھے اور اعضا میں کہیں بھی درد کا نام باقی نہ رہا تھا - جب اس کشمکش نے طول کھینچا تو آخر حسینہ نے چین بجبیں ہو کر کہا ،، اے شیطان تو اٹھہ اور اس تخت پر نہ پڑا رہ کیونکہ تو صحیح و سالم ہے تو نہیں جانتا کہ میں تجھے نہیں چھوڑونگی تو نے تو جھوٹ کی سزا سنزائے موت مقرر کی تھی میں صرف عمری قیدی کرونگی اور مجھسے کیا دریافت کرتا ہے یہ میں تجھے سمجھا دیتی ہوں کہ اگر تو نے مطلب کی باتیں نہ کیں اور ادھر ادھر دوڑتا پھرا تو یہ سمجھہ لیجو کہ پھر تجھے یہیں گنگا اور جمنا کے جنکشن میں کتوں سے پھڑوا ڈالونگی تاکہ تجھے کھل جائے کہ خدا تو خدا اسکی ادنے مخلوق میں ایسے قوی بندے بستے ہیں اگر تجھکو یہ زعم ہے کہ میں دنیا کے ختم ہونے تک زندہ رہونگا تو وہ صفتیں زندہ رہنے کی تجھمیں سے میں نے سلب کرلیں ہیں دریائے شور کے منارہ پر جس مکان میں تو پیدا ہوا تھا اور جسکا اثر تیری طولانی زندگی پر پڑتا تھا وہ سب ایک نگاہ میں میں نے چھین لیا ہے اب تو تو بالکل میرے قبضہ میں ہے تیرے تمام شاگرد جو تجھسے پہلے پانی لینے کے لئے آئے تھے اپنی بدکرداری کی وجہ سے قیدخانہ میں پڑے ہوئے سڑ رہے ہیں تیرے وہ شیاطین جو تجھکو یہاں تک لائے ہیں اور تیرے ہمرکاب آئے ہیں سب مقید ہو گئے وہ بغیر میرے حکم کے آنکھہ اٹھا کر نہیں دیکھہ سکتے - جو تو نے ابھی سوال کیا تھا اسکو صاف لفظوں میں بیان کرنا کہ میں تجھے اسکا مسلم جواب دوں اگر آئندہ سے تو نے کوئی

بات چبا چبا کر بیاں کی تو سمجھ لیجو کہ میں تجھسے بہت
بری طرح پیش آؤنگی۔

شیطان۔ سخت اضطراب خیز حالت میں گھبرا کر
اور دانت نکوس کر۔ میں نے صرف یہ عرض کیا تھا
گیا میں نے جھوٹ بولا ہے کیونکر معلوم ہوا کہ میں جھوٹا
ہوں۔ صرف میں نے یہ دریافت کیا تھا۔ شیطان کو
ہنوز یہ خیال تھا کہ شاید میرے شاگردوں میں سے
کسی نے اسے سارا حال لالچ میں آکر بتا دیا ہے اسپر
یہ اتنی اچھل کود رہی ہے اتنا بڑا عقلمند کچھ ایسا ناداں
ہو گیا تھا کہ اسے یہ نہ معلوم ہوا کہ جب اسمیں اتنی
قدرت ہے کہ میری طاقتوں صفتوں اور جوہروں کو
سلب کر لیا ہے پھر یہ قابلیت کیوں نہوگی کہ وہ میرے
گزشتہ حالات سے واقف ہو سکے۔

حسینہ۔ اپنی اسی تیوری بدلی ہوئی ہیئت سے
میں تجھسے یہ دریافت کرتی ہوں کہ کیا مینے جھوٹ بولا

شیطان۔ اپنی بدنصیب پژمردہ آواز سے۔
اگر آپ معاف کریں تو میں یہ عرض کر سکتا ہوں کہ
بیشک آپنے جھوٹ۔ یہ کہکر شیطان خاموش ہو رہا
اسکے جسم پر رعشہ چھا گیا اور اسکی صورت پر ہوائیاں
اڑنے لگیں۔ شیطان کا اتنا کہنا غضب ہو گیا
حسینہ کے غصہ کا اب کچھ ٹھکانا نہیں رہا اسکے
تن بدن میں آگ سی لگ گئیں اور وہ ایسی غضبناک
ہوئی کہ جسکی مثال ہمارے پاس ابتک نہیں ہے
آنکھوں سے طیش کے شعلے نکلنے لگے چھاتی سے
غیظ کا ایک دھواں اٹھا تمام رونگٹے تکلے کیطرح
کھڑے ہو گئے فطری طور پر اسکے ہر بن مو سے
دھواں اٹھ رہا تھا۔ یہ صحیح طور پر معلوم ہوتا تھا
کہ وہ مشعلیں اسکی آنکھوں میں روشن ہو رہی ہیں
جنکی تیز اور زہریلی تپش نے شیطان کی آنکھیں
چکا چوند کر دی تھی غصہ کے کفوں کی جگہ جو ایسی
خطرناک حالتوں میں منہہ میں بھر آتے ہیں خونی
سرخ کف بھر آئے تھے اسکے سر کے بال بہت
کچھ پھول گئے تھے رنگت کی گلابی مائل نازک سرخی
جو اسکی خوبصورتی کا جزو اعظم تھی خونی رنگ سے
تبدیل ہو گئی تھی اسکی فراخ نمایاں مصفا پیشانی کو
کہ جسپر کبھی شکن آکر نہ پڑتی تھی تیوریوں کے جال
نے چھپا لیا تھا۔ وہ کانپتی مطلق نہ تھی جیسا اکثر
غصہ میں کانپا کرتے ہیں مگر ہاں خون اسکی رگوں
میں زور سے دوڑنے لگا تھا۔ جسکی آواز اگر
اسکے کسی عضو کو کان کے پاس لگا کر سنو تو صاف
صاف آ رہی تھی۔ رگیں بھی کھڑی ہو گئیں تھیں
چونکہ خون کی ان میں کثرت تھی اس لئے وہ ایسی پھولی
تھیں کہ جیسے کسی نے دو چند خون اس کے جسم میں بھر
دیا ہے۔ خون میں حرارت بھی بلا کی آگئی تھی تمام
بدن اس طرح جلنے لگا تھا کہ جیسے ایک جاڑہ چڑھ کا
بخار چڑھ رہا ہے۔ مصفا روشن چہرہ کی وہ چمن

تہین نیلی نیلی رگیں بلکہ جو ہنستے وقت اسکے چہرہ پر بال کی طرح نمودار ہو جاتی تہیں اب بلا مسکرائے یا خندہ کئے نمایاں تہیں اور انکی ہلکی ہلکی نیلاہٹ اڑکر خون کی آمیزش اور اسکی دوڑ سے گہری گہری کالی جس میں بعض وقت سرخی جہلک آتی تہی نمودار ہو جاتی تہی۔ اسکی آتش بیز آنکہوں اسکی خونی صورت اور اسکی خطرناک ہیئت کذائی سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ اگر شیر نیستاں ہی آجائے جب بہی وہ ایک جہپٹ میں اسکا کچومر کردے حسینہ کی اس قاتل و سفاکی جگر خراش شباہت کا اثر شیطان پر بخوبی پڑ رہا تہا وہ اسکی طیش کے وزن کو پہچان رہا تہا لیکن مجبور تہا کچہہ کر نہ سکتا تہا زبان سے بیہودہ کلمہ نکل چکا تہا کہ تو جہوٹی ہے۔ اب اسکو کیونکر پہیر سکتا تہا لطف یہ تہا کہ جو غضب کی حالت حسینہ کی تہی اسی وزن کا خوف شیطان پر طاری تہا اسکا دل کانپا جاتا تہا اسکے پیر تہر تہرا رہے تہے خون کبہی کا اسکی رگوں میں خشک ہو چکا تہا اسکے خونی بلا مجروح خیالات اپنے بچاؤ کی تدبیروں میں شکستہ پر پرند کی طرح بلند ہوتے تہے مگر ناکام ہو کر واپس آپڑتے تہے۔ اسکا بشرہ پانی ہوا جاتا تہا طلوع پر دہشت کی پلٹنوں نے کبہی کی تاخت و تاراج کر دی تہی آنکہوں میں زردی چہا گئی تہی ہونٹ پہیر پہیرانے لگے تہے چہرہ کی سرخی ہلدی سے تغیر ہو گئی تہی یہ یقین ہو چکا تہا کہ اب جان پر آبنی ہے جان بچنی مشکل ہے۔ کبہی اپنی گزشتہ شوکت اور عشرت کا خیال آتا تہا کبہی اپنی تمام عمر جینے کا تصور آتا تہا مگر یہ تمام الٹ پہیر کے خیلات آنا فانا میں آتے تہے اور گزر جاتے تہے انکا اثر سوائے پژمردہ حسرت و یاس کے اور کچہہ نہ پڑتا تہا ادہر غضب کی آگ بہڑک رہی تہی اور ادہر خوف کی لوح ٹمٹما رہی تہی۔ ان دونوں کا بعینہ یہی نقشہ تہا جو بیان کیا گیا۔

اب ہم پہر اپنے اصلی مطلب کی طرف رجوع ہوتے ہیں جب شیطان نے اسے جہوٹی کہا ہے تو اسکی یہ کیفیت ہو گئی تہی جو ہم نے اوپر بیان کی اس نے اپنے نسبت یہ ناشائستہ جملہ سنتے ہی الٹے ہاتہہ کا اس زور سے تہپڑ مارا کہ شیطان کی بتیسی حلق میں گہس گئی اور منہہ سے خون بہنے لگا حسینہ نے صرف تہپڑ ہی مارنے پر قناعت نہیں کی بلکہ ایک چابک لیکر شیطان کی کہال ادہیڑ دی مار سے چابک کے ٹکڑے اڑا دیئے اور اسقدر مارا کہ وہ زمین پر تڑپنے لگا اور اسکے ہر بن مو سے خون جاری ہو گیا بعد اس نے پہر ایک قہر کی آواز دی اور وہ آواز یہ تہی جو مطلق سمجہہ میں نہ آتی تہی۔

سقنا نا شیطانا نا العینا پر استجت حما صحا ہو

جوں ہی یہ آواز ہوا میں گونجی چند عورتیں زنجیریں لیئے آموجود ہوئیں اور سامنے آکر دست بستہ کہڑی

شیطان زخموں سے چور قید خانہ میں پڑا ہوا ہے

ہوگئیں حسینہ نے انہیں دیکھکر حکم دیا کہ اسے سب سے
بدتر قید خانہ میں قید کر دو اور اسکے ساتھی جتنے قید میں
ہیں ان سے سوال کرو آیا تم شیطان کے مرید ہونا
قبول کرتے ہو یا نہیں اگر وہ کہیں قبول کرتے ہیں تو بلا تکلف
انکی گردنیں اڑا دینا اور جو وہ انکار کریں اور اپنے
گزشتہ افعال سے توبہ کریں تو انہیں بغیر تکلف دیئے
چھوڑ دینا - انہوں نے فوراً تعمیل حکم کی شیطان
کو ڈینجرس ڈیجٹن یعنے خوفناک بندی خانہ
میں قید کیا اور اسکے شیاطین سے توبہ کرا کر چھوڑ دیا
شیطان کو سات آٹھہ دن کے بعد ہوش آیا
اس نے اپنی حالت پر غور کی تو بہت کچھہ تغیر و
تبدل دیکھا وہ اپنے پر خیال کرتا تھا اور
خود ہی پشیمان ہوتا تھا بار بار اسے یہ خیال آرہا
تھا کہ جو کچھہ میں نے کیا اسکی سزا پائی - مگر اب
پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں
کھیت - اسے یہ تو یقین ہی ہو چکا تھا کہ میری
رہائی عمر بھر یہاں سے ممکن نہیں اور ساتھہ ہی
یہ بھی بار بار کہتا تھا کہ دنیا میں خدا کی مخلوق میں
ہزاروں ایسے بھی ہیں جو سب سے زیادہ قوی
جنوں پر حکومت کرتے ہیں خدا کی قوت کا اسکو کامل
یقین ہوا اور زخموں میں بھی کچھہ انگور آیا کیونکہ
حسینہ کے حکم سے شیطان کے زخم روزمرہ
گنگا اور جمنا کے مشترکہ پانی سے دہلتے تھے تو

حسینہ نے دوبارہ شیطان کو اپنے پاس بلایا
حسینہ کو اب مطلق غصہ نہ تھا اسکی وہی خوشنما صورت
تھی کہ جیسے اول مرتبہ شیطان نے اول ہی ملاقات
میں دیکھی تھی - جوں ہی شیطان نے جھک کر
سلام کیا حسینہ نے بخندہ پیشانی جواب دیا اور مہر
آمیز لہجہ میں یہ دریافت کیا اے سلطان مالدیو
تو اچھا ہے -

**شیطان** - ہاتھہ باندھکر - نہیں حضور میں سلطان
مالدیو نہیں ہوں میں شیطان ہوں اور مجھسے یہ
یہ باتیں سرزد ہوئی ہیں -

**حسینہ** - تجھے جھوٹ بولنے اور فریب دینے کا
مزا آیا - تو نے سمجھا کہ تجھسے بھی زیادہ کوئی قوی ہے

**شیطان** - گھگیاکر اور حسینہ کے قدم چومکر - ہاں
مجھے بخوبی کھل گیا بیشک اللہ ہر بات پر قادر ہے

**حسینہ** - جو سزا تجھے تیرے گناہ کی دی گئی وہ
عین انصاف تھا یا اسمیں بے رحمی و ظلم بھی برتا ہوا

**شیطان** - جو کچھہ سزا ملی وہ میرے ناپاک اعمال
کے آگے کچھہ بھی نہ تھی میں اس سے بھی زیادہ سزا
کا مستحق تھا اور اب بھی ہوں کیونکہ یہ میں خوب جانتا
ہوں کہ میرے گناہوں - بیرحمیوں - ظلموں کا
کفارہ یہ سزا نہیں ہو سکتی در گذر کر اور گڑگڑا کر کہا
اے رحیم الطبع منصف خاتون تیرے [illegible] اور
نرم مزاجی سے مجھے امید ہے کہ میں رہا کیا [illegible]

تمام قوتیں جو تو نے میری سلب کی ہیں وہ مجھے واپس
دیجائیں اور مجھ سے عہد لیا جائے کہ پھر میں کسی کو
فریب نہ دوں انبیاء علیہم السلام کی خداپرستی کی بنیادوں
میں خلل اندازی نہ کروں — میری زار حالت اور اپنی
گزشتہ عظمت کو دیکھکر مجھپر ترس کھا۔

رحم کردن برضعیفاں رحم برخود کردن است
وائے بر شیرے کہ آتش در نیستاں افگند

حسینہ نے یہ سنکر ایک قہقہہ لگایا اور کہا کہ آپ ضعیف
ہیں اس لئے آپ پر ترس کھایا جائے۔

**شیطان** — میں خواہ ضعیف ہوں یا شیر قوی
ہوں خواہ رحیم ہوں خواہ جابر ہوا لیکن تجھسے
طالب معافی اور رحم ہوں — تو مجھپر بھی ایک نظر
عنایت کرتا کہ بیڑا پار ہو جائے۔

حسینہ — خیر جب تو نے صاف صاف اپنی [illegible]
بیان کردی اور تو نے یہ بھی اقرار کر لیا کہ یہ سزا
میرے برے اعمال کا کفارہ نہیں ہو سکتی اور
ساتھ ہی آئندہ تو وعدہ کرتا ہے کہ پھر ایسا نہ کریگا
(گو میں جانتی ہوں کہ تیرا یہ وعدہ بناوٹی اور
لغو ہے) اسلئے میں تجھے چھوڑتی ہوں معہ ان
[illegible] کے جو میں نے تیری سلب کرلی ہیں مگر شرط
ایک اور باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ تو مجھے سجدہ
کرے اگر ایسا نہ کریگا تو تمام عمر یہاں سے نہ چھوٹ سکیگا
[illegible] شیطان کو [illegible] ہوا اور [illegible] گزشتہ [illegible]
یاد کرکے آہستہ آہستہ آنسو رونے لگا اور ایک آہ سرد
کھینچی اور اپنے دل میں یہ خیال کیا اگر انکار کرتا ہوں
تو بلا تامل سیدھا قید خانہ میں پہنچتا ہوں وہ
میرے لئے [illegible] ہوئی ہے اور جو سجدہ کرتا ہوں تو
رہی سہی عظمت بھی ساری جاتی رہیگی میرے چیلے
مجھے کیسا ذلیل کرینگے اور انکے آگے میری آنکھ ہمیشہ
نیچی ہوگی۔

**حسینہ** — بگڑکر اور خفگی آمیز صدا میں — سوچتا کیا ہے
جو کچھ جواب دینا ہے صاف جواب دے۔ دو ہی باتیں
ہیں ہاں یا نا اگر منظور کرتا ہے تو فوراً تین بار سجدہ
اور ہر بار پندرہ پندرہ منٹ جھکا رہ اور اگر
نہیں کرنا منظور کرتا تو میں تجھے ابھی قید خانہ
بھجوا دیتی ہوں پھر تو تمام عمر [illegible] صورت [illegible]
تو وہیں سڑ سڑ کر مرجائیگا۔

شیطان کو بڑا فکر پیدا ہوا اسیقدر تنگ ہوا تو قطع [illegible]
دینا پڑا اور رو رو کر [illegible] میں تھا بلکہ [illegible]

**حسینہ** — جب تو سجدہ کرنے پر رضامند ہے تو
سجدہ کر — یہ سنتے ہی شیطان سجدہ میں جھک گیا
کامل پندرہ منٹ تک جھکا رہا — پھر دوسرا سجدہ
کیا پھر تیسرا سجدہ بھی اتنی ہی دیر تک کیا [illegible]
گردن اٹھائی تو دیکھا کہ حسینہ تو علیحدہ بیٹھی [illegible]
ایک [illegible] ہوا ہے [illegible] شیطان نے سجدہ [illegible]
شیطان [illegible] دیکھکر [illegible] ہوا [illegible]

شیطان غلیظ اور ناپاک کتّے کو سجدہ کر رہا ہے

شرمندگی ہو گئی کہ اسکی پیشانی پر عرق کے قطرے
نمودار ہو گئے - اور اپنی اسی خفیف اور شرمندہ
حالت میں آہستہ سے ڈر ڈر کر یہ کہا اے قومی تر
خاتون مجھے اپنے کو سجدہ کرایا تھا نہ کتنے کو یہ جانور
تو بہت ہی ناپاک اور ارذل ہے -

حسینہ - یہ صحیح ہے کہ پہلے یہی بات تجویز ہوئی تھی
کہ تجھسے اپنے آگے سجدہ کراؤں لیکن جب تو نے
سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو مجھے تیری ناپاکی اور غلاظت
کا خیال آیا اور ساتھ ہی اسکے اپنی حیثیت اس سے
بہت دور دیکھی اسلئے تیرے مطابق اور شایان شان
میں نے کتے کو آگے کر دیا تیرا سجدہ اب اسیکو شایان ہے
اور تو اسی قابل ہے کہ یہ کتا تیرا معبود بنے - ان لفظوں
نے شیطان کی فطرت اور روح پر پارے سے بھی زیادہ
خوفناکی سے اثر کیا اسنے اس شدت سے ایک سرد آہ
بھری اور یہ حسرتناک کلمے زبان سے نکالے "
اے میرے رب کیا تو میرا وہ زمانہ تھا کہ میں معلم
الملکوت تھا یا اب میرا وہ زمانہ ہے کہ میں تیری کسی
مخلوق کو سجدہ کرنے کے قابل بھی نہ رہا حیف صد
حیف اس میں شک نہیں -

جسے چاہے تو ہی دیتا ہے عزت
جسے چاہے تو ہی دیتا ہے ذلت

جب شیطان یہ کہہ چکا تو کتا آسمان کی طرف منہ اٹھاکر
یہ گویا ہوا - " اے میرے منتقم حقیقی جو میں نے
گناہ عظیم کئے تھے کیا ان کا کفارہ یہ ہو گیا کہ شیطان
نے مجھے سجدہ کیا کیا میری حقیقت کچھ بھی نہ تھی
کہ شیطان جیسا ملعون مجھے سجدہ کرے - یہ میں تسلیم
کرتا ہوں کہ میں نے بڑے بڑے گناہ کئے
لیکن وہ گناہ کیا اس مقدار کے تھے کہ مجھے شیطان
جیسے ناپاک سے سجدہ کرایا جائے خیر تو مختار ہے
تجھے ہر فعل شایاں ہے -

جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہیگا کریگا
یہ بات حکومت کی تجھی کو ہی سزا ہے

یہ کہکر بھونکتا بھونکتا ہوا جنگل کی طرف چلا گیا -
شیطان اور بھی زیادہ ذلیل ہوا اور اب اس نے
اپنے کو کتے سے بھی بدتر شمار کیا -

حسینہ - تو نے سمجھا کہ کتا کیا کہہ گیا - جب آج
تیرے سجدہ سے تنگ تھا تو خود سمجھ سکتا ہے
کہ میں تجھسے کیونکر سجدہ کرا سکتی تھی کتے نے سخت
گناہ کئے تھے اسکی سزا اسے یہ دی گئی کہ تیرا مسجود
بنایا - یہ ہی نافرمانی کی سزا ہے جو تو نے آسمان
کی تھی جوں جوں دن گزریں گے تو دیکھیگا کہ تیری
اس سے بھی کم ہستی رہجائیگی مگر ہاں وہ زمانہ بھی
غمناک اور عبرت خیز آدم کی اولاد کے لئے آئیگا
کہ وہ تیری متابعت کرنا اور تجھے مسجود بنانا اپنا فخر
سمجھیں گے -

شیطان نے خاتون کی باتوں کو بہت غور سے [illegible]

کل شیاطین دریائے شور کے منارہ پر افسردہ خاطر بیٹھے ہوئے ہیں

اور اُنہوں نے اپنی کارگزاری اور اپنے فرائض
کی انجام دہی یکلخت موقوف کردی تھی گو اُنہوں نے
حسینہ کے سامنے شیطان کی شاگردی سے توبہ
کرلی تھی لیکن انکے دماغ میں ابھی کچھہ کچھہ ہوا
ہندوستان کی سرحدوں کو چھوڑ کر سما گئی آخر
تھے تو شاگرد شیطان اب وہ اس تذبذب میں
بیٹھے ہوئے تھے کہ اگر اپنے قدیمی فرض کی انجام دہی
کرتے ہیں اور شیطان ہمارا استاد چھوٹ کر نہ آیا
تو خرابی ہے اور جو نہیں کرتے تو خدا پرستی کی
اشاعت ہوتی جاتی ہے پھر بجائے ایک وقت ہوگی
اور ہمارا اثر بمشکل پھیلے گا۔

بڑی گٹھوت اور مشورہ کے بعد آخر یہ امر طے پایا
کہ جب تک استاد شیطان رہا ہو کر نہ آئے خاموش
اس منارہ پر بیٹھے رہو۔ اس عرصہ میں سلح نبی کو
بڑی بڑی کامیابیاں ہوتی گئیں کیونکہ مدمقابل
شیطانی سپاہ پسپا ہوگئی تھی اور اسکا نام نشان
تک نہیں رہا تھا۔ جہانتک انکی آواز کی گونج پہنچتی
تھی سوا اللہ ہو کی صدا کے اور کوئی آواز نہ آتی
تھی سلح نبی یہ سمجھہ رہے تھے کہ میری مار نے
شیطان کو ٹھیک بنادیا اب وہ کبھی ادھر کا رُخ
نکریگا انہیں یہ خبر نہ تھی کہ اسپر اور زیادہ کیا بیتی
اور اب اسکی کیا کیفیت ہے وہ معصوم ذات ان
تمام باتوں کے علم سے پاک تھی۔

یہاں تو خدا پرستی کا ڈنکا بج رہا تھا اور وہاں منارہ
پر شیاطین مُذبذب خاموش بیٹھے تھے کہ ہمارا انجام
کیونکر رہائی پائیگا اور یہانتک کیونکر پہنچےگا اور
ہم اپنے فرائض کی انجام دہی میں کیونکر مصروف
ہوں گے۔

اتنے میں شیطان پہنچا جوں ہی انکی منتظر نگاہیں
اپنے استاد پر پڑیں اُنہوں نے خوشی کے نعرے
بلند کئے اور بڑا غل و شور مچایا جو زیادہ منہہ
چڑھے تھے وہ آکر لپٹ گئے اور جو اور بھی مجلتی
تھے وہ گلے مل مل کر رونے لگے۔

"ایک شور ہوا شور میں اَلعَظَمۃُ لِلّٰہ"

شیطان بھی ہر ایک کے درجہ کے موافق اس سے
پیش آرہا تھا کسیکو گلے بھیچ کر خوب روتا تھا اور کسیکو
دور ہی سے اطمینان دیتا تھا۔ یہ نظارہ بھی بڑا ہی
دلچسپ اور دل میں گھر کرنے والا تھا کوئی اپنے استاد
کے آنے پر بغلیں بجاتا تھا اور کوئی خوشی کے گیت
گاتا تھا غرض چاروں طرف سے مبارک سلامت
کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ شیطان کے کئی
گھنٹے اسمیں گزر گئے اور ملنے ملانے میں جب اسکا
بہت سا وقت صرف ہو چکا اور اس عرصہ میں
اسنے کل شاگردوں کو بھگتا لیا تو شیطان نے اسی
منارہ پر کھڑے ہو کر ایک طول طویل اسپیچ دی
جس کا خلاصہ ہم درج کرتے ہیں۔

بعدازاں شیطان یہ گویا ہوا - "بیٹی شاید تو نے مجھے نہ پہچانا ہوگا تو میری گودوں کی کھلائی ہوئی ہے تیرا باپ تیرا دادا تیرا پردادا سب مجھ سے محبت رکھتے تھے اور مجھ سے محبت کرتے تھے بدقسمتی سے تو بار [illegible] طور پر یہاں پکڑی ہوئی آ گئی اور مجھے اس قیدگراں سے خلاصی پانیکا موقع نہ ملا" صرف اسقدر کہکر شیطان رونے لگا اسکی سفید براق سی ڈاڑھی پر آنسوؤں کے قطرے ٹپکنے لگے -

کنعانہ پر بھی بوڑھے کے اس رونے نے اثر کیا وہ بوڑھے کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرکے دلاسا دینے لگی اور زمانہ کی اونچ نیچ سنا کر بوڑھے کو رونے سے باز رکھا - دوبارہ شیطان نے اپنا سلسلہ تقریروں شروع کیا - میں اسلئے تیرے پاس آیا ہوں تاکہ تجھے نہایت مفید ایک بات سمجھاؤں اور بتاؤں کہ تیرے [illegible] آئندہ تیرے لئے کیا نتیجہ دکھلائے گی -

کنعانہ - منہہ کھولکر [illegible] ہاں اس بات سے تو ضرور مجھے آگاہ کیجئے [illegible] بات ہے -

شیطان - [illegible] کہ سلیمان کے دو بیٹے جو کہ [illegible] ہیں - تمہارے بیٹوں میں سے ایک بیٹا اور ایک بیٹا [illegible] کے بطن سے [illegible] تمہارا بیٹا [illegible] اور پہلے اسکا [illegible]

لیکن میں نے یہ سنا ہے کہ وہ اپنی وفات پر تحریری اس امر کا فیصلہ کر جائیں گے کہ چھوٹا بیٹا مالک تاج و تخت ہے اگر یہ بات گمگم نہیں رہی تو تمہاری جیت ہر طرح ہے اور جو یہ تحریری صاف ہوگئی تو پھر تمہارے لئے اتنی دقت پڑے گی کہ تمہیں رہنے کو زمین بھی نہ ملیگی - اور تم خبر نہیں کہاں کی کہاں ماری ماری پھروگی" شیطان کی یہ پُراثر بظاہر فائدہ مند تقریر کنعانہ کے دل میں گھر کر گئی اس نے اس خطرہ کے وزن کو پہچانا اور سمجھا کہ جو کچھ یہ بوڑھا کہتا ہے وہ درست ہے وہ یہ سنکر یکایک سٹ پٹا گئی اور پریشان نظروں میں ادھر ادھر دیکھکر یہ استفسار کیا - کیا اسکی کوئی تدبیر ہو سکتی ہے؟ کیا میں اس آفت سے بچ سکتی ہوں؟ کیا ایسی کوئی تدبیر ہے کہ میرا بیٹا بعدازاں مالک تاج و تخت ہو؟ یہ تین سوال کنعانہ نے گھبراہٹ میں جلدی جلدی کئے اور اب وہ منتظر رہی کہ یہ بوڑھا مجھے کیا اطمینان بخش جواب دیتا ہے -

شیطان - گھبرانے اور پریشان ہونے کی بات نہیں ہے میں تیرے پاس اسلئے آیا ہوں تاکہ تجھے اُس معاملہ میں نیک صلاح بتاؤں - گو میں اپنی عمر کا زمانہ پورا کر چکا اور میری زندگی کے کچھ دن رہ گئے ہیں جو چشم زدن میں گذر جانیوالے پھر بھی میں نے یہ سوچا کہ مرتے مرتے ایک نیک

بات تو کر چلو کنعانہ بیچاری بے بس غافل ہے لاؤ
اسکو غلامی کی قید سے آزادی دیدو ۔ شرط
یہ ہے کہ جو کچھ میں کہوں اسپر عمل کرے ایسا ہو کہ
تو عمل کی ظاہری خوفناک صورت دیکھکر خوف کہا جائے
اور پہر تجھسے کچھ بن نہ پڑے پہلے اپنے دل میں
مضبوط ہو جا اور سمجھ لے کہ جو کچھ یہ بوڑہا کہیگا اسمیں
فرق نہ پڑیگا گو بظاہر اسکی کیسی ہی صورت کیوں نہو
لیکن بعد ازاں خوش آئندہ ہونے میں اس کے
شک ہی نہیں ہے ۔

**کنعانہ** ۔ نہایت شوق اور سرگرمانہ مستعدی سے
نہیں میں آپکی تدبیر پر عمل کرنے سے کبھی خوف نہیں
کہانیکی اور دلیری سے اسپر عمل کروں گی برائے خدا
بہت جلد اسے مجھپر آشکارا کر دو ۔

**شیطان** ۔ سوا اسکے اور کوئی تدبیر نہیں کہ تم
اپنے بوڑہے خاوند کو زہر دیدو وہ تو آج نہیں
کل مریگا کیونکہ اسکی عمر تمام ہو چکی ہے یوں ہی مرتی
جی رہا ہے اگر یوں اچانک مر جائیگا تو اُسے اپنی
کسی قسم کی تحریر دینے کا موقع نہ ملیگا اور جو یہ داؤ
اسپر نہ چلایا گیا تو تیری عمر خوب سمجھ لیو کہ بڑہاپے
تک آفت میں پہنس گئی اس سے تیرا چھٹکارا
ممکن نہیں ۔ ،،

تا نصیحت بجائے خود کردیم
جان و تن را دریں بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت تو
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

**کنعانہ** ۔ کسیقدر آزردہ ہو کر ۔ یہ تیری صلاح
اے ناقص العقل بوڑہے کبھی پذیرا نہوگی وہ میرا
پیارا خاوند ہے ۔ میرے ہاتھ جل جائیں جن
ہاتھوں سے میں اس بیچارہ بیگناہ کو سنکہیا دوں
یہ کبھی نہیں ہو سکتا جتنا تو نے آئندہ میرے لئے
تشدد اور آفت دکہائی ہے سب سہنی منظور ہیں
لیکن یہ خیال کبھی دل میں نہیں آسکتا ۔

**شیطان** ۔ آزردہ ہو کر ۔ تو ناراض ناحق ہوتی
ہے یہ تو صرف ایک رائے ہے جو میں نے تجھے بتائی
ہے تو ملنے نہ ماننے یہ تجھے اختیار ہے سلوک بھی کرنا
میں نے کبھی دیکھا نہ ان سے ملاقات کی اس وجہ سے
مجھے ان سے کوئی سروکار نہیں نہ میں اپنا دوست
ہی کہتا ہوں نہ دشمن مجھے اس بیچارے کی جان
سے تعلق کیا ہاں یہ ہے کہ مجھے عموماً مصیبت زدہ
اشخاص سے ایک ہمدردی سی رہی ہے اور
جہاں تک میرے ہاتھ پیر اور عقل ساتھ دیتی ہے
میں اسکی ہمدردی کی ہے سمجھتا ہوں مان لیا
نہیں تو نہ مانا ہو جانے اور اسکا کام ۔ تو ابھی تو
نوجوان خاتون ہے تو ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتی
ان باتوں کے سمجھنے کے لئے ایک بڑے بھاری
جہاندیدہ کی ضرورت ہے اگر تم جیسی ناتجربہ کار

لڑکیاں سمجھ جائیں تو پھر تجربہ کار اور ناتجربہ کار میں فرق ہی کیا باقی رہگیا - اچھا میں جاتا ہوں مگر میری صرف اسقدر التجا ہے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے خدا کیلئے نرا لغو اور بیہودہ نہ سمجھنا - جو پھر بھی اپنے خالی وقت اسپر غور و توجہ ضرور کرنا اور اسے نا ملائم بات سمجھکر چھوڑ نہ دینا - شیطان یہ کہکر چلتا بنا اور کنعانہ کو تذبذب میں چھوڑ گیا - اس سیدھا شیطان صلح نبی کے اس بیٹے کے پاس گیا جو منکوحہ بیوی سے تھا اور اسے جاکر یہ بہکایا کہ تو اپنے باپ سے کہکر کل جائداد منقولہ اور غیر منقولہ اپنے نام پر لکھوا لے - ایسا نہو کہ پیچھے دعویدار کھڑے ہو جائیں - شیطان کی اس گفتگو نے بہت برا اثر کیا اور اس نے فوراً ہی کچھ متینی درخواست پیش کی کہ تو نبی کا مال متاع وقف ہوتا ہے اور جو چیز وقف ہوتی ہے اسکا کوئی مالک نہیں ہوتا اسلئے صلح نبی کا بیٹا مالک نہیں ہو سکتا تھا مگر نبی نے اس خیال سے مبادا یہ آزردہ ہو اور لوگوں کے بہکانے سے جلا وطنی اختیار کرے اسے تسلی دیدی اور ایک ایسی امید بھری تقریر کی کہ جو دو معنی رکھتی تھی - بیٹا تو کسیقدر مطمئن ہوگیا لیکن اس درخواست کی بھنک کنعانہ کے کان میں پہنچی وہ چونکی اور اسے بوڑھے ناصح کی وہ تدبیر یاد آئی خیالات نے آندھی اور مینہہ کی طرح اس کے دماغ میں گھر نا شروع کیا اور چاروں طرف سے امنڈ امنڈ کر آنے ان تمام مختلف خیالات کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے فی الفور بیگناہ معصوم نبی کو سنکھیا کھلا دی

اور وہ معصوم ذات پھڑک پھڑک کر رہی ملک بقا ہوئی جسدن صلح نبی کی شہادت ہوئی ہے شیطان نے بازار مینارہ پر ایک بہت بڑا جلسہ تھا جسمیں شیطان فرحت و شادمانی میں اپنے شیاطین کے ساتھ خود بھی ناچتا تھا - اسکا ناچنا گانا گتیں بھر بتانا - یہ سب غضب انگیز تھا کیونکہ دنیا و دین کا کوئی علم کوئی ہنر ایسا تھا کہ جسمیں وہ عاری ہو آواز تھی وہ ایسی ہٹیلے کی کہ پتھر کو موم کر دے اور وہ بھی رقص میں آجائے لیجہ اس غضب کا تھا کہ جسمیں موسیقی پن کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا - شیاطین کو حکم دیدیا تھا کہ جا ہے جسقدر شراب پیو اور خواہ جو کچھ گناہ کرو مین ثواب ہے شیطانوں کا دندا اور ان کی سرمستانہ نشیلی آوازیں حقیقت میں ایک قہر دریا ے شور میں ڈال رہی تھیں -

صلح نبی کی وفات کی دیر تھی کہ قضیئے اور جھگڑے شیطان نے کھڑے کر دیئے کنعانہ گرفتار کر لیگئی اور اسپر خون ثابت ہونے سے بد طرح طرح کی عقوبتیں توڑی گئیں اور شیطان نے اس بیچاری کی کیا کیا کچھ گت نہ بنوائی -

رفتہ رفتہ شیطان کی سلطنت کامل طور سے تمام ملک میں ہوگئی خدائی بادشاہت کو زوال ہوگیا اور چاروں طرف شیطان ہی کے نام کا بول بالا نظر آنے لگا - کئی صدیاں شیطان ہی کی سلطنت کو گزریں

شیطان معہ اپنے شاگردوں کے دریائے شور کے منارہ پر اُچھل رہا ہے

رحمانی حکومت کو ایسی مات ملی کہ اگر اسکا کوئی نام
بھی لیتا تہا وہ بھی قتل کر دیا جاتا تہا جب کفر والحاد
کا شیطان کے طفیل سے زیادہ رواج ہوا تو خدا نے
عبیر کو نبوت کا ڈپلومہ دیکر بہیجا - شیطان کے آگے
ان کی نبوت کچہہ نہ چلی اور یہ نبی اپنی تیس برس کی
نبوت میں صرف دس آدمی راہ راست پر لا سکے -
اور سخار نے آخر ان کا فیصلہ کر دیا - چونکہ شیطان
کی قوت بڑہ گئی تہی اس لیئے اس سے زور آزمائی کرنا
ذرا کام رکہتا تہا عبیر کے بعد فالک ہوئے اس
معصوم نبی کی قسمت بہی اپنے سابق نبی عبیر جیسی
ہوئی - بعد ازاں رعو کا ظہور ہوا گویہ نبی اپنی کوشش
میں برابر کامیاب ہوتا رہا لیکن شیطان کا داؤں
اس نبی پر بہی چل گیا اور وہ ایک جنگ میں ہشیم
سے شہید ہو گئے پہر کئی صدی کے بعد سارک
نبی نے دنیا میں اپنا جلوہ کیا - ان کے وقت
میں خونریزی زیادہ [illegible] ہوئی اور اصلاح
ہوئی [illegible] زیادوں پر رکہی گئی تہی کہ شیطان
اور اسکے شیاطین کے ادنے سے زور نے اصلاح کے
درخت کو جڑ سے اکہیڑ کر پہینک دیا - سارک نبی کے
بعد غو [illegible] کا ظہور ہوا ان کی بہی کچہہ زیادہ شیطان
کے آگے نہ چلی آخر یہ نبی بہی بے نیل مرام عالم سے
رخصت ہوئے اس معصوم نبی کے بعد [illegible]
نبی آئے جو [illegible] گرم ہو کر تیلے بنے اور یہ حضرت
عیسے کا ظہور ہوا جنکی بابت ہم زیادہ لکہینگے کہ انکی
شیطان سے کیونکہ نبڑی پہلے ہم نبیوں کے نام
نقل کر دیتے ہیں جو غور سے حضرت عیسے تک گذرے ہیں
تارح - ابراہام - اضحاق - یعقوب - یہوداہ - فارص
حصروم - ارام - عمنداب - نحون - سلمون
بوعز - عوبید - یسی - داؤد - ناتن متہا - یہنان
لیا - الیاقیم - یونان - یوسف - یہوداہ شمعون
لیوی - متہات - یوریم - العزر - یوسس
عبر - المودام - قوسام - ادی - ملکی - نیری
سلاتی ایل - زروبابل - ریسا - یوحنا - یودا -
یوسف - سمعی - متہاتیاس - ماحتہ - نگی -
اسلی - ناوم - آموص - متہاتیاس - یوسف
نیا - ملخی - لیوی - متہات - ہیلی - داؤد -
سلیمان - موسے - ان نبیوں میں دو چار نبی مثلاً
حضرت موسے سلیمان داؤد بہت مشہور ہیں چونکہ
ان کے واقعات زیادہ مشہور ہیں اس لیئے ان پر
بحث کرنی تحصیل حاصل ہے - اب ہم حضرت عیسے
اور شیطان کی داستان بیان کرتے ہیں - جب
شیطان نے یہودیوں یعنی حضرت موسے کی امت
کو گمراہ کر دیا اور انمیں کفر والحاد نے اپنا گہر کیا اور سب
شیطان پرست بن گئے اور اس گوشہ سے اس گوشہ
تک شیطان حکمرانی کرنے لگا تو خدا نے حضرت عیسے
کو پیدا کیا - حضرت عیسے کی پیدائش اسی طرح ہوئی کہ

عام آدمی ہوتے ہیں - مگر شیطان کو ایک فقرہ یہ سوجہا کہ عام آدمیوں میں یہ شہرت دیدی کہ مریم کے ہاں بے خاوند بچہ پیدا ہوا ہے شیطان کی غرض یہ تہی کہ بی بی مریم کی پاک ذات پر بدنامی کا دہبہ لگے اور وہ بدنام ہوں لیکن انہیں خدا ہی بی بی مریم کی عزت کا محافظ تہا وہ بدنام نہو نے دیتا تہا اس لئے کہ بی بی مریم کی کنبلم کہلا یوسف نجار سے منگنی ہوگئی تہی اور یہودیوں کی شریعت میں یہ قانون تہا کہ اگر خطبہ نہ پڑہا جائے اور منگنی کے بعد ہی خاوند اتفاق سے بیوی سے ہمبستر ہو جائے تو یہ بات ہی ناجائز قرار نہ دیجاتی تہی یہی بی بی مریم کے ساتہہ ہوا تہا اس لئے شیطان کی بس آئی اور اس ان کے معتقدوں میں یہ اڑا دی اور انہیں اس امر کا یقین دلادیا کہ یہ خدا کی روح تہی جو بی بی مریم میں حلول کر گئی اس لئے حضرت عیسٰے مجسم خدا کے بیٹے بن گئے اس کے خلاف جو حضرت عیسٰے کے معتقد نہ تہے انکو اور طرح بہکایا اور بی بی مریم پر بہتان عظیم قائم کرادیا جب حضرت عیسٰے اپنے سچے باپ بڑہئی یوسف کی نگہبانی میں پرورش پاکر بڑے ہوئے اور اس عمر کو پہنچے کہ انہیں خدا کی طرف سے تمغہ نبوت عطا ہو تو شیطان نے بہت کچہہ ہاتہہ پیر مارے اور چاہا کہ حضرت عیسٰے کے نبوت کا ڈہلوسہ نہ ہے لیکن یہ بات نہیں بنی تہی اور اسکا نہیں نبی الا خر خداوند تہا - آخر خدا کی روح ایک فاختہ کی صورت میں بنکر اتری اور وہ حضرت عیسٰے میں حلول کر گئی - حضرت عیسٰے کا دل روشن ہوگیا اور آپکا دماغ ربانی جلووں سے منور ہوگیا جوں ہی حضرت مسیح نبی ہوئے فوراً شیطان آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور باہم بہریوں نبٹری - شیطان کی صورت رئیسانہ اور دولتمندانہ تہی طرز انداز اور بیاں سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ دنیا بہر کا اسکو اختیار ہے جو کچہہ اسکا جی چاہے کر سکتا ہے اسکی تفاخرانہ گفتگو اور مغرورانہ لہجہ اس امر کا شاہد تہا کہ دونو جہان کی کنجی اسی کے ہاتہہ میں ہے اس کے ایک اشارہ میں سب کچہہ ہے یہی فقیر کو سلطان بنادیتا ہے اور یہی سلطانوں کو فقیر بنادیتا ہے ۔ غرض اس سج دہج سے شیطان حضرت عیسٰے کے پاس آیا اور متکبرانہ صورت میں کہا سلام ہو تجہپر اے بڑہی کے بیٹے - شیطان کا یہ گستاخانہ سلام حضرت عیسٰے کو سخت برا لگا لیکن انہیں مجبوراً اسکا سہار کرنا پڑا کیونکہ اگر وہ سہار نکرتے تو کیا کرتے بڑہئی کے بیٹے ہونے سے انکار نکر سکتے تہے -

**مسیح** - سلام ہو تجہپر اے مغرور دولتمند ہونی

**شیطان** - تو نے مجہے مغرور کیونکر جانا اے عیسٰے کو میں لاکہہ دولتمندوں کا ایک دولتمند ہوں اور میری ایکا ... ہی ایک ٹھوکر سے ہی زیادہ ہے

میرا حلیم الطبع ہونا اتنی بڑی عالیشان قوت اور زبردست اختیار کے عالم میں اپنا نظیر نہیں رکھتا۔

**مسیح** ۔ یہ کیونکر معلوم ہو کہ مغرور نہیں ہے کیونکہ تیرا حقارت انگیز سلام اور اسکا تنفر خیز لہجہ اس امر کا شاہد ہے کہ تجھے اپنی شوکت اور عزت پر بہت بڑا گھمنڈ ہے۔

**شیطان** ۔ یقیناً تیرا یہ خیال صحیح نہیں ہے اسلئے اگر یہ صحیح ہو تو اس کے یقین کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہے میرا سلام جو میں نے تجھے کیا مغرورانہ سلام نہ تھا وجہ یہ تھی کہ میں نے بچپن سے تجھے بڑہئی کے بیٹے کے ہی نام سے جانا ہے اگر اسمیں میری غلطی ہو تو مجھسے بیان کر۔ میری انکسارانہ طبیعت اور عاجزانہ معاشرت کی یہ کافی شہادت ہے کہ میں تیرے پاس حاضر ہوا ہوں اور تجھسے چند التجائیں کرتا ہوں اور وہ سب تیرے ہی فائدہ پر مبنی ہونگی ۔ یہ سنکر حضرت عیسے چند لمحے خوش ہوئے اور تھوڑی دیر کے وقفہ کے بعد یہ جواب دیا ۔ اگر تو مجھے میرے فائدہ کی سمجھانے آیا ہے تو تیرا آنا مبارک ہو میں تجھے مغرور کہنے کی معافی مانگتا ہوں ۔

**شیطان** ۔ خوش ہوکر ۔ بیشک میرا آنا ہمیشہ ہر شخص کے پاس رحمت ہی ہوتا ہے اور تیرے لئے تو خصوصاً مبارک رحمت ہوگا ۔ پہلے میں تجھے تیرے ڈپلومہ نبوت ملنے کی مبارکباد دیتا ہوں یہ خداوند کی بڑی بے نیازی اور بندہ پروری ہے کہ اس نے تجھہ جیسے بے حیثیت شخص کو اپنا نبی بناکر دنیا میں بھیجا کیا تجھے اپنی ہستی اور اصلیت پر غیرت آتی ہے تو وہ یہی ہے کہ کل اپنی ماں مریم کی گود میں ہوا ہوا کرتا تھا نہ تجھسے اٹھنے کی جاتی تھی نہ چلا جاتا تھا ہر بات اور چیز میں تو دوسروں کا محتاج تھا اصلیت تیری یہ ہے کہ تو ایک بڑہئی اور وہ بھی معمولی بڑہئی کا بیٹا ہے جس کے پاس اتنا روپیہ بھی نہ تھا کہ وہ منگنی ہونے کے بعد تیری ماں کو خطبہ پڑہاکر بیاہ کر لیجاتا اور دو چار آنیوالوں کی دعوت کرتا ۔ وہ تیری ہستی تھی اور یہ تیری اصلیت ہے باایں ہمہ خدا نے مطلق خیال نہیں کیا اور اپنی رحمت تمامی نہ کی بلکہ بہت فراخی سے تجھے بخشی آج تو سو سلطانوں کا ایک سلطان ہے اور تیری شوکت و عزت جاہ ہے یہودی مگر میں بھی اسمیں کمی نہ آئیگی ۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؎

کیا ایسے لاثانی خدا کا تجھے شکریہ ادا کرنا نہ چاہئے کہ جس نے اپنے جلال کا نور تیرے دل میں بھرا اور تیرے ضمیر کو خاص اپنی ودیعت سے منور کیا ۔ اٹھہ اور اس خدائے یگانہ کا شکریہ ادا کر اور اسکی مدح و ثنا اور اسکا آستہ صاف کرنے کے واسطے اٹھہ کھڑا ہو ۔ شیطان کی یہ پُر اثر تقریر سنکر حضرت عیسے میں ربانی محبت کا جذبہ آگیا وہ اپنی انتہائی خوشی میں اٹھہ بیٹھے اور انہوں نے خدا کی

بڑی لمبی چوڑی حمد کی اور اسکو خدائے واحد بے ہمتا
بے مثال قوی بے نیاز قہار رنا آگوان کا یقین پہلے بہی
اس سب سے برتر اور اکیلی ذات کی طرف مائل ہو رہا
تہا لیکن اس یقین میں اور بہی ایک رنگ آگیا اور اپنے
اپنے پورے شریفانہ جذبہ اور نجیبانہ جوش میں
بہر کر کہنے لگے اے خدا پرست مرد جو کچہہ تو کہتا ہے
وہ ہی صحیح ہے اسمیں ہرگز فرق نہیں بیشک میں کچہہ
بہی نہ تہا اس نے مجہے سب کچہہ کردیا میں ناتوان تہا
اس نے مجہے قوت عطا کی میرے زبان نہ تہی اس نے
مجہے بولنا سکہایا میرے پیر نہ تہے اس نے مجہے چلنا
سکہایا میرا دل انسانی تاریکی سے بہرا ہوا تہا اس نے
تاریکی کو دور کرکے اپنے سچے جلال سے مجہے حصہ دیا
میں محض بے حقیقت تہا اس نے مجہے اپنی موجودہ مخلوق
میں مرتبہ امتیاز یہ بخشا تاکہ میں داؤد اور سلیمان اور
موسے کا راستہ صاف کروں اور ان کی سرگردان
امت کو راہ راست پر لاؤں - حضرت عیسے نے
سچے جذبہ نے جہاں تک راستہ دیا انہوں نے
خدا کی حمد کی اور اپنے ایک ایسے نووارد مہمان کا
آنا انہیں خوشنمائی سے مبارک معلوم ہوا حضرت
عیسے نے گوارا نہ جانا کہ ایسے سرگرم ساتہی سے بہت
جلد انفراق ہو اور پہر ایک دوسرے کی صورت نہ دیکہنا
اسی خیال نے ان کی آن میں ان کے چہرہ کا رنگ
تغیر کردیا اور کسیقدر خوف وملال افسردگی حضرت عیسے
کے چہرہ پر چہا گئی شیطان بہت بڑا پرکھنے والا تہا تاڑ گیا
کہ شاید اس خیال نے حضرت عیسے کو مایوس کردیا
ہے کہ میں ان کے پاس سے علیحدہ ہو جاؤں گا -
حضرت عیسے کی یہ صورت دیکہکر شیطان کی ڈہارس
بندہی اور اسے اس امر کا اطمینان ہوا کہ میرا افسوں
حضرت عیسے پر چل جائیگا بڑی ہی ہوئی سنجیدہ
بہروسہ دیتی ہوئی آواز سے یہ بولا - اے نبی اللہ
اگر میرا قیاس صحیح ہے تو میں یہ کہسکتا ہوں کہ
شاید آپ میرے مفارقت کے خیال سے یوں
پژمردہ ہوئے ہیں اگر دراصل میرا خیال صحیح ہے
اور میں راہ راست پر ہوں تو میں آپکو یقین دلاتا
ہوں کہ میں تمام عمر کے لئے آپکا غلام بنچکا
میں اپنے دل سے کہتا ہوں کہ شب و روز آپکی
خدمت میں رہنا مجہے جہان کی بادشاہت سے
زیادہ ہے - میں اس کی پروا نہیں کرتا کہ تباہ و
برباد ہو جاؤں بلکہ مجہے حضور کی صحبت حاصل
کرنے کی بہت پروا ہے اور یہ تباہی کا لفظ جو
میں نے اپنے اوپر عاید کیا ہے یہ دنیاوی معاش
کی نسبت سے عرض کیا ہے ورنہ یہ بات میرے
دل کو جچی ہوئی ہے کہ میری دولت تو دولت آپکی
صحبت میں جان جانا بہی میرے لئے دارین
کی ہلاکت ہے - جسکی نسبت میں اپنا نور کہہ
رہا ہوں اگر یہ بات صحیح ہے اور میرے عالم قیافہ میں

غلامی نہیں ہے تو یہ التماس ہے کہ مجھے اپنی غلامی
میں قبول کیجئے اگر میں بغیر آپ کے حکم کے ایک
منٹ بھی ادھر سے ادھر ہوں تو جو چور کا حال
وہ میرا حال - اس سے زیادہ اور میں کونسے حیلے
اپنے اظہار مطلب کے لئے استعمال کرسکتا ہوں
شیطان کی اس جادو بھری اور اطاعت مآب تقریر
نے حضرت عیسے کی معصوم ذات پر جو کچھ عمدہ اثر کیا
وہ بیان نہیں ہوسکتا گو حضرت عیسے نبی تھے لیکن
بحیثیت انسان ہونے کے وہ یہ نہ جان سکتے
تھے کہ یہ شیطان ہے اور مجھپر فریب کا جال پھیلا
رہا ہے غیب علم تو خدا ہی کو ہوتا ہے جو کچھ خدا نے
بتایا بس صرف وہ ہی جانا اور اس کے سوا جو کچھ جانا
سو غلط جانا - نبی ہو خواہ ریفارمر ہو جب اپنا
عظیم الشان کام شروع کرتا ہے تو اس کی حیرت
و مایوسی کی کچھ بھی حد نہیں ہوتی اور اول ہی اول
دلیر نہیں ہوتا بلکہ ناکامیوں کے بچکولے اسے
رفتہ رفتہ دلیر بنا دیتے ہیں وہ اول اول مستقل مزاج
نہیں ہوتا لیکن مایوسیوں کی بوچھاڑ اسے ایک
زمانہ کے بعد زبردست مستقل بنا دیتی ہے -
یہی حضرت عیسے کی کیفیت تھی نئی نئی نبوت ملی تھی
اور نیا نیا جوش فرائض نبوت کے انجام دہی کا
طبیعت میں اٹھ رہا تھا ایسی حالت میں فطری
طور سے ایسے شخص کو نگاہیں ڈھونڈتی تھیں کہ
جو اپنی نبوت کا اقرار کرے اور یہ کہے کہ میں نے
تجھے سچا نبی تسلیم کیا ہے اسی لئے شیطان کی اس
گرمی سے ہم آہنگی کرنی حضرت عیسے کو نہایت ہی
غنیمت معلوم ہوئی اور وہ اپنی نصف خوشی نصف
مضطر بحالت میں یہ کہنے لگے اے پیارے عزیز!
دولتمند کیا تو مجھپر ایمان رکھتا ہے کہ میں نبی ہوں
اور روح القدس مجھہ ہی پر نازل ہوئی اور اسکی مدد
سے خلق کی ہدایت کے لئے میں ہی مبعوث ہوا ہوں
اگر یہ تیرا عقیدہ ہے تو بہت جلد کہہ تاکہ تیری طرف
سے مجھے کامل بھروسہ ہو جائے اور پھر میں تجھے
اپنے حقیقی دوستوں میں خیال کروں -

یہ سنتے ہی شیطان غل مچانے لگا اور کہا یہ حضور نے
کیا فرمایا نبوت پر یقین اور ایمان کیسا میں تو آپ کو
خدا کا بیٹا جانتا ہوں اور ہمیشہ اسی نام سے آپکو
پکاروں گا اور آپکی نبوت پر ایمان لانا یہ ایک ادنےٰ
یقین ہے آپ نے یہ کیا ارشاد کیا کہ تو میری نبوت پر
ایمان رکھتا ہے یا نہیں میں سچ کہتا ہوں، ع

راست میگویم و از گفتہ خود دلشادم

کہ اگر حضور خدائی کا دعوے کرینگے تو پہلا شخص
آپ پر ایمان لانے والا آپکا غلام ہوگا -

یہ سنکر حضرت عیسے بہت خوش ہوئے لیکن انہیں
شیطان کا یہ قول کہ اگر آپ خدائی کا دعوے کریں
تو میں پہلے آپ کو خداوند کہنے کو موجود ہوں زیادہ

اچھا نہ معلوم ہوا بلکہ انہوں نے فوراً اپنے وحدانیت کے جوش میں یہ فرمایا۔

،، نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا آسمان کی بادشاہت میں شامل ہوگا مگر وہی جو میرے باپ کی جو آسمان پر ہے اسکی مرضی پر چلتا ہے اس دن بہتیرے مجھے کہیں گے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے دیووں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامات ظاہر نہیں کیں اور اسوقت میں ان سے صاف کہونگا کہ میں کبھی واقف نہ تھا اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو ،،

**شیطان** ۔ میں نے جو وہ فقرہ آپ سے عرض کیا تھا صرف اسلئے تھا کہ آپکو میرے یقین کی بانگی معلوم ہوجائے ورنہ خدائے واحد کی تو میں بھی پرستش کرتا ہوں اور اسکا مجھے بھی بخوبی علم ہے کہ جو بیٹے خدائے احد کی پرستش کی وہ کبھی ایماندار نہیں ہوسکتا حضور نے جو کچھ فرمایا ہے وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے سبحان اللہ کیا وحدت بھری بات ہے بس میں تو ایسی شیریں گفتگو پر جان دیتا ہوں سمجھ میں جاتا ہوں کہ زیادہ گفتگو کرنے کی اس معاملہ میں ضرورت نہوگی حضور کو میرے یقین کا پورے طور پر اعتبار ہوگیا ہوگا اگر حکم ہو تو باتوں کا پہلو بدلدیا جائے ۔

**عیسی** ۔ بہت خوشی ہے ۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ تو مجھپر ایمان لے آیا بس تیرا اسیقدر ایمان لے آنا کافی ہے تیری اور میری دوستی کی بنیاد قایم اور مضبوط کرنے کے لئے ۔ تجھے اختیار ہے کہ تو اپنی باتوں کا رُخ دوسری طرف پھیر دے ۔

**شیطان** ۔ خوش ہوکر اور بغلیں بجاکر ۔ اے روشن دل نبی آفریں ہو تیری انصاف پسندی اور غریب پروری پر ۔

دل و جانم فدایت اے مسیحا دم

تو نے یہ نہیں کہا کہ باہم دوستی کی بنیاد قائم ہوئی ہے بلکہ مجھے خرید لیا تیری دوستی کا درجہ بہت بڑا ہے تو مجھے اگر اپنے غلاموں میں بھی شمار کرلیگا تو میری ہمیشہ کی زندگی ہوجایگی ۔ اور میں یہ سمجھونگا کہ خدا کی بادشاہت میں میں داخل ہوگیا یوں تیری بندہ نوازی اور ذرہ پروری ہے کہ میں کسی قابل نہیں ہوں تیری جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لایق بھی نہیں ہوں اور تو نے مجھے اپنا دوست بنایا اب میں حیران ہوں کہ کن الفاظ میں اسکا شکریہ ادا کروں سوا اس کے اگر تیرا حکم ہو تو اپنی جان نثار کردوں مگر میری جان اتنی قیمتی نہیں ہے کہ وہ تیری اس عنایت و نوازش کا معاوضہ بھی ہوسکے ۔ میرے پاس تجھپر نثار کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے ایک جان ہے سو وہ بے حقیقت ایک سحر ہے تو

بے قیمت اگر ہمہ تن اپنے کو قربان کرتا ہوں تیری
ہستی مجھے آگاہ کرتی ہے کہ چھوٹا منہ بڑی بات کیسی
اب ہر طرح شرمندہ ہوں نہ پائے رفتن نہ روئے
ماندن کا مضمون ہے اسکے سوا مجھسے اور کچھ بھی
نہیں ہو سکتا کہ میں بالکلیہ اپنے کو تیری عنایت اور
تیرے رحم پر چھوڑ دوں اور خاموش ہو رہوں
اور پھر لحظہ اپنا یہ ورد رکھوں ۔

ور کشی گر جرم بخشی رو و سر بر آستانم
بندہ را فرماں نباشد ہر چہ فرمائی بر آنم

یہ باتیں شیطان کی معمولی باتیں نہ تھیں کہ جو حضرت
عیسےٰ جیسی معصوم ذات پر جادو بھرا زبردست
اثر نہ کرتیں ۔ حضرت کی تو معصوم ذات تھی وہ ان
فریبوں اور دھوکا دینے والی باتوں کو یکلخت
نہ تاڑ سکتے تھے اگر کوئی جہاندیدہ تجربہ کار آزمودہ
شخص بھی ہوتا وہ بھی ایسا شیدا ہو جاتا کہ شیطان
کی ان ہی باتوں پر تکیہ کر کے ہو بیٹھتا اور پھر دین
دنیا کی اسے خبر نہ ہوتی ۔ جب شیطان کی باتیں فریب
دینے میں اس پایہ کی تھیں پھر حضرت عیسےٰ بیچارے
کا کیا قصور وہ بخوبی اس کے دم میں آگئے اور
بخوشی شیطان کو اپنا رفیق تسلیم کر لیا ۔ اور اسکی
ان تمام باتوں کا یہ جواب دیا ۔

**عیسےٰ** ۔ تو خوش ہو تیری یہ عقیدت منشی اور
سعادتمندی تجھے خدا کی بادشاہت میں کیسے
اعلےٰ درجہ پر پہنچائے گی اور پھر تجھے بخوبی معلوم
ہو گا کہ میری نیک اعمالی نے مجھے وہ دن دکھایا
جو بڑے بڑے مغرور شاہوں کو بھی نصیب نہیں ہے
میں جانتا ہوں کہ خدا پرست بندہ کے لئے یہی
صلہ کافی ہے ۔

**شیطان** ۔ اس سے بہتر صلہ ہفت اقلیم کی
سلطنت بھی ممکن نہیں ۔

**عیسےٰ** ۔ بیشک اسمیں کلام نہیں ۔ اسی طرح
باہم بڑی دیر تک باتیں ہوتی رہیں اتنے میں حضرت
عیسےٰ کے بھائی اور اسکی ماں اسکے پاس آئے وہ
سب باہر کھڑے رہے کہ اگر پیارا مسیح اجازت دے
تو اندر داخل ہوں شیطان نے یہ موقع بہتر جانا
اس نے ادب سے عرض کیا اے نبی اللہ اور خدا کے
عیسےٰ مسیح آپ جانتے ہیں کہ یہ کون آیا ہے وہ جو
عرفاً تیرے بھائی اور ماں ہیں لیکن تجھپر ایمان نہیں
رکھتے کیا ممکن ہے اے خداوند کہ تو ان ناخدا ترسوں
کی صورت دیکھنے گوارا کر سکیگا ۔ حضرت عیسےٰ
یہ سنکر اپنی پیاری ماں کی طرف سے گرما گئے نہ انہیں
اپنے محبتی بھائیوں کا خیال رہا اور نہ اپنی پرورش
کرنیوالی ماں کا بلکہ وہ نہایت درشتی اور کرختگی سے
یہ گویا ہوئے ۔

،، اس نے (یعنی حضرت عیسےٰ نے) انہیں جواب
دیا کون ہے میری ماں یا میرے بھائی دو

یہ شفقت ہے ۔ ... اپنے من میں کہتا تہا ایسی
درشتی اور بد اخلاقی میں بہی بے مثل تہا جس ماں نے
نو مہینے پیٹ میں رکہا ہو اور اس قطرہ کو جسکو دہر
ادہر حفاظت سے لئے پہری ہو اور پہر جننے وقت
درد کہائے ہوں اور بعد ازاں دودہ پلا پلا کر بڑا کیا
گرمیوں کے لمبے دن اور جاڑے دن کی طول طویل
ٹھنڈی راتوں میں جس اپنے بچہ کے آرام کی خاطر
سخت سے سخت حالت میں رہی ہو اور ہمیشہ اپنا
آرام اسکی راحت میں سمجہا ہو اور اپنی ممتا بہری گود
سے خوف اور وحشت کے وقت بہی نہ الگ کیا
ہو اپنی جوانی اپنی صحت اپنی طاقت صرف جسکی
پر صرف کردی ہو ... اس ... ازلی
شفقت میں اس ممتا دو لیسے انس میں وہ بہی
بیٹا کہ جسکے لئے یہ اتنا کہ مصیبتیں اٹہائی گئی
ہوں اور وہ بہی جوان ہو کر یہ وحشت فقرہ کہے
"کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بہائی"
حیف صد حیف ممتا بہری ماں کے دلپر کیسی قیامت کی
سخت چوٹ اثر کرتا ہو گا ۔ شیطان کا افسوں حضرت
عیسے پر چل گیا اور ... یہ نالائق بد خلق کلمہ کہا ہو گا
جب حضرت عیسے کی والدہ کو یہ خبر ہوئی جو بڑے شوق
دل سے اپنے پیارے اور جگری بیٹے سے ملنے آئی
تہی ۔ یہ وحشت اور سخت الفاظ نشتر بہالا کے
اسکے کلیجہ میں چبہے ۔ وہ آبدیدہ ہو گئی اس کے
بدن پر مارے رنج اور غصہ کے رونگٹے کہڑے ہو گئے
کپکپی تمام جسم پر چہا گئی اس نے ایک ٹہنڈا سانس بہرا
اور یہ دردناک فقرے زبان پر لائی ۔ کیا اسے
یسوع مسیح نبوت کی یہی شان ہے ... سی منہ سے
تو بیٹے کو نہی بتاتا ہے کیا میں نے تیری پرورش
نہیں کی کیا میں نے تجہے نو مہینے پیٹ میں نہیں
رکہا کیا میں نے ڈہائی برس تجہے خون نہیں چسایا
کیا تجہپر جوانی تک اپنی جان نثار کری ۔ یہی ...
کیا جانتی تہی کہ آج تو ہی مجہسے ایسا بیزار ہو جائیگا
کہ پہر میرا دیکہنا بہی تجہے ناگوار گزریگا ۔ اے یسوع
مسیح ابہی تو ایسا عروج کو بہی نہیں پہونچا کہ تجہمیں
یہ غرور آگیا حیف صد حیف درد
اسی قسم کے فقرے حضرت عیسے کے بہائی بہی کہتے
جاتے تہے اور روتے جاتے تہے آخر وہ عصمت پناہ
عصمت مآب پاک خاتون اپنے اور بیٹوں کا ہاتہہ پکڑ کر
نا امید واپس چلی گئی ۔ شیطان بہت خوش تہا
کہ اسے یہ فتحمندی با آسانی حاصل ہو گئی ۔ حضرت
عیسے آخر تک اپنی اسی طبیعت پر تلے رہے اور انہوں
کبہی اپنی ممتا بہری ماں اور پیارے بہائیوں کی
صورت نہ دیکہی ۔ جب اس گفتگو کا بہی خاتمہ ہو گیا اور
حضرت مسیح کی ماں اور بہائی آبدیدہ حضرت عیسے
کی ہر کہٹ سے واپس پہرے تو حضرت عیسے کے آگے
کہانے کا دسترخوان بچہا ۔ ایک پیالہ میں مرغ کا

دوسرے میں شہد تیسرے میں سرکہ جو تھے ہیں
دودہ اور کئی روٹیاں لاکر رکھی گئیں کئی قسم کے پھل
بھی تھے شیطان کی کیا مجال تھی کہ وہ ان کہانوں
کہا سکتا کیونکہ اسکی خوراک کرم ہوچکی تھی مگر ان
بظاہر حضرت عیسے کا ساتھہ نبہانے کو موجود تہا۔

ایک ہی رکابی میں دونوں نے بیٹھکر کہانا کہایا جب
کہانے سے فراغت پائی تو شیطان نے یہ باتیں کرنی شروع کیں

**شیطان**۔ حضور اس سے تو بخوبی واقف ہونگے
آج کل کن لوگوں کا دور دورہ ہے اور کہاں زیادہ
رہے اور کونسی قوم زیادہ قوی اور زیادہ پرشوکت
ہے سلطنت کس کے گہر میں ہے اور کیونکر ہے انکی
حکمرانی سے انہیں کیا کیا نتایج ہیں۔

**عیسیٰ**۔ یہ باتیں کل تو میں جانتا نہیں صرف
اس قدر جانتا ہوں کہ یہودی اور بت پرست
سلطنت کر رہے ہیں اس سرزمین میں یہودی
سلطنت کہتے ہیں اور مغربی سلطنتوں میں عموماً
بت پرست ہیں۔ اکثر دہریئے بھی ہیں کہ جو کسیکو
نہیں مانتے۔

**شیطان**۔ ان کے اختیار میں سب کچھہ ہے
[illegible]ن کی آن میں جا ہے جو کچھہ کر سکتے ہیں آپکی تکفیر
[illegible]نر یہ لوگ مطلق نہونے دینگے یہودی ابھی سے
[illegible]پیدایش پر نکتہ چینی کر رہے ہیں اور نئے نئے
[illegible]ات آپکی والدہ پر قایم کر رہے ہیں ایسی حالت میں
اگر علانیہ آپنے پرنچ دی اور ان کے مذہب انکے
خیالات کو برا کہا تو وہ لوگ آپکے سخت دشمن ہوجائینگے
اور پہر آپکی جان بچنی مشکل ہوگی کچھہ میں نے سمجہا تہا
وہ آپکو سمجہا دیا ہے آپ روشن ضمیر ہیں اسپر بخوبی
غور کر سکتے ہیں۔

**عیسیٰ**۔ بیشک جو کچھہ تو نے کہا وہ بہت صحیح ہے
(افسردہ ہوکر) پہر اب میں کیا کروں اور کیونکر ان
گمراہوں کو ہدایت پر لاؤں۔

**شیطان**۔ آپ افسردہ نہوں یہ کچھہ افسردگی
کی بات نہیں ہے کون ایسی مشکل ہے جو آسان
نہیں ہوسکتی اور کون ایسی تدبیر ہے جو کچھہ کچھہ
نتیجہ نہیں پیدا کرتی۔ مجھے چونکہ ان باتوں میں زیادہ
تجربہ ہے اسلیئے میں امید کرتا ہوں کہ ضرور میری
ہر تدبیر کارگر ہوگی آپ میرے ساتھہ ہولیں اور پہر
جو کچھہ میں عرض کروں اسپر غور کرکے عملدرآمد کریں
پہر آپکو معلوم ہوجائیگا کہ میری تدابیر کیا کیا نتیجہ پیدا
کرتی ہیں۔

شیطان کی یہ باتیں حضرت عیسے کے بجھے ہوئے
دل کو تروتازہ کرنے والی تہیں وہ اسکے ساتھہ
چلنے پر رضامند ہوئے اور یہ اقرار بھی کیا کہ جو کچھہ
تو کہیگا اسپر غور کرنے کے بعد عملدرآمد کیا جائیگا
شیطان حضرت عیسے کو ایک دولتمند یہودی کے
عظیم الشان محل میں لیگیا جو سنگ مرمر کا بنا ہوا تہا

حضرت عیسے حیران ہو کر شیطان کی ہمراہی میں یہودی کی محل کو دیکھ رہے ہیں

اور سیر سونے کا سنہری کام ہو رہا تھا بعض
بعض خاص کمروں میں جواہر بھی جڑا ہوا تھا جوں
ہی حضرت عیسیٰ اس پرشان محل میں داخل ہوئے
آپ کی آنکھیں کھل گئیں آپ سخت حیرت زدہ ہوئے
کیونکہ ابتک آپ اپنے اصلی باپ یوسف بڑھئی کی
دکان میں رہے تھے اور کبھی پختہ مکان میں رہنے
کا اتفاق نہ ہوا تھا یکایک جو یہ محل اور یہ شوکت دیکھی
آپکو سخت حیرت ہوئی اور بے اختیار حضرت عیسیٰ
کی زبان سے یہ نکل گیا "اے خداوند یہ لوگ
گو دنیا میں ہم سے لاکھ درجے بہتر زندگی بسر کرتے
ہیں لیکن یقیناً آخرت میں تو انہیں یہ آرام نہ پہنچیگا
تاکہ دنیا کا عوض برابر ہو جائے "

**شیطان۔** حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ کیسا خوب
صورت اور قیمتی محل بنا ہوا ہے میں یہ دریافت
کرتا ہوں کہ جس کے پاس ایسا محل ہوگا اسکی خدمت
میں لوگ حاضر ہوں گے اور اسکی باتیں پذیرا کریں گے
یا جس کے پاس رہنے کو ٹوٹا پھوٹا جھونپڑا بھی نہ ہوگا اس کے
پاس مخلوق اللہ آئے گی اور اسکی باتیں سنے گی۔

**عیسیٰ۔** یہ صحیح ہے کہ دنیا داروں کی آنکھیں ظاہری
ہوتی ہیں۔ وہ خداوند کا سچا جلال اگر ان کی
آنکھیں ہوں تو غلیظ اور کمینے جھونپڑہ میں بھی پا سکتے
دیکھ سکتے ہیں مگر جن کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے
وہ ان امیرانہ مکانوں اور پرشوکت سامان
کو دیکھ کر بھی [illegible] جیسے وہ
[illegible] پیدا ہوتے ہیں۔ یہ تمام نمائشی
سامان محض دنیاداروں کے لئے ہیں دیکھئے
[illegible] جلوہ طور پہاڑ پر ہوا کسی شاہی
بڑے سے بڑے محل پر نہیں ہوا اس کی بخشش کے
لئے یا اسکی رحمت نازل ہونے کے لئے نہ آرام [illegible]
کی قید ہے نہ [illegible] کی نہ جگہ کی یہ پرشوکت مکان
اس کمینے [illegible] کی طرح فانی ہے جب چیز فانی ہوئی
تو اس کی کیا قیمت ہو سکتی ہے۔ شیطان نے
حضرت عیسیٰ کو جب یہاں سے اکھڑا ہوا دیکھا تو نقشہ
کا پہلو بدلکر یہ کہا [illegible]۔ میری یہ غرض نہیں ہے
حضور نے خیال فرمائی میں یہ عرض نہیں کرتا کہ یہ شاندار
پرشوکت اور یہ نمائشی سامان دیرپا ہے اور یہ وہ جگہ
جہاں آپ پیدا ہوئے یا آپ نے پرورش پائی
فانی ہے بلکہ میرا اصلی مدعا یہ ہے کہ دنیاداروں کو
اپنا مطیع بنانے یا ان پر اپنا اثر ڈالنے کے لئے ایسی
ایسی نمائشی چیزیں ہونی چاہئیں گو یہ میں تسلیم کرتا ہوں
کہ آپ جیسے نبی کی نگاہوں میں یہ چیزیں محض
بے قیمت ہیں ساتھ ہی اسکے یہ بھی مسلم ہے
کہ دنیاداروں کو گمراہی کی راہ سے پھیر کر خدا کے
[illegible] یہ [illegible] مطلب کی چیزیں
[illegible]

حضرت عیسے تحیرانہ صورت جنگل میں شیطان کی تلاش کر رہے ہیں

عمل میں لاسکو تو بہت اچھا ہے پھر کل سے ہم اسی
مکان میں چلکر رہیں گے - یہ سنتے ہی شیطان نکلا
ادہر اس نے چوکھٹ کے باہر قدم رکھا اور ادہر حضرت
عیسٰے کے دل میں یہ خیال آیا کہ دہوکا دیکر ایک یہودی
سے مکان چھین نا سخت نازیبا اور خصوصًا میرے
لئے بدنما ہے یہ سوچتے ہی حضرت عیسٰے شیطان کے
پیچھے دوڑے لیکن شیطان کبھی کا آگے نکل چکا تھا
دور تک حضرت عیسے دوڑے لیکن پتہ نہ لگا -
آخر اپنے دل میں سخت پشیمان ہو کر گھر واپس چلے آئے
اور دل میں اپنے کو ملامت کرتے رہے کہ میں نے
اپنی زبان سے کیوں کہدیا کہ دہوکا دیکر یہودی سے
مکان لے لیا جائے چونکہ آپ سچے نبی تھے اور آپکی
لوح دل ابھی نورانی خدا پرستی کے نقوش سے کندہ
ہو رہی تھی بہلا وہاں اس قسم کے بیہودہ نقوش کیوں کندہ ہونے لگے
شب کے گیارہ بارہ بجے شیطان خوشی خوشی آیا آتے ہی
حضرت عیسٰے کے آگے قبالے پھینک دیئے اور کہا
لیجیئے یہ لاکھوں روپے کے مکان کے قبالے میں نے
بہی اسپر ایسا افسوں کیا کہ اسے دین و دنیا کا ہوش
نہیں رہا اور میں یہ قبالے لیکر چلا آیا کل علی الصباح
ہم کوتوال کو ساتھہ لیکر اس مکان کا قبضہ کرینگے
بس پھر آپ دہوم دہام سے اسپیچ دیجیئے تلقین دین
خدا پرستی کیجیئے دیکھیئے کیا سیر ہوتی ہے - حضرت
عیسٰے پہلے ہی سے اس کارروائی سے بیزار بیٹھے تھے

انہوں نے ذرا متانت سے اپنی ناراضگی اس امر سے
ظاہر کی اور یہ فرمایا - تمہاری محنت اور جانفشانی
کی میں تہ دل سے داد دیتا ہوں مگر افسوس یہ ہے
کہ میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ خلاف خدا ایک بہی امر عمل میں
لاکر خدا پرستی کی طرف اسی مکان میں لوگوں کو
بلاؤں یہ نامناسب ہے میرا خداوند جو ایک خدا
ہے اس سے ناراض ہوگا - یہ سنتے ہی شیطان
دم بخود ہوگیا مومی بتی کی جلتی ہوئی دہیمی دہیمی
روشنی نے اس کے مخوف زدہ چہرہ پر نمایاں اثر
کیا - اس کے منہہ کی ہوائیاں اڑی جاتی تہیں
اور وہ سناٹے میں بیٹھا ہوا تہا گو اسکی یہ ظاہری وضع
بالکل اوپری تہی شیطان کے دل پر اسکا کچھہ
اثر نہوتا تہا بلکہ اُلٹا وہ دل میں ہنستا تہا لیکن
اپنی ناگفتہ بہ صورت اس نے اسلئے بنائی تہی تاکہ
حضرت عیسے کو معلوم ہو کہ شیطان کو اس بات کا
کتنا صدمہ ہوا کہ پہلے اسے ایک کام کے کرنیکا ارشاد
ہوا اور پھر اسی کام سے اسے روک دیا گیا - شیطان
کی صورت پر ایک رنگ آتا تہا اور ایک رنگ جاتا
تہا اور اس نے اپنی حالت ایسی سخت بنائی تہی گویا
اسے از حد صدمہ ہوا - اس وقت حضرت عیسٰے کی
بہی ناگفتہ بہ حالت تہی وہ خود خفیف ہو رہے تہے
اور بار بار یہ کہہ رہے تہے کہ میں نے کیوں اسے
پہلے اجازت دی اور بعد ازاں پھر کیوں لیا اپنی نفرت

اس سے ظاہر کی انہیں ایسے مناسب الفاظ نہیں
ملتے تھے جنسے وہ اپنے رفیق کی تسکین اور اس کا
اطمینان کر سکتے - جب حضرت عیسےٰ نے دیکھا کہ
شیطان سسکیاں بھرنے لگا ہے اور اب اس کی
حالت نازک ہوئی جاتی ہے تو آپ نے ایک نبی
ہوئی آواز میں یہ فرمایا -
عیسےٰ - کی معافی مانگتا ہوں کہ میں نے ہی تجھے مشورہ
دیکر مکان پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا تھا اور
پھر میں ہی اس کام سے نفرت کرتا ہوں یہ نظارہ
کسیقدر بدنما ہے - جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اب
یہ کہنا ہے کہ یہ کام جو ہم نے کیا ہے خداوند کو کبھی
خوش نہیں آئیگا بیشک ہم اپنی غلطی کا اعتراف کرتے
ہیں لیکن مجبور ہیں ہرگز خلاف مرضی خداوندی اس
کام کو نہیں کر سکتے - ہمنے اپنے پہلے مشورہ اور
خیال سے توبہ کی ہے -
شیطان - کیا آپ اجازت دینگے کہ میں اسکی بابت
آپ سے کچھ عرض کرونگا -
عیسےٰ - بہت خوشی سے میں بشوق سننے کو
تیار ہوں ضرور کہو -
شیطان - التماس یہ ہے کہ ابھی خدا کی
مرضی حضور کو کیونکر معلوم ہو گئی کیا کوئی تمام
تر باتوں کی نسبت کوئی وحی آگئی ہے اگر وحی
نہیں ہوئی تو کچھ چون و چرا کرنے کی جگہہ نہیں ہے

اور جو وحی نہیں آئی پھر آپکو کیا خوف ہے -
یہ خداوند کا فرض ہے کہ وہ اپنے نبی کو ہر بات سے
اطلاع دیتا رہے خواہ نیک ہو یا بد -
آگہے تے آگہے تے شیطان نے یہاں بھی اڑنگا مارا
اور حضرت عیسےٰ کو دھوکے میں مبتلا کرنیکا ارادہ کیا
عیسےٰ - ذرا فکر کرکے اور روے سخن کو دیکھکر -
نہیں ابھی وحی تو نہیں آئی -
شیطان - جب وحی نہیں آئی پھر آپ کیونکر
جان لیا کہ جو کچھ میں نے خیال کیا ہے وہ بھی درست ہے
یہ بات حضرت عیسےٰ جیسی معصوم ذات کے لئے تامل
اور فکر کرنے کی تھی آپنے اسپر معمول سے زیادہ
دیر غور کیا اور پھر یہ گویا ہوئے یہ صحیح ہے کہ ابھی
اسکی بابت کوئی وحی میرے پاس نہیں آئی لیکن
خدا نے مجھے دل ایسا روشن دیا ہے کہ میں اچھے
برے کی شناخت کر سکتا ہوں میرا دل گواہی نہیں
دیتا کہ میں ایسی بات کروں اور یہودی کو دھوکا دیکر
اس سے مکان چھنواؤں یہ واقعی سخت ظلم ہے
شیطان - چہ خوب ظلم کی بھی ایک ہوئی یہ آپ
کیا فرماتے ہیں ظلم کیسا کیا آپ نہیں جانتے کہ وہ
اپنے کو یہودی کہتا ہے لیکن کافر ہے جب کافر
ہوا تو جابر و ظالم پہلے ہوا اچھا تو جابر و ظالم پر
رحم کہاں تک چاہئے یا اس کے بے تعداد مظالم کی سزا
دیجائے -

**عیسیٰ** - یہ تو سچ کہتا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ ہنوز
اس یہودی پر ظلم کا الزام قایم نہیں کر سکتا جب تک
تحقیق نہو جائے ممکن ہو کہ وہ خدا پرست یہودی ہو
**شیطان** - ہاتھ سے ہاتھ ملکر اور دانت پیستے
ہائے افسوس صد افسوس اے نبی اللہ کیا یہ آپ
نہیں جانتے کہ خدا پرستی سے یہ شان و شوکت کا مکان
بن سکتا ہے نہ یہ جلوس ہو سکتا ہے - اس کی
یہ دولت یہ حشمت خود اس امر کی شہادت دیتی ہے
کہ اس نے یہ روپیہ رانڈوں اور یتیموں سے چھین
چھین کر جمع کیا ہے ورنہ ایک شخص کے پاس اتنے
روپے کا جمع ہونا راہ نیک اور حلال سے نہیں ہوتا
**عیسیٰ** - اگر میں یہ بھی تسلیم کر لوں کہ جو کچھ تو کہتا
ہے وہ ہی صحیح ہے لیکن میں تجھسے دریافت کرتا ہوں
کہ میں اس یہودی کے گناہوں کی سزا دینے والا
کون ہوں نہ میں یہاں کا حاکم ہوں نہ قاضی ہوں نہ
مفتی ہوں نہ کوتوال ہوں پھر میری کیا مجال ہے
کہ میں بے سر و پا ایک غریب کا لڑکا اتنے بڑے امیر
کبیر کو سزا دینے کی مبادرت کروں یہ محض ناممکن ہے
**شیطان** - بظاہر منہہ چڑہاکر اور کسیقدر آزردہ
ہوکر - جو کچھہ آپ فرماتے ہیں صحیح ہے لیکن یہ تو بتلائیے
کہ یہودی کو سزا دینا جب آپ کے پنجۂ قدرت میں ہے
پھر آپ کیوں چوکتے ہیں -
**عیسیٰ** - یہ فریب دیکر اسے تباہ کرنا ہے یا سزا ہے

**شیطان** - فریب دیکر کیا معنی موذی کو جس طرح
قتل کیا جائے شایاں ہے -
**عیسیٰ** - یہ سب کچھہ ہے لیکن میرا دل اس کلام کو
جائز نہیں ٹھیراتا اس سے میں لاچار ہوں -
**شیطان** - روکہا پھیکا ہوکر - ہاں یہ بات ہے
اچھا اگر یہی بات ہے تو مجھے اس میں ذرا بھی انکار
نہیں میں آپکا غلام بن چکا جو کچھہ ارشاد ہوگا
وہ ہی عملدرآمد ہوگا جیسے مرضی مبارک مجھے اسمیں
کچھہ عذر نہوگا -
**عیسیٰ** - اپنے نو وارد رفیق کے اضطراب سے
کسیقدر مطمئن ہوکر اور بشاش پیشانی - تم سمجھہ گئے ہونا
چلو بھلا ہوا تم اسکی باریکی کو سمجھہ گئے غرض یہ ہے
کہ تم یہ قبالے اس کے مالک کو دے آنا باقی اور جو
کچھہ ہوگا بعد ازاں دیکھا جائیگا - جو کچھہ اس میں
بھید ہے وہ میں تمہیں سمجھا دونگا -
**شیطان** - یہ وقت تو نہیں ہے کہ میں واپس
جاؤں اور اسکو جاکے قبالے دوں ہاں علی الصباح
اگر حضور اجازت دیں گے تو دے آؤنگا - آپ خیال
فرما لیجئے کہ دو راتیں بجیں گے -
**عیسیٰ** - میں یہ نہیں کہتا کہ اے میرے فرمانبردار
رفیق تو اسی وقت لیجا بلکہ میری غرض یہ ہے کہ
کسی طرح اس کے پاس پہنچ جائیں خواہ آج نہ پہنچیں
کل پہنچ جائیں یہاں نہ رہیں یہ بڑا گناہ ہے اسکے

میرے خداوند مجھے اس آفت سے بچائیو۔
شیطان۔ دبی آواز سے اور لفظوں کو چبا چبا کر
ہاں غرض یہ ہے کہ یہودی کے پاس یہ قبالے
پہونچ جائیں خواہ کل پہونچیں یا پرسوں پہونچیں
یا اور کچھ دن بعد۔ مطلب ہے صرف پہونچ جانے
سے وہ سمجھ میں آگیا۔
عیسےٰ۔ چونک کر۔ نہیں نہیں صرف نفس پہونچانے
کا میرا مدعا نہیں ہے میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ
کل ہی ضرور یہ قبالے معافی کے ساتھ اس کے
ہاتھ میں جا پہونچیں۔
شیطان۔ یہی تو میں عرض کرتا ہوں حضور۔
مجھے تو اس کے قبالے واپس پھیرنے ہیں خواہ
میں ابھی جا کر دے آؤں یا ایک مہینہ کے بعد
دوں۔ اور نہیں دونگا تو میں کل ہی اسے جا کے
لیکن کل شاید وہ ملنے کا نہیں اس کے بیٹے نے
اسے حمص میں بلا لیا ہے آپ اسقدر جلدی نہ کریں
قبالے اسکو قطعی دیدئیے جائیں گے۔
عیسےٰ۔ ہائیں یہ تو نے کیا کہا کہ وہ اپنے بیٹے
کے پاس حمص جائیگا پھر وہاں سے واپس کب آئیگا
شیطان۔ کانوں پر ہاتھ رکھکر۔ اسکی تو مجھے
خبر نہیں کہ وہ واپس کب آئیگا لیکن ہاں میں
قیاس سے کہہ سکتا ہوں کہ پندرہ بیس دن سے
پہلے پہلے کبھی نہیں آسکتا۔ پھر تمہیں اسکا فکر کیا ہے

ہم اس گناہ سے جو خود ہی ہم نے اپنے اوپر قائم
کر لیا ہے سبکدوش ہو چکے ہیں اب وہ چاہے
برس دن میں آئے لیکن ہم دونو بطور ودیعت
کے اس مکان میں مالک کے آنے تک قیام پذیر
ہو سکتے ہیں۔ حضور آپ یوں ہی فکر کرتے ہیں
ان بدذات یہودیوں کو جہانتک ہو مارئیے
خداوند ہمارے ان ہی افعال سے خوش ہوگا
یہ ایک مسلمہ امر ہے۔

کہ نیکی با بداں کردن چنانست
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

آپ دیکھیں گے کہ یہی یہودی جنپر آپ اسقدر
رحم کھا رہے ہیں کسقدر آپکو اذیت دیتے ہیں
حضور گو آپ نبی ہیں اور اس میں ہرگز شک نہیں
ہے لیکن تجربہ کار ہونا دوسری چیز ہے۔
آپنے یہ مقولہ سنا ہے "پیش طبیب مرو پیش تجربہ کار
برو"۔ گو یہ میں نے نہایت بے ادبی کا جملہ آپکی
خدمت میں عرض کیا ہے لیکن میرے عقیدتمندانہ
جوش اور میرے مریدانہ جذبہ نے مجھے اس کہنے
پر مجبور کیا کہ جو کچھ آپ غیر مفید کام سوچیں انکی
نسبت میں آپکو سمجھاؤں دینی باتوں میں میں
تسلیم کرتا ہوں کہ حضور خوب درک رکھتے ہونگے
لیکن دنیاوی باتوں میں قبلہ ابھی بہت کچھ
تجربہ حاصل ہونا باقی ہے جو رفتہ رفتہ حاصل

ہونا جائیگا - دیکھئے میں آپکو سمجھاتا ہوں اگر آپ نے
نرم دلی کی پوری پولیسی برتی تو ایک بھی ایمان
نہ لائیگا آپ کو لازم ہے کہ جس سے بولیں بہت
درشتی اور تندی سے شاہوں کو لومڑی کہدیا کیجے
اور ان کے علاوہ معمولی رئیسوں کو بے ایمان
اس سے آپ کو دو فائدے ہوں گے پہلا فائدہ تو یہ
ہو گا کہ آپکا رعب جمے گا دوسرا فائدہ یہ ہو گا کہ وہ
لوگ اپنے کو خفیف سمجھیں گے اور اسپر غور کریں گے کہ ہم
کیا ہیں اور ہمیں کیا ہونا چاہیے یہ تمام باتیں جو میں نے
عرض کیں یہ میرا خیر خواہانہ پر جوش دماغ کا نتیجہ ہے
اگر حضور والا اسپر غور فرمائیں گے تو میرے خیال میں
اپنی قیمتی زندگی کے لئے یہ باتیں زیادہ کار آمد
سمجھیں گے اور جو حضور نے یہ باتیں تسلیم نہ کیں تو مجھے
کوئی وجہ شکایت نہیں ہے میں حضور کا بندہ ہوں
کسی بات میں عذر ہی نہیں ہے جو کچھ ارشاد ہو گا
اسکی تعمیل خندہ پیشانی سے کرنا اپنی سبب نجات
سمجھوں گا -

یہ کہکر شیطان لعین خاموش ہو رہا اور اب اس نے
حضرت عیسے کو اسپر غور کرنے اور سوچنے کی مہلت
دیدی - حضرت عیسے کو گو نیا نیا نبوت کا ڈپلومہ ملا
تھا اور آپکی ممتاز طبیعت بھی اعلے درجہ کی فطری
لیاقتوں کے نور سے منور ہو چکی تھی لیکن پھر بھی
آپ انسان تھے اور شیطان مردود کی چال اور فریب
سے بچنا ایک امر محال تھا کیونکہ اس نے حضرت عیسے
سے بھی زیادہ ربانی کالج میں تعلیم پائی تھی گو وہ
ملعون ہوکر ربانی کالج سے خارج کر دیا گیا تھا لیکن
اسکے علم وفضل کی وہی کیفیت تھی اور اسکا دماغ
اُن ہی زوروں پر تھا اس کے خیالات کی وسعت
اسی تیزی سے اپنی شتابانہ حرکت میں پھرتی کر رہی
تھی دوسرے ان سب باتوں کے علاوہ خدا ہی کو
یہ منظور تھا کہ حضرت عیسے چالیس دن تک شیطان
کے ساتھ رہیں اور وہ ان کو ہر طرح آزمائے اور
راہ راست سے بہکائے لیکن یہ امتحان میں پورے
اُتریں پھر اس میں کسکی مجال ہے جو کوئی دخل دے سکے
خدا کی منظوری سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ خدا نے
جبراً حضرت عیسے کو شیطان کی گودی میں ڈالا اور
جبراً چالیس دن شیطان کے ساتھ رہنے دیا نہیں
اس سے یہ غرض ہرگز نہیں ہے معاذ اللہ خدا سب کچھ
کرسکتا ہے اور سب پر محیط ہے لیکن جو قوانین قدرت
اس نے مقرر کر دیے ہیں ان سے وہ تجاوز نہیں
کرسکتا - وہ کسی پر جبر نہیں کرتا کہ یہ ضرور کرنا ہے
انسان جو کچھ نیک کام کرتا ہے وہ دراصل اسکی
فطرت کا نتیجہ ہے لیکن ادب سے خدا کی طرف اسکو
منسوب کر دیتے ہیں اور جب کوئی برا کام ہوتا ہے
حالانکہ اس کے کرنے والے ہم خود ہی ہوتے ہیں
اور اپنے ناپاک جذبوں کے مطیع اور منقاد ہو کر

کرتے ہیں لیکن شیطان بدنصیب کی شامت آتی
ہے اور خواہ نخواہ لاحول کا کوڑا اس مظلوم کو بیگناہ
مارا جاتا ہے کسی سچے اور صادق شخص نے کیا خوب کہا ہے

کیا ہنسی آتی ہے مجھکو حضرت انسان پر
فعل بد تو ان سے ہوں لعنت کریں شیطان پر

حضرت عیسے کی اگر ذرا بھی پر زور طبیعت ہوتی تو
ایک ہی دن میں شیطان کو دھتکار دیتے چالیس
دن کے بعد جب اس نے بہت تنگ کیا اور ہزاروں
فریب دیئے پھر کہیں جاکر یہ سمجھے کہ یہ شیطان ہے
جو میرے ساتھ لگا لگا پھرتا ہے -

قصہ مختصر یہ کہ صبح ہوگئی او شیطان نے حضرت
عیسے کو زبردستی اس مکان میں لیجاکر بٹھا دیا -

## تیسرا دن

دوسرا دن تو بخیر و عافیت گزرا حضرت عیسے
تذبذب کی حالت میں وہاں بیٹھے رہے آپ کو
کسی مالک وغیرہ کا خیال نہ تھا اگر تصور آتا تھا تو
یہ کہ میرا خداوند کہیں یہودی کے مکان پر
قبضہ کر لینے کو جبر نہ کہے شیطان فوراً خیال میں
پیچھے سے یہ بات ملا دیتا تھا خداوند خفا کیوں ہونے
لگا مکان کا قبضہ تو نہیں کر لیا بلکہ الٹی اور حفاظت
کر رہے ہیں برا کیا ہے شیطان کا یہ خیال حضرت
عیسے کے پہلے خیال پر غالب آگیا اور اب وہ پاؤں
پھیلا کر لیٹ رہے دوسرے دن (یعنی حضرت
عیسے کے امتحان کے تیسرے دن) یہودی مالک
مکان آیا - یہودی کو اس کی مطلق خبر نہ تھی کہ
میرے مکان میں نووارد مہمان موجود ہیں وہ
ایک بڑا دولتمند تھا اس نے یہ مکان صرف شادی
بیاہ دعوت وغیرہ کی محفلوں کے لئے بنا رکھا تھا
دسویں پندرہویں آکر اس مکان کو دیکھ جاتا
کبھی یہاں پہرہ دار رہتا اور کبھی چلا جاتا ہاں ایک
فراش ضرور مقرر تھا کہ جو علی الصباح آکر صاف کرجاتا
تھا بس اور کوئی متنفس یہاں نہ رہتا تھا میدان
بالکل صاف تھا - اس زمانہ میں چوری وغیرہ کا چرچا
تو تھا نہیں اس لئے صرف کنڈی لگی رہتی تھی یہ
یہودی جیسا سخی اور دینے والا تھا اسی قدر خلیق
اور خوش مزاج [illegible] - جونہی [illegible] اس نے
دروازہ کھلا ہوا [illegible] اپنے فراش پر بہت
غصہ آیا [illegible] حکم دیا تھا [illegible] علی الصباح
سورج نکلنے سے پہلے تو جھاڑو دے دلا کر فارغ
ہو جایا کر [illegible] پھر صاف کرنے آیا ہے -
مگر اس کا خیال [illegible] گیا جب [illegible] مکان میں
آیا اس نے [illegible] ایک شخص کرسی پر بیٹھا ہوا ہے
اور [illegible] - اسے یہ دیکھکر
تعجب آیا [illegible] پھر آگے بڑھا اور [illegible]
دل میں کہا کہ [illegible] دلیر مہمان ہیں کہ انہیں مجھسے
اجازت لینے کی بھی پروا نہیں ہوئی -

حضرت عیسےٰ محل میں کرسی کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں شیطان پیر دبا رہا ہے اور یہودی کھڑا ہوا ہے

وہ آہستہ آہستہ اپنے انجان مہمانوں کی طرف بڑہا
حضرت عیسےٰ اور شیطان نے بہی اسکی طرف دیکہا
شیطان نے تو فوراً پہچان لیا کہ ہو نہو یہ مالک
مکان ہے مگر حضرت عیسےٰ کو شناخت میں تامل ہوا
آپ اس کی صورت دیکہنے لگے -

یہودی - آپ صاحب کون ہیں اور یہاں کیونکر
کرم فرمایا آپ اسی شہر کے معلوم ہوتے ہیں یاد
پڑتا ہے میں نے آپکو کہیں دیکہا ہے - مجہے سخت
تعجب ہوا کہ آپ دیسی آدمی یہاں بغیر میری اجازت
کے کیونکر چلے آئے -

شیطان - گرما کر بے پروائی سے - تمہاری
یہ بے بنیاد باتیں ہماری سمجہہ میں تو آتی نہیں
جو کچہہ کہنا ہو صاف بیان کرو

یہودی - کسیقدر آزردہ ہوکر مگر نہایت دہیمے
پنے سے - میں نے کوئی کلمہ بے بنیاد نہیں
عرض کیا خبر نہیں آپ کونسی بات بے بنیاد سمجہہ
گئے مجہے یہی فکر ہے - جو الفاظ تہے صاف ہیں
اگر آپ عبرانی زبان ہی نہیں سمجہتے ہوں تو یہ بات ہی
اور ہے حضرت عیسےٰ یہودی کا ایک معقول جواب
دینے کو تہے کہ شیطان نے روک دیا اور کہا کہ
میں اس سے نبٹ لونگا شیطان کی دراصل غرض
یہ تہی کہ کسی طرح لپاڈگی ہو پولیس آجائے اور
ہم دونوں گرفتار کرسکے بجائے ذرا حضرت عیسےٰ
کی بے عزتی تو ہو - یہ ذات شریف اسی خیال
میں لگے ہوئے تہے -

شیطان - یہودی سے - یہ تم نے کیا کہا
کہ ہم عبرانی نہیں سمجہتے (کہنکار کر اور لال لال
آنکہیں ادہر ادہر پہیر کر) خاصے ہم اور عبرانی
نہ سمجہیں یہ ہماری مادری زبان ہے اور ہم سے
بہتر دنیا میں کوئی بہی عبرانی زبان نہیں جانتا
آئندہ کسی شریف پر ایسا سخت حملہ نکرنا ورنہ وہ
تمہاری ذراسی دیر میں گت بنا دیگا - یہ درشت
اور نا ملائم جملہ سنکر یہودی کو غصہ آگیا لیکن پہر
بہی اسکی شریف فطرت نے اسے بے محابا آگے
بڑہنے نہ دیا اور وہ ضابطہ شخص یہ کہنے لگا مجہے
تجہسے کچہہ غرض نہیں نہ میں تیری طرف مخاطب
ہوتا ہوں اسلئے کہ تو اپنے آقا کا سرکش خادم
معلوم ہوتا ہے آقا کے ہوتے خادم سے کبہی بات
نکرونگا تو اگر اس سے بہی زیادہ مجہے سخت کہے
تو میں برا ماننا حماقت ہے کیا کسی شریف اجنبی
کو دیکہکر کتے نہیں بہونکا کرتے ان کے بہونکنے
کا شرفا کبہی خیال نہیں کرتے نہ ان کتوں کے
ساتہہ وہ خود بہوں بہوں کا غل مچانے لگتے
ہیں بلکہ نہایت چپ چاپی سے اپنے رستہ پر ہو لیتے
ہیں اور مطلق کتوں کے بہونکنے کا خیال بہی نہیں
کیا کرتے - یہودی نے یہ مثل سادگی کے طور پر بیان کیا

شیطان چہاتی پر چڑہا ہوا یہودی کا گلا گہونٹتا ہی اور حضرت عیسے چہڑانے کی کوشش کر رہے ہیں

تھی اس کا یہ نشانہ تھا کہ میرے ناخوانده مہمان
ناراض ہوں مگر یہاں اسکا اُلٹا اثر پڑا حضرت
عیسےٰ بھی چپ ہو رہے اور شیطان تو گویا
رستہ ہی دیکھ رہا تھا جوں ہی یہودی نے اپنی گفتگو
ختم کی شیطان نے اُٹھکر اسکی ڈاڑھی پکڑ لی اور
زمیں پر پچھاڑ دیا دونو کی خوب اوپر تلے گدھڑ ہونے
لگی شیطان اس سے کہیں قوی تھا وہ چیخ رہا ہے
کہ میں بے قصور ہوں مجھے نہ مارو لیکن شیطان
بھلا کہیں سنتا ہے اسکا عین منشا یہ تھا کہ کسی طرح
یہودی کو جان سے مار ڈالوں لیکن اسکی جان
ایسی سخت تھی کہ گلا گھونٹے پر بھی نہ نکلتی تھی
پہلے پہل تو حضرت عیسےٰ بیٹھے رہے جب اُنہوں نے
دیکھا کہ یہودی کی جان جاتی ہے وہ مجبوراً اُٹھہ
بیٹھے اور انہوں نے بیچ بچاو شروع کیا بھلا شیطان
تھا کچھہ ہنسی ٹھٹھہ تو تھا ہی نہیں کہ حضرت عیسےٰ
کے چھڑاتے ہی چھوڑ دیتا جوں جوں حضرت عیسےٰ
نے چھڑانے کی کوشش کی اس نے اور بھی زیادہ
مارنا شروع کیا اور آخر نوبت بانیجا رسید کہ یہودی
بیہوش ہو گیا ۔

حضرت عیسےٰ کو اس کے گرنے سے بہت خوف ہوا
اور وہ سمجھے کہ شاید اسکا فیصلہ ہو گیا لیکن نہیں
یہودی زندہ تھا حضرت عیسےٰ نے ڈرتے ڈرتے
کہا اے رفیق اب کیا ہو گا اس یہودی کی جسکو
تو نے مارا ہے ابھی نوبت نہیں ہے پھر اس کی
تدبیر کیا ہو گی یہ ہوش میں آکر ضرور رنگ لائیگا
حاکم کے پاس فریادی جائیگا اور خبر نہیں کیا کیا کریگا
ہمیں حاکم کے روبرو جا کر اظہار دینے پڑیں گے
اور جو کچھہ سزا وہ تجویز کریگا برداشت کرنی ہو گی

**شیطان** ۔ اے نیک استاد تو خوف نکر کچھہ
بھی نہیں ہے اس نے پہلے خود ہی خلاف تہذیب
گفتگو کی مجھے تتا بنایا اور میرے کہنے کو بہو کنا کہا
اگر تو اجازت دے تو میں اسکا بالکل ہی فیصلہ
کر دوں ۔

**عیسےٰ** ۔ نہیں یہ کبھی نہ کیجو خدا و ند خود دیکھہ رہا ہے
کسی کا بیگناہ قتل کرنا اچھا نہیں ہے جو کچھہ اسنے
کیا تھا اسکی اسے کئی حصے زیادہ سزا مل چکی ہے
پھر اس کی جان لینے سے کیا مطلب ہے ۔
خداوند اسکی ہم سے ضرور باز پرس کریگا ۔

**شیطان** ۔ اے نیک استاد یہودی بڑی
شریر قوم ہوتی ہے ان کا مار ڈالنا ہی بہتر ہے
جہانتک ممکن ہو ان کو نیست و نابود کرنا چاہیئے
میں انکی اندرونی اور اصلی فطرت کو بخوبی جانتا ہوں
مجھے خوب معلوم ہے کہ یہ بڑی ظالم ناخدا ترس
بے رحم قوم ہے اس سے بدتر تمام جہان میں کوئی
قوم نہیں ہے ایسوں کا مٹا دینا ہی رحم اور انصاف
کی نشانی ہے ۔

عیسےٰ - یہ مانا کہ قوم یہود جیسا تو کہتا ہے صحیح
ہے اسی قدر ان میں نونی ہے مگر اسوقت بحث
ہے صرف اس شخص سے جو تیرے سامنے بیہوش
پڑا ہوا ہے اور بس اس نے جو کچھ سخت کلامی کی تھی
اس سے زیادہ اسے سزا مل چکی اسلئے میری ہرگز
یہ رائے نہیں ہوگی کہ تو اسے جان سے مار ڈال -
جان سے مار ڈالنا میرے باپ کو جو آسمانوں میں
ہے برا معلوم ہوتا ہے -

شیطان - اے خداوند میں تجھسے یہ دریافت
کرتا ہوں کہ اگر اس نے ہوشیار ہو کر حاکم سے نالش
کی اور اپنی دولتمندی کی وجہ سے ہم دونو کو
صلیب پر کھینچنے کا حکم دلوا دیا - پھر کیا تدبیر کیجائیگی
سمجھنے کی بات ہے -

عیسےٰ - خدا کے آگے گنہگار ٹھیرنے سے حاکم کے
آگے صلیب پر چڑھ جانا بہتر ہے -

شیطان - تو پھر جب یہ رائے ہے تو یہاں سے
بھاگنا چاہیئے -

عیسےٰ - ہاں بہتر تو یہی ہے کہ یہاں سے چلدو -
چنانچہ یہ رائے طے پائی اور دونو شخص ایک پیغمبر
اور ایک شیطان اپنے گھر واپس پھرے - جان
بچی لاکھوں پائے -

## چوتھا دن

یہاں تو شیطان نے یہ کارروائی کی اور وہاں اپنے
شیاطین کے ذریعہ سے پولیس میں اطلاع کرادی
کہ یوسف نجار کے بیٹے اور اس کے رفیق نے یہودی کو
خوب مارا اور اسکا زر و جواہر کا سامان چھین کر چلتے
بنے کوتوال شہر پولیس کو لیکر موقع واردات پر پہونچا
دیکھا کہ یہودی بیہوش چت پڑا ہوا ہے اور اس کی
بری کیفیت ہے گو کوئی عضو نہیں ٹوٹا پھر بھی جسم کا
بعض بعض حصہ نیلا ہو رہا ہے جس سے یہ اندازہ
ہو سکتا ہے کہ اسے گہری مار بہت دی گئی ہے
پولیس نے اسے اٹھا کر شفاخانہ پہونچایا اور اب وہ
ملزموں کی تلاش میں گردش لگانے لگی ڈہونڈتے
ڈہونڈتے پولیس نے کہوج لگایا اور حضرت
عیسےٰ اور شیطان کو گرفتار کر لیا جب تک یہودی
اچھا نہو گیا یہ دونو حاضر ضامنی پر رہا ہو گئے
اس کے اچھا ہونے کے بعد مقدمہ شروع ہوا -

## پانچواں دن

چونکہ مقدمہ پندرہویں دن شروع ہوا تھا اسلئے
ہم اسیدن کے لیئے اسے خاص کرتے ہیں اور
بیچ کے دنوں کا ذکر کرتے ہیں - چوتھے دن کی
کارروائی تو گرفتاری تھی پانچویں دن گویا حاضر
ضامنی دیکر چھٹنے کے بعد حضرت عیسےٰ نے پریشان
ہو کر کہا اب کیا تدبیر ہوگی اور کیونکر ہم حاکم سے
محفوظ رہ سکیں گے - حضرت عیسےٰ نے یہ فقرہ نہایت
حسرت بھرے لہجہ اور غمناک صدا میں کہا ان کا

دل گو ربانی جلووں سے منور ہو چکا تہا لیکن
پہر بہی یہ کیفیت تہی کہ وہ اپنی عزت اور جان کے
خوف کے مارے ڈرے جاتے تہے اور ان کا
یوں خوف کہانا تقاضائے فطرۃ بشری تہا۔

**شیطان**۔ آپ ناحق اس قدر ڈرتے ہیں
سیدہی تدبیر یہ ہے کہ صاف انکار کر دینا کہ
یہ یہودی جہوٹا ہے میں وہاں تہا ہی نہیں چلو
چہٹی ہوئی زیادہ جہک جہک سے فائدہ کیا ہوگا
آخر کوئی گواہ بہی دیگا یا یوں ہی اسکی فیور میں مقدمہ
کا فیصلہ ہو جائیگا غالبا گواہ اس کا ایک بہی نہ ہوگا
ادہر میں انکار کرونگا ادہر آپ کیجیئگا بس بات بچ نکلی
میں اے نیک استاد تیری نسبت کہونگا کہ یہ سچ بولتے
ہیں تو میری نسبت کہدیجو کہ یہ سچ بولتا ہے بس پہر
اسمیں ہرگز بہی شک نہیں ہے کہ ہم مقدمہ جیت لیں

**عیسٰے**۔ کسیقدر شیطان کی اس ترغیب سے نا راض
ہوکر۔ یہ نا ملائم باتیں میں سنتا نہیں چاہتا اگر ہزار بار
مجہے ماریں اور جلائیں اور یہ پہ کہیں کہ تو جہوٹ
کوئی بات کہدے جب بہی یہ محض ناممکن ہے کہ
ایک بات بہی جہوٹی میری زبان سے سرزد ہو

**شیطان**۔ خوفزدہ ہوکر اور ڈر کے مارے تہر
تہر کانپ کر۔ تو آپ میری نسبت بہی اپنے اظہار
میں کہہ دیجیئگا کہ اس نے ہی یہودی کو بہت مارا
اور اسکا ارادہ جان سے مار ڈالنے کا بہی تہا

میں نے اس کو باز رکہا۔

**عیسٰے**۔ اس میں ہرگز شک نہیں اگر وہ مجہسے دریافت
کریگا تو میں جہوٹ نہیں بولنے کا ہاں اپنی طرف
سے کوئی بات نہیں کہنے کا۔

**شیطان**۔ اے نیک استاد میں تو مر گیا جب تم
مجہپر گواہی دیگا پہر میرا ٹہیک کہاں رہیگا۔

**عیسٰے**۔ کیا اے میرے رفیق تو یہ گوارا کرتا ہے
کہ میں جہوٹ بولوں۔

**شیطان**۔ نہیں یہ میں نہیں چاہتا کہ آپ جہوٹ
بولیں بلکہ میری غرض یہ ہے کہ بنا آپ جہوٹ بولیں
نہ مجہپر کوئی آسیب آکر پڑے۔

**عیسٰے**۔ ایسی کوئی تدبیر میری سمجہہ میں نہیں آتی
دیکہو میں سوچوں گا ابہی مقدمہ میں کئی دن ہیں
دیکہا جائیگا۔

**شیطان**۔ رو کر اور سسکیاں بہر کر۔ میں تو مر گیا
اوں اوں مر گیا ہائے مر گیا۔

**عیسٰے**۔ تو کیوں گہبراتا ہے خداوند کے ہاتہہ
ساری بات ہے جو کچہہ اسکا جی چاہیگا کریگا۔

**شیطان**۔ یہ صحیح ہے لیکن دراصل میری زندگی
اور موت آپکی گواہی پر منحصر ہے۔

**عیسٰے**۔ جو کچہہ سچ ہوگا کہدونگا جہوٹ بولنے کا نہیں

**شیطان**۔ یہ حضور نے سنا ہوگا۔ دروغ
مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔ ایسی کوئی

تدبیر ہو کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے (رو کر)
حضرت عیسٰے کے پیروں پر ہاتہ رکھ کر (گر کر) آپ ہی بچائیں
تو بچونگا نہیں میری زندگی کا خاتمہ ہو چکا ہے
شیطان کے اس رونے اور زاری کرنے اور اپنا
زہرہ پہاڑ سے ڈالنے سے حضرت عیسٰے کا دل پگل
گیا وہ آنکہوں میں آنسو بھر لائے اور کہا کہ تو خوف
نہ کہا جو کچہہ ہوگا دیکہا جائیگا ابہی دس گیارہ دن
باقی ہیں اغلب ہے کہ اس عرصہ میں یہودی اچہا
ہو جائیگا پہر ہم دونو اس کے پاس چلکر راضی نامہ
کرلینگے گواہی کی نوبت ہی نہ آئیگی -
شیطان کی یہ کل باتیں بالکل ظاہری تہیں وہ حضرت
عیسٰے کو پہنسانا چاہتا تہا ورنہ وہ خود دہوپ چہاؤں
تہا کبہی غائب کبہی حاضر کبہی حاضر کبہی غائب اسکا
کوئی بہی کچہہ نہ کرسکتا تہا - جوں ہی حضرت عیسٰے
نے یہ اطمینان بخش جملے کہے شیطان خوش ہو گیا
اور ہزاروں دعائیں حضرت عیسٰے کو دینے لگا چند
منٹ تک اس گفتگو کے بعد وقفہ رہا پہر شیطان نے
اس طرح سلسلہ جنبانی شروع کی - اے نیک استاد
یہ بتا کہ یہودی کے مکان کی کیا تدبیر کرنی چاہئے
میرے خیال میں مکان پر قبضہ پالینا بہتر اور
انسب ہے - ہمارا پہلو اس قبضہ سے قوی اور
مضبوط ہو جائیگا -
عیسٰے - یہ نازک واقعہ پیش آچکا ہے ابہی مقدمہ
ہونا باقی ہے نیا شگوفہ اور کہلایا جائے کہ قبضہ
محل ہو -
شیطان - اے نیک استاد یہ بات تو نے اگر
میرا قصور معاف کرے تو میں تجہسے کہوں کہ محض
بے سوچے سمجہے کہی ہے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ
ہمیں یہ بہانہ بہت خاصہ ہو جائیگا کہ اس نے ہمارے
ہاتہ فروخت کر ڈالا جسکی عدالتی سند ہمارے پاس
موجود ہے ہم اس مکان میں بیٹھے ہوئے تہے
کہ یہ اپنے مکان کا پہر مطالبہ کرنے لگا اور ہماری
بے عزتی کی اور سخت توہین سے پیش آیا ہم نے
اسکی خوب گت بنائی - بس یہ صورت اعلے درجہ
بچاؤ کی ہے -
عیسٰے - اگر میری شہادت ہوئی پہر -
شیطان - آپ بہی کہدیجیگا چلو چہٹی ہوئی
اور ہزاروں روپیہ کا مکان اپنے قبضہ میں
آگیا اور یہودی کے الزام سے بری ہوئے -
عیسٰے - یہ میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جہوٹ نہیں
بولنے کا تو اسکی بابت مجہسے ہرگز نہ بیان کر -
شیطان - روکہا پہیکا اور آزردہ ہو کر -
اچہا جب آپکی یہی مرضی ہے کہ میں صلیب پر
چڑہا دیا جاؤں (خنجر آگے رکہکر) یہ خنجر ہے آپ
مجہے یہیں ذبح کر ڈالیے تاکہ سہل چہٹکارا ہو تو ہاں
جانا اور دشمن کے آگے ذلیل و خوار ہو کر صلیب کی

تکلیفیں برداشت کرنا کچھہ حکمت نہیں ہے سوائے
بیہودہ خواری کی۔
عیسےٰ۔ اے رفیق کیا میں تیرا اور کوئی کام نہیں
دے سکتا تونے مجھے صرف اس قابل سمجھا ہے
کہ مجھسے جھوٹ بلوائے اور یہی میں تیرے بہت سے
کام دیسکتا ہوں۔ یہ کہکر حضرت عیسےٰ جذبہ
میں بہر آئے خدا کے جلال کا کیسقدر شمہ ان کے
غصہ میں بھی شامل ہوگیا۔ چہاتی میں غیظ کا ایک ہول
اُٹھا اور رونگٹے رونگٹے سے آتشیں شعلے نکلنے لگے۔
آپ نے اپنی اسی غضبناک حالت شیطان کی طرف
مخاطب ہوکر یہ کہا سارا جہان تباہ ہونے لگے اور
میرے جھوٹ بولنے سے اسکی تباہی بچتی ہو تو بہی
مجھے جھوٹ بولنے میں کلام ہو کیا اگر مجھہ ایسے ہزاروں
کو صلیب دیدیجائے میں اس وقت بھی اپنا دہن
اور زبان کبھی دروغ کی بدبو سے ناپاک نکروں۔
شیطان حضرت عیسےٰ کے غضب کی فطرۃ کو پہچانتا
تہا جوں ہی اس نے حضرت عیسےٰ کی یہ کیفیت دیکھی
وہ چیخ چیخ کر رونے لگا اور توبہ توبہ پکارنے لگا
کہ اے نبی اللہ اپنے غصہ کو تہامئیے میں جلا جاتا ہوں
میرا تباہ حال ہوا جاتا ہے بیشک میں نے سخت
گناہ عظیم کیا ہے ایسی گستاخی کبہی نہوگی۔
حضرت عیسےٰ بنفسہ بڑے رقیق القلب اور رحیم الفطرۃ
نبی تہے شیطان کی اس زاری سے یکایک وہ تہم گئے

غصہ کو تہوک دیا اور نہایت خندہ پیشانی سے
نرم لہجہ میں یہ گویا ہوئے۔ بیجا اور ناواجب
باتوں پر مجھے غصہ آجاتا ہے اپنے نفس کے لئے
میں کبھی غضبناک نہیں ہوتا لیکن جب تو ایسی باتوں
سے توبہ کرتا ہے میں بھی تجھے یقین دلاتا ہوں کہ
آئندہ کبھی مجھے غیظ میں بہرا ہوا کیا آزردہ خاطر
بہی نہ دیکھیو۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تو بہی ایسی بات
زبان سے نہ نکالیو۔ شیطان ہنوز رو رہا تہا
اپنی اسی زاری اور رونے کی حالت میں حضرت عیسےٰ
کے پیروں پر گر پڑا اور ناک رگڑنی شروع کی حضرت
عیسےٰ نے اُٹہاکر پیار سے گلے سے لگایا اور ادہر ادہر
کی دو تین باتیں کرکے شیطان نے نئی طرح سے
تقریر شروع کی میں یہ کئی بار عرض کرچکا ہوں کہ آپکا
غلام نیچکا اس کے بار بار کہنے کی میرے خیال میں
ضرورت نہیں ہے اسی وجہ سے حضور جو کچھہ میں
عرض کرتا ہوں گو یقیناً وہ غلطی پر مبنی ہو لیکن
اسمیں سوائے عقیدتمندانہ خورش اور مریدانہ نیاز مندی
کے اور کچھہ نہیں ہوتا اس خیال سے میں گناہ سے
بری ہوں۔ حضور یہ ایک صاف اور سیدہی
بات ہے انچہ در دیگ است بہ چمچہ می آید میرا جیسا
ظرف ہوگا میں اسکے مطابق گفتگو کرونگا اور
خداوند کا جیسا ظرف ہوگا اس سے ویسی ہی
باتیں موجود ہیں ایسے ہی اُنکی سمجھ یا عمر

بنا دیتا ہوں صرف اس لحاظ سے کہ آپ اُستاد اصلاح دینے والے موجود ہیں پہر کیا کھٹکا ہے۔

عیسٰے - ہاں یہ میں جانتا ہوں کہ تو میرا خیر خواہ ہے جو کچہہ تو کہتا ہے میرے بہلے کی کہتا ہے لیکن تو یہ خوب سمجہہ لے کہ خلاف بات سے خواہ وہ میرے بہلے کی ہو مجہے سخت آزردگی ہوتی ہے میرا یہ خفا ہونا صرف تیری ناواجب باتوں سے ہے نہ کہ تجہہ سے۔ اس لئے کہ تو میرا بہی خواہ مرید ہے اور میں تیرا دانشمند نبی ہوں۔

شیطان - میں عرض کر چکا اور اسی کا مجہے حکم بہی ہوا ہے کہ جو کوئی بات میرے خیال میں آئے اسکی بابت میں اپنی رائے اظہار کروں اگر وہ بات خوش قسمتی سے ٹہیک ہوئی فبہا نہ ٹہیک ہوئی کچہہ پروا نہیں اے نیک اُستاد اس امر کی تو گواہی دیسکتا ہے کہ میرا دل صاف ہے جب میرا دل صاف ہے پہر اور کیا چاہیئے میں ہرگز قصوروار نہیں ٹہیر سکتا۔

عیسٰے - ہاں یہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ تو میرا بہی خواہ ہے اور میری طرف سے تیرا دل صاف ہے اسیوجہ سے مجہے تیری طرف سے کچہہ ملال نہیں ہوا ہاں تیری باتوں سے ملال ہوا ہے اور یہ ملال میرے خداوند کے احکام کے بموجب ہے چوتہا دن بہی بے نتیجہ گزر گیا۔

## پانچواں دن

علی الصباح شیطان آنکہیں ملتا ہوا نیند سے بیدار ہوا اور نہایت خوشی کی حالت میں حضرت عیسٰے سے یہ کہا اے نبی اللہ اے ابن اور بہی کچہہ سُنا میں نے خواب دیکہا آج ساری رات میں خواب ہی دیکہتا رہا اور ایسی ایسی خوش آیندہ عجیب عجیب باتیں دیکہیں کہ جنسے میرا دل باغ باغ ہو رہا ہے اور میں مارے خوشی کے پہولا نہیں سماتا

عیسٰے - خوش ہو کر اور اپنی عبادت تہما کر۔ ہوں ہوں وہ کیا خواب دیکہا ضرور بیان کر میں بخوشی سنا چاہتا ہوں۔

شیطان نے یہ بہانہ تو کیا تہا اور وہ خواب ضرور کہتا لیکن اسوقت اسے کامیابی یوں اور بہی ہوئی کہ وہ حضرت عیسٰے کی عبادت میں خلل انداز ہوا حضرت عیسٰے اسوقت نماز پڑہ رہے تہے کہ شیطان نے یہ شگوفہ چھوڑ دیا وہ بہت خوش ہوئے اور اُنہوں نے آگے بڑہکر کان لگا دیئے۔

شیطان - ایسی سچی بشارت ہوئی ہے میں بیاں نہیں کر سکتا مجہے خوف ہے کہیں میں شادی مرگ نہو جاؤں۔

عیسٰے - نہیں نہیں اپنے کو بچا رکہو شادی مرگ ہونے سے کچہہ نتیجہ نہیں ہے دل کو ایسا کمزور کیوں کرتے ہو کہ خوشی اور غم اسپر قبضہ کر سکے مردانگی یہ ہے کہ دل خوشی اور غم کا سختی سے

مقابلہ کرے بس یا نہو لیکن انہیں بس یا کر دے۔
شیطان ۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھکر ۔ اچھا ذرا
مجھے سنبھال لیجئے نہیں میں جاتا رہونگا ۔
حضرت عیسٰے نے فوراً شیطان کو پھر گلے سے لگالیا
اور یہ گویا ہوئے اس خوشی کا جو تجھے عارض ہے
بہادری سے مقابلہ کر یہ سمجھکر کہ خوشی ہو یا غم یہ سب
فانی چیزیں ہیں ۔ شیطان کو کوئی تیس منٹ حضرت
عیسٰے نے گلے سے لگائے رکھا جب بہت دیر ہوگئی
تو شیطان نے خود ہی اپنے کو چھڑایا اور کہا کہ بس
اب میری جان کا کھٹکا نہیں رہا میں اچھا ہو گیا ۔
عیسٰے ۔ ہاں بیان کرو کہ وہ کیا بشارت دہ خواب
دیکھا ہے ۔
شیطان ۔ کیا بیان کروں وہ الفاظ ہی انسانی
زبان میں نہیں ہیں کہ اسکی اصلی کیفیت بیان کر سکو
بیان کرنے کو ہوں از خود سرور کا سمندر خوشی
کی لہریں مارتا ہوا طبیعت میں اُٹھہ رہا ہے اور
آنکھوں میں لبالب نور بھر جاتا ہے ۔
عیسٰے ۔ خوشی کے وقت یہی ہوا کرتا ہے مگر تمہاری
دلیری اسی میں ہے کہ تم اسے سنبھالو اور اپنے
دل پر اسکا زیادہ اثر نہونے دو کیونکہ اس میں
جان کا ضرر بہت ہے اگر دل الٹ گیا پھر خوشی
اور غم کی جانچ کرنے والی قوۃ ممیزہ کہاں رہی ۔
یہ سنتے ہی شیطان بیچ جاکر ایک پھریری لی اور کہا
اے نبی اللہ میں نے اس خوشی کے اثر سے ابھی تو
نجات دے لی ہے آپ مجھے ایسا محو نہ پائینگے
اور میں کبھی ایسا محو نہوتا وجہ یہ تھی کہ وہ خوشی
صرف حضور کے لئے تھی نہ اپنے لئے اگر اپنی
ذات کے لئے کوئی بات ہوتی تو خوشی کا خیال بھی
نہ گزرتا کیا میں تجربہ کار نہیں ہوں مجھپر بڑے
بڑے سانحے گزر چکے ہیں اور بڑے بڑے معرکے
ہو چکے ہیں میں سچ کہتا ہوں اگر کوئی مجھسے یہ
کہے کہ تمام جہان کی بادشاہت تجھے دیتے ہیں
مجھے خیال بھی نہ گزرے کہ یہ کہتا کیا ہے ہاں اگر کوئی
یہ بشارت دے کہ حضرت عیسٰے کا معتقد کل ایک شخص
ہو جائیگا یا انہیں قلیل سا نفع ہوگا پھر میری خوشی
کا عالم دیکھو کہ جامہ میں بھی نہ سماؤں ۔
عیسٰے ۔ یہ محض تعلق دلی اور اتحاد کی وجہ سے ہے
جسکی فطرت اور نوعیت کو میں ہی خوب جانتا ہوں بس
شیطان ۔ ہنسکر ۔ بھلا خداوند آپ نجانینگے
تو اور کون جانے گا ۔
عیسٰے ۔ یہ باتیں تو ہو چکیں مطلب کی بات کہو تم نے
خواب میں کیا دیکھا ۔ یہ سُنکر شیطان دو زانو ہو
بیٹھا اور یہ بیان کرنے لگا ۔

## خواب شیطان

میں کچھ سوتا تھا کچھ جاگتا تھا ۔ دل تمام کدورتوں
سے پاک تھا خیالات نتھرے ہوئے اور پاکیزہ تھے

پریشان تصور کا دور دورہ نہ تھا فطرتاً ساکن اور
بے حس و حرکت تھی - اطمینان دست و گریبان ہو رہا تھا -

ابھی میں چین سے سوتا تھا اپنے بستر پر
نہ اپنے آپ کا کچھ ہوش تھا نہ تن کی خبر
نہ فکر یاس نہ امید سے خوشی کچھ تھی
نہ کامیابی کی ڈھارس کا اب رہا تھا اثر
نہ ولولے نہ امنگیں نہ جوش کے جذبے
نہ ہمتیں نہ ارادے نہ عزم بالا تر
نہ دوستوں کی محبت کا جانفزا بُستاں
نہ دشمنوں کی عداوت کا تلخئہ منظر
خبر ہی یہ نہ رہی تھی کہ کون ہوں کیا ہوں
میں جن ہوں یا ہوں ملک یا بچارا ایک بشر
وہ آپسوں کے مباحث وہ باہمی قضیئے
جو ختم ہوتے ہیں اکثر بس ایک رنجش پر
گو اپنی نیند تو میں لیچکا تھا جی بھر کے
پڑا تھا پھر بھی میں بستر پہ کچھ غنودہ مگر
سرور نیند کا آنکھوں میں پھر بھی باقی تھا
خمار خواب کا رگ رگ میں کر گیا تھا گھر
اسی خمار کی حالت میں یہ صدا آئی
صدا نہیں تھی بشارت تھی جان و تن پرور
خوشی کا جام چھلکنے لگا لو اُٹھ بیٹھو
افق پہ رنگ خوشی ہو گیا ہے جلوہ گر

یہ سنتے ہی میری دونوں آنکھیں پٹ سے کھل گئیں اور میں چونکتا ہوا اُٹھ بیٹھا میں نے دیکھا کہ ایک نورانی شخص ایک خریطہ لئے کھڑا ہوا ہے میں نے اپنی عمر میں کبھی ایسی نورانی صورت نہیں دیکھی تھی میں کسیقدر مخوف ہو کر ششدر رہگیا کہ یہ کون ہے اور میرے پاس کیوں آیا - ہیبت یہ سکتہ میرا اس نورانی شخص کے ایک جملہ کہنے سے جاتا رہا اور وہ جملہ یہ تھا ،، میں خداوند کے پاس سے آیا ہوں تو ہوش میں آکر میری بات سُن یہ خریطہ تجھے بھیجا ہے ،، یہ دیکھتے ہی میں سرو قد کھڑا ہو گیا خریطہ کو بوسہ دیا اور بہت ادب سے اس خریطہ کو لیلیا اور پھر اپنی جگہہ پر آبیٹھا -

چند منٹ تک نورانی شخص خاموش مودبانہ میرے پاس کھڑا رہا اور جب وقفہ کو غیر معمولی عرصہ گزر گیا تو وہ یہ گویا ہوا ،، اس خریطہ کو کھولکر پڑھ اور جو کچھ اسمیں لکھا ہے اسکی تعمیل کر -،،

حکم ہوتے ہی میں نے وہ خریطہ کھولا اور اسکو پڑھنا شروع کیا - مندرجہ ذیل عبارت اس میں لکھی ہوئی تھی -

اے ہمارے برگزیدہ بندہ جلیل (شیطان نے یہی نام حضرت عیسےٰ کو بتایا تھا) تو ہماری قدرت اور طاقت کو بخوبی جانتا ہے تو نے جو کچھ یہودیوں کے ساتھ کیا اس سے بندگان درگاہ عالی ناراض نہیں ہیں مگر آئندہ جو کچھ کبھی ہمارے نبی عیسےٰ کے مشورہ

ہر کام انجام پذیر ہو وہ ہماری حکمت خوب جانتا ہے اور ہم نے سب سے زیادہ اسے ہی اپنی حکمت بتائی ہے - ہم چاہتے ہیں کہ وہ اس خراب و خستہ حالت میں نہ رہے اور اسکی ایسی حالت دیر پا ہو کہ وہ ٹری کا بیڑا کھیلا یا جائے - ہم نے تیرے وسیلہ سے اس کے لئے مکان تجویز کیا تھا لیکن وہ اس نے قبول نہیں کیا لیکن یہ بھی ایک بہت بڑی حکمت تھی کیونکہ اگر وہ مکان پر قبضہ کر لیتا اور اسے اپنا ملک بنا لیتا تو پھر اسے آگے قدم اٹھانے کا حوصلہ نہوتا اور یہ اسی پر قناعت کر دیتا اور ایک قناعت ہی ہے جو میرے نزدیک سب عیبوں کی ماں ہے اب تو اسے خوشخبری سنا دے کہ تیرے لئے فرشتوں میں حکم جاری ہو گیا ہے کہ اسے کل یہودیہ کا بادشاہ بنایا جائے گا اسے اے جلیل کہہ دے کہ وہ تیار رہے اور جسطرح جلد ہو سکے اسپر عمل کرے وہ ابھی سے یقینی طور پر یہ سمجھے کہ میں کل یہودیہ کا بادشاہ ہو گیا اس لیئے کہ اس کا نام شاہوں کے رجسٹر میں داخل ہو کر فہرست میں بھی چڑھ گیا ہے اور ہماری مہر بھی ہو گئی ہے میں نے ابھی پورا پڑھنے نہ پایا تھا کہ مارے خوشی کے میں اچھل پڑا اور میرا سر ایسا زور سے چھت پر لگا کہ گھبرا کر آنکھ کھل گئی گو اس کا مجھے افسوس تھا کہ میں نے اسے پورا پڑھ کیوں نہیں لیا لیکن مجھپر یہ دیکھکر خوشی اسقدر غالب آئی کہ میں چاروں شانے چت جا رہا اور سر کے صدمہ سے میری آنکھیں بھی کھل گئیں - یہ خواب اور خریطہ کا مضمون سنکر حضرت عیسےٰ سر بگریباں ہوئے ادھر اپنی فہم کی بات کا اعتبار آتا تھا اور ادھر خیالی وسوسے معلوم ہو رہے تھے پانچواں دن اسے خواب کی اُدھیڑبن میں ختم ہوا -

## چھٹا دن

چھٹے دن جب حضرت عیسےٰ نے خواب کی فطرت پر غور کی تو یہ خیال میں آیا یہ بشارت ممکن الوقوع معلوم ہوتی ہے چونکہ میں کلمۃ اللہ ہوں اور روح القدس ہوں اس لیئے مجھے یہودیوں کا بادشاہ ہونا زیبا ہے اور میں ایکدن ضرور یہودیوں کا بادشاہ بنونگا یہ تیرا مرید نہایت صاف دل ہے یہ ضرور نہیں کہ کہ اس بشارت کی خصوصیت کسی خاص ذات کے ساتھ ہوتی چونکہ یہ میرا حواری ہے اسلئے اسکو بشارت ہونا ممکن الوقوع معلوم ہوتا ہے مگر اس کے مقابل میں یہ خیال بھی آرہا تھا کہ مجھپر اس بشارت کی وحی اُترنی تھی - یہ پریشان اور متضاد خیال حضرت عیسےٰ کو پے در پے آرہے تھے آخر ایک بڑی کشمکش کے بعد یہ قرار پایا کہ اس حواری کو قطعی آسمانی بشارت ہوئی اور یہ بشارت سچی ہے جب حضرت عیسےٰ کو یہ یقین ہو گیا تو امیتوں نے شیطان سے کہا غالباً تمہاری بشارت صحیح ہوگی مگر میں تم سے

یہ دریافت کرتا ہوں کہ اسکے ظہور کی تدبیر کیا ہوگی

**شیطان** - حضور یہ میرے ذمہ ہے جو کچھہ مجھسے بن آئیگا اس کی انجام دہی میں کوتاہی نہوگی

مگر ——— مگر ———

**عیسےٰ** - تمہاری اس مگر مگر کو میں نہیں سمجھا۔ رکتے کیوں ہو جو کچھہ ہو صاف بیان کرو -

**شیطان** - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جو کچھہ میں تدبیر کروں اسمیں دست اندازی نہ کیجائے ورنہ میری شکستہ دلی ہوگی -

**عیسےٰ** - اس کا مطلب میں نہیں سمجھا کہ دست اندازی کے کیا معنی اور دست انداز کون ہوگا کس شخص کی طرف اشارہ ہے - شیطان نے سمجھا کہ اگر میں صاف کہدیتا ہوں تو حضرت عیسےٰ قطعی ناراض ہوجائیں گے بہتر یہ ہے کہ بات کا رُخ یکلخت پلٹ دیا جائے یہ سوچکر شیطان نے جواب دیا اصل یہ ہے کہ میں نے ایک آرزو کی ہے کہ اگر یہودیوں میں سے میرے کام میں کوئی دست اندازی کرنے والا نہوا تو میں چٹکی بجاتے میں اپنا کام نکال لونگا -

**عیسےٰ** - میرا باپ جو آسمان پر ہے وہ میری دعا قبول کریگا میں تیرے لئے دعاے خیر کرونگا اور غالبًا تیرا کوئی مزاحم نہوگا -

**شیطان** - تین تین بار سلام کرکے اور یہ کہکر سلام تجھپر اے یہودیوں کے بادشاہ سلام بس میں یہی چاہتا تھا کیونکہ اس کا مجھے بخوبی علم کیا یقین ہے کہ خداوند (حضرت عیسےٰ) کی دعا کے لئے یہ کہنا زیبا ہے

"اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید"

**عیسےٰ** - آخر جو کام کرنا ہے اسمیں صلاح ہی تو کرنی چاہیئے بعد ازاں وقت نہو -

**شیطان** - صلاح کیا ہے آپکو بادشاہ یہودیوں کا بنادونگا چلو چھٹی ہوئی -

**عیسےٰ** - یہ مانا لیکن بغیر تدبیر کے تو سنتے نہیں ملتی جب تک تو مجھے تدبیر جو تُو نے سوچی ہے نہ بتائیگا میں کبھی اجازت نہ دونگا - یہ سُنکر شیطان بیدل ہوا اور سمجھا کہ عیسےٰ سے بازی لیجانا ذرا مشکل امر ہے جبرًا قہرًا اس نے اونٹ پٹانگ تدبیریں بیان کرنی شروع کیں اور وہ اپنے مفہوم کو چبا چبا کر بیان کرنے لگا جسکو بلفظہٖ درج ذیل کرتے ہیں -

اسے نیک خداوند دشمنوں کو شکست [illegible] مقابلہ میں جو کچھہ اپنے سے بن آسکے انھیں نیست کرنا چاہیئے پھر جو نتیجہ پیدا ہو اسکو قسمت پر چھوڑ دینا زیبا ہے میں ان سے جاکر کہونگا کہ بھیڑیں بے چرواہے نہیں رہ سکتیں مکانات بے بنیاد قایم نہیں رہسکتے آسمان کرے بلا کشش اپنی جگہہ پر نہیں قایم رہسکتے اسی طرح بغیر بادشاہ رعیت نہیں رہ سکتی تمہارا بادشاہ جاتا رہا اور تمہارے نبی نے جس نبی عیسےٰ نامی کی پیشین گوئی کی ہے وہ موجود ہے اور

مجھے خواب میں فرشتہ نے یہ بھی کہدیا ہے کہ وہ بادشاہ
یہودیوں کا ہوگا یہاں تک جو کچھ میں نے عرض کیا ہے
اسمیں تو کسی قسم کا فرق نہیں ہے -

**عیسٰے** - خوش ہوکر اور پیٹھ پر ہاتھ شاباشی کا
پھیر کر - بہت درست بہت صحیح ہے اسمیں سر مو
تفاوت نہیں ہے یہ ضرور چاہیئے صحیح اور بے لگاؤ
بات ہو تو ایسی ہو کیا کہنے صداقت اسکو کہتے ہیں
اچھا پھر اور کیا کہوگے -

**شیطان** - یہاں تک جو کچھ میں نے عرض کیا
اسمیں سر مو تفاوت نہیں ہوا آئندہ کچھ یوں ہی سا
مبالغہ بھی کیا جائیگا جو ایسی حالت میں جائز کیا
بلکہ فرض ہے اگر حکم ہو تو وہ بھی عرض کردوں -

**عیسٰے** - مضائقہ نہیں اگر یوں ہی سا مبالغہ ہو
مطلب صرف یہ ہے کہ اس مبالغہ سے کسیکا نقصان
نہو اور بس -

**شیطان** - حقارت انگیز ہنسی ہنسکر - نقصان
بظاہر چند روز کے لئے نقصان معلوم ہوگا پھر
وہ اسی اصلاح کو جو اُن کی کیجائے گی اپنا فائدہ ہی
فائدہ دیکھیں گے کاش اگر اسے نیک خداوند تو ایک
کام بھی میری عقل اور میری رائے پر چھوڑ دے
اور اسمیں خود دخل ندے پھر میں تجھے دکھاؤں کہ
میں کیا کرتا ہوں -

**عیسٰے** - وہ دن بھی قریب ہیں جب سب کام تو
اپنی ہی رائے سے کریگا اور اس میں کوئی دست انداز
کرنیوالا نہوگا - ابھی تجھمیں کسیقدر خامی ہے وہ
گھبرا نہیں بہت جلد جاتی رہے گی - بیان کرکر کوئی
مبالغہ آمیز بات سوچی ہے

**شیطان** - یہودی مجھسے سوال کرینگے کہ اس
بادشاہ موعود کی طبیعت کیسی ہے وہ ہماری آزادی
میں تو فرق نہ لائیگا - وہ ہماری معیشت میں تو
دخل ندیگا وہ ہمیں عیش وعشرت سے تو مانع نہ آئیگا
اسی قسم کے سوالات ضرور وہ کرینگے اُن کا جواب میں نے
یہ سوچ رکھا ہے کہ میرا نیک خداوند ان سب باتوں
کے روکنے اور منع کرنے سے بری ہے اسنے اِن
باتوں سے غرض کیا تم کچھ کیا کرو وہ ہرگز تمہاری
طرف توجہ بلکہ تمہاری عیاشی میں اور تمہیں مدد
دیگا - جب میں یہ کہونگا وہ شوق سے میرے
سوال کا جواب مثبت میں دینگے اور یہ کہیں گے ہم نے
ایسے شخص کو اپنا بادشاہ قبول کیا - یہ مبالغہ کی
باتیں یہودیوں کے آگے بیان کیجائیں گی اسمیں
نہ آپکا کچھ نقصان ہے نہ یہودیوں کو کسی قسم کی
کچھ مضرت پہونچیگی بندہ کی یہ رائے مستقل ہے
اور میں فرمان کا بندہ ہوں جو کچھ حکم ہوگا وہ کیا
جائیگا - ساتھ ہی اسکے یہ ہے کہ اگر ان سے
یہ نہ کہا جائیگا بادشاہت نہ ملیگی - جب آپ قابض
ہوجائیں اور آپکا سکہ جم جائے پھر چاہے جو کچھ کرنا

یہ اختیار ہے۔

حضرت عیسے شیطان کی اس پیچیدہ بظاہر مطلب خیز تقریر کو سنکر چکر میں آگئے اگر اجازت دیتے ہیں تو نبی کی شان سے امر بعید معلوم ہوتا ہے کہ وہ عیش کی اجازت دے اگر اجازت نہیں دیتے تو بادشاہت ہاتھہ سے جاتی ہے آخر بادشاہت حاصل کرنیکی خواہش نبوت کی شان سے غالب آئی اور آپنے دبی زبان سے اجازت دیدی۔ حضرت عیسے کی غرض دولت جمع کرنے اور حکومت کرنے سے نہ تہی بلکہ اصلی مدعا یہ تہا کہ جب میں ان پر قابض ہو جاؤنگا تو خدا پرستی کی آئیں انہیں بتادونگا اور پہر یہ میرا کہنا مان لینگے اور انہیں میرے آگے مجبوراً سر تسلیم خم کرنا پڑیگا۔

شیطان حضرت عیسے کا حکم سنتے ہی دو منٹ بہی ان کے پاس نہ ٹہیرا کیونکہ اسے حضرت عیسے پر نمایاں فتح حاصل ہوچکی تہی اسے خیال تہا مبادا حضرت عیسے کا خیال بدلجائے اور میرا کام بگڑ جائے۔ اسلئے وہ آنا فاناً میں رفو چکر ہوگیا۔ حضرت عیسے نے اجازت تو دیدی تہی لیکن ان کے پیٹ میں گڑبڑ مچ رہی تہی اور وہ سخت پریشان تہے کہ اسکا کوئی برا نتیجہ میری نبوت کے لئے نہو مگر پہر اپنے دلکو اطمینان دیتے تہے کہ میں نے اپنی خواہشات نفسانی پورے کرنے کے لئے یہ نہیں کیا ہے بلکہ خداوند کی بادشاہت کو وسعت دینے کے لئے یہ عمل کیا ہے یہ خیال حضرت عیسے کو اطمینان دے رہا تہا اور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پونچی تہی کہ اب انہیں اور کچھہ بہی خیال نہ آتا تہا سارے دن شیطان غائب رہا شام کو ہل ہانکتا کودوں پہانکتا زبان نکلی ہوئی گرد آلود چہرہ سے واپس آیا حضرت عیسے دیکھتے ہی خوش ہوگئے آپ نے دیکھتے ہی فرمایا اے جلیل (شیطان کا نام) تیرا آنا مبارک ہو یقیناً تجہے تیرے ارادہ میں کامیابی ہوئی ہوگی بہت جلد منہہ ہاتہہ دہو ڈال نہا دہو اپنے کپڑے بدل لے کہانا تیار ہے اسے کہالے پہر ساری کیفیت تیری زبانی سنونگا کہ شام تک تونے کیا کیا کارگزاری کی یک لفظی جواب تجہسے چاہتا ہوں وہ مجہے دیدے جس کام کے لئے گیا تہا کامیابی ہوئی نا؟ دو

**شیطان** ۔ کامیابی ہوئی اور امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ۔ یہ سُنا تہا حضرت عیسے کی باچہیں کان تک گئیں وہ کہل گئے اور اُنہوں نے اپنے خدا کی حمد گائی ۔ دل مارے خوشیوں کے بہر گیا۔ آنکہوں میں کامیابی کی مے کا سرور جلوہ دینے لگا خوشی کا خون رگ رگ میں تیزی سے دوڑ گیا۔ اور ایسی شادمانی ہوئی جسکا بیان کرنا ناممکنات کو ممکن کرنا ہے ۔ شیطان نے بہت اطمینان سے اپنے کپڑے اُتارے منہہ ہاتہہ دہویا کسیقدر

دم لیا اور چارپائی پر لیٹا رہا پھر اُٹھکر کھانا کھایا
بظاہر یہ کھانا حضرت عیسےٰ کا تھا لیکن دراصل وہ
کرم ہی تھی کہ جو شیطان کی قسمت میں ہو چکی تھی۔
اسکا جی ہر بار کھانے میں متلایا کرتا تھا اور اسپر
حضرت عیسےٰ تعجب سے دریافت کرتے تھے کہ مجھے
اسکا سبب ابتک نہیں معلوم کہ جب تو کھانا کھانے
بیٹھتا ہے ایک تو اُبکائی بہت لیا کرتا ہے اور
دوسرے تو ناک بھوں چڑھاکر کھاتا ہے۔

**شیطان** ۔ مجھے مرض ہی ایسا مہلک ہے کہ
میری یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔

**عیسےٰ** ۔ اسکا علاج بھی تو نے کیا۔ یا یوں ہی
مرض کو ترقی دیدی۔

**شیطان** ۔ علاج اسقدر کئے ہیں کہ دنیا میں
شاید کسی نے کسی مرض کا نہ کیا ہوگا بایں ہمہ کچھ
بھی فائدہ نہوا اور یہ ہوتا رہا۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اسی طرح اور بھی دو تین غیر نتیجہ باتیں ہوتی رہیں
حضرت عیسےٰ اور شیطان کی باتوں کو غیر نتیجہ اسلئے
کہا کہ ہمارے مضمون سے ان باتوں کا کچھ تعلق
نہیں ہے ہم اسلئے انہیں غیر نتیجہ جانکر نظرانداز کرتے
ہیں۔ اور اپنے اصلی مطلب کی طرف آتے ہیں
شیطان نے حضرت عیسےٰ کی بار بار درخواست کے
بعد یہ کہنا شروع کیا۔ میں اپنی کارگزاری کی
تاریخ کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا صرف مختصر
بیان کرونگا۔ کل باتیں جو اپنے ارشاد کی تعمیل میں
ان سے جاکر کہدیں وہ سب راضی ہو گئے تمام اُمرا
میں نے ایک جگہہ جمع کئے تھے ان سے صاف صاف
بیان کیا یہ سُنکر اُنہوں نے خوشیوں کے نعرے
بلند کئے اور بخوشی وہ اے نیک خداوند تجھے اپنا
بادشاہ بنانا منظور کرتے ہیں کل تو چل اور شاہی
تخت پر جلوہ فرما ہو۔

**عیسےٰ** ۔ اور کوئی بات باقی ہے وہ بھی کہدے (نہایت
خوش ہوکر) پھر کوئی حجت نہ نکل آوے۔

**شیطان** ۔ مطمئنہ اور انقطاعی لہجہ میں۔ نہیں
کوئی بھی بات باقی نہیں رہی اُنہوں نے میری کسی
بات پر اعتراض نہیں کیا۔

**عیسےٰ** ۔ اس سے زیادہ میری اور تیری خوش نصیبی
کیا ہوگی کہ اُنہوں نے مجھے اپنا بادشاہ منظور کر لیا۔

**شیطان** ۔ بغلیں بجاکر اور اچھل کر۔ ہاں ہاں
خوشی کر خوشی تو اے نیک خداوند بادشاہ بنایا گیا

**عیسےٰ** ۔ آفریں ہو تجھپر اے میرے اول حواری
کہ تو نے مجھے سلطنت دلوائی۔

**شیطان** ۔ نیچی نظریں کرکے اور متعجب ہوکر۔
اے نیک خداوند تو اپنا وزیر کسے بنائیگا۔

**عیسےٰ** ۔ بلا تامل اور بلا فکر۔ تیرے سوا میرا وزیر اعظم
اور کون ہو سکتا ہے تو ہی میرا وزیر اعظم ہے اور

تو ہی میرا حواری ہے ۔

**شیطان** ۔ کیا اے نیک خداوند میں تیری وزارت کے قابل ہوں؟

**عیسٰی** ۔ ہاں کیوں نہیں میرا باپ جو آسمان پر ہے اس امر کا شاہد ہے کہ میں تجھسے زیادہ اپنی وزارت کے قابل اور کسیکو نہیں جانتا ۔ تیری جان نثاری بے نظیر ہے ۔ تیری صداقت اور وفاداری بھی لاثانی ہے ۔ تیرا علم لاثانی ہے تیری تقریر بے تمثیل ہے تو اپنے خدا پرستی کے عقیدہ میں یکتا ہے اور اپنے ایمان میں مستحکم ہے ۔ ان صفتوں پر بھی اگر میں تجھے اپنا وزیر نہ بناؤں تو میری سخت ناقدری اور کم عقلی ہے مجھے فرض ہے کہ میں تجھے اپنا مصاحب بناؤں اور اپنا ایسا وزیر کروں کہ جو خود مختار ہو اور اسمیں تمام جہان کی سی عقل ہو ۔ بشرطیکہ تو بھی بخوشی منظور کرے ۔

**شیطان** ۔ کچھہ دیر توقف کرکے ۔ میں کس لائق ہوں اے نیک خداوند تیری وزارت کرونگا ۔

**عیسٰی** ۔ یہ تیری اور بھی لیاقت ہے کہ تو سب کچھہ ہوکر اپنے کو کچھہ نہیں سمجھتا بیدل نہو تیرا خداوند تیرے ساتھہ ہے ۔

**شیطان** ۔ ٹھنڈا سانس بھرکر اور ادھر ادھر دیکھکر اے نیک خداوند اتنا بڑا ذمہ داری کا کام مجھسے کیونکر ہوسکے گا ۔

**عیسٰی** ۔ تو کیوں ابھی سے شکستہ خاطر ہوتا ہے جب خداوند کا ہاتھہ تیرے ساتھہ کام کریگا اور تجھے برکت دیگا پھر یہ شکستہ دلی کاہے کی روح القدس تجھمیں بھر جائیگی اور پھر تو ہی تو جہان میں ہوگا ۔

**شیطان** ۔ میرا اصلی مطلب ہے اے خداوند تو وہاں تک نہیں پونچا ۔

**عیسٰی** ۔ بظاہر تیرے الفاظ سے جو مطلب سمجھہ میں آتا ہے (چونک کر) اسکا اطمینانی جواب میں نے تجھے دیا رہا ان لفظوں کا کوئی باریک مطلب یہ سمجھہ میں نہیں آیا اسلئے میں تجھسے درخواست کرتا ہوں کہ تو صفائی کرکے مجھے بتادے ۔ میری غرض صرف یہ ہے (شیطان نے کہا) کہ اے نیک خداوند تو مجھے یہ اطمینان کرادے کہ ایکدفعہ تیرا نائب ہوکر پھر عہدہ سے خارج نہ کیا جاؤنگا اگر یہ عہدہ دوامی نہوگا میں صاف کہدیتا ہوں کبھی منظور نکروں گا ۔

**عیسٰی** ۔ سرگرمی سے ۔ نہیں میں نے ہمیشہ کے لئے تجھے اپنا نائب مقرر کیا ۔

**شیطان** ۔ بادشاہی ۔ فقیری ۔ پیری ۔ پیغمبری میں ہمیشہ میں نائب ہی رہوں ۔ صرف اسی کا اطمینان چاہتا ہوں ۔

**عیسٰی** ۔ اپنی قدیمی مستعدی اور آمادگی سے سینہ پر ہاتھہ رکھکر ۔ نہایت خوشی سے راضی ہوں خواہ کیسی ہی حالت ہوگی تو میرے نائب کے نام سے پکارا جائیگا اس سے زیادہ اور کن الفاظ میں اپنا اطمینان چاہتا ہے

شیطان - خوش ہوکر اور حضرت عیسے کو دعائیں دیکر - اے نیک خداوند اس کہنے سے میرا بالکل اطمینان ہوگیا لیکن اتنا اور بہی کہلوانا چاہتا ہوں کہ تو یہ کہدے -،، میں خواہ کسی حالت میں ہوں اور جلیل خواہ کسی صورت اور حالت اور فطرۃ میں ہو وہ میرا نائب ہے،، بس ان الفاظ سے میرا اطمینان ہوگا - اور میں تیرا فرمانبردار بندہ جب تک جیونگا بنا رہونگا - حضرت عیسے نے بے سوچے سمجھے وہ الفاظ بہی کہدیئے اسمیں بہی شیطان ہی کا پانسا زبر رہا اور یہ دن یوں ختم ہوا -

## ساتواں دن

ساتویں دن علی الصباح شیطان حضرت عیسے کو لیکر بادشاہت دلوانے چلا نصف رستہ ابہی طے ہونے پایا تہا کہ شیطان رستہ چلتے چلتے ٹہٹک گیا اور چونکا گویا کوئی نئی بات اس کے دماغ میں ابہی نازل ہوئی ہے - ٹہٹک کر خاموش کہڑا ہوگیا - اور گونگی ہڑپ کہیل گیا - حضرت عیسے نے متعجب ہوکر کہا کیوں تو کہڑا کیوں ہوگیا شاید کوئی نئی بات تجہے یاد آئی ہے -

شیطان - نہیں کوئی نئی بات نہیں ہے صرف ایک تحریر کی بابت مجہے یاد آگیا -

عیسے - تحریر تحریر - وہ کونسی تحریر - جلد بتا معاملہ میں دیر نہو جلد بتا -

شیطان - صرف وہ جو آپنے زبانی اقرار کیا تہا اسکو اپنے ہاتہہ سے تحریر فرما دیجیے -

عیسے - جب میں خود تیرے ساتہہ موجود ہوں اور زبانی اقرار کرنے کو تیار ہوں اسپر لکہوانے سے فائدہ کیا ہے -

شیطان - یہ صحیح ہے لیکن یہودی اے نیک خداوند تیری تحریر کو بطور تیرے اقرارنامہ کے اپنے پاس رکہنا چاہتے ہیں تاکہ ان کا اطمینان ہوجائے اور وہ بیجا خلش سے نجات پائیں - یہ عجیب و غریب غیر معمولی درخوہست سنکر حضرت عیسے خاموش ہوگئے ان کے پرنور چہرہ کا رنگ جلدی جلدی تغیر ہورہا تہا اور وہ یہ فکر کررہے تہے کہ کیا کرنا چاہیئے - شیطان نے کچہہ دیر ڈہیلی ڈوری چہوڑ دی اور حضرت عیسے کو فکر کرنے دیا جب معمول سے زیادہ وقفہ گزرا تو شیطان نے یہ سوال کرکے عیسے کی مہر سکوت توڑی ،، ایسا کونسا عظیم الشان لاینحل مسئلہ ہے کہ اے نیک خداوند تو فکر کرنے کہڑا ہوگیا وہ ہی الفاظ جو تو زبانی ادا کرچکا ان ہی کا لکہوانا چاہتا ہوں کیا میں نے کوئی غیر معمولی درخواست کی تو ہی بتا یہ انصاف تجہہ ہی پر ہے اگر وہ ناواجب ہے تو زبان سے تونے کیوں نکالا اور جو ناواجب نہیں ہے تو کاغذ پر کیوں نہیں لکہتا - حضرت عیسے بہلا اسکا جواب ہی کیا دے سکتے تہے - خاموشی کے

مرکز سے آگے بڑھکر یہ گویا ہوئے - مجھے یہ خیال تھا
کہ ان لفظوں کا لکھا جانا جو میری زبان سے سرزد
ہو چکے ہیں کچھ رنگ نہ لائے -
شیطان - بگڑ کر اور تیور بدلکر - یہ اے نیک
خداوند تو نے کیا کہا رنگ لانا یعنی چہ - کیا میں اتنی
موٹی بات کو نہیں سمجھ سکتا - بے دھڑک ہو کر کام
جو کچھ اچھا بُرا ہوگا وہ میں اپنے ذمہ لینے کو تیار ہوں اور کسی کا تابع نہیں
علیسے - کیا یہ ہی بہتر سمجھتا ہے کہ میں ضرور اس مضمون کو قلمبند کر دوں
شیطان - بغیر اسکے کبھی یہ نہیں سکتا - یہودی
ہرگز تجھے اپنا بادشاہ تسلیم نہ کریں گے یہ تسلیم شدہ ہے
کہ تو نبی ہے (یعنی تیرے دل میں) اور میں نے بھی
تجھپر اپنا عقیدہ نثار کر دیا ہے یہ سمجھنے کے لئے کہ تو
نبی ہے دوسرے تجھے نہیں سمجھتے تو نے کبھی جھوٹا
نہیں بولا دوسرا شخص کیونکر بے جانے بوجھے تجھپر
عقیدہ رکھ سکتا ہے - جب تک وہ آدمی اپنا اطمینان
نہ کر لیگا کبھی معاملہ نہیں کر سکتا - اے نیک خداوند
تجھے بادشاہت لینی ہے تو یہ کہدے ورنہ میری
تمام محنت اور کارگزاری پر خاک ڈال -
جب حضرت عیسےٰ نے یہ خشک جواب پایا آخر بیچارے نبی
ہو گئے اور اُلٹے قدموں گھر واپس آکر کاغذ ([illegible])
قلم دوات لیکر لکھنے بیٹھ گئے - اور شیطان سے
کہا جلیل بتا کونسے الفاظ میں نے زبان سے کہے تھے
شیطان - اے نیک خداوند مجھے یاد نہیں تجھے جو
یاد ہوں گے -
عیسےٰ - مسکرا کر - جو خوش ہو ابا ٹھہ یہودیوں سے
تو اقرار کر کے آیا مجھسے اگر تو نے کہا اب بھول گیا اور
مجھپر ان کے یاد کرنیکا بوجھ ڈالتا ہے - کیوں نہ
اگر تیرا دماغ ہوا تو بہ خیر سلا ہے -
شیطان - نہیں میری یہ غرض نہیں تھی جو اے
نیک خداوند تو اتنی جلدی سمجھ گیا جو کچھ یہودیوں نے
کہا تھا مجھے حرفاً حرفاً بخوبی یاد ہے (اپنے مفہوم سے)
غرض صرف اتنی تھی کہ جو الفاظ اس مفہوم کے ادا کرنے
کے لئے میں نے تیری خدمت میں عرض کئے تھے آیا
وہ الفاظ ہونے چاہئیں یا ان کی چنداں ضرورت
نہیں ہے - اسلئے میں ملتمس ہوں کہ اگر تو ان ہی
لفظوں کو ڈھونڈے تو وہ مجھے یاد نہیں ہیں ہاں
مفہوم اچھی طرح یاد ہے جو میں دوسرے لفظوں
میں ادا کر سکتا ہوں -
عیسےٰ - حقارت انگیز ہنسی میں - تو اتنا بڑا عقلمند
ہو کر بعض وقت ایسی باتیں کرنے لگتا ہے جو محض
بچوں کی سی ہوتی ہیں لفظوں سے کیا بحث ہے
صرف مفہوم سے غرض ہے مفہوم بیان کر دے
خواہ لفظ کچھ ہی ہوں وہ ہی میں تحریر کر دیتا ہوں
شیطان - اے نیک خداوند تو میرا پیر ہے جو
کچھ تو ارشاد کریگا مجھے سننا فرض ہے - یہ باتیں
جنکو تو بچپنے کی باتیں کہتا ہے یہ میرا ایمان ادب کا

(شیطان حضرت عیسیٰ سے اپنا اقرار نامہ لکھوا رہا ہے)

ثبوت ملتا ہے میں بھی ان باتوں کی اور مثل اِن کی فطرت کو خوب پہچانتا ہوں کہتا ہوں لیکن یہ بخوبی سمجھتا ہوں کہ یہ باتیں جو کہ دوں کی سی ہیں کیا کروں تیرا پاس ادب مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں اسی نوعیت اور اسی فطرت کی باتیں کروں - خیر گزشت انچہ گزشت اب میں مفہوم بیان کرتا ہوں لکھنا شروع کر -

عیسے - قلم دوات میں ڈبو کر اور کاغذ پر رکھکر - بتا کیا لکھوں -

شیطان - یہ لکھئے ،،اے یہودیو اور اے بنی اسرائیلیوں اور اے تمام دنیا کی قوموں میں بخوشی اجازت دیتا ہوں کہ تم چوری کرو زنا کرو عیاشی کرو شراب پیو خلاف وضع فطرتی کرو اور جو کچھہ تمہارا جی چاہے کرو مجھے ہر طرح منظور ہے -

عیسے - یہ الفاظ تو نہ تھے بہت ہی سخت الفاظ معلوم ہوتے ہیں -

شیطان - میں عرض نہ کرتا تھا کہ اگر تجھے اے نیک خداوند یاد ہو بتا دے تونے مجھے اس درخواست کرنے پر خارج از عقل گنا -

عیسے - گو مجھے وہ الفاظ یاد نہیں لیکن یہ بخوبی یاد ہے کہ یہ الفاظ جو تونے کہے نہ تھے -

شیطان - بگڑ کر - کیا عیاشی کا لفظ نہ تھا - بتائیے اور یاد کر کے بتائیے -

عیسے - تھا عیاشی کا لفظ نا بتا تھا مجھے یاد پڑتا ہے تھا

شیطان - اب میں یہ عرض کرتا ہوں کہ زنا عیاشی کے دائرہ میں نہیں ہے مے خواری عیاشی میں شریک نہیں ہے خلاف وضع فطری عیاشی میں شامل نہیں ہے کونسی چیز میں نے ایسی عرض کی کہ جو عیاشی میں شامل نہیں ہے - عیسے یہاں چپ ہوئے اور انہیں جواب : آیا اور آخر لکھتے ہی بنی جب وہ یہ لکھ چکے تو شیطان نے آگے اور یہی یہ بتایا ،، میں تمہاری بت پرستی اور خلاف خدا عقائد کو برا نہیں کہتا تم اپنے خیالات میں سچے ہو تمہارے خلاف اگر کوئی کہے وہ جھوٹا اور اوسکی ساتھہ پشت جھوٹی

عیسے - چونک کر اور قلم کو کان میں رکھکر اور شیطان کی طرف دیکھکر - یہ کیا بتاتا ہے اس کے الفاظ جیسے نئے ہیں اسیقدر اسکا مفہوم بھی نیا ہے یہ مطلب تو تونے نہیں کہا ہوشیار ہو کر بتا کہیں تو شراب تو نہ پی آیا ہے -

شیطان - سُن اے نیک خداوند بات سوچ سمجھکر کہا کر اٹکل پچو زٹلیات ہانکنے سے کچھہ غرض نہیں ہے اس سے ہمارا کوئی مطلب حاصل نہیں ہوتا جو کچھہ میں نے عرض کیا تھا وہ ہی مفہوم ہے اور وہ ہی مطلب ہے فرق اسقدر ہے کہ الفاظ بدل گئے ہیں اور شاید کچھہ دیر بھی ہو گئی ہے -

عیسے - تو سچ کہتا ہے یہی مفہوم تھا -

شیطان - میں کیا سچ کہتا ہوں تیری زبان ہی سے

کہلوادوں کہ تو سچ کہتا ہے - تجھ سے اب ... ... یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا تو نے ... تھا کہ ان کی معاشرت ویسی ہی ہوگی اور انہیں ... کام کرنے کے لئے اجازت دیجائیگی ... سب آئیا ماں قصور میرا اسقدر ہے کہ میں نے تشریح کردی اور کوئی بھی بات اپنی طرف سے نہیں جوڑی تو نے بھی آسمانی اور دنیاوی باپ کو حاضر و ناظر جان کے کہدیا کہ تو نے یہ اقرار نہیں کیا تھا - میں تیرا مرید بھی ہوں اور بندہ بھی ہوں اور خبر نہیں کیا کیا نہیں ہوں جو کچھ تو کہیگا میں اسکو سچ جانونگا اگر تو ایک دفعہ کچھ کہے اور دوبارہ کچھ ہے مجھے اس سے کچھ انکار نہیں ہر بار میں ایک کو سچ اور دوسرے کو جھوٹا کہونگا - میرے عقیدتمندانہ جوش کو دیکھ میں کیا کہتا ہوں اور کیا کر رہا ہوں

جو کہیگا تو کہونگا میں بھی ہاں یوں ہی سہی
گر تری یہی خوشی ہے مہرباں یوں ہی سہی

یہ سب کچھ سہی لیکن تجھے میرے حسن عقیدت پر نظر رکھنی نہ چاہیے بلکہ اپنے قول اور سنجیدگی اور شان نبوت برقایم رہنا چاہیئے اگر تو اپنی شان نبوت جمانا چاہتا ہے تو کبھی یہ نکر جو کچھ کہ پہلے اپنے دل میں اسکو خوب سمجھ لے اور پھر زبان سے نکال اور جب کہہ چکے تو اس سے نہ ٹل اگر زمین و آسمان بھی ٹل جائے -

شیطان کی اس تقریر نے حضرت عیسے کی ذات مبارک پر امید و خیال سے زیادہ اثر کیا انہوں نے ایک بھی نہ دو فوراً شیطان کی مرضی کے مطابق لکھدیا جب حضرت عیسے لکھہ چکے تو شیطان نے وہ کاغذ لینا چاہا اسی اثنار میں ایک تعجب خیز واقعہ گزرا اور یہ واقعہ جسقدر حیرت افزا تھا اسی قدر دل کا دہلا دینے والا تھا یعنی چشم زدن میں آسمان سے ایک ہاتھہ آیا اور اس نوشتہ کو لے گیا شیطان اس ہاتھہ کے اصلی مطلب کو سمجھہ گیا کہ یہ خدا کا ہاتھہ تھا وہ اپنے پیارے نبی کی تذلیل کرنی نہیں چاہتا حضرت عیسے اس بہید سے محض بے خبر تراخ سے پیچھے جا پڑے ان پر خوف طاری ہوا منہہ میں کف بھر آئے عجیب ناگفتہ بہ حالت ہوئی شیطان نے خدا کی طرف مخاطب ہو کر کہا - اے پاک پروردگار یہ سند نہیں ہے کہ تو خم ٹھونک کر دنگل میں آنے لگا تو مجھسے یوں مقابلہ آرا نہ ہو کیونکہ میں نے بھی ابہی اپنے ہاتھہ کہولے ہیں اگر تجھے مقابلہ کرنا ہو دوسرے کسی ذریعہ سے کر میں تیری قدرت جب جانتا کہ تو عیسے کے دل میں یہ بات جما دیتا کہ تجھے دہوکا دیا جا رہا ہے اور یہ کیا کہلم کہلا آپا دہاپی ہونے لگی وہ شیطان کی ان گستاخی آمیز کلمات کا کچھہ بھی جواب نہیں ملا اور شیطان دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہوا - حضرت کو چکنی مٹی تر کر کے سنگہائی اور انہیں جگایا

حضرتِ عیسےٰ بیہوش پڑے ہوئے ہیں شیطان مٹی سنگھا رہا ہے

وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھے مگر ابھی خوف کی وہ ہی کیفیت
تھی لرزہ ان کے اندام پر چھا رہا تھا چہرہ پر توحش
نمایاں تھا آنکھوں میں پریشانی کوٹ کوٹ کر بھری
ہوئی تھی صورت پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں غرض
جتنی باتیں تھیں وہ سب اس امر کی شاہد تھیں کہ حضرت
عیسےٰ نے خوف بہت کھایا ہے اس حالت میں یہ ممکن
نہ تھا کہ حضرت عیسےٰ یہودیوں کے تخت کا جا کر مطالبہ
کریں ۔ وہ مختلف آلام اور مصائب میں ایسے چور چور
ہوئے کہ انہیں آٹھویں دن ہوش آیا ۔ ساتویں
دن سے چودہ دن تک کچھ حالات نہیں معلوم
کہ مرض میں کیا کیفیت گزری اور ان کی طبیعت کی
اندرونی حالت کیسی تھی اسلئے ہم پندرہویں دن
کا حال شروع کرتے ہیں جو زیادہ دلچسپ اور لطیف ہے

## پندرہواں دن

پندرہویں دن کی صبح کو حضرت عیسےٰ چارپائی پر
بیٹھے ۔ اب خوف نہ تھا گو کسیقدر اسکا اثر باقی تھا
طبیعت بھی مطمئن تھی باتیں کر سکتے تھے اور انکا
جواب دے سکتے تھے ۔ حضرت عیسےٰ نے اٹھتے ہی
اپنے جاں نثار معتقد کو اپنے پائنتی بیٹھا ہوا دیکھا
جسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور جو بیٹھا بیٹھا
میں سسکیاں بھرتا جاتا تھا ۔

عیسےٰ ۔ تو کیوں روتا ہے اے میرے پیارے
شاگرد تو نے بڑی تکلیف خاص میرے لئے برداشت
کی ہے ۔

شیطان ۔ اسی طرح رو کر اور سسکیاں بھر کر ۔
اے نیک خداوند یہ نہ کہہ میں تیرا بندہ ہوں
جتنی تیری خدمت کروں یہ میری عین سعادت
اور راحت ہے میں سچ کہتا ہوں کہ تجھپر اگر
میری جان قربان ہو جائے اسوقت میں اصلی
شادمانی اور متحقق سعادت سمجھوں کیا کہوں ہنوز
کوئی موقع ایسا نہیں ہے کہ میں تجھپر جلدی سے
جان نثار کر دوں ۔

عیسےٰ ۔ زیادہ ممنون ہو کر ۔ اور شیطان کی
شکر گزاری ظاہر کر کے ۔ تیرا یہ کہنا اور یہ ارادہ
ظاہر کرنا گویا اپنی جان مجھپر قربان کر دینے کی
برابر ہے تو میرا وفادار اور مخلص خادم ہے اسمیں
شک نہیں کہ تو نے میرے لئے آرام اور آسائش
ترک کر دی ۔ میں تیرا شکریہ ادا نہیں کر سکتا ۔
ہاں یہ خوب یاد رکھیو کہ تجھے صلہ بہت قیمتی ملیگا ۔
قیامت کے دن خداوند کے خیمہ میں تو بیٹھا ہوا
ہوگا اور وہ تیرے آنسو پونچھتا ہوا دکھائی دیگا

شیطان ۔ آنسو آنسو ۔ کیا میں اس خیمہ میں جا کر
بھی زاری ہی کرونگا ؟ اے نیک خداوند کیا
کہتا ہے خدا کے خیمہ میں زاری اور رونے دھونے
کا کیا کام یا اس خیمہ کی تاثیر یہ ہے کہ جو کوئی اس خیمہ
میں جا کر بیٹھے وہ رونے لگے ۔

**عیسٰے** - نہیں رونا اپنے گناہوں پر ہوگا - اور اس مصیبت پر جو دنیا میں خدا کی راہ میں اٹھانی ہے -

**شیطان** - اے نیک خداوند یوں تو میں تیرا بندہ ہوں چاہیے جو کچھ مجھے کہدے اور مجھسے اقرار لے لیکن میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا نہ میں نے اپنی زندگی میں ایک لمحہ بھی مصیبت نہیں اٹھائی خدا کے جتنے احکام کی میں نے ابتک تعمیل کی ہے اس خوشی اور عیش راحت سے تعمیل کی ہے کہ میرا ہی دل جانتا ہے جب وہ تو باتیں نہیں ہیں تو پھر رونا یعنی چہ میں تجھسے التجا کرتا ہوں اور تیری خدمت میں بسماجت عرض کرتا ہوں کہ مجھے اس خیمہ میں نہ لیجائیو اور میں اس خیمہ میں نہیں جاؤنگا -

**عیسٰے** - تو گھبرا نہیں اگر تو یہی چاہتا ہے تو تیرے لئے خیمہ اکھڑوا کر پھنکوا دیا جائیگا -

**شیطان** - پھر کس جگہہ میں رہونگا اور وہ آسمانی بادشاہت کیا ہوگی جسکی بار بار (قصور معاف) تو مجھے بشارت دیتا ہے -

**عیسٰے** - سوچکر اور یوں ہی فکر کرکے - آسمانی بادشاہت اسی خیمہ میں ہوگی جہاں لوگوں کے آنسو بہینگے اور تو اس خیمہ میں جانے سے انکار کرتا ہے بس سوا اسکے اور کہیں آسمانی بادشاہت نہیں ہے

**شیطان** - میں باز آیا ایسی آسمانی بادشاہت سے اے نیک خداوند تو اپنی بادشاہت لپیٹ رکھ میرا اسمیں داخل ہونا نہیں چاہتا مجھے خیمہ سوگ میں بیٹھنا منظور نہیں ہے -

**عیسٰے** - نیک اعمال کا صلہ سوا اسکے میرے باپ نے آسمان پر تجویز ہی نہیں کیا ہے مجھے خوف یہ پیدا ہوا کہ اگر ایسا نہو ہر شخص اس خیمہ میں داخل ہونے سے انکار کردے پھر قیامت کے دن یہ خیمہ بیکار نکلیگا

**شیطان** - قہقہہ مارکر - یہ ہی میں بھی سوچتا ہوں کہ ایک شخص نے اپنی اسی برس کی عمر خدا کی یاد میں صرف کردی خدا کے دشمنوں سے لڑا جھگڑتا رہا اور اس نے اس دنیا میں کہیں راحت نہیں پائی اور وہ اسی حالت میں مر گیا پھر کیا اس کے لئے یہ صلہ کافی ہوگا کہ اسکو ایک تنبو میں قید کردیا اور حکم دیا کہ رونا شروع کر اے نیک خداوند تو اوچھ سمجھ وہاں راحت و آسایش کے اور بھی سامان ہیں یا نہیں -

**عیسٰے** - سوچنا کیا معنی آسمانی حکم سنا دینا میرا کام ہے ابتک مجھے یہ معلوم نہیں کہ نیک اعمال کا اس سے زیادہ اور کیا ملیگا - یہاں سوچنے اور غور کرنیکا کام نہیں ہے -

**شیطان** - بس تو بس معلوم شد آئندہ سے اے نیک استاد مجھے آسمانی بادشاہت کی بھی خوشخبری نہ سنائیو میں باز آیا ایسی آسمانی بادشاہت اور خیمہ میں بند ہوکر ایسے رونے سے - آسمانی بادشاہت

سے ہمارے ملک شام کا گاؤں گاؤں لاکہہ درجہ
بہتر اور عمدہ ہے آئندہ سے اگر اے نیک خداوند
تو یہ کہنا مانے کہ صلہ کی بابت ملک کے کسی سبز
باغ کا ذکر کر دیا کہ سنتے ہی روح خوش ہو جائے۔
جہاں یہ یہ باتیں ہوں۔

کنار آب پائے بید طبع شیر یار سے خوش
معاشر دلبر شیریں و ساقی گلعذارے خوش

اور پھر چاروں طرف سے یہ آوازیں بلند ہوں
در و دیوار سے بھی یہی صدائیں نکلتی ہوں اور
اسی کا سماں برستا ہو۔

الا اے دولت طالع کہ قدر وقت میدانی
گوارا بادت ایں عشرت کہ داری روزگارے خوش
شب صحبت غنیمت داں و داد خوشدلی بستاں
کہ مہتاب دل افروز است طرف جو ئبارے خوش

عیسےٰ ۔ یہ تو صحیح کہتا ہے واقعی لطف خیز یہی
ساماں ہے مگر مشکل یہ ہے کہ دولتمند جنکی زبان پر
یہ چسکے لگے ہوئے ہیں وہ خدا کی بادشاہت میں
داخل نہوں گے اور جب وہ غریب خدا کی بادشاہت
میں داخل ہوں گے کہ جنکے رہنے کو یہاں دنیا میں
سوائے پہاڑ سی کہوؤں اور بہٹوں کے کچھہ نہیں
تہا ان کو جب خیمہ رہنے کو ملا ان کے لئے وہ
بادشاہت ہوئی یا نہیں ۔ میرا باپ جو آسمان پر
ہے اس نے اپنے جبرئیل فرشتہ کے ذریعہ سے
مجھے دولتمندوں کی نسبت یہ کہلا کر بھیجا ہے میں
تیرے آگے بیان کرتا ہوں امید ہے کہ تو اسے
بغور سنے گا اور سمجھیگا کہ وہ کیا کہتا ہے ۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولتمند کا آسمان کی
بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے بلکہ میں
تم سے کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے
سے گزر جانا اس سے آسان ہے کہ ایک دولتمند
خدا کی بادشاہت میں داخل ہو"

شیطان ۔ اے نیک خداوند تو فقیر ہونا پسند کرتا
ہے یا دولتمند ہونا ذرا سمجھکر جواب دیجو ۔

عیسےٰ ۔ مجھے دولت کی خواہش نہیں ہے میں
دولتمند بننا نہیں چاہتا میری دعا یہ ہے کہ خدا
دن کی روٹی دن کو دے اور شام کی روٹی شام کو دے

شیطان ۔ یہودیوں کی بادشاہت لینے کو چلا
تہا۔ جب تجھے دولت کی خواہش نہ تہی پھر کیا ضرور
تہا کہ تو بادشاہت کا خواستگار ہوتا اسلئے میں نے
پہلے عرض کر دیا تہا کہ جو کچھہ کہا کر سمجھکر اور سوچکر کہا
یہ نہیں کہ جو جی میں آیا اٹکل پچو کہدیا تو ایک بڑا
نبی ہے اور جو عہدۂ نبوت تجھے دیا گیا ہے وہ کوئی
معمولی عہدہ نہیں ہے ایسے جلیل القدر رتبہ پر
ہمیشہ نظر رکھہ اور جو ایکبار زبان سے کہدے
پھر اس سے نہ پہرنا چاہئے زمین و آسمان ٹل جائیں
عیسےٰ تو اتنی طول طویل تقریر ناحق کیا کرتا ہے میں

بادشاہت کا طالب دولتمند بننے کو نہ تہا بلکہ اس آڑ میں خدا کی بادشاہت کے پہیلانے سے غرض تہی حضرت عیسٰے ابہی اپنی تقریر ختم نکرنے پائے تہے کہ باہر سے دروازہ پر دستک کی آواز سنائی دی وہ آواز جو کرخت اور تعجیلی تہی اور اس میں بے شعوری اور اضطراب بہرا ہوا تہا حضرت عیسٰے بات کرتے کرتے خاموش ہو گئے اور دروازہ پر کان لگا دیئے دوبارہ وہ ہی آواز اور بہی زیادہ ناملائم سختی سے آئی اور وہ کرخت و درشت آواز یہ تہی -

"کہول اسے عیسٰے یوسف بڑہی کے بیٹے کنڈی کہول حضرت عیسٰے نے شیطان کی طرف دیکہا اس نے لپک کر کنڈی کہولدی جوں ہی وہ اندر داخل ہوئے شیطان نے اسے اسکی درشتی سے ڈانٹا اور یہ بولا - تم کس نامہذب آقا کے خادم ہو جو اس سختی سے یہودیوں کے بادشاہ سے کلام کرتے ہو

ملازم پیادہ - ہم نے کوئی جہڑکی نہیں دی گالی نہیں دی اپنے ملزم کو گرفتار کرنے آئے ہیں تو اتنا ٹرٹر نکر ورنہ مارا جائیگا ملزم کا لفظ سنکر حضرت عیسٰے چونکے اور شیطان کا بازو پکڑ کر علٰحدہ کر لیا جو پیادہ کو ٹہوکنے کے لئے اسپر بڑہا چلا جاتا تہا اور پہر اس پیادہ سے یہ دریافت کیا تو مجہے کیوں بلانے آیا ہے اور کس کی طرف سے بلانے آیا ہے -

پیادہ - کیا تو ہی یسوع مسیح ہے یوسف بڑہی کا بیٹا -

عیسٰے - ہاں میں ہی ہوں -

پیادہ - تجہے حاکم ناعود کی عدالت میں معہ تیرے خادم کے طلب کیا ہے بہت جلد چل چلنے میں دیر نکر

عیسٰے - خوفزدہ ہو کر مجہے مجہے -

پیادہ - ہاں ہاں تجہے معہ تیرے ملازم طلب کیا ہے

عیسٰے - میں نے ابہی تک کوئی گناہ ایسا نہیں کیا کہ تجہے عدالت میں بلایا ہے تو میرے جرم سے تجہے آگاہ کر -

پیادہ - تو ایسا بیہوش ہے تجہے یہ یاد نہیں کہ تو نے اپنے ملازم کی مدد سے یہودی کے خوبصورتی مکان پر قبضہ کر لیا تہا اور پہر تم دونو نے ملکر اسے خوب مارا تہا اب وہ اچہا ہو گیا ہے آج ہی شفاخانہ سے اٹہکر آیا ہے اور آج ہی مقدمہ کی پیشی ہے اب تم زیادہ دیر نہ لگاؤ اور بہت جلد چلو کیونکہ ناعود اپنے وقت کا بہت پابند ہے اور بڑا جابر ہے اگر وقت مقررہ سے دیر لگ گئی تو سمجہہ نیچو کر مارنے کوڑوں کے کہال کے ٹکڑے اڑا دیگا -

یہ خوفزدہ باتیں سنکر حضرت عیسٰے چپاک سے اٹہہ بیٹہے مگر ان کے پیر تہرتہرانے لگے اور وہ زمین پر گرنا چاہتے تہے کہ شیطان نے دوڑ کر سنبہال لیا -

پیادہ - جب طبیعت ایسی خوفزدہ ہے اور دل اس درجہ نحیف ہے پہر یہودی کے مکان پر قبضہ کر لینے اور اسکو مارنے کا کیونکر حوصلہ ہو گیا تہا سخت

تعجب کی بات ہے۔

**شیطان** ۔ تجھے ان باتوں سے سروکار کیا ہے ہم جاہے ڈرتے ہیں اور چاہے کہڑے ہوکر گر پڑتے ہیں تجھے ان باتوں سے کچہہ تعلق نہیں یہ خاطر جمع رکہہ کہ وقت سے پہلے پہلے ہم وہاں پونچ جاینگے۔

**پیادہ** ۔ یہ بہی یہاں عجیب بات دیکہی کہ آقا ایسا ڈرپوک اور ملازم ایسا دلیر اور نڈر۔ یہ سنتے ہی شیطان نے زور سے ایک طمانچہ پیادہ کو مارا اور حضرت عیسےٰ کو چہوڑکر پیادہ کو لپٹ گیا حضرت عیسےٰ کی ٹانگیں پہلے ہی سے تہر تہرا رہی تہیں وہ دہڑام سے پیچہے جا پڑے اور اب ان دونو کی کشمکش ہونے لگی کبہی شیطان اوپر کبہی پیادہ نیچے اور کبہی پیادہ اوپر شیطان نیچے۔ حضرت عیسےٰ لڑکہڑاتے ہوئے پہر اُٹہے اور دونو کو چہڑانے لگے دونو بہلا کہیں چہٹتے تہے نتیجہ یہ ہوا کہ پیادہ ہار گیا اور توبہ توبہ پکارنے لگا مگر شیطان نے نہ چہوڑا اور برابر مکے بازی کئے گیا جب پیادہ بیہوش ہوگیا اور شیطان کو بہی یقین ہوا کہ وہ بیہوش ہوگیا ہے وہ فوراً چہاتی پر سے اُٹہہ بیٹہا اور حضرت عیسےٰ سے یہ گویا ہوا میں اور آپ حاکم کے پاس چلیں جس وقت وہ مجہسے دریافت کریگا کہ پیادہ کہاں ہے اے نیک خداوند تو کچہہ نہ بولیو میں یہ کہدونگا ہمیں معلوم نہیں کہ وہ کہاں چلا گیا ہم سے اس نے اتنا کہا تہا کہ تمہارا مقدمہ پیش ہوگا فلاں وقت تم ضرور وہاں پونچ جانا بس پہر کام بنجائے گا یہ سُنکر حضرت عیسےٰ خاموش ہو رہے اور اُنہوں نے اپنے دل میں کہا کہ مجہے اسبارہ میں گفتگو کرنے سے جب مجہسے سوال نہ کیا جائے فائدہ کیا ہے۔

الغرض دونوں ایک ہی دوسرا شیطان ناعود کی عدالت میں پونچے جاتے ہی حضرت عیسےٰ اور شیطان نے عدالت میں اطلاع دی اس نے اندر بلا لیا ہوئی بہی وہاں بیٹہا ہوا تہا۔

**ناعود حاکم** ۔ ہمارا پیادہ تمہارے ساتہہ نہیں آیا وہ پیچہے کہاں رہگیا اسے حکم دیا تہا کہ ہمراہ لیکر آئیو اس نے تمہیں تنہا آنے کی اجازت دی بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس نے ہمارے حکم کی ذرا بہی تعمیل نہیں کی

**شیطان** ۔ اے قہار حاکم تو بہی اس سرکشی کو سمجہ بوجہ دیکہسکتا ہے اس نے پہلے دروازہ کے باہر سے آواز دی پہر وہ اندر آیا اور بلا واد یکر چلتا بنا اور یہ کہہ گیا میں ایک ضروری کام کے لئے جاتا ہوں ایک شخص پر میرا قرضہ لینا ہے میں نے سُنا ہے کہ وہ بہاگ نکلنے کو ہے اسلئے میں وہاں جاتا ہوں تم دونو فلاں وقت تک وہاں پہنچ جانا۔ ہم بیچارے حکم کے تابع ہیں فوراً حاضر ہوئے۔ یہ سنتے ہی پیادہ کی طرف سے نجس ٹہٹا کے مرچیں لگ گئیں اس نے تعزیرات یہود یہ نکال کر دیکہی تو ایسی نافرمانی کی سزا

صلیب لکھی تھی اپنے دوسرے سپاہی کو حکم دیا کہ جسوقت چپراسی آئے ہماری بغیر اطلاع اسے صلیب پر چڑھا دینا۔

یہ حکم سنکر شیطان نے خوب بغلیں بجائیں اور حضرت عیسٰے بھی اپنے دل میں کسیقدر محفوظ ہوئے۔

ہر چند مجسٹریٹ نے چاہا کہ آج ہی مقدمہ کا فیصلہ کردے لیکن غصہ میں پھر اسے کچھہ خبر نرہی اور اس نے صرف یہودی کے اظہار لیکر عدالت برخاست کردی حضرت عیسٰے کو معہ خادم حکم ہوا کہ کل حاضر عدالت ہونا۔ یہ دونو اٹھکر چلے آئے۔ شیطان نے حضرت عیسٰے سے کہا دیکھا اے نیک خداوند میں نے کیا ترکیب کی ہے۔

عیسٰے - ترکیب تو بہت اچھی تھی لیکن جھوٹ تھا۔

شیطان - میرا مذہب تو یہ ہے کہ دشمن کو شکست دینی چاہئے خواہ فریب سے ہو خواہ مکر سے ہو خواہ جھوٹ بولنے سے ہو میں حاکم سے خوف نہیں کرتا نہ اس کے حکم اور اسکی فوج سے ڈرتا ہوں میری جان ہتیلی پر رکھی ہوئی ہے مجھے اسکی پروا نہیں ہے کہ میری جان ایک دفعہ نہیں ہزار بار جائے۔

جب مجھے جان جانیکا خوف نہیں ہے پھر کیا وجہ ہے کہ میں کسی یہودی کی پروا کروں۔ یہ دن قصہ مختصر اس جھگڑے میں گزر گیا۔

## سولھواں دن

علی الصباح شیطان حضرت عیسٰے کو لیکر عدالت میں موجود ہوگیا۔ چند منٹ عدالت میں گئے ہوئے نہ گزرے تھے کہ سامنے سے صدہا آدمیوں کا غول آتا ہوا دکھائی دیا۔ جب وہ قریب آیا تو یہ معلوم ہوا کہ وہ ہی پیادہ جسے کل مارا تہا زنجیروں سے جکڑا ہوا آرہا ہے۔ ناعود بھی اسکے ساتھہ ساتھہ گدہے پر سوار ہے۔ جوں ہی ناعود کی نگاہ حضرت عیسٰے اور شیطان پر پڑی اس نے غل مچاکر کہا اے سپاہیوں ان دونو کو بھی گھیر لو۔ حکم ہوتے ہی کئی سواروں نے ننگی تلواروں سے گھیر لیا۔

یہودی کا مقدمہ تو کئی روز کے لئے ملتوی کردیا گیا اور شیطان اور پیادہ کا مقدمہ چھڑ گیا۔

ناعود - (شیطان سے) تو تو کہتا تہا کہ پیادہ آواز دیکر چلا گیا اور پیادہ یہ کہتا ہے کہ مجھے اسنے ٹھوکا۔

شیطان - ایک قہقہہ مارکر - اے ناعود تو بھی بڑا ہی بھولا ہے کہ پیادہ نے بہکا دیا بہکاوے میں آگیا میں نے کہدیا میرے کہنے میں آگیا تجھے اب اتنا شعور نہیں کہ خود دریافت کرے تحقیق کرے سوچے جو جی میں آیا کہدیا

"برین عقل و دانش بباید گریست"

یہ سخت اور بے ہنگم تقریر سنکر تمام عدالت معہ حضرت عیسٰے تھرا گئی سوائے پیادہ کے سب مارے

خوف کے مارے کانپ رہا تھا اور انہیں یقین تھا کہ
یسوع مسیح کو اس زبان درازی خادم کے ضرور
صلیب ملیگی اس کے برخلاف حاکم پر کچھ ایسا
رعب طاری ہوا تھا کہ اس نے ہوں تک نہیں کی
اور یہ الفاظ بڑی دیر کے سکوت کے بعد زبان
پر لایا۔

تیری اس گمنام تقریر سے تیری راستی معلوم
ہوتی ہے پیادہ نے بیشک مجھے دھوکا دیا دو

شیطان۔ تو حاکم ہو کر ایسی بے بنیاد باتیں کرتا
ہے کیا تو نہیں جانتا کہ حضرت عیسے مسیح کو تو نے تنگی
تلواروں کی حراست میں سپرد کر دیا ہے کون ہے
یہ خداوند ہے اور اصلی یہودیوں کا بادشاہ ہے
اگر تو اپنی خیر چاہتا ہے تو اسکو سجدہ کر۔

ناعود پر پہلے ہی سے شیطان کا رعب طاری تھا
اس نے ذرا بھی توقف نہ کیا اور دھڑام سے سجدہ
میں گر پڑا۔ مکان والا یہودی یہ سماں دیکھکر بھاگ
گیا اور آج سے شیطان اور حضرت عیسے جادوگر
مشہور ہو گئے۔ یہ دن بھی ختم ہو گیا۔

## ستر ہواں دن

ناعود کے سجدہ کرنے کی شہرت تمام فلسطین میں
ہو گئی اور ناصری کے قصبہ قصبہ اور گھر گھر میں
میں یہ غل مچگیا کہ یسوع مسیح اور اسکا شاگرد شیطان
جادوگر ہیں۔ یہ سب کچھ تھا لیکن شیطان کی مراد
حاصل ہو گئی تھی اور اس نے یہ کرشمہ دکھا کر حضرت
عیسے کو اپنا مرید بنا لیا تھا جوں ہی میں عدالت میں
ناعود حاکم عدالت نے سجدہ کیا تمام حاضرین عدالت
جھک گئے اور سب نے سجدے کئے۔ پھر شیطان
نے کہا کہ یہ پیادہ فوراً صلیب پر چڑھا دیا جائے اور
وہ یہودی جس نے یہ نالش کی تھی کہ مجھے مارا اسکو
اُلٹے گدہے پر سوار کر کے نکلوا دیا جائے اس کی
کل جائداد پر یسوع مسیح کا قبضہ ہو جائے۔ حاکم نے
اقرار کر لیا اور کہا کہ اسکے خلاف کبھی نہیں ہوگا۔
پھر بعزت ناعود نے حضرت عیسے کو رخصت کر دیا۔

دوسرے دن شیطان نے حضرت عیسے سے نہایت
گڑگڑا کر عرض کیا کہ حضور چپ کیوں ہیں اس کامیابی
پر بھی اے نیک خداوند تو خاموش ہے حالانکہ
یہ موقع بغلیں بجانے اور خوشی کرنیکا ہے۔

عیسے۔ تیری طرح مجھے بھی خوشی ہوئی لیکن ایک
بات نے مجھے کسیقدر آزردہ خاطر کر دیا ہے۔

شیطان۔ بظاہر گھبرا کر اور پریشان ہو کر۔
اے نیک خداوند وہ کونسی بات تھی جس نے
تجھے یوں آزردہ بنا دیا۔

عیسے۔ ناعود اور کل جماعت کا مجھے سجدہ کرنا
میں کبھی مسجود نہیں بن سکتا میرا باپ جو آسمان
پر ہے سجدہ کے قابل ہے۔

شیطان۔ اخاہ اتنی سی بات پر یہ آزردگی ہے

وہ ایک مصلحت تھی کہ سرکشوں کے سر تیرے آگے
جھکوا دیئے توان کا سجدہ قبول نہ کر - فیصلہ ہو چکا
قبول نہ کریگا ان کا سجدہ تیرے باپ کی طرف جو
آسمان پر ہے پہر جائیگا -
یہ سنتے ہی حضرت عیسے خوش ہو گئے شیطان کی
پیشانی پر ایک بوسہ دیا اور یہ گوہر افشانی کی تیرے
علم اور تیری دانائی کی میں داد نہیں دے سکتا میں
سچ کہتا ہوں کہ وقت پر ایسی باریک بات سوچنا ہے
کہ ہزاروں آدمی اگر مشورہ کرکے اس اندازہ کی بات
سوچنا چاہیں تو نہ ہو سکے - آفریں ہو تیری عقل پر
مرحبا تیری تدبیر پر - اب وہ وقت آگیا کہ تو سب
کل کام تجھ ہی پر منحصر رکھوں جو کچھ تو کرے وہ ہی راست
اور درست سمجھا جائے -
شیطان - اپنی صورت نہایت سنجیدہ اور بے پروا
بناکر - یہ تجھے اختیار ہے اگر تو تمام کام مجھ ہی پر
منحصر رکھدیگا میں تیرا خادم ایسا ہی رہونگا جیسا
اب ہوں اور جو تو منحصر نہ رکھیگا میری اطاعت و
فرمانبرداری ایسی ہی قایم رہیگی جیسے کہ جب ہوتی
تیری نگاہ لطف چاہتا ہوں اور بس میرا اسپر عمل ہے
اور اسکو میں صحیح جانتا ہوں -

حیرت بہشت و دوزخ بر عاشقاں حرام است
ہر دم رضائے جاناں خود داں شد است مارا

عیسے - بیشک تو ایسا ہی ہے یہ میں بخوبی جانتا ہوں
نہیں تو اس قابل ہے کہ تجھے بتوں کے کاموں کا
مختار کل بنا دیا جائے -
شیطان - اے نیک خداوند میں لاکھ بار تجھے
یہ کہہ چکا ہوں کہ جو کچھ تیرا جی چاہے کر میں بغیر
رائے زنی اپنی طرف سے کر سکتا ہوں نہ اس میں
کچھ اعتراض نکتہ چینی کر سکتا ہوں - تیری مرضی پر
چلنا میرے لئے یہی دوامی خوشی کا باعث ہے
حضرت عیسے نے ذرا ہی اپنے فعل میں غور و فکر
نہ کیا اور خوشی میں آکر شیطان کو مختار کل بنا دیا -
یہ دن یوں ختم ہو گیا -

## اٹھارہواں دن

اس دن یہ مشہور بات ہوئی کہ ناعود چند سپاہیوں کو
لیکر یہودی کی جائداد غیر منقولہ کی کنجیاں سونپنے
آیا شیطان نے ناعود کی مع اسکے سپاہیوں کے
بہت خاطر کی اور بفراغ پیشانی اسے رخصت کردیا
وہ کنجیاں لیتے ہی شیطان حضرت عیسے کو لیکر اسی
مکان میں پونچا مکان پر اپنا قبضہ کیا اور شہر میں
اسی دن یہ ڈھونڈورا پٹوا دیا کہ کل علی الصباح خداوند
یسوع مسیح کا جو نبی ہے لیکچر ہوگا - یہ نئی آواز ڈھنڈورے
کی اہل شہر کے کانوں میں پونچی انہیں تعجب ہوا کہ نبی
جسکی خبر تاموسے نے دی تھی شاید وہ ہی پیدا ہوگیا
ہے - اسدن تمام شہر میں ایک سنسنی پھیل گئی

## انیسواں دن

دوسرے دن علی الصباح بے تعداد آدمی جمع ہوئے کہ اتنے بڑے وسیع مکان میں تل رکھنے کو جگہہ نہ ملی صدہا آدمی باہر کہڑے رہ گئے آدمیوں کے جمع ہونے سے پہلے بہت صبح کے تڑکے حضرت عیسے نے شیطان سے مشورہ کیا کہ میں اپنے لیکچر میں کیا بیان کروں

**شیطان** - آپ نبی ہیں بہلا میری کیا مجال ہے جو اس بارہ میں کچہہ مشورہ دے سکوں -

**عیسے** - یہ تو ایک صادق حواری کیا باتیں کرتا ہے جب تک تو مشورہ نہ دیگا کبہی مجہے کامیابی نہیں ہوسکتی

**شیطان** - اور سب باتیں اے نیک خداوند تو بخوبی جانتا ہے صرف ایک بات تجہے جتا دینی فرض ہے اور وہ یہ ہے کہ انکی معاشرت کے خلاف کوئی بات نہو نہ ایسی باتیں ہوں کہ ان کی آزادی میں کچہہ فرق آوے -

**عیسے** - اس امر کا مجہے پہلے ہی سے خیال ہے یہی میں دریافت کرتا ہوں کہ کس طریقہ پر اس مطلب کو ادا کروں

**شیطان** - میں کچہہ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر تو اجازت دے تو عرض کروں -

**عیسے** - حقارت انگیز ہنسی ہنسکر - بعض وقت تو بہی عجیب خبطی ہوجاتا ہے دو عہدے میں تجہے دیچکا اپنا پرائم منسٹر اور مختار کل اس سے بہی زیادہ تجہے بنادیا پہر بہی چاہتا ہے کہ میں اجازت دوں اس وقت تو زبان سے کوئی کلمہ نکالے -

**شیطان** - وہ بہی سنا ہے - ،، بلا جو بلند ہوے ہمیں پستی نظر پڑی - تو اے نیک خداوند جتنی آزادی دیتا جائیگا میں اور معتقد ہوتا جاؤنگا اور اس مصرع کا مصداق بنتا جاؤنگا - ،، ہند شاخ پرمیوہ سر بزمین

**عیسے** - خوش ہوکر - ،، آفریں باد بریں ہمت مردانۂ تو ہاں وہ بات بہی بیان کر جسکی ابہی اجازت طلب کی ہے

**شیطان** - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ تجہے ابہی لیکچر دینے کا پہلا ہی موقع ہوگا مجہے خوف ہے کہ ہزاروں آدمیوں کو دیکہکر کہیں سناٹے میں نہ آجائے اس کے بعد بڑی ذلت ہوگی اور مُنہہ دکہانے کو جگہہ نہ رہے گی اور شاید تو لیکچر دینے کے قواعد بہی نہ جانتا ہوگا اس سے یہ بہتر ہے کہ آج کے دن لیکچر میں کہلوں دوسرے دن یا اور دوچار دن کے بعد تو شروع کیجو اسوقت تیری کامیابی کی صورت ہوسکتی ہے -

**عیسے** - جو کچہہ تو نے کہا اسمیں ہرگز شک نہیں (سخت متفکر ہوکر) اگر میں یہ بہی تسلیم کرلوں تو دقت یہ ہوگی کہ ڈہنڈورا میرے نام کا پٹوایا گیا ہی لیکچر دینے تو کہڑا ہوگا یہ کیونکر بنے گی -

**شیطان** - ایک قہقہہ مارکر - یہ اے نیک خداوند تو نے کیا فرمایا - اگر تو حکم دیگا تو میں ایسا روپ بدلونگا تو پہر تجہمیں اور مجہمیں تفاوت نہیں رہنے کا بقیہ لکچر تو حکم کر پہر دیکہہ اگر ذرا بہی فرق رہے میں اپنا ہاتہہ

اکھوا ڈالونگا۔

**عیسےٰ**۔ خوش ہوکر مگر اس خوشی میں حیرت استعجاب کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تہا۔ تو ایسا کر سکتا ہے۔

**شیطان**۔ بے پروائی سے۔ کیوں نہیں جب مجہے روپ بدلنے میں اتنی قدرت ہے تو میں نے اس دلیری سے کہا ہے۔

یہ سنکر حضرت عیسےٰ بحر فکر میں غوطہ زن ہوئے شیطان بہی اس عرصہ میں کتاب کے مطالعہ کی طرف رجوع ہوگیا حضرت عیسےٰ نے اس فکر میں جان لڑا دی کہ آیا میں اسے اس امر کی اجازت دوں کہ وہ مجہہ ہی بنجائے۔ شیطان نے بہی دل میں یہ ارادہ کرلیا تہا خواہ کتنی دیر ہوجائے جب تک حضرت عیسےٰ خود نہ بولیں کبہی ابتدا کلام کی نہ کرنی چاہئے حضرت عیسےٰ تو بیچارے صرف فکر ہی کر رہے تہے لیکن شیطان سخت آفت اور مصیبت میں مبتلا تہا بیم جانکے پر خوف میدان میں مارا مارا پہرتا تہا کبہی اس خیال کے ساتہہ کہ اگر حضرت عیسےٰ نے اجازت دیدی ایک قسم کی خوشی کی سرخی تمام چہرہ پر پہیل جاتی تہی اور جو انکار کرنے کا خیال آتا تہا تو صورت پر ناکامی افسردگی کی ادا سے غمگینی کے ہمکنار ہوکر دکہائی دینے لگتی تہی شیطان جلدی جلدی گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہا تہا آخر بڑی دیر کے بعد اسکی امید بر آئی حضرت عیسےٰ کی مہر سکوت ٹوٹی اور وہ یہ گویا ہوئے

میں بخوشی تجہے اجازت دیتا ہوں کہ تو میری صورت بناکر منادی کر لیکن یہ اباب جو آسمان پر ہے اسکے خلاف کوئی کلمہ نہو اور جس امر میں رنگ آمیزی کیجائے محض وہ رنگ آمیزی نیک نیتی پر مبنی ہو۔ میں تجہے اپنا مختار کل بناچکا ہوں مجہے قوی امید ہے کہ تو بہت سوچ سمجہکر زبان سے نکالیگا احتیاطاً اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے میں یہ کہدیتا ہوں کہ اگر میرے مختار کل سے کوئی بات نکل گئی تو میں ذمہ وار قیامت کے دن نہونگا۔

حضرت عیسےٰ کا خدا سے یہ کہنا محض خوف اور ادب کی وجہ سے تہا ورنہ جب وہ ایک شخص کو اپنی صورت میں اپنا مختار کل بنا کر کہڑا کر چکے پہر تو اس شخص کا ہر لفظ حضرت عیسےٰ کا لفظ ہوگا اور اسکی ہر حرکت حضرت عیسےٰ کی حرکت شمار کی جائے گی۔ قصہ مختصر یہ کہ حضرت عیسےٰ چہپ کر ایک پوشیدہ کمرہ میں بیٹہے اور شیطان حضرت عیسےٰ کی صورت بنا کر اسٹیج پر کہڑا ہوا۔ ہزاروں آنکہیں تعجب سے شیطان کی طرف دیکہ رہی تہیں اور اس کے منہہ کو تک رہی تہیں کہ دیکہئے یہ کیا کہتا ہے چونکہ شیطان کی اسپیچ دلچسپ ہے اسلئے اسکا اختصار ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے

میں نبی موعود ہوں۔ وہ نبی موعود کہ جسکی خبر حضرت موسےٰ نے اپنی کتاب میں دی تہی۔ میرا ہی نام مسیح مسیح ہے۔ جو کچہہ آج بیاں کیا جاوے اسپر ہمیشہ عمل کرنا

اس کے خلاف اگر کوئی کہے مت ماننا اسکی تضحیک
کرنا اسکو ذلیل کرنا اور اسے صلیب پر چڑہا دینا۔
تم جانتے ہو جتنے نبی ابتک عالم میں پیدا ہوئے سب
اپنی امت کو تکلیف اور مصیبت میں پہنسانے آئے
وہ آفت کے دوست اور راحت کے دشمن تہے
رحیم انسان کی صورت بنکر آئے تہے مگر وحشی درندوں
سے کم نہ تہے کسی نے عیاشی کی ممانعت کی تو کسی نے میخواری
کی کسی نے قمار بازی کی ممانعت کی تو کسی نے زناکاری کی تمام باتیں انسانی
زندگی کو دوبالا کرنے والی ہیں ان سے طبائع خوش
ہوتی ہیں اور جانفزا لذتیں دکہائی دیتی ہیں۔

شعر
جس نے اسکا زخم کہایا ہے اسے معلوم ہے
تیغ ابرو کی صفت کہائل سے پوچہا چاہیے

مگر میں وہ نبی نہیں ہوں میں تمہیں اجازت دیتا ہوں
کہ تم آزادی سے شراب پیو عیاشی کرو غرض جو کچہہ
تمہارا جی چاہے کرو نہ جزا ہے نہ سزا مرنے کے بعد
کچہہ بہی نہیں رہتا۔ دد
یہ سنکر جو لوگ عیاش اور خراباتی تہے انہوں نے
خوشی کے نعرے بلند کئے اور یہ بہت تہے اور
جو متقی پرہیزگار تہے انہوں نے حقارت کے
نعرے مارے اور یہ بہت کم تہے انکا شمار انگلیوں
پر تہا۔ جب یہ نعرے تہمے تو شیطان یہ گویا ہوا۔
،، جو کچہہ میں نے کہا ہے اسے پتہر کی لکیر سمجہنا
میں یاد رکہو اس لئے نہیں آیا کہ تمہیں ناقابل
برداشت مصائب کا شکار بنا جاؤں بلکہ
اسلئے میں تم پر مبعوث ہوا ہوں کہ تمہیں
بالکلیہ عیش و آرام میں مائل کر جاؤں اور تم میں
یہ یہ جشن اڑنے لگیں۔

بہر جا جشنے و جوشے بہر گامے قدح نوشے
نماندہ غائبا ہوشے چو بوئے مشک بار آید
یکے بر سبزہ مے غلطد یکے با لالہ رو رقصد
یکے بوید سمن را مات صنع کردگار آید
یکے با دلبر سادہ بصحن بوستاں گردد
یکے با ساغر بادہ بطرف جوئبار آید

یہ لطف زندگی ہے یا خانقاہوں کی غلیظ
کوٹہڑیوں میں بیٹہکر کسی معبود کی عبادت کرنی
لطف زندگی ہے۔ اس کے اندازہ کرنے
اور سمجہنے کا انصاف تم ہی پر چہوڑتا بشرطیکہ
کہ تم عقیدہ کے بہوت کو دل سے بہگا کر پہر
غور کرو اب میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور
تم سے یہ التماس کرتا ہوں کہ اگر میری مناوی
پر کوئی تم میں سے ایمان لاوے تو وہ میرے
پیر کے تلووں پر دو دو بوسے دے اور چلا جاوے
جوں ہی شیطان یہ کہکر بیٹہا ہزاروں نوجوان
ادہیڑ بوڑہے دوڑ پڑے اور انہوں نے
شیطان کے تلووں پر بوسے دینے شروع
کیئے۔

شیطان تخت پر ایک بڑے مکان میں پیر پھیلائے بیٹھا ہے اور ہزار ہا آدمی
اسکے تلوے چومنے کے لیے منہہ آگے بڑھا رہے ہیں اور دو آدمی چوم رہے ہیں

حضرت عیسے کو اپنے مرید کی یہ تقریر اچھی معلوم ہوئی وہ چاہتے تھے کہ باہر آکر اسے روک دیں لیکن فساد عظیم کے برپا ہو جانے کا خوف تھا وہ پارے کی طرح تڑپ رہے تھے یہ تقریر شیطان نے پورے تین گھنٹے کی حضرت عیسے اس عرصہ میں بیتاب ہو گئے اگر شیطان اور یہی نصف گھنٹے کھڑا رہتا تو شاید وہ کوٹھڑی میں سے نکل کر غائب ہو جاتے جب اسپیچ ختم ہو چکی تو حضرت عیسے نے پھر جب تک کہ وہ سب [illegible] نہ جائے اس سے مزاحمت کرنی نامناسب جانی تمام تک یہی کیفیت رہی بے تعداد لوگ چاروں طرف سے چلے آ رہے تھے رات کے آٹھ بجے فراغت پائی جب ایک شخص بھی نہ رہا شیطان نے مکان کا دروازہ بند کر دیا اور بے حد خوشی خوشی آکر حضرت عیسے کے قدموں پر گر پڑا۔

عیسے - آج سے میرا تیرا تعلق قطع ہو گیا - اب تو میرے آگے سے چلا جا -

شیطان یہ سنتے ہی دنگ رہ گیا اور چاروں خانہ چت جا رہا اور اپنی صورت جانکندنی کی سی بنا لی ایک ٹھنڈی سانس لے کر بہت زور شور سے ایڑیاں رگڑنی شروع کیں اور غوطے لینے لگا گویا اسکا دم نکل رہا ہے۔ شیطان کی یہ صورت دیکھکر حضرت عیسے کو ترس آگیا اور انکا غصہ رحم سے بدل گیا - حضرت عیسے نے شیطان کو سنبھالا لیکن نہ سنبھلا اور لمحہ بہ لمحہ اسکی حالت ابتر ہوتی گئی - حضرت عیسے بڑے گھبرائے کہ یہ تو چلا گو یہ مکان اپنے ہی قبضہ میں تھا لیکن یہاں دوائیات کی قسم سے کچھ چیزیں نہ تھیں - سخت پریشان ہوئے اگر باہر جا کر کسی کو بلانا چاہتے ہیں تو اپنے رفیق کا اس حالت میں تنہا چھوڑنا نامناسب معلوم ہوتا ہے اور جو بیٹھے رہتے ہیں تو خوف یہ ہے کہیں رفیق کا دم نہ نکل جائے [illegible] بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک حضرت عیسے کے دو بھائی آپ کو ملاش کرتے ہوئے اس مکان میں آئے حضرت عیسے کو اپنے بھائیوں کا آنا غنیمت ہو گیا وہ ان کی صورت دیکھتے ہی کہنے لگے بھائیو تم آ گئے [illegible] ابھی [illegible]

عیسے کے بھائی - [illegible] خدایا - یہ [illegible] باشہ کیا ہوا -

عیسے - میرے جلیل کو خبر نہیں کیا مرض ہو گیا یکایک اٹھ کھڑا ہوا ہے کہ یوں تڑپ رہا ہے -

بھائی - پھر ہم کیا کریں حکیم کو لائیں یا کچھ دوائی دے دیں لائیں -

عیسے - [illegible] صرف ایک [illegible] ہوں اور کچھ نہیں [illegible] اٹھا کر گھر لے چلیں -

[illegible] - شیطان کی نا امیدی دیکھکر یہ زندہ [illegible] مر گیا -

عیسیٰ - ابھی تک زندہ ہے اگر تم دیر لگاؤ گے تو
یہ قطعی مرجائیگا -
بھائی - جب زندہ ہے تو چارپائی کی بدشگونی کیوں
کیجاتی ہے ہمارے خیال میں یہ بہت العجب بات ہے
کہ ایک زندہ شخص کے لئے ایک چارپائی منگائی جائے
ہمیں لا دینے میں کچھ عذر نہیں لیکن ہمیں خیال ہے
کہ تمہارا یہ رفیق ضایع نہ ہو جائے -
عیسیٰ - ان باتوں کی فطرت کو میں خوب سمجھتا ہوں
تم شہر میں جاؤ اور چارپائی لیکر آؤ -
یہ سنکر حضرت عیسیٰ کے دونو بھائی چلے گئے اور ایک
چارپائی لیکر آئے شیطان کو چارپائی پر ڈالکر حضرت
عیسیٰ مکان پر لیکر آئے پھر وہاں طبیب کو بلایا -
طبیب نے دیکھتے ہی کہا کہ اسے کوئی مرض نہیں ہے
صرف صدمہ اسکے دل پر بہت ہوا ہے -
عیسیٰ - اے طبیب یہ مر تو نہیں جائیگا -
طبیب - نہیں زندگی کا خوف نہیں ہے یہ مر
نہیں سکتا - ہاں ہوش اسے کئی دن میں آئیگا -
یہ دن اور رات اسی جھگڑے میں ختم ہوئے حضرت
عیسیٰ کو یہ یقین ہوگیا کہ جو کچھ ہمنے برتاؤ کیا تہا
اپنی نیک نیتی سے کیا تہا مگر یہ اس سے خفا ہوا
اس خفا ہونے کا صدمہ اسپر ہوا ہے - کہاں تک
بیان کیا جائے قصہ مختصر یہ ہے کہ پورے بیس
دن میں اسے ہوش آیا - تیس دن اور اور ملاکر

میں صرف ہوئے بیس دن شیطان سے آزاد کیا
اب ایک دن رہگیا چالیس میں جسکا بیان آگے
ہوتا ہے -

## چالیسواں دن

یہ دن آخری فیصلہ کا تہا - اس عرصہ میں شیطان
بیہوش رہا بڑی اور خرابی یہ تہی تمام اضلاع میں
پھیل گیا شیطان کا بیہوش رہنا دو بڑی بڑی
حکمتوں پر مبنی تہا - پہلی حکمت یہ تہی کہ جب میں
بیہوش ہو جاؤنگا تو حضرت عیسیٰ میری تیمارداری
میں مشغول ہو جائینگے اور میرے سبب اثر انکی کاوش
وسعت سے تمام دلوں پر پھیل جائیگا چنانچہ
یہی ہوا - دوسری حکمت یہ تہی کہ حضرت عیسیٰ پر
میری نیک نیتی ظاہر ہو جائیگی اور وہ سمجھ
جائینگے کہ سچے اور نیک نیت لوگوں کو وہ ستا کر
اور ان سے یکلخت ایسا ناراض ہو جانا ان کیلئے
ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے دونو حکمتیں اسکی کامیاب
ہوئیں -
جب شیطان کو ہوش آیا تو حضرت عیسیٰ نے بڑی
معذرت چاہی اور کہا کہ محض بے اختیاری میں
میرے منہہ سے یہ کلمہ نکل گیا تہا جس نے تجھے
تکلیف دی اس کی میں دل سے معافی مانگتا ہوں
شیطان - متحیرانہ صورت بناکر - میں کہاں ہوں
اے نیک خداوند کہ تو نے کیا کہا تہا - میں تو ابھی
سوتا ہوا اٹھا ہوں -

**عیسٰے** - تو بیس دن سے بیہوش تھا بچنے کی مطلق امید نہ تھی -

**شیطان** - میں نہیں جانتا کہ میرا یہ حال کیونکر ہوگیا - سخت افسوس کی بات ہے اے نیک خداوند کہ تجھے میرے باعث سے تکلیف ہوئی واقعی وہ ایک مرید بڑا کمبخت ہے کہ جس کے باعث سے اس کے استاد کو تکلیف ہو -

**عیسٰے** - یہ کچھ تکلیف کی بات نہیں ہے تیری بیہوشی اور جانگدازانہ غشی کا باعث میں ہی تھا - یہ اور بھی قابل افسوس امر تھا - اسی کا مجھے بڑا صدمہ ہے میرے کلیجہ پر چوٹ لگی ہے میرا جگر چھلنی ہوگیا ہے اور کیا کیا کچھ آفتیں میں نے سہی ہیں۔

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو
وہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

**شیطان** - اے نیک خداوند تجھ پر اپنی جان نثار کر چکا ہوں اگر اس سے بھی زیادہ تو مجھے تکلیف دے میری جان تجھ پر فدا ہے بڑی دیر تک معمولی باتیں ہوتی رہیں حضرت عیسٰے عذر کرتے رہے اور شیطان اپنی جانثاری کے سبز باغ دکھاتے رہے -

جب یہ غیر دلچسپ جھگڑا ختم ہوگیا تو شیطان نے پوچھا آپ حکومت کرتے ہیں یا نہیں -

**عیسٰے** - کیسی حکومت میرے پاس ایک شخص بھی آ کے نہیں پھٹکتا -

**شیطان** - کیا اس دن آپ بادشاہ تسلیم نہیں کئے گئے گو انہوں نے میرے پیروں کے تلوں پر پھٹکو دیئے تھے لیکن وہ سمجھتے تو یہ تھے کہ یہ حضرت عیسٰے ہیں - تعجب ہے حیرت ہے اور کیا کیا کچھ نہیں ہے -

**عیسٰے** - نہ مجھے فرصت ہوئی کہ میں ان کے پاس جاتا کیونکہ تیری تیمارداری میں لگا ہوا تھا نہ وہ میرے پاس آئے یہ سنتے ہی شیطان اٹھ بیٹھا اور کہا کہ چل میں تجھے پھر سلطنت دلوا دوں - پہلے پہل شیطان نے دکھانے کے لئے اپنے قدم لڑکھڑا دیئے حضرت عیسٰے نے دوڑ کر پکڑ لیا -

**عیسٰے** - تجھ میں ابھی طاقت نہیں ہے دو چار دن اور بھی تھم جا پھر دیکھا جائیگا -

**شیطان** - نہیں نہیں مجھ میں بھی طاقت آ جاتی ہے بیس دن کے بعد اٹھا ہوں اٹھتے قدم تھرتھراتے

**عیسٰے** - یہ مانا پھر بھی اتنی جلدی کیا ہے آج نہیں کل کل نہیں پرسوں -

**شیطان** - اے نیک خداوند اگر تیری یہی مرضی ہے تو مجھے کیا عذر ہے یہ کہکر شیطان پھر بستر ہی پر لیٹ گیا - چند منٹ تک خاموش لیٹا رہا چند منٹ کے بعد یکایک چونک پڑا اور کہا گویا ہوا اگر کوئی اور کام ہوتا تو دو چار دن کی مہلت دیدینی کچھ نہ تھی لیکن یہ معاملہ نازک ہے اسکی گھڑی گھڑی ہوا بدلتی رہتی ہے ابھی لوگوں کا

(شیطان اور حضرت عیسےٰ بغلگیر ہو رہے ہیں)

کچھہ خیال ہے اور تہوڑی دیر میں کچھہ ہو جائے
ابہی تک سلطنت ہمارے ہاتھہ میں ہے اگر ہاتھہ
سے نکل گئی تو بغیر خونریزی کے ممکن نہیں آتی
اس سے بہتر یہی ہے کہ اے نیک خداوند تو مجھے
اٹھنے اور چلنے کی اجازت دے -
**عیسٰے** - اجازت دینا کوئی بات نہیں ہے تیرے
ضعف سے خوف آتا ہے -
**شیطان** - تو مجھے برکت دے ابہی میرا ضعف جاتا
رہتا ہے -
**عیسٰے** - مجھے برکت دینی نہیں آتی میں کیونکر برکت
دوں تو مجھے اس کی برکت بتا دے تاکہ میں اسی
طور پر تجھے برکت دوں -
**شیطان** - اے نیک خداوند تو مجھے گلے سے لگالے
ہاتھہ میں ساری قدرت آ جائیگی -
یہ سنتے ہی حضرت عیسٰے نے آمادگی اور شوق سے
شیطان کو گلے سے لگایا اور صرف ایک بہانہ
تھا شیطان نے بھی حضرت عیسٰے کو خوب بھینچا
جوں ہی وہ دونوں بغلگیری سے علیحدہ ہوئے شیطان
اکڑ کر دکھ دینے لگا اور خوب بلائیں سجا سجا اکڑ ناچا
حضرت عیسٰے مست خوش ہوئے کہ میرے سینہ
لگانے میں تاثیر ہے کہ از سر نو طاقت آ جاتی ہے
انہوں نے بہ نہ دیکھا کہ جب خود انہیں ضعف
ہو رہا تھا اور وہ اگر [illegible] تھے [illegible] قوت

وہ اگر کہاں گیا تہا مگر تعریف اور صفت و ثنا
ایسی چیز ہے کہ جو انسان تو انسان خدا کو بہی
خوش کر دیتی ہے -
**عیسٰے** - نہایت خوش ہو کر - تجھمیں پہر پہلی
سی طاقت آگئی - تیرے چہرہ پر سرخی عیاں ہونے
لگی -
**شیطان** - جو قوت کہ اپنے جسم میں میں اب
دیکھتا ہوں میں نے کبھی نہیں دیکھی تہی -
**عیسٰے** - تجھے طاقت آتے وقت خون میں کچھہ
سنسناہٹ معلوم ہوئی اور نہیں طاقت کیونکر آگئی -
**شیطان** - اے نیک خداوند یہ نہ دریافت کر
،، قدر این بادہ ندانی بخدا تا نچشی دو
**عیسٰے** - یہ میں بخوبی جانتا ہوں پہر بہی الفاظ
سے کچھہ نہ کچھہ اسکا مطلب سمجھہ جاؤنگا تو بتا
**شیطان** - ابہی تک ایسی لذت باقی ہے اور رفتہ
بڑہ رہی ہے میں بیان نہیں کر سکتا -
**عیسٰے** - کچھہ تو بیان کر معلوم تو ہو کہ کیسی لذت
اور کیسی سنسناہٹ تہی -
**شیطان** - [illegible] اے نیک خداوند تو نے
گلے سے لگایا تمام بدن کی خوبیوں نے میرے
دل کو احاطہ کر لیا اب میں قوی اور موٹا ہونا شروع
ہوا اگر تو چہوڑ کر علیحدہ ہو جاتا تو قطعی میں شادی مرگ
ہو جاتا -

عیسٰے - میرے بھائی اور میری ماں بہت کمزور ہیں ان کو بھی اگر تیری صلاح ہو تو گلے لگاکر قوی بنادوں -

یہ سنتے ہی شیطان کے ہوش اُڑگئے اور اسے ڈر معلوم ہوا کہ جب عیسٰے اپنی ماں اور بھائیوں پر کچھ اثر نہ ڈال سکینگے تو مجھے مکار اور جھوٹا نہ کہیں یہ نفی میں جواب دینے کو تھا کہ حضرت عیسٰے شوق اور بے اختیاری کی حالت میں دوسرے کمرہ میں گا اور بھائی سے لپٹ گئے اور اسے برکت دینی شروع کی وہ حیران ہو گیا کہ حضرت عیسٰے نے آج غیر معمولی بات یہ کیا کی گلے سے لگانا اور اس بے اختیاری کی حالت میں یہ کیونکر ہو وہ گھبرا کر کہنے لگا بھائی خیر ہے کیا حال ہے آپ مجھے گلے کیوں لگاتے ہیں خدا کے لئے تنہا رہنے دیجئے میں کمزور آدمی ہوں کوئی ہڈی پسلی میری [illegible] ہر چند چھوٹا بھائی یہ کہتا جاتا تھا لیکن حضرت عیسٰے میں برکت دینے کا جوش اسقدر تھا کہ انہوں نے ایک نہ سنی اور کئی منٹ تک اسے گلے لگائے رہے جب وہ بہت چیخا اور اسکا دم گھٹنے لگا تو حضرت عیسٰے [illegible] سے چھوڑ کر دوسرے بھائی کی طرف گئے [illegible] اس نے چیخنا شروع کیا - چیختا [illegible] گیا اور کہا کہ اسے یسوع مسیح تجھے کیا ہو گیا [illegible] بات [illegible] کس نے تجھے یہ لوٹ لگانا سکھایا [illegible] کیا ہے - حضرت عیسٰے میں برکت دینے کا جوش غضب انگیز تھا وہ ایک بھی نہ سنتے تھے کہ کوئی منع کر رہا ہے یا کسی کو تکلیف ہوتی ہے ماں نے جب یہ دیکھا کہ آج تینوں بھائی اُلٹ رہے ہیں وہ اُٹھ بیٹھی بیچاری اصلی مطلب سے بے خبر تینوں کو چھڑانے کے لئے لپٹ گئی یہ بھی ایک عجیب و غریب منظر شیطان دور سے کھڑا ہوا دیکھکر خوشی میں کود کود رہا تھا اور دل میں کہہ رہا تھا لڑو میرے شیر و لڑو حضرت عیسٰے جب اپنے دوسرے بھائی کو بھی برکت دے چکے تو اپنی بڑھیا ماں کو جو کھڑی چھڑا رہی تھی لپٹ گئے اس نے غل و شور مچایا مگر کیا دوڑتا یسوع مسیح مارے ڈالتا ہے دونوں بھائی پہلے ہی پژمردہ ہو گئے تھے وہ کیا خاک اپنی ضعیف ماں کو نجات دلواتے غرض بڑی دیر کے بعد جب بیچاری کی ہڈی پسلی ایک ہو گئے تو مجھ کو حضرت عیسٰے چھوڑ کر علیحدہ ہوئے -

جب حضرت عیسٰے الگ [illegible] ہو گئے تو اُٹھ کر ماں نے و[illegible] کیا بیٹا تجھے یہ کیا خبط [illegible] تو ایسا [illegible] ہوا کہ تو نے جب [illegible] کچل ڈالا - [illegible] مگر [illegible] ہو کر [illegible] عیسٰے - [illegible] میں نے تجھے برکت دی تو [illegible] [illegible] او [illegible] تجھے تکلیف [illegible] ناشکری نہ تھی -

ماں - تو اپنی [illegible] کو لیئے ہی پاس [illegible] دے [illegible]

(حضرت عیسےٰ اپنے دو بھائیوں اور ماں سے گفتگو کر رہے ہیں)

برکت کی ضرورت نہیں ہے - یہاں اگر ایک
گھڑی اور نہ چھوڑتا تو فیصلہ ہو جاتا مگر تجھے یہ خیال
تھا کہ میں نوجوان اور قوی بنا رہا ہوں شاباش
بیٹا شاباش تیری ہمت کو تجھے اپنی بڑھیا ماں برسوں
بھی نہ آیا - ہے ہے دنیا کا کیسا خون سفید ہو گیا
ہے توبہ اللہ توبہ -

عیسٰے - خفا ہو کر - تم بھی عجیب ناشکری ہو گو
میں تمہارا بیٹا ہوں کیا روح القدس نہیں ہوں
اے ماں میرا گلے لگا کر برکت دینا تو نے ایک
معمولی سمجھا میں نبی ہوں روح القدس فاختہ بنکر
مجھمیں حلول کر گئی ہے -

ما - حقارت انگیز ہنسی ہنسکر - یہ باتیں تو کسی اور
سے بنا تو اپنے باپ یوسف کا بیٹا ہے نو مہینے میرے
پیٹ میں رہا میں نے درد کھائے اور تجھے جنا تیری
اسوقت پرورش کی کہ جب تو نہ بول سکتا تھا نہ چل
سکتا تھا نہ سن سکتا تھا نہ کسی قسم کا خیال کر سکتا تھا
پھر تجھکو پال پوس کر اتنا بڑا کیا - اچھا ہوتا کہ میں
تجھے نہ جنتی تو نے بڑا ہو کر میری خدمت بالکل کی
الٹا مجھے اپنا مرید بنانا چاہتا ہے یہ کہتی ہوئی
حضرت عیسٰے کی ما اپنے دو بیٹوں کو [illegible] روتی ہوئی
اٹھ بیٹھی اور اسی وقت اگرچہ [illegible]
عیسٰے بھی ایسے [illegible]
[illegible] بیٹھے ہوئے [illegible]

شخص نے آکر کہا کہ تیری ما اور تیرے بھائی باہر کھڑے
ہیں - آپ نے جلکر یہ فرمایا -

"اسوقت اس کے بھائی اور اسکی ما آئی اور باہر
کھڑی رکے اسے بلوا بھیجا اور جماعت اس کے
آس پاس بیٹھی تھی اور انہوں نے اس سے کہا
کہ دیکھ تیری ما اور تیرے بھائی باہر تجھے
طلب کرتے ہیں اس نے انہیں جواب دیا
کون ہے میری ما یا میرے بھائی اس لئے کہ جو
خدا کی مرضی پر چلتا ہے میرا بھائی اور میری
بہن اور ما وہی ہے "

یہ سنکر وہ بیچارے آنسو بہاتے ہوئے جدھر سے
آئے تھے ادھر چلے گئے اور پھر کسی نے انہیں
نہ دیکھا اپنے پیارے ہونہار بیٹے کی یہ نفرت اور
اپنی چاہتی ما کی صورت نہ دیکھنے کی ناروا داری
ایسی نہ تھی کہ بوڑھی مریم کے جگر پر غیر قابل اندمال
زخم نہ رکھتی اس کے بجھے ہوئے کلیجے میں غم کا ایک
بھالا لگا اور خونی افسردہ دل الم کے زخموں سے
چور ہو گیا - اور وہ بیچاری یوں ہی تڑپتی ہوئی
راہی ملک بقا ہوئی لیکن حضرت عیسٰے نے کبھی
اپنی صورت اسے نہ دکھائی وہ مرتے مرتے
[illegible] عیسٰے تو تب اپنی صورت ایک دفعہ اور
[illegible] اسکی صورت دیکھنے سے
[illegible] ہو گئی تھی بھلا یہ کیونکر ممکن ہو سکتا تھا

کہ بے ایمانی پر حضرت عیسےٰ کی نظریں اور وہ بھی مقدس نظریں پڑتیں ۔ ۔ یہ کبھی ممکن نہ تھا اور نہ ہو سکتا تھا ۔

قصتہ مختصر یہ کہ حضرت عیسےٰ کو شیطان بادشاہت کی کنجیاں دلوانے لیچلا پہلے انہیں ایک سب سے بلند ٹیلے پر لے گیا جہاں سے تمام ملک بخوبی نظر آتے تھے پہلے اِدہر اُدہر کی باتوں سے ان کا دل بہلاتا رہا جب دیکھا کہ یہ میرے قبضہ میں پورے طور سے آگئے تو اس نے پہلے ملک شام کو دکہایا اسکی سر سبزی اور شادابی کی طرف حضرت عیسےٰ کی توجہ پہیری اور پہر اسکی جاہ و حشمت کی جانب خیال رجوع کیا اور بعد ازاں یہ کہنے لگا اے نیک خداوند تو جانتا ہے کہ یہ ملک شام کس کے زیر نگیں ہے ۔

**عیسےٰ** ۔ نہیں مجھے خبر نہیں کہ یہ ملک کسکے زیر نگیں ہے میں نے ابتک اسکی بابت کچھہ نہیں سُنا ۔

**شیطان** ۔ یہ ملک آپکو پسند بہی آیا پہلے یہ فرمائیے

**عیسےٰ** ۔ میں جانتا ہوں کہ دنیا میں اس سے بہتر اور کوئی ملک نہوگا اس لئے پہلے میں یہ سمجہتا تہا کہ میرا مولد ناصرہ اپنی کل صفات میں جہان کے کُل شہروں سے افضل ہے لیکن آج شام کو دیکھہ کر معلوم ہوا کہ یہ ملک اس سے بدرجہا بہتر اور افضل ہے ہاں اے وفادار خدا پرست شاگرد یہ بتا کہ یہ ملک کسکا ہے اور اسپر قابض کون ہے کون حکومت کرتا ہے

**شیطان** ۔ مسکرا کر اور نیچی نظریں کر کے ۔ یہ اے نیک خداوند تیرے ہی ناچیز شاگرد کا ملک ہے ۔

**عیسےٰ** ۔ یکایک چونک کر اور نہایت خوش ہو کر ۔ ہائیں اے خدا پرست اور جان نثار پرائم منسٹر یہ تیرا ہی ملک ہے ۔

**شیطان** ۔ پہر ان ہی نیچی نظروں اور دبی زبان سے عرض کر چکا کہ یہ میرا ملک ہے میرا ہی سکہ چلتا ہے ہر متنفس میرے ہی احکام کی متابعت کرتا ہے کوئی ملک پر حکومت کرتا ہے میں ان کے دلوں پر حکومت کرتا ہوں یہ میری ایسی جان نثار رعیت ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا اشارہ میں اپنی جانیں دیدیتی ہیں

یہ سنکر حضرت عیسےٰ معمولی طور پر خوش ہوئے انکی خوشی عجیب و غریب تہی کبہی وہ شیطان کو گلے سے لگائے لیتے تہے اور کبہی اپنے باپ کو جو آسمان پر تہا مبارکباد دیتے تہے کہ تیرا بیٹا عنقریب سلطان اعظم ہونا چاہتا ہے کبہی خود بخود قہقہہ مار کر ہنس دیتے تہے غرض عجب بیتابی کا عالم تہا شیطان بہی مارے خوشی کے پہولا نہ سماتا تہا شیطان اور حضرت عیسےٰ کی خوشی میں فرق صرف یہ تہا کہ شیطان اپنی کامیابی پر بغلیں بجا رہا تہا اور حضرت عیسےٰ سلطان بننے کی خواہش میں پہولے نہ سماتے تہے ۔

جب یہ خوشی غیر معمولی وقت تک طویل ہوتی چلی گئی تو شیطان نے اِدہر اُدہر کی دو باتیں کر کے

حضرت عیسٰی نے یہ کہا کہ جوا ے نیک خداوند
تو نے دیکہا اسپر تو زیادہ خوش نہو جو ممالک کہ
میرے قبضہ میں ہیں ان کے ایک کونہ کے برابر
بہی یہ ملک نہیں ہے ۔

عیسٰی ۔ سخت متعجب ہوکر اور متحیرانہ چاروں طرف
نظر کرکے ۔ اف خواے میرے نیک نہاد سلطان
تو اتنا بڑا شہنشاہ ہے ۔

شیطان ۔ بے پروائی سے روکہا ہوکر ۔ ہاں
بہت سے ملک ہیں جنمیں سے بعض کا نام بہی یاد نہیں

عیسٰی ۔ اور بہی زیادہ تعجب کرکے ۔ کچہہ ٹہکانا
ہے کیا تو مجہے دکہا سکتا ہے وہ ملک ؟

شیطان ۔ آمادگی سے آگے بڑہکر اور اپنی گردن
کسیقدر ٹیڑہی کرکے دائیں ہاتہہ کی انگلی اٹہاکر ۔
ضرور اے نیک خداوند میں اپنے کل ملک ملاحظہ
کراؤنگا بلکہ ان ملکوں کا میں تجہے مالک بناؤنگا اور
آئندہ سے تیرے نام کا سکہ تمام جہاں میں چلیگا
جو تیرے دشمن ہوں گے وہ بہی نیازمندوں کی
طرح اپنی پیشانی تیری چوکہٹ پر رگڑیں گے ۔

عیسٰی ۔ انتہا درجہ خوش ہوکر ۔ کیا واقعی یہ سب
ممالک میرے زیر فرمان ہو جائینگے ؟ کوئی مستحق
سلطنت تو چین چپٹر نکریگا ۔ ذرا اسکا مجہے بہت
خوف رہتا ہے مجہے خونریزی سے زیادہ ڈر معلوم
ہوتا ہے ۔

شیطان ۔ اول تو میں کوئی وارث ہی نہیں رکہتا
(انقطاعی لہجہ میں) اور اگر یہ بہی ہوتا کہ میرا کوئی
وارث ہوتا تو کیا مقدور تہا کہ اے نیک خداوند
تیری طرف وہ آنکہہ بہر کر بہی دیکہسکتا ۔

عیسٰی ۔ سخت تعجب و حیرت سے ۔ کیا تجہکو اپنی
قوم میں اتنا اقتدار حاصل اور تو تمام شاہوں میں
ایسا شاہ زور ہے ؟

شیطان ۔ جتنے شاہ ہیں سب میرے نام لیوا ہیں
اگر وہ ذرا بہی مجہسے انحراف کریں تو انکا ایسا
ستیاناس کروں کہ پہر انہیں دنیا میں پہلنا پہولنا
نصیب نہو ۔ چشم زدن میں لاکہوں کو سلطان
بنادیتا ہوں اور پہر مجہے کچہہ غرور نہیں ہے تو جس ملک
میں جاؤ میری ہی سمرن جپتے ہوئے لوگوںکو پاؤگے
جس انجمن جس مجلس جس تقریب میں جاکر دیکہو سوائے
میرے ذکر کے اور کچہہ بہی نہ سنائی دیگا ۔ ہر شخص
کی زبان پر یہ ہے ۔

سمایا ہے جب سے تو آنکہوں میں میرے
جدہر دیکہتا ہوں اودہر تو ہی تو ہے

میرے سا اثر کا کچہہ ٹہکانا نہیں میرا خلق ہی ایسا ہے
کہ نابالغ بچہ سے پیر نابالغ تک میرا فریفتہ اور شیدا ہے
شاہ سے لیکر فقیر تک میری اطاعت کا دم بہرتے
ہیں ۔ اگر میں ایک اشارہ کروں تو لاکہوں فوج
مجہپر اپنی جان نثار کر دے میری خوفناک دلیری

مسلم ہے مجھے کبھی غصہ نہیں آتا تمام عمر میں ایکدفعہ
آیا تھا ایسا طوفان عظیم برپا کیا کہ تمام دنیا کو ڈبو دیا
اس سے پہلے اور بھی ایک بار یوں ہی غصہ آیا تھا
جس سے لوطؑ کی امت کو غارت کر دیا تھا۔ مجھے غصہ
آنا محض اتفاقی بات ہے اور نہیں میرے لطف و کرم
کے سایہ میں سیکڑوں پرورش پاتے ہیں مجھمیں بہت
بڑی قدرت ہے مشرق سے مغرب تک دم بھر
میں چلا جاتا ہوں اور اپنے احکام تمام مخلوق میں
جاری کرتا ہوں میں نے ہمیشہ جو چاہا کیا جو چاہتا
ہوں کرتا ہوں نہ کوئی میرے کام میں دخیل ہو سکتا
ہے نہ کسی میں ہونے کی قدرت یہ مجھہ ہی میں طاقت
ہے خواہ میں رحمت کا جھاجھم مینہہ برساؤں خواہ
غضب کی آگ برسا کر مخلوق کی جان و تن کو بھون کر
کوئی میری حرف گیری کرنیوالا نہیں ہے ایسے
بہت کم ہے کہ جو میرے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں ورنہ
میری تعلیم کا وہ اثر ہے کہ جہاں ایک بار ایک کے
کانوں میں میری آواز پہونچی اور وہ پھر میرے ہو گئے۔
مارنا اور زندہ کرنا بھی میرے ہی اختیار میں ہے
اس کے علاوہ کونسی ایسی چیز ہے کہ جو میرے قبضہ
اقتدار میں نہیں ہے مخلوق کو سرسبز کرنا یہ میری
مٹھی میں ہے ان کو تباہ کر دینا یہ میرے قبضہ
اختیار میں ہے۔

جو چاہتا ہوں کرتا ہوں جو چاہونگا کرونگا
یہ بات حکومت کی مجھی کو ہی سزا ہے
سنتا ہوں اپیل اپنے ہاں میں شاہ و گدا کی
دربار میں میرے نہ سفارش کا پتہ ہے
گل خار کو اور خار کو گل میں نے بنایا
بنجر کو تو میں نے ہی تر و تازہ کیا ہے
ہو غوث کوئی یا کہ ولی کا بھی ولی ہو
ہر ایک اسی در کا غرض اونے گدا ہے

اے نیک خداوند اپنی شوکت اپنے اقتدار اور اپنی
عظمت بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں
ہے ورنہ میں تجھے دکھاتا کہ میں کیا ہوں تاہم اپنی
بے انتہا قدرت کا ابھی ایک کرشمہ تجھے دکھا دیتا
ہوں تاکہ جو کچھ میں نے ابھی عرض کیا ہے اسکی
صداقت ہو جائے۔ یہ کہکر شیطان نے سامنے
کے پہاڑ پر جو بہت اونچا تھا ایک چھلانگ ماری
اور کئی سو گز کی زمین جو اس بلند ٹیلہ اور اس پہاڑ
پر حائل تھی پھلانگ گیا۔ پھر ایک چھلانگ
پہاڑ کے دامن میں آکھڑا ہوا اور وہاں سے غل مچا
کہا اے نیک خداوند تو بغور ملاحظہ کرتا رہ دیکھ
میں اپنی قدرت کی کیسی نفیس بانگی دکھاتا ہوں۔

عیسےٰ ۔ پر شوق صدا میں حالت محویت سے۔
ہاں میں بغور دیکھ رہا ہوں۔

شیطان ۔ دیکھئے جو کام میں اب کرتا ہوں اسر
میری قدرت کا اندازہ پورا پورا ہو جائیگا یہ کہکر

شیطان نے ایک ہاتھ سے پہاڑ اُٹھایا ہے اور حضرت عیسےٰ سامنے کے
بلند ٹیلہ سے متحیرانہ نظروں سے دیکھ رہے ہیں

شیطان نے جڑ سے پہاڑ اُکھیر لیا اور زمین سے
اوپر لیکر کھڑا ہو گیا - حضرت عیسٰے خوف سے
مدہوش ہوتے ہوتے رہگئے اُنہوں نے اپنے کو
بہت سنبھالا ورنہ ٹیلہ پر چاروں خانہ چت جا
رہتے - یہ نظارہ حضرت عیسٰے کو جتنا متعجب کرنیوالا
تہا اسیقدر انہیں مخوف کرنے والا تہا -
جب شیطان اپنے یہ کرتب کر چکا یعنی اتنی دور کا
پہلانگ جانا اور پہاڑ کو اُٹھا لینا تو وہ نہایت
عاجزی سے حضرت عیسٰے کی خدمت میں حاضر ہوا
اور ہاتھ باندھکر بمنت یہ التماس کیا حضور نے
ملاحظہ فرمایا کہ میں نے کیا کیا -
**عیسٰے** - نہایت دھیمی مگر ممکن السمع آواز سے
ہاں دیکھا واقعی تم بہت قوی ہو اسمیں شک نہیں
کہ تمہارے برابر دنیا میں کوئی قوی نہیں ہو سکتا
جب تم ایسے قوی ہو تو میرے مرید ہمیشہ کیونکر
رہسکتے ہو میں ایک ناچیز بشر ہوں -
**شیطان** - یہ اے نیک خداوند تو نفرمائو اشرف
الانسان ہے تیری برکت سے تو مجھمیں قوت آئی
ہے ورنہیں پہلے ایسی کہاں تہی تو تمام صفتوں کا
ایک بے پایاں سمندر ہے ہزاروں تجھسے فیضیاب
ہوجاتے ہیں لیکن تو اسیقدر اور اتنا ہی رہتا ہے
یہ ساری تیرے دم کی برکت ہے کہ میں اسقدر
اُچھل کود دکہلا ہوں ورنہ من آنم کہ من دانم -

**عیسٰے** - یہ کوئی جادو تو نہیں ہے مجھے خوف معلوم
ہوتا ہے مبادا یہ کوئی جادو ہو -
**شیطان** - توبہ کیجیے نبی ہو کر یہ الفاظ مجھ ایسے
نیازمند کی نسبت زبان سے نہ نکالئے - جادو
کفار کا شعار ہوتا ہے میں اے نیک خداوند تجھپر
ایمان لایا ہوں اور تو مجھے جادوگر کہتا ہے تجھمیں
وہ تاثیر ہے کہ اگر جادوگر بہی تیرا مرید ہو جائیگا
فوراً جادو کی یہ ناپاک قدرت اسکی ذات سے
لیجائے گی میں تجھپر اپنی جان فدا کرتا ہوں
اور تو مجھے ایسے ایسے سخت الزامات سے ملزم گردانتا
ہے یہ کبھی نہ ہونا چاہیئے میری بدنامی یا میری ہتک میں
تیری بدنامی اور تیری توہین ہے مجھے کچھہ عذر نہیں
میں ہر طرح موجود ہوں اگر تو مجھے جادوگر کہکر پکاریگا
مجھے اسمیں عذر نہوگا اور جو تو اپنا سچا شاگرد کہکر
پکاریگا تو مجھے کچھہ انکار نہوگا -

گر کشی ور جُرم بخشی رو و سر بر آستام
بندہ را فرماں نباشد ہرچہ فرمائی برآنم

یہ سُنکر حضرت عیسٰے بہت خفیف ہوئے اور ساتھہ
ہی اپنے عالیقدر مرید کی عقیدتمندانہ پولیسی
انہیں بہا گئی پہلے سے بہی زیادہ دل میں اسکا
گھر ہوا اسی نصف خفت نصف خوشی نصف محبت
کی حالت میں شیطان کو گلے سے لگا لیا - اور نہایت
خوشی کی حالت میں اسکی پیشانی پر ایک بوسہ دیا

اور کہا تو آزردہ نہو یہ کلمہ محض بے اختیاری کی
حالت میں میری زبان سے نکل گیا ورنہ زبان
کٹ جائے اگر میں جان کر تیری نسبت کوئی کلمہ بھی نکالوں
**شیطان** ۔ فوراً پیروں پر ناک رگڑ کر ۔ تیری ہی
نیک طینت اور شریف فطرت اور نجیب طبیعت
نے مجھے تیرا شیدا بنا دیا تو خود ملاحظہ فرما سکتا ہے
کہ صرف تیری خاطر میں نے سلطنت چھوڑ دی گو
اب بھی میری حکومت کا سکہ چلتا ہے اور میرے
کارندے میرے جاں نثار بندے ہیں تاہم وہ
عیش و عشرت مجھے میسر نہیں ہے کہ جو ہمیشہ شاہوں کو
ہوا کرتا ہے لیکن میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ تیری خدمت
میں حاضر رہنے سے لحہ بلحہ جو مجھے خوشی ہوتی ہے
اور ہر لحظہ نیا سرور نئی صورت اور نئی حالت میں
میرے دل میں پیدا ہوتا رہتا ہے اور ہر بار نئے
ولولے میری طبیعت میں اعجوبہ رنگوں اور گوناگوں
عجیب و غریب جوشوں سے اُٹھتے رہتے ہیں تمام عمر
میں شہنشاہی تخت پر ایک بار بھی نصیب نہیں ہوئے
دیر تک یہی معمولی باتیں ہوتی رہیں پھر شیطان نے
سلطنت قیصر کو دکھایا پہلا شام کی سلطنت اس کے
آگے کیا حقیقت رکھتی تھی ۔ سلطنت کی دولتمندی
شان و شوکت دیکھتے ہی حضرت عیسے کی آنکھیں کھل
گئیں اور وہ اسکی سرسبزی بار آوری اور انتہا درجہ کی
دولت خیز شوکت کو بغور ملاحظہ کرتے رہے اور
اس تعجب خیز حالت میں یہ دریافت فرمایا ۔ کیا یہ
ملک بھی تیرا ہی ہے ؟ کیا اسمیں بھی تیرا ہی سکہ
چلتا ہے ؟ تو بیشک بہت بڑا شہنشاہ ہے ۔
**شیطان** ۔ بے پروایانہ لہجہ میں ۔ میں عرض
کر چکا تھا یہ سب میرے ہی ملک ہیں اس دریافت
کرنے کی اے نیک خداوند تو کبھی تکلیف ہی برداشت
نہ کیا کر دنیا میں ابھی تک کوئی ایسا ملک نہیں ہے
کہ جو میری حکومت سے نکلا ہوا ہو اور میں یہ پیشینگوئی
کرتا ہوں کہ گو آئندہ میری اس شان و شوکت میں زوال
ہو جائیگا پھر بھی میری شوکت آخر میں جا کر مسلم
رہیگی اور میری ہی حکومت اتنی بڑی ہوگی کہ جہاں
آفتاب غروب نہوگا ۔ بعد ازاں شیطان نے
کسرے کی سلطنت کو دکھایا یہ قدیمی سلطنت بھی
اپنی شوکت اور دولت اور انتہا درجہ کی امیری
اور جاہ و حشم میں اپنی نظیر آپ ہی تھی ۔ اس نے
پھر اور بھی بہت سی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں دکھلائیں
اس کے بعد شیطان نے اپنے مطلب کی یہ تقریر
شروع کی یہ تو خداوند کو یقین ہو گیا ہوگا کہ یہ سب
سلطنتیں میری ہیں اگر اسمیں ذرا بھی شک ہو تو
میں وہ ثبوت دے سکتا ہوں کہ جو قطعی نیک خداوند
کو اطمینان کر دیگا ۔
**عیسے** ۔ نہیں مجھے ہرگز شبہہ نہیں ہے مجھے یقین
ہے کہ بیشک تو ہی تمام دنیا کا سلطان ہے ۔

شیطان - اب میں اپنی ودیعت تجھے سونپتا ہوں
اور تیری حلقہ بگوشی میں اپنی زندگی بسر کرونگا
لیکن اے دنیا کی مہر دینے سے پہلے مجھے چند
شرطیں یا کرنی ہیں اگر تو اجازت دے تو وہ شرطیں
بیان کر دوں -

عیسیٰ - جلدی سے ضرور وہ شرطیں پیش کر
میں ضرور انہیں منظور کرونگا - بہت خوشی سے
ان شرطوں پر غور کر کے انہیں دیکھونگا -

شیطان - ایسی اہم اور مشکل شرطیں نہیں
ہیں کہ نیک خداوند کو ان پر عملدرآمد کرنے میں مصیبت
کا سامنا آکر پڑے معمولی باتیں ہیں جو ہر شہنشاہ
دوسرے کو سلطنت سونپتا ہے یہی شرطیں پیش
کرتا ہے وہ اسے تسلیم کر لیتا ہے اور تمام عمر انہیں
کاربند رہتا ہے وہ شرطیں یہ ہیں - سلطان
ہونے کے بعد کسی دوسری قوت کو نہ علمی عملی
طور پر دخل دیا جائیگا - ہر کام صرف اپنے بھروسہ
پر کیا جائیگا کسی کا بھروسہ نہ زبانی نہ عملی ایسی
شریک کیا جائیگا - یہ قطعی سمجھا جائیگا کہ
جو کچھہ ہوں میں ہی ہوں دوسرا میرے آگے
کچھہ چیز نہیں ہے - اس بات کا یقین ہونا فرض
ہے کہ دنیا کا خود مختار سلطان میں ہی ہوں -
مجھسے زیادہ بڑا سلطان کوئی بھی نہیں ہے -
کسی ذات کی عبادت بالکل اڑا دیجائے اور یہانتک
اپنی قوت اور شوکت میں غلو ہو جائے کہ اپنے کو
خدائے ثانی سمجھنے لگے سوا ان شرطوں کے اور کوئی
شرط نہیں ہے جس شخص میں یہ مادہ ہے وہ دنیا
کا سلطان میری جگہہ بخوبی بن سکتا ہے -

عیسیٰ - یہ ساری باتیں تیری گو قابل غور نہیں ہیں
لیکن انہیں کی آخر بات سخت اور ناجائز ہے یہ میرے
مذہب میں کفر ہے کہ اپنے کو خدا سمجھا جائے
یہی ایک مشکل بات ہے - اور اسی کا یقین کرنا خصوصاً
مجھہ ایسی ذات کے لئے بہت مشکل ہے -

شیطان - صرف زبانی جمع خرچ ہے اور کوئی
مشکل بات نہیں ہے اگر اے نیک خداوند تو سمجھہ
غور کرے تو تجھے معلوم ہو کہ اس یقین اور عقیدہ نے
مجھپر مطلق اثر نہیں کیا تو کیوں خوف کھاتا ہے -
جسپر تیرا ایمان ہے اور جسکو تو اپنا معبود مانتا ہے
اس نے تیرے ساتھہ ابتک کیا کیا - روٹی کھانیکو
نہیں کپڑا پہننے کو نہیں مکان رہنے کو نہیں نوکر
خدمت کو نہیں بے نواؤں کی طرح در در ٹھوکریں
کھاتا پھرتا ہے بھلا اسے پوچھتا کون ہے کہ آسمان
کی بادشاہت نزدیک ہے یہ ساری خیالی باتیں
ہیں ہاں جب تو شہنشاہ بنجائیگا تیرے آگے لاکھوں
سجدہ کرینگے پھر تجھے اختیار ہوگا تو جا ہے جو کچھہ
عقیدہ انہیں بنا سکتا ہے - یہی تیری خدمت
میں پہلے بھی عرض کی تھی اور یہی اب بھی کرتا ہوں

عیسٰے - یہ بتا صاف الفاظ میں کہ تو مجھسے کہوانا کیا چاہتا ہے -

شیطان - صرف یہ کہدے کہ میں نہیں جانتا خدا کون ہے میں خود ہی بہت بڑا خدا ہوں یہ تمام عالم میرے ہی پیدا کئے ہوئے ہیں چلو چھٹی ہوئی صرف اس فقرہ کہنے پر تمام سلطنتیں دنیا کی ملتی ہیں -

عیسٰے - یہ درشت اور ناملائم الفاظ میری زبان سے کبھی نہ نکلینگے - خواہ اس جیسی اور بھی ہزار سلطنتیں ملیں

شیطان - اچھا اے نیک خداوند یہی فرمادے کہ جسے ہم معبود مانتے ہیں وہ خیالی چیز ہے یہ سنتے ہی حضرت عیسٰے کو غصہ آگیا چونکہ ان کا دل ربانی جلووں سے منور ہو رہا تہا اور انکا آئینۂ قلب صاف اور بے لوث تہا غصہ آتے ہی عرق نبوت کو حرکت ہوئی فوراً لوح قلب میں یہ نقوش کندہ ہوئے کہ یہ ابلیس ہے جو تجہے چالیس دن سے آزما رہا ہے اسکو اپنے آگے سے دہتکار دے یہ ابہی تک تجہسے بہت نامناسب باتیں کرا چکا ہے اب یہ تجہے بالکل مردود بنانا چاہتا ہے اگر بچنا ہو تو فوراً یہ کہکر بچ -

”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ“

لوح قلب کے یہ نقوش دیکہتے ہی حضرت عیسٰے کو اور بہی جوش آگیا اور وہ باواز بلند مذکورہ بالا آیت پکارنے یہ کہنا تہا کہ شیطان پر لعنت کا ایسا زبردست گولا لگا کہ وہ یہ کہتا ہوا بہاگا کہ کیجئے تو میرے پہندہ سے نکل گیا ورنہ تجہے گمراہ بنانے میں کوئی بات بہی باقی نہ رہی تہی - جوں ہی حضرت عیسٰے کے آگے سے شیطان غائب ہوا حضرت عیسٰے نے اپنے کو شہر کے باہر ایک ناپاک مقام پر کہڑا ہوا دیکہا نہ کوئی پہاڑ نظر آرہا تہا نہ سلطنت شام و روم و کسرے یہ سارے شیطان کے کرشمے تہے اور کچہہ بہی نہ تہا حضرت عیسٰے بہت پریشان ہوئے چالیس دن شیطان کی آزمایش میں پڑکر سوائے ایک دفعہ کے اور کوئی ناجائز فعل نہ کیا تہا جب وہ گہر میں آئے تو وہ رقعہ سرہانہ پلنگ پر رکہا ہوا تہا آپ نے فوراً اس کو چاک کر ڈالا - اور جلا دیا - جب تک خدا کی طرف سے یہ فرمان نہ آگیا کہ تو نے آزمایش کے دنوں میں جو کچہہ کیا وہ قابل معافی ہے اس لئے تو تمام الزاموں سے بالکل بری کردیا گیا اُٹہہ اور اپنے کام سے لگ - وہ مطمئن نہ ہوئے - ادہر تو تبلیغ کرنے کے لئے حضرت عیسٰے اُٹہے اور اُدہر شیطان نے اپنے شیاطین کو دوڑایا کہ عیسٰے کی کوئی بات نہ سُننے پائے اور اگر سُنے تو اسپر تاثیر نہو سلو چینٹیوں کی طرح دوڑ پڑے ایک ایک فرد بشر کو ایک شیطانچہ (صیغۂ تصغیر ہے اور یہ ہمارا ہی بنایا ہوا ہے اسکی مثال یہ ہے جیسے ام سے امچہ) نے سنبہال لیا اور اپنی کارروائی شروع کی ہرچند حضرت عیسٰے نے زور مارا لیکن کچہہ نہ ہو سکا اور تمام عمر کی بریچ میں بارہ مجبوروں کو اپنا مرید بنایا لیکن وہ بہی ظاہر معتقد

تہ دل سے حضرت عیسےٰ پر ایمان نہ لائے تھے
حضرت عیسےٰ نے کوئی دقیقہ اپنی کوشش کا اٹھا نہیں
رکھا مگر شیاطین نے گمراہی کے اتنے ڈھول بجائے
کہ ان کی آواز کی بھنک بھی کسی کے کان میں پڑنے
نہ دی۔ حضرت عیسےٰ کہیں خفا ہوئے کہیں نرمی سے
کام لیا کہیں حد سے زیادہ غضبناک ہوئے اور
یہ ساری حالتیں حضرت عیسےٰ کی بے اختیارانہ تھیں
جب وہ بہت تنگ ہو جاتے تھے تو ایسی ایسی باتیں
زبان سے نکالا کرتے تھے کہ جو ایک نبی کی شان سے
بعید ہوتی ہیں مثلاً کبھی انہوں نے خفا ہو کر فرمایا

یہ مت سمجھو کہ میں زمیں پر صلح کروانے آیا صلح
کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے کو آیا ہوں
کیونکہ میں آیا ہوں کہ مرد کو اس کے باپ اور بیٹی کو
اسکی ما اور بہو کو اس کی ساس سے جدا کروں

حضرت عیسےٰ نے یہودیوں کو یہ جملہ محض خوف دلانے
کے لئے کہا تھا بلا وہاں حضرت عیسےٰ کی یہ گیدڑ
بھبکی کب کام آتی کچھ بھی نتیجہ نہ ہوا اور شیطان نے
یہودیوں کو یہاں تک آمادہ کیا کہ وہ حضرت عیسےٰ
کی جان کے پیچھے پڑ گئے اور انہوں نے اس بیگناہ
معصوم ذات کو صلیب پر چڑھا دیا اسوقت کی زاری
حضرت عیسےٰ کی جگر شق کرتی تھی کیسے ہی سنگدل ہوتے
جب بھی وہ پانی پانی ہوتے لیکن انہوں نے ذرا بھی
پرواہ کی اور مسیح کے قابل رحم الفاظ سنتے رہے اور
اسپر طرہ یہ کہ اور قہقہہ اڑاتے رہے۔ شیطان بذات
خود جب انہیں بہکانے کو موجود تھا پھر بہلا وہ سنگدل
اس معصوم اور مظلوم ذات پر کیونکر رحم کھاتے چونکہ
یہ مقام رونے اور سخت ماتم کرنے حضرت عیسےٰ کا ہے
اس لئے ہم بھی سخت تاسف سے ان جملوں کو جو حضرت
عیسےٰ نے صلیب پر سے کہے تھے نقل کر دیتے ہیں تاکہ
حضرت عیسےٰ کی بے بسی اور مظلومیت پر ناظرین بھی دو قیں
ٹھنڈے سانس بھر لیں اور دو چار قطرے آنسوؤں کے گرا لیں

,, نویں گھنٹے کے قریب یسوع نے بڑے شور سے
چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتانی یعنی اے میرے
خدا میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ( دوسرا
جملہ اور بھی ہے اور یہ اور بھی قہرناک ہے )
,, پطرس یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لیا اور
گھبرانے اور بہت اداس ہونے لگا اور ان سے
کہا میری جان کا غم موت کا سا ہے تم یہاں ٹھیرو
اور جاگتے رہو اور وہ تھوڑا آگے جا کر گرا اور دعا
مانگی کہ اگر ہو سکے تو یہ گھڑی مجھ سے ٹل جائے اور کہا
اے ابا اے باپ سب کچھ تجھ سے ہو سکتا ہے اس
پیالہ کو مجھ سے ٹال دے ،،

یہ فقرے ایسے جانگداز ہیں کہ انیس سو برس ہونے کو آئے
اب بھی رحیم تو رحیم سنگدلوں سے سنگدلوں کا بھی جگر
شق ہوتا ہے۔ لیکن شیطان نے مسیح کو صلیب دینے
والوں کے دل ایسے سخت کر دیئے تھے کہ وہ اس زاری

قہقہہ لگاتے تھے اور ہنستے تھے حضرت عیسےٰ کو طعنے دیتے تھے۔ شیطان کو اسپر بھی صبر نہ آیا حضرت عیسےٰ کو پہلے تو زندہ دفن کرا دیا اور بعض ان کے شاگردوں کو بہکا کر انکو قبر سے نکلوا دیا شاگردوں نے یہ مشہور کیا کہ وہ زندہ ہو گئے ہیں حالانکہ ہنوز ان میں دم باقی تھا اور وہ بیچارے چالیس دن زندہ رہکر راہی ملک بقا ہوئے۔ حضرت عیسےٰ کا خاتمہ شیطان کرا چکا تو اب اسے یہ دُہن لگی کہ یہ عقیدے کہ عیسےٰ خدا کا بیٹا تھا اور اسمیں الوہیت کی قوت تھی اور وہ بے باپ پیدا ہوا تھا لوگوں میں نئے نئے رنگوں سے پھیلاؤں چنانچہ وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوا اور اس نے دنیا میں کوئی بھی حضرت عیسےٰ کی امت میں ایسا شخص باقی نہ رکھا کہ جو عیسےٰ کی اصلی اور سچی حقیقت سے آگاہ ہو یا انہیں برتر خدا کا نبی تسلیم کرتا ہو

## باب

## شیطان کی اسلامی دنیا میں نئی کارگزاریاں

حضرت عیسےٰ کی وفات کے بعد چھہ سو برس کامل شیطان نے بڑی دہوم دہام سے دنیا کے تمام حصوں میں سلطنت کی جو کچھہ شیطان نے حضرت عیسےٰ سے اس کوڑی پر کہا تھا وہ ہی صحیح تھا ہر متنفس اس کے نام پر جان دیتا تھا اور اسی کو اپنا سبب نجات سمجھتا تھا۔ رحمانی سلطنت زوال پذیر ہوتے ہوتے بالکل مٹ گئی تھی اسکا صفحۂ ہستی پر نام ونشان تک نہ رہا تھا خدا کا نام لینا بھی عیب ہو گیا تھا مخلوق شیطان کے حکموں کی تعمیل ہی نہ کرتی تھی بلکہ اسکی صورت بنا کر پرستش کرنے لگی تھی کوئی گوشہ کوئی کونہ ایسا باقی نہ تھا کہ جو خدا کے نام سے بھرا ہوا ہوتا۔ تمام دنیا پر شیطان چھایا ہوا تھا اور اسکی قوت کی دہاک ہر جگہہ بیٹھی ہوئی تھی آخر غیرت حق کو حرکت ہوئی اور خدا کو شیطان کی زیادتی بُری لگی اس نے اپنا سب سے پیارا نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث کیا تا کہ اسکے ذریعہ سے رحمانی سلطنت قایم ہو۔ جب اسے چالیسویں سال نبوت ملی ہے اور اس نے تبلیغ کرنی شروع کی ہے تو شیطان نے کفار عرب کو بہت کچھہ پڑہایا سکہایا لیکن وہ یہ نہ سمجھتا تھا کہ بدی اور زمانہ کی بدبختی کا زمانہ ختم ہو چکا تھا اور نیکی کا دور دورہ ہو رہا تھا۔ شیطان کی خدا پرست پیغمبر کے آگے کچھہ چلی وہ ہر روز پس پا ہوتا چلا گیا اور آخر یہانتک نوبت پہنچی کہ وہ عرب کی سرزمین سے اپنا ڈنڈا ڈیرا اٹھا کر بہاگا اور اسکو ایسی ایسی کامل شکستیں ہوئیں کہ اس نے دق ہو کر عہد کر لیا کہ پھر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرف کبھی آنکھہ پھر کر نہ دیکھونگا نبی عربی کے بعد آپ کے دو خلفاؤں تک شیطان پس پا ہوتا چلا گیا اور اسکی بہت سی سلطنتیں رحمانی دائرہ حکومت میں آگئیں لیکن خلیفہ سوم پر شیطان کا داؤں چل گیا اور اس نے انہیں یہانتک ورغلایا کہ وہ صوبوں کا گورنر ظالم بنی اُمیّہ کو کرنے لگے پھر شیطان نے مصریوں کو بہکایا وہ غول کے غول مدینہ میں چلے آئے اور انہوں نے

حضرت عثمان کو شہید کر ڈالا حضرت علی کا ارادہ عثمان کو مدد دینے کا تہا لیکن شیطان نے انہیں باز رکہا پہر اس نے دوسرا فریق حضرت علی کے خلاف کہڑا کر دیا اور اب مسلمانوں کی چہننے لگی ادہر حضرت علی کو بہکاتا تہا کہ صلح نکرنا ادہر دوسری جانب کو ورغلاتا تہا کہ صلح نکرنا غرض اس نے انہیں لڑنے والوں میں سے جو شخص دنیوی معاملات کے لئے لڑتے تہے اور جن کی اپنی کوئی بات نہ تہی ایک گروہ ایسا کہڑا کر دیا کہ جو پہلے خلفا کو خواہ مخواہ برا کہنے لگا اور بڑی کوشش کرکے صرف اس گروہ کو شیطان نے دائرہ اسلام سے نکال لیا دوسرا عظیم الشان گروہ ویسا ہی خدا پرست بنا رہا اور اسپر شیطان کی کچہہ پیری نہ چلی۔

شیطان کے یہ معتقد اور اس کے احکام کی تعمیل کرنیوالے ابتک دنیا کے بعض حصص میں پائے جاتے ہیں مگر ان کی حالت سخت ذلیل ہے نہ انہیں دنیاوی کچہہ عزت حاصل ہے اور نہ دینی دونوں جگہہ کی دولتیں انہوں نے کہو دیں اور یہی ان کی بداعمالی اور شیطان کے حکموں پر چلنے کی سزا تہی۔ سو اس گروہ کے شیطان کا اختیار اور کسی اسلامی گروہ پر ایسا نہ چلا کہ وہ اسے دائرہ اسلام سے خارج کر سکتا ہاں لڑوا دینے اور ظلم [کروا؟] دینے کا ملکہ اسمیں بہت رہا اور اس مہم میں سوائے چند پاک [مجددی؟] نفوس کے عموماً [شامل؟] آگئے۔ اسپر بہی شیطان کو کچہہ کامیابی نہ ہوئی اور اس کے قدم اسلامی سلطنتوں کی سرحدوں سے ہمیشہ کے لئے کٹ گئے۔

ہم شیطان کے گزشتہ تاریخی کارگزاریوں کے واقعات جو اظہر من الشمس ہیں بیان کرکے ناظرین کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتے اسلئے چودہویں صدی کے وہ حالات بیان کرتے ہیں کہ جو سب سے زیادہ دلچسپ اور قابل [حفاظت؟] ہیں۔

جب شیطان عظیم الشان سلطنتوں کو تباہ و برباد کر چکا تو اس نے ایک دن اپنی لاٹہہ پر بیٹہکر یہ دل میں خیال کیا کہ دنیا میں میری قوت کئی ہزار برس سے مسلم ہو چکی ہے اور مجہہ سے زیادہ فریبی اور دغاباز عقلمند کوئی نہیں ہوگا یکایک اسکو یہ خیال کرتے ہی معاً اپنے ایک شاگرد کی آواز سنائی دی جسمیں افسردگی اور غمگینی کوٹ کوٹ کر بہری ہوئی تہی شیطان اپنی اسی سرخوشانہ حالت میں چونکا اور کان کہڑے کئے پہر دوبارہ آواز آئی اور وہ آواز یہ تہی مجہے اجازت ہے میں حاضر خدمت ہوں۔

**شیطان** ۔ تم بآزادی آسکتے ہو۔ یہ سنتے ہی شیطان کا شاگرد حاضر خدمت ہوا اور گردن نیچی کرکے کہڑا ہو گیا

**شیطان** ۔ کسیقدر پریشان خاطر ہوکر۔ کیوں خیر ہے آج تو پژمردہ معلوم ہوتا ہے۔

**شاگرد** ۔ ایک ایسی ہولناک واقعہ کی خبر سنی ہے کہ جس سے میرا دل بیٹہا جاتا ہے اور میری بہت بری کیفیت ہے

**شیطان** ۔ اور بہی مضطرب ہوکر۔ خیر ہے وہ کیا خبر ہے ذرا مجہے بہی تو بتا۔

**شاگرد** ۔ آج ایک ایسا شخص پیدا ہوا ہے کہ جسکی پیدائش

تیرے لئے زیادہ زبون ہے یعنی تیرا تخت چھن جائیگا
اور وہ شخص تیری شہنشاہی کی مسند پر جلوہ فرما ہوگا
تیری بخشش ہوجائیگی اور تو بیکار پڑا ہوا سڑا کریگا تجھسے
زیادہ وہ جب لوگوں کو بہکا کر دین حق اور راہ حق سے
پھیرے گا پھر تجھے کون پوچھے گا تو ایک فرد بشر کو ایک
بات میں بہکائیگا وہ اسکو اتنی دیر میں کامل گمراہ بناویگا
جب اسے یہ کمال ہوجائیگا تو وہ تجھسے جبرا تیری
جگہہ کا چارج لیلیگا اور جب سے یہ دار الخلافہ بھی نہ رہیگا
بلکہ کسی گڑہ میں جا کر بنیگا۔

یہ سنکر شیطان کے منہہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ اس کے
پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی اور وہ ہکا بکا ادہر
ادہر دیکھنے لگا اور بہت ہی گھبراہٹ میں اس اپنے شاگرد
کو پاس بٹھایا اور یہ کہا جو کچھ تو نے کہا وہ میں نے بخوبی
سمجھہ لیا لیکن میں تجھسے یہ دریافت کرتا ہوں کہ جتنی باتیں
تو نے بیان کی ہیں آیا اس کی پیشانی دیکھکر اس سے پیشینگوئی
لی ہے یا اور کسی ایسے وسیلہ سے یہ حالات معلوم ہوئے
ہیں کہ جو قابل لحاظ ہوسکتے ہیں۔

شاگرد۔ پیشینگوئی میں نہیں کرتا۔ اصل یہ ہے
کہ میں ایک محلہ میں جا رہا تھا ایک بوڑہا فقیر ایک ٹٹو پر چڑہا
آتا تھا یکایک اس نے مجھے ٹہیرا لیا مجھے سخت تعجب آیا کہ
اس نے مجھے دیکھہ کیونکر لیا اس لئے کہ میرا انسانی بدن میں
نہ تھا بلکہ میرا جسم ہوائی اور آتشی تھا یہ خیال کرکے مجھپر ایک
خوف سا چھا گیا اور میں کانپنے لگا میری یہ حالت دیکھکر

بوڑہا مسکرایا اور اس نے مجھسے کہا تم ڈرو نہیں میں تمہیں
کچھہ کہتا نہیں بلکہ نئی نئی باتیں تمہیں ایسی سناؤنگا
کہ جو تمہارے استاد کو بھی زیادہ دلچسپی دینگی یہ سنکر
میری کپکپی تھمی اور میں استقلال سے اس کی باتیں
سننے کو کہڑا ہوگیا وہ فقیر یہ کہنے لگا جانتے ہو جہاں
تم ٹھہرے ہوئے ہو اور جہاں کی سیر کرتے پہرتے ہو
یہ کونسا شہر ہے۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ ایک
ظاہر بات ہے سب جانتے ہیں پہر اس فقیر نے مجھسے
اور کوئی سوال نہ کیا نہ پہلے سوال کا جواب دریافت کیا
بلکہ یہ کہنے لگا کہ سامنے والے مکان میں ابہی ایک بچہ
پیدا ہوا ہے چلو میں تمہیں دکہا بہی دوں میں اس
بڈہے کے ارشاد کے مطابق رکاب پکڑکر اس کے ساتھہ
ساتھہ ہوا اور اس مکان میں مجھے لیکر پہنچا میں اس مکان
کو بخوبی جانتا تہا اور اس کے رہنے والوں کا بہی مجھے کامل
علم تہا میں نے اس بڈہے سے متعجب ہوکر کہا کہ تم مجھے
کہاں لے آئے یہ مکان تو ایک بڑے متقی کا ہے
بھلا یہاں ایسا بچہ کیونکر پیدا ہوسکتا ہے کہ جو بڑا ہوکر
شیطان کی گدی کا دعویدار بن سکے۔ اس نے جواب دیا
کہ تو کیوں ایسی ناتجربہ کاری کی باتیں کرتا ہے اکثر ایسا
ہوا کرتا ہے کہ شیطان کے ہاں رحمان اور رحمان کے ہاں
شیطان پیدا ہوتے ہیں یہ تو سچ کہتا ہے کہ یہ متقی شخص ہے
جس کے ہاں یہ بچہ پیدا ہوا ہے اس سے یہ ضرور نہیں کہ یہ
بہی متقی اور پرہیزگار ہی ہو۔ پہر اس نے مجھے اس بچہ کو دکہا

کہ جو ننہا بچہ پر پڑا ہوا انا کی گود میں ہاتھہ پاؤں مار رہا تھا۔ ماں کی پستاں سے خوں بہہ رہا تھا اور وہ سخت تڑپ رہی تہی۔ مجھے اور بہی یہ دیکھکر تعجب آیا کہ اسکی پستان سے بجائے دودھ کے خون کیوں بہہ رہا ہے اس بوڑہے فقیر صورت شخص نے کہا کہ یہ اس ظالم بچہ نے کاٹ کہایا ہے کئی اناؤں کو یہ گھائل کر چکا ہے اور چیتڑے چیتڑے ان کا خون پی گیا ہے اب یہ صلاح ٹہیری ہے کہ اسے روئی کے پہویوں سے دودہ پلایا جائے۔ میں نے اس بوڑہے شخص سے کہا کہ دانت تو ہیں ہی نہیں اس نے ایسا سخت کاٹ کیونکر کہایا۔ بوڑہا بولا اسکی بابت کچھہ نہ پوچھو یہ ظالم بے دانتوں کے منہہ سے دانتوں کا کام لیتا ہے خیر اس سے تو بحث نہیں اب تو یہ سُن جو میں کہتا ہوں یہ بعینہ اپنے استاد سے جاکر کہدیجو۔ جو کچھہ میں نے تجھسے عرض کیا وہ ہی اس لئے کہا تہا۔ باقی اس بچہ کی حالت میں نے بہی اس فقیر کی پیشین گوئی کے مطابق قیاس کی ہے۔

یہ سُنکر شیطان اپنے شاگرد کے گلے لگ کر رونے لگا اور کہا کیا واقعی میرے زوال کے دن آگئے۔

شاگرد ـ یہ پیشین گوئی اگر صحیح ہوئی اور میں کہتا ہوں نہیں تو واقعی آپکو گوشہ نشینی اختیار کرنی پڑے گی اور اسمیں کوئی بہی شک نہیں ہے۔

شیطان ـ پہر میں کیا کروں۔ کوئی بہی تدبیر ایسی ہے کہ وہ بڑا ہوکر میرا ادب کرے میری نیابت میں کام کرے لیکن مجھے بڑا ہوکر گدی سے برخاست کرکے آپ اسپر جلوہ فرما نہو۔

شاگرد ـ میری سمجھہ میں تو کوئی بات نہیں آتی حضور سب کو بلاکر مشورہ لیں شاید کوئی بات قرار پا جائے شیطان کو اس کا یہ مشورہ سب سے صلاح کرنے کا اچہا معلوم ہوا اس نے عام شیاطین میں تو اسقدر نہ پہیلایا نہیں صرف خاص خاص اپنے شاگردوں کو بلایا اور یہ مسئلہ پیش کیا سب نے یہ سُنکر سخت افسوس کیا اور انمیں ایسا غم چہایا کہ وہ گلے مل مل کر رونے لگے۔ کئی گہنٹے تک یہ آوازیں بلند رہیں ایسی تیز اور کریہ آوازیں تہیں کہ جنہوں نے آسمان کے پردے پہاڑ دیئے جب رونا حد سے زیادہ گذر گیا تو شیطان اٹہکر خود اُٹہا اور اس نے ایک شیطان کی بائیں دوسرے شیطان کے گلے سے نکالیں اور انہیں سمجہا بجہا کر خاموش کیا جب وہ خاموش ہو رہے تو یہ مسئلہ پیش ہوا خوب مدم دہام سے اسپر بحث ہوئی آخر یہ امر طے پایا۔ شیطان اور شیطان کی بیوی انسانی صورت میں جائیں انسے کا باپ جو بڑا متقی ہے جاکر بچہ کہلانے پر نوکر رہیں جب وہ بڑا ہو جائے اسکو اپنا ادب سکہائیں اور کوشش کریں کہ جس طرح ہو اپنی وقعت اسکی آنکہوں میں بڑہے۔ اس سے یہ امید ہے کہ بڑا ہوکر ہماری رعایت کرے گا بلکہ عجب نہیں جو وہ ہماری جگہہ سنبہال لیکر آپ ہمارا نائب

دریائے شور کے منارہ پر شیاطین گلے مل مل کر رو رہے ہیں اور شیطان سب کے بیچ میں بیٹھا ہوا آنسو بہا رہا ہے
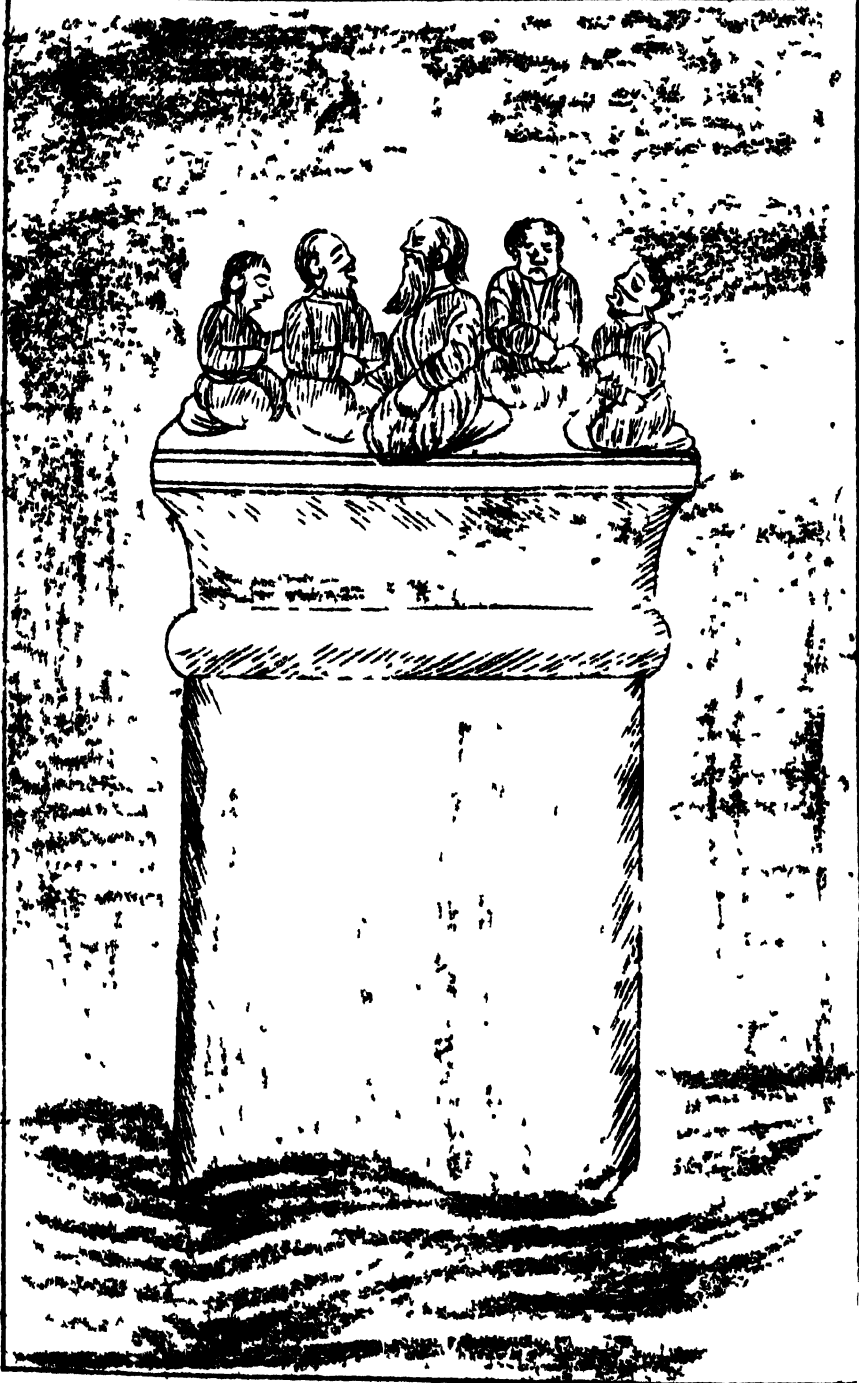
بنا قبول کرے ۔
اس عظیم الشان مجمع میں یہ ایکٹ پاس ہو گیا ۔ شیطان
نے کرسی چھوڑ دی اور بہت جلد اپنے فرائض کی انجام دہی
کے لیئے مستعد ہو گیا اس کی بیوی اس سے دو گھنٹے پہلے
مستعد تھی ۔ شیطان مردوں کی صورت بنا اور وہ یعنی
اس کی بیوی اور ہیٹر عورتوں کی اور یہ دونو اس بچہ کے
مکان پر پہنچے بیٹھک میں اسکا باپ جو بہت متقی تھا
بیٹھا ہوا تھا شیطان نے معہ اپنی بیوی کے جھک کے سلام
کیا وہ بیچارہ متقی آدمی شیطان کے گورے رنگ شریفانہ
وضع دیکھکر ادب سے پیش آیا نہایت اخلاق سے شیطان
کے سلام کا جواب دیا اٹھ بیٹھا اور دونو میاں بیوی
کو مونڈھوں پر بٹھایا پھر خود بھی بیٹھ گیا ۔ چند منٹ
کل طرفین سے سکوت رہا آخر متقی شخص کی جسکو ہم آئندہ
صرف متقی کے نام سے تعبیر کریں گے مہر سکوت ٹوٹی اور
یہ گویا ہوئے بڑے صاحب آپ کہاں سے تشریف
لائے ہیں اور یہ بی بی صاحبہ آپکی کون ہیں یہ سنکر
شیطان خاموش ہوا پھر آنکھوں میں آنسو بھر لایا تھا
کر رونے لگا اور آخر اس کی ہچکی بند گئی جب آٹھ دس
منٹ کامل رو چکا اور متقی کے دلاسا اور اطمینان دینے
سے تھما تو یہ گویا ہوا ۔

چہ می پرسی زمن حال دل غمدیدہ ات چوں شد
دلم شد خون و خوں شد آب آب از دیدہ بیروں شد

میرا حال دردانگیز ہے میری کیفیت جگر خراش ہے بہتر
ہو گا اگر آپ میری کیفیت دریافت کر کے مجھے تکلیف
نہ دینگے اگر میں مجبور کیا جائیگا کہ اپنی حالت بیان کروں
تو میرا آنسو نہ تھمیگا اور مہینوں میری یکساں کیفیت
رہے گی ۔ ہاں یہ ممکن ہے اگر آپ کے ہاں رہنے سے
میرے زخموں کا کچھہ اندمال ہو جائیگا تو میں ضرور
اپنی رام کہانی کچھہ نہ کچھہ بیان کرونگا مگر موجودہ
حالت میری اس قابل نہیں ہے کہ میں اپنی گزشتہ
حالت کا ایک لفظ بھی بیان کر سکوں ۔
یہ سنکر متقی آنکھوں میں آنسو بھر لایا ہر چند پہلے تو اس نے
اپنے کو ضبط کیا کہ نہ روؤں لیکن یہ ممکن نہ ہوا اور وہ
علیحدہ ایک کمرہ میں جا کر رونے لگا جب کامل طور
پر اسکی بھڑاس نکل گئی تو وہ شیطان کے پاس آکر
بیٹھا اور یوں گوہر افشانی کرنے لگا ۔ تم اپنا گزشتہ
حال کچھہ نہ کہو نہ میں سننے کا زیادہ شوق رکھتا ہوں
جب تک تمہاری طبیعت درست نہ ہو کیا تم اس قدر
دریافت کرنے کی اجازت دوگے کہ خاص میرے پاس
تشریف لانیکا سبب کیا ہے کیا میں بھی آپکی کسی بات
میں مدد کر سکتا ہوں مجھے اپنا علی ہمدرد سمجھنا میں
ہر طرح حاضر ہوں جو کچھہ مجھسے ہو سکے گا اسمیں ہرگز
مجھے عذر نہ ہو گا ۔
شیطان ۔ مبارک ہو آپ کو جنہیں بنی نوع سے
یہ ہمدردی ہے میں آپ سے کچھہ مفت نہیں چاہتا
بلکہ میری یہ غرض ہے کہ آپ ہم میاں بیوی کو اپنا نوکر

رکھیں ہمیں زیادہ تنخواہوں کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف اتنا چاہتے ہیں کہ روٹی پیٹ بھر کر کھائیں اور کپڑا موٹا جھوٹا لیکن سفید تن بھر کر پہنیں اسکا ہم آپکو اطمینان دیتے ہیں کہ تنخواہ سے کہیں زیادہ آپکی ہم دونو میاں اتنی خدمت کریں گے کہ ہمارا رہنا آپ کو گراں نہ گزرے گا۔

**متقی** - شرمندہ ہوکر اور نیچی آنکھیں کرکے۔ بھلا یہ آپنے کیا فرمایا! نوکری کا لفظ خدا نے مجھے بتا دے رکھا ہے کہ مجھے آپکا روٹی کپڑا کچھہ گراں نہیں گذر سکتا یہ بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ کوئی کسیکے گہر میں آئے

**شیطان** - سنئے جناب مجھے بناوٹی باتیں کرنی نہیں آتیں میں صاف بات جانتا ہوں اگر آپ مجھسے واقعی ہمدردی کرتے ہیں اور آپنے میری زار حالت پر ترس کھایا ہے تو مجھکو ملازمین کے مد میں کہپانے کیلئے منظور فرمالیجیئے اور جو آپکو میری مدد کرنی منظور نہیں ہے تو میں جاتا ہوں۔

یہ سنکر بیچارہ متقی ڈر گیا اس نے سمجھا کہ اگر میں یہ اقرار نہ کروں گا کہ میں تمہیں نوکر رکھنا منظور کرتا ہوں یہ چلے جائینگے اور یقیناً یہ قابل امداد ہیں۔ اس خیال نے متقی کو مجبور کیا کہ وہ ان دونو کی درخواست منظور کرلیں چنانچہ متقی نے یہ جواب دیا اچھا اگر آپ کی یہی مرضی ہے کہ آپ میرے ملازم ہوکر رہیں اور اپنی زندگی کے کچھہ دن گزاریں بہت اچھا مجھے یہ بہی منظور ہے چونکہ آپ شکستہ خاطر ہیں اسلئے میں کوئی بات آپ کی ٹالنا نہیں چاہتا۔

یہ سنتے ہی دونو شیطان اور اسکی بیوی نے جھک کر سلام کیا اور شیطان کی بیوی نے پھر یہ کہا۔ مجھے بہی آپنے اپنی ملازمت کا شرف بخشا متقی نے مری ہوئی آواز سے جواب دیا اگر آپ کی بہی یہ مرضی ہے مجھے اس سے انکار نہیں ہے بہت اچھا۔

**شیطان کی بیوی** - آپ اگر مجھے بیگم صاحبہ سے تعارف کرادیں تو بہتر ہوگا کیونکہ میں محض اجنبی ہوں قصہ مختصر یہ کہ شیطان باہر کا داروغہ بن گیا اور شیطان کی بیوی اندر کی داروغن بنگئی۔ شیطان اور شیطان کی بیوی نے بچہ کو ایسا ہلا لیا کہ اگر وہ اندر جائے تو شیطان کی بیوی کے سوا اور کسی پاس نہ جائے اور جب باہر آئے تو شیطان کے سوا اور کسی کی گود میں نہ جائے۔ شیطان نے ایک نئی ترکیب اس بچہ کے ساتھہ برتی دود کی جگہہ اپنا بول پلایا کرتا تہا اس سے غرض یہ تہی تاکہ یہ مجھسے دبا رہے اور بڑا ہوکر سر نہ اٹہائے اندر جاتا تہا تو شیطان کی بیوی جسکا نام لعنتہ تہا متقی کے بچہ کو اپنا بول بجائے دودہ کے پلایا کرتی تہی۔ متقی نے اس بچہ کا نام سر احمق رکہا یہ نام ایسا پیارا ہوا کہ ہر متنفس سر احمق ہی پکارنے لگا۔

جب یہ سر احمق پانچ چھہ برس کا ہوا تو میانجی پڑہانے

کے لئے نوکر رکھے وہ چند روز رہکر چلے گئے پھر
دوسرے رکھے وہ بھی لولے ہی رفو چکر ہو گئے
کیونکہ انمیں کوئی ایسا نہ نکلیگا جو ناسمجھ نہ ہوسکا
مکار نہو اور جو ہوسناکی میں ہزار درجہ
آگے نہ بڑھا ہوا ہو ان کے خیالات جیسے مجھے معلوم
ہوتے ہیں اسیقدر انمیں غرور لایعنی نمود لغو
ناموزوں تجبر کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔
یہ ساری باتیں شیطان نے (جب اسکی بیوی
لعنتہ نے ملانوں کی شکایت کی) اپنی بیوی کو
سمجھائیں پھر وہ بہکنے لگا جو باتیں فریب ہی
اور دھوکا دینے کی مجھے نہیں سوجھیں جو یہ
کر رہے ہیں اور میں دیکھتا کا دیکھتا رہجاتا ہوں
تو ان کی نسبت کچھ زبان سے نہ نکال یہ تیری
ہی بے عقلی ہے ہم دونوں بدنام ہو جائینگے مجھے
نتیجہ اچھا نہ نکلیگا۔ ان ملانوں کے ہاتھ سے
جو کچھ گذرے سہنے اور ہرگز رہنے دے اور
اف نکر جس کام کے لئے ہم یہاں آئے ہیں
ایسا نہو وہ کام ادھورا رہجائے اور ہم بے نیل و
مرام یہاں سے چلدیں۔
لعنتہ۔ اے میرے سرتاج جو کچھ کہا ہے
صحیح ہے لیکن میں بیان نہیں کرسکتی جو متواتر
ملانوں کے ہاتھ سے مجھپر مظالم ٹوٹے ہیں۔

**شیطان**۔ انہیں نکلوا دیا۔ اور کیا چاہتی ہو۔
اس سے زیادہ اور ان سے کیا انتقام لیا جائے
یہ بات تو ہے نہیں کہ وہ خدا پرستی میں لاویں انہیں
بیکار اپنے رستہ پر لگا دیں وہ خود وہ باتیں
کرتے ہیں جو میرے باپ کو بھی نہیں سوجھیں انکا
پھر علاج ہی کیا۔
ہنسی آتی ہے مجھکو ایسے ملانوں پر اے لعنتہ
کہ جب وہ فعل بد کر کے خود لاحول پڑھتے ہیں
میں نے اپنے گروہ شیاطین سے انکا مقابلہ کیا
انہوں نے انہیں ہر کار ترک کی شاید اے لعنتہ
تو اس نوک دیدے کے معنی نہیں سمجھی ہوگی باہم کچھ
لڑائی نہیں ہوئی جنگ نہیں مچی سر پھٹول نہیں ہوئی
صرف میں نے اپنے روزنامچہ میں سو ملانوں کی مہینہ بھر
کی کارگذاری صحیح کی اور ان کے فریب دہی اور مخلوق
اللہ کو وہ فلاں نام لکھا گیا پھر میں نے اپنے ایک لاکھ
شیاطین کی مہینہ بھر کی کارگذاری حسب ضابطہ درج دفتر
کی اور بعد ازاں میں نے مقابلہ کیا تو ان سو نو بودوں کی
کارگذاری ہر ایک لاکھ شیاطین سے دس مرتبہ
زیادہ تھی یہ سنتے ہی لعنتہ کے ہوش اڑ گئے اور وہ متحیر
ہو کر کہنے لگی جب انکی یہ کیفیت ہے تو پھر جائے شکایت نہیں

۵ ملانوں سے مطلب وہ علماء نہیں ہیں جو فخر الاسلام ہیں بلکہ جہلاء کے اس گروہ سے غرض ہے کہ جس نے علماء کا لباس پہنکر
اسلام کو بدنام کر دیا اور اپنے ناشائستہ افعال سے مسلمانوں کو ذلیل کر رکھا ہے

میں اسقدر نہ جانتی تھی کہ توبہ ہے خدا ان مولویوں
کی صورت نہ دکھلائے لاحول ولا قوۃ

**شیطان** - پیاری بیوی تو حیران ہو گی اگر
میں تجھے ایک جید ملانے کا حال سناؤنگا جس سے
میرا واسطہ پڑ چکا ہے توبہ کر بندے میں اپنی
فریب دہی کی دانائی اور اپنی ساری چالاکی بھول
گیا اور میں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی پہلے اسکے
کہ میں اس کی کیفیت بیان کروں اسکی صورت
کا نقشہ تیرے آگے کھینچ دیتا ہوں - اسکا قد
تو کچھ نہ تھا ہاتھ پیر نہایت دُبلے پتلے اور ضعیف
تھے رنگت سیاہ کاجل کی طرح کالی تھی - بال
سارے سر پر ہر وقت گوندے سے جمے رہتے تھے
یعنی وہ کبھی نہاتا نہ تھا اور اگر نہاتا بھی تھا تو تھالی
پانی سر پر ڈال لیا کرتا تھا اس سبب سے میل کی
وجہ سے تمام بال جمے ہوئے معلوم ہوتے تھے
چونکہ اسکا چہرہ بہت چھوٹا سا تھا اس لئے اسکی
ناک اور اسکی آنکھیں بھی نہایت چھوٹی تھیں -
اسکی سیاہ داڑھی اسکے قد سے چہرہ کی مناسبت
رکھتی تھی - اسکی گردن بھی غضب کی تھی -
چونکہ وہ کبھی آئینہ نہ دیکھتا تھا اس لئے اسے
اپنے دانتوں کی حقیقت کچھ نہ معلوم ہوتی
تھی یہی سبب اسکی غلاظت کا تھا طبیعت اس قسم کی
تو تڑا ہوا بھی دانتوں پر ہر وقت ہی میل جمی رہتی
کہ منصوری پیسہ بھی جمع نہ کر سکتا تھا وہ کمبخت نہ کبھی مسواک
کرتا تھا نہ منجن سے کام رکھتا تھا سخت بُری نوبت تھی
کسی کا یارانہ تھا کہ جو اسکے پاس بیٹھکر باتیں کر سکتا جس وقت وہ
اپنی لکنت خیز زبان سے کچھ کہنے لگتا تھا یہ معلوم ہوتا
تھا گویا دہانہ موری کا کھل گیا - دوسرے ایک بڑی
عادت یہ تھی کہ جب وہ باتیں کیا کرتا تھا جلدی جلدی
ہاتھ سے کیا تو پیر گرگرا کر سیل اتارتا تھا اور
انگلیوں سے ٹخنیاں کی تیاں اتار اتار کر پھینکتا جاتا تھا
تھوڑی دیر میں پیسہ دو پیسہ بھر سیل جمع ہو جاتی
دوسری یہ عادت تھی کہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کے بیٹھتا تھا
اور ہر بات میں انچ دو انچ آگے سرکتا آتا تھا یہانتک کہ
مخاطب کے زانوؤں سے اسکے زانو بہت مل جاتے تھے
عموماً اپنی باتوں میں آپ ہی آپ حد سے زیادہ ہنستا
جاتا تھا اور ہنسی بھی کوئی معمولی ہنسی نہیں بلکہ کمر
دوہری ہو ہو جاتی اور ڈاڑھی گیا گود میں گیا آگے زمین
پر قلابازیاں کہا یا کرتی تھی - عموماً اسکی عادت یہ تھی
کہ جہاں کسی عالم کا ذکر آیا اور اس نے ناک بھوں چڑھا
کر دو چار سخت لفظیں سنائیں اور بہ گالیاں دیں جو
اسکا روزمرہ تھا خر دجال خر نا شخص اجہل الناس
یہ تین لفظ اسکی زبان پر چڑھے ہوئے تھے اور
وہ عموماً بلا امتیاز مذاہب ہر ایک شخص کو کہا کرتا تھا اصل
میں جب سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مسئلہ ہی ... اسکا
باپ بیسک ننگا ہو اوندھا تھا اور اسکی ماں بھی ...

ایک بہائی اس زمانہ میں موجود تہا کہ پنسارے کی نوکری کا
کرتا تہا لطف یہ تہا کہ اس صورت شکل اس معاشرت
اس عادت اس وضع پر آپ ہمیشہ تمام جہاں کو پاجی کہا
کرتے تہے کسی شریف سے شریف خاندان کا اس کے
آگے نام لو وہ ضرور پاجی کہیگا شریف ہرگز کسی کو نہیں
بتائیگا - یہ ساری برائیاں صرف چند منطق و عربی
صرف و نحو کی کتابوں نے جو وہ پڑھ چکا تہا اسکی ذات
میں پیدا کر دی تہیں - عربی کی یہی دو چار کتابیں جو
ملانوں نے انتہا سے علوم و فنون سمجھ رکہی ہیں اور
ان ہی مہمل اور بے معنی کتابوں پر وہ تمام جہان کے
علوم اور تعلیم کا دار و مدار سمجھتے ہیں اس نے کسی طرح پڑھ
لی تہیں وہ یہ بہی کہا کرتا تہا کہ ان کتابوں کے مصنفوں
سے زیادہ دنیا میں نہ کوئی عالم ہوا نہ ہوگا وہ بعض
اوقات جوش میں آکر یہ کہا کرتا تہا کہ امکان رسول ممتنع
نہیں ہے لیکن ان علما کا امکان ممتنع ہے اسلئے
یہ جتنی صفتیں تو نے اسکی سنی ہیں ایک بہت بڑی
صفت کے آگے جو اسکی سرشت میں آمیز ہے کچہ بہی
نہیں ہیں اسکی گندہ ناپاک غلیظ صورت ۴۰ سالہ عورت
کی شہادت دیتی تہی یہ زبانی اپنے کو انتہا درجہ کا متبع
شریعت نبوی کہتا تہا ایک دن ایک اسکا دوست
اسے اپنے مکان پر لیگیا وہاں دو چار تصویریں لٹک رہی
ہوئی تہیں انہیں دیکہتے ہی باہر نکل آیا اور نہایت
ناراض ہوا کہ توبہ اس بیچارہ کا دم ہی ناک میں آگیا
ہزارہا الٹی سیدہی باتیں اسے سنائیں اور کہیں اسے
کافر کہا کہیں جہنمی کہا اور خبر نہیں کیا کیا نہیں کہا
وہ ایک نہایت شریف اور غریب شخص سخت خفیف
ہوا اسنے معذرت چاہی بہلا یہ ایسا گناہ نہوا ہے
ہی تہا کہ معافی ملتی اس نے صاف طور سے کہا کہ تو
جہنمی ہو چکا اور آج سے کافر ہے نہ تیری توبہ قبول
ہوگی اور نہ عاجزی خدا کی درگاہ میں سنی جائیگی
یہ کہکر چلا آیا - یہ جب بازار نکلا کرتا تہا تو اکبر انگرکہا
پہنکر دائیں جانب نیم سکہہ کا ایک رومال پڑا ہوا اور
بائیں جانب جہکا ہوا اس شدت سے تیز چلتا تہا
گویا کوئی آفت اسپر قدرتی آئی ہوئی ہے ---
اپنی اس ناپاک شباہت پر بصورت آدمیوں کو ہمیشہ پہبتیاں
اس قدر کہا کرتا تہا کہ توبہ ہے ان کی وضع اور طرز و انداز
پر وہ قہقہے اڑاتا تہا کہ سڑک پر ہنستے چلتے دوہرا ہو ہو
جاتا تہا -- دوسری صفت یہ تہی کہ جہاں کہیں کسی کے
دروازہ پر گزر ہوا کہ جس میں سے بے تکلف ہاتہی مع عماری
کے نکل جائے آپ بہت ہی جہک کر چلتے ہیں ایسا ہو
کہ دروازہ سے ٹکر لگ جائے اسکی مثال بالکل یوں ہے
گویا وہ ٹٹیری ہے جو آسمان کی طرف ٹانگیں اونچی کرکے اس
غرض سے سوتا ہے کہ اگر آسمان گرے تو اسے سہار لیں
اور یہ ساری صفتیں تو نے سن لیں ایک بڑی صفت
اسمیں یہ بہی کہ وہ خلاف ......... کیا کرتا تہا
اور اسی وجہ سے لوگوں نے اسے مولوی لوطی کا خطاب

دیا تھا - میں صرف اس تجربہ کے لئے کہ آیا یہ صحیح ہے
جو اسکی نسبت لوگ عاید کرتے ہیں یا غلط ہے میں
ایک خوبصورت لڑکے کی صورت بنکر گیا - جوں ہی میں نے
دروازہ میں قدم رکھا اور اس نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا میں
بیان نہیں کر سکتا کہ اسکی طبیعت کی حالت کیا ہو گئی
وہ اس قدر بیچین ہوا اس قدر بیچین ہوا کہ تلملا گیا اسکی
زبان سے گھبرا کر یہ بھی نہیں نکلا کہ آؤ یہاں بیٹھ جاؤ
اسکی تو ٹکٹکی بندھ گئی گو اسکی ہیئت مجموعی یہ بتا رہی تھی
کہ وہ مجھے بیٹھنے کے لئے کہہ رہا ہے مگر زبان میں یہ یارا
نہ تھا کہ ایک لفظ بھی اس سے سرزد ہوتا - آخر طلبہ
نے مجھسے کہا بیٹھ جاؤ - یہ اسوقت بیٹھا ہوا تھا اور
پڑھ رہا تھا شاید کوئی تیس منٹ مجھے بیٹھے گزرے تھے
کہ اس نے اپنے طلبہ کو رخصت کیا انہیں سے ایک طالبعلم نے
آبدیدہ ہو کر کہا کہ میں شب بھر نہیں سویا اور مطالعہ کرتا
رہا آج تیس منٹ کہاں ٹلے ہوئے ہی گزر گئے صرف مطالعہ
کے لئے میں نے اپنی روزی کی بھی تلاش نکی اور آپنے
اس بے رحمی سے ابھی پورا سبق نہوا کہ ہمیں رخصت
کر دیا بجائے اس کے کہ یہ ظالم جابر مولوی لوطی آپسے
کچھ عذر کرتا نہایت درشتی اور تندی سے لکنت خیز
لہجہ میں یہ کہا ،، او خرد جال کافر اگر ایک تو آیا تو میں تجھے
پٹوا کر نکلوا دونگا - صرف اسیقدر کہنے پر قناعت
نہیں کی بلکہ اس کے پیچھے پکڑ کر دو تین تھپیڑ اور دو تین
لاتیں رسید کیں - اگر طلبہ نہ چھڑاتے تو خبر نہیں اسکی

کیا حالت ہو جاتی غرض اس کشمکش سے اس نے طلبہ کو
نکالا - میں خاموش حیران بیٹھا ہوا تھا کہ جو باتیں یہ
کر رہا ہے انمیں مجھے بھی اگر میں کرتا کلام ہوتا اور اسے
ذرا بھی درد نہ آیا - جب سب چلے گئے میں اور وہ
تنہا رہ گئے بڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا مجھسے
کچھ بھی دریافت نہیں کیا یہ نہیں کہ وہ عمداً خاموش
تھا بلکہ اس سے بات نہ کی جاتی تھی آخر میں نے ہی ابتدائے
کلام کی اور یہ کہا آپ کی طبیعت مولانا صاحب اچھی ہے
لوطی - الحمدللہ - اوں اوں اوں اوں (ہاتھ کی
انگلیاں پھیر پھیر کر) اوں اوں اوں اوں -
میں (یعنی شیطان) میری سمجھ میں یہ اوں اوں نہیں
آتی صاف فرمائیے کہ آپ کیا ارشاد کرتے ہیں اور کیا فرماتے ہیں
لوطی - گھبرا کر اور پھر بڑی دیر تک اوں اوں کر کے
لکنتی لہجہ میں - آپ کچھ پڑھتے ہیں -
میں - جی ہاں میں نے بسد شمس بازغہ پڑھا ہے
لوطی - خوش ہو کر مگر کسی قدر روکھے پن سے کس سے
پڑھا ہے -
میں - مولانا شمس الدین صاحب سے جو آج ہندوستان
میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ان سے میں یہ کل کتابیں نکالی ہیں
لوطی - ہاتھ پر ہاتھ مل کر اور ناک بھوں چڑھا کر - وہ
تو محض اجہل الناس ہے -
میں - حیران ہو کر - ہائیں مولوی صاحب یہ آپنے
کیا فرمایا سرکار عالی سے انہیں تیرہ سو روپے ملتے ہیں

گورنمنٹ نے شمس العلماء اور خان بہادر وغیرہ کا
خطاب دیا ہے اور بہتیرے کیا نہیں۔ وہ آدمی
جنکے معتقد ہیں اور شب و روز تعلیم و تعلم کا چرچا رہتا
ہے وہ جاہل کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہ بات مطلق
سمجھ میں نہیں آتی۔

لوطی۔ تم اگر لاکھ پڑھ جاؤ پھر بھی ابھی بچے ہو
بڑی جہالت یہ ہے کہ انکی تیرہ سو روپیہ کی تنخواہ
ہے عالم کبھی نوکری نہیں کرتا اگر ہفت اقلیم بھی
اسے دیدو جب بھی نوکری نہیں کر سکتا دوسرے
طلبہ کا پڑھانا یہ مشکل ہی کیا ہے اگر ایک معمولی
شخص چاہے تو بخاری پڑھا سکتا ہے

میں۔ مولوی صاحب اچھا آپ امام محمدؒ اور امام
یوسفؒ کو کیا مانتے ہیں۔

لوطی۔ ہاں عالم تو تھے لیکن درجہ تکمیل پر
نہ پہنچے تھے اگر پہنچ جاتے تو عہدہ قضا
نہ لیتے۔

اے پیاری لعنۃ جب میں نے لوطی کی ایسی بیہودہ
باخود سرانہ نا ملائم گفتگو سنی میں نے اپنا کان پکڑا
کہ یہ ناواجب زعم اور خلاف قیاس باتیں جو ابھی
ہیں وہ میری زبان سے بھی کم ہی سرزد ہوئی
ہیں۔ بعد ازاں تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہی لوطی
لوطی جو اتنی دور کی لیتا تھا آٹھ روپیہ ماہوار کا
ایک مدرسہ میں ملازم ہے۔ میں تجھسے ماہر
گرتا ہوں کہ یہ باتیں اسے کس نے بتادیں میرا وہاں
کبھی گزر نہ ہوا تھا اسکی صورت اور اس کے اعمال
سے میرے ہوش خطا ہوتے ہیں خیر جب
ادھر ادھر کی باتیں ہو چکیں تو مجھسے پیار شاد ہوا
کہ جو شخص ہم سے ملنے کو آتا ہے اسے ہم جو تو
کا کچھ پیش کر سکتے ہیں کیونکہ دعوت تو کر نہیں سکتے
کھانا دانا پکنے کی بڑی دقت رہتی ہے یہ کہکر اس نے
ایک بڑا جیب میں سے نکالی اور دو روپے مجھے بڑا
دیئے میں اسکی نگاہ پہچان گیا کہ ضرور کچھ مطلب ہے اس
کا مطلب ہے میں نے انکار کیا کہ آپ تکلف کریں
مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے بڑی ضد بحث رہی
بالآخر اس نے زبردستی میری اچکن کی پاکٹ میں ڈال
ہی دیئے۔ پھر مجھسے ناجائز برتاؤ کرنے لگا اس
آخر پھر اس نے اپنی کیفیت بیان کی کہ فلاں شخص کو
میں نے بخاری بیچ دی اور فلاں کو قرآن فروخت
کرکے کینڈا خرید دیا تا کہ اسکی ہاتھوں سے ان
آنکا گیا اور میں اس کے افعال اور صورت پر لاحول پڑھتا
رہا گا اے پیاری لعنۃ تو ملانوں کے کاموں سے
آزردہ خاطر نہ ہو یہ لوگ ایسے غضب کے ہوتے ہیں کہ خدا
ان بیچارہ میں رہتے ہیں اکثر ملانوں کے پاس گیا ہوں
وہ ملانے وہ ملائے عالم اتقیا مشہور ہیں انکو بھی تنہائی میں
لوطی کے ہم پایہ پایا۔ انسان تو انسان ہیں لعنۃ میری
خود ہمیشہ یہ دعا کرتی رہتی ہے کہ خدا ملانوں کے سایہ سے بچائے

یہ سنکر لعنة سٹ پٹائی اور نہایت سناٹے میں آگئی اس نے
دلمیں سوچکر تعجب کیا کہ شیطان نے بڑے بڑے نیونیتیوں
دلیوں کو بہکا دیا اور ہمیشہ ان پر غالب رہا اور ملاؤں کے آگے ایسا مجبور
ہو رہا ہے کہ نام لینے سے توبہ پکارتا ہے - یہ بھی عجیب بات ہے
آیا اور قوموں کے مقتدا بھی ایسے ہیں یا صرف ملا ہی
ایسے غضب کے بنے ہوئے ہیں -

شیطان نے اپنی بیوی لعنة کا یہ سکوت غیر مہذب غور سے
ملاحظہ کیا اور وہ سمجھہ گیا کہ ملاؤں نے اسکے حواس باختہ
کر رکھے ہیں نہایت سنجیدگی کی صورت میں اس سے کہا "
کچھہ تجھہ پر ملاؤں کا غصہ گزرا ہے گو ابھی میں نے وہ
کیفیت تیری زبانی سنی نہیں ہے لیکن میں نے اندازہ کر لیا ہے
کہ یہ آفتیں تجھہ پر نازل ہوئی ہوں گی جو کچھہ گزری گزر
جانے دے اور صبر کر اور لاحول پڑھہ -

لعنة - خیر جو کچھہ ہوگا دیکھا جائیگا میں یہ کہتی ہوں کہ
آیا اور مذہبوں میں بھی لوگ ایسے ہیں یا صرف مسلمانوں ہی میں

شیطان - پھریری لیکر اور خوفزدہ ہوکر - پیاری
یہ دردناک کہانی مت دریافت کر میرے جگر کے زخم ہرے
ہو جائینگے حواس مشبہ کے ہیں سب ہی بدمذہب ہیں
بھی ہفت کی سیڑھیاں مڑ مڑ کر دیکھی ہیں ان سے بھی اللہ بچائے
لعنہ کو خدا بچائے - ہندوں میں برہمن اور عیسائیوں میں
پادری جہاں تک میرا تجربہ ہے اور وہ بہت بڑا ہے میں
جانتا ہوں کہ مجھے زیادہ تجربہ ایک کرور آدمیوں کا ہے
ہوگا - بہت سے مندر مساجد اور گرجے برائیوں
اور ذلیل حرکات کے مخزن ہیں - کوئی عبادتگاہ
مشکل سے پاک ہوگی میرا تو مفت میں نام بدنام
ہے بدبلا بدنام برہمنی قومیں تباہ ہوئیں کو میں نے
بھی ان کی تباہی میں کوشش کی لیکن بیوی
اگر اصل دیکھا جائے تو ہندوں کی سلطنت
برہمنوں نے تباہ کر دی اور مسلمانوں کی حکومت
کی اینٹ سے اینٹ ملاؤں نے بجا دی اور جو
کچھہ نام و نشان مسلمانوں کا باقی ہے اسکو مٹانے
میں کوشش کر رہے ہیں رہے عیسائی یہ بادشاہوں
کی دستبرد سے صاف نکل گئے تو کبھی یورپ کے
گرجوں میں میرے ساتھہ نہیں گئی -

لعنة - بات کاٹ کر - ہائیں تجھے یاد نہیں کہ
۱۸۹۰ء یاد ہو میرے ساتھہ گرجہ میں گئی تھی -

شیطان - چونک کر اور کان کھڑے کرکے
گویا کوئی نامعلوم بات دماغ میں آگئی - ہاں ہاں
درست ہے میں بھولا بیشک تو گئی تھی بس تو
تجھے وہاں کی کیفیت یاد ہوگی کہ اول تو میں نے کبھی
گرجہ میں شریف امیر شخص کو نہیں دیکھا اکثر مزدور
پیشہ بہت آتے ہیں انہیں سے ہی خداوند یسوع مسیح
کی عبادت کرانے نہیں بلکہ اپنی مسٹریس سے وعدے
کرنے اور خطوط لینے دینے اور ملاقات کا وقت مقرر کرنے
آتے ہیں - کچھہ میرا ہی مقرر نہیں ہے تمام یورپ میں
یہی کیفیت ہے بڑے بڑے عالی قدر

شریف آدمی پادری مذہب کے نام سے نفرت کرتے
ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ آج دنیاوی ترقی میں اپنا ثانی
نہیں رکھتے یہ کہکر شیطان نے تین ٹھنڈے ٹھنڈے
سانس بھرے اور خاموش ہو رہا دس پندرہ منٹ
تک دونوں خاموش رہے آخر لعنۃ کی مہر سکوت
ٹوٹی اور وہ یہ گویا ہوئی۔

لعنۃ۔ جو کیفیت تو نے امرائے یورپ کی بیان کی یہی
کیفیت ریاست اسلام ہند میں رئیسوں کی ہے کہ وہ مسجد
میں جانا ہی نحوست سمجھتے ہیں بایں ہمہ وہ مبتذل حالت
میں کیوں ہیں اور دن بدن تنزل کیوں کئے چلے جاتے ہیں

شیطان۔ مسجدوں سے اگر وہ نافر ہیں تو اس لئے
کہ وہاں ٹھینٹھ جلاہے بہت آتے ہیں اس کے خلاف
درگاہوں اور مقبروں پر جاتے ہیں گو ان کے تیجا نیکا
سبب وہاں میں بھی ہوتا ہوں اور یہاں ملانے دخل
دیتے ہیں کہ انکی دال نہیں گلتی ان کے ایسے مہمل خیالات
صرف میرے ہی وجہ سے نہیں ہوئے بلکہ ان کے
مصاحبین اسمیں مجھ سے کئی درجے زیادہ حصے لیتے ہیں
قبروں پر میں انہیں لیجاتا ہوں ان سے سجدے
کرواتا ہوں اور ان کے ذہن میں یہ ڈالتا ہوں کہ یہی
تمہاری مشکل کشائی کرینگے حالانکہ ان قبروں میں سوائے
ناپاک مٹی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ بس یہ وجہ ان کے
برباد اور تباہ ہونے کی ہے یورپ کے امراء ان کو
سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے ان کو بچپن سے تعلیم
ہی ایسی ملتی ہے کہ پھر میری باتیں ان میں اثر نہیں
کرتیں ہر چند میں ہیچ کرکے بیٹھ رہتا ہوں۔

لعنۃ۔ غرض یہہ ہے ملانوں سے
زیادہ بے ڈھب کم ہوں گے.....
سیکڑوں عیب انمیں بھرے ہوئے ہیں۔ اے پیارے
خاوند تو نے بیان ایسا عظیم الشان تجربہ بیان کیا اس کے
علاوہ مجھ پر تو گزر چکی ہے ملانوں کے ہاتھ سے۔

شیطان۔ افسردہ خاطر ہو کر اور ایک آہ کھینچ کر۔
یہ نہ کہو کہ ملانوں میں کیا کیا عیب ہوتے ہیں بلکہ یہ
دریافت کرو کہ انمیں کونسا عیب نہیں ہوتا۔

لعنۃ۔ پیارے خاوند جو کچھ تو کہتا ہے اسمیں ذرا بھی فرق
نہیں ہے سب ہے توبہ میں بھگت چکی ہوں توبہ توبہ الٰہی

شیطان۔ میں باتوں میں اتنی دیر سے بھولا ہوا
ہوں کہ تم سے تمہاری بیتی نہیں دریافت کرتا ذرا
مجھے یہ بتادو کہ تم پر ملانوں نے کیا زیادتی کی اور تمہیں
کیا تکلیف دی جو تم ملانوں کے نام پر لاحول بھیجتی ہو
اور توبہ توبہ پکارتی ہو کبھی ہائے ہائے کرتی ہو

لعنۃ۔ وہ باتیں ملانوں نے کی ہیں کہ تمہیں یقینا
نہ آئیگا اسلئے مجھے ظاہر کرنے میں کلام ہے۔

شیطان۔ یہ تمہارا خیال بالکل غلط ہے اگر تمام
جہان کی ناممکنات کسی ملانے کا نام لیکر بیان کیجائیں
اس پر بھی میں شبہہ کرنا کفر جانتا ہوں کیونکہ اس کا
مجھے سو برس سے تجربہ ہے کہ جو باتیں دوسروں کے

لیے ناممکن ہو سکتی ہیں وہ ملانوں کے لیے ممکن ہیں۔

شعر کوئی یہ غزل سے پوچھے تیرے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

لعنتہ۔ جب تیرا یہ خیال ہے تو میں بیان کرتی ہوں

یہ کہکر لعنتہ پہلے تو خاموش رہی اور بڑی دیر کے بعد یہ گویا ہوئی۔ پہلا ملانا جو سر احمق کے پڑھانے کے لئے متعین کے رکھا تھا اس کی عمر پچاس برس سے کچھ اوپر اونچی تھی۔ کتری ہوئی لبیں ماتھے میں گٹا پڑا ہوا۔ گریبان کھلا ہوا (گویا یہ تقلید سنت نبوی ہے) ٹخنوں سے اونچا پاجامہ۔ گھٹنوں سے نیچا کرتہ غرض تمام باتیں ایسی کہ جنسے خود بخود یہ اندازہ ہو سکتا تھا کہ یہ عملی آدمی ہے۔ بات پیچھے کرتا تھا پہلے قال اللہ قال النبی کہدیا کرتا تھا دو روپے ماہوار اور کھانے پر وہ آ گئے گئے اور انہیں بالخصوص یہ ہدایت کی گئی کہ مسکو چھوڑ کر بھی نہ جانا ہے کیونکہ دوتوا اکثر ساتھ رہتا بیٹھا کرتے تھے چند روز تو ٹھیک رہے لیکن کسی وقت جب سارا کام نہیں ہوتی تھی تو لیجایا کرتی تھی وہ مجھے ملعونہ کہتے تھے میں بھی اسے بھائی مولوی کہتی تھی۔ ایک دن شام کو میں کھانا دینے گئی تو جب دیکھتی ہوں ملانے کو چارپائی پر درد کے مارے تڑپتا ہوا دیکھا مجھے سخت رنج ہوا میں بیٹھ گئی اور اسکا پیٹ سہلانا شروع کیا۔ یکایک ملانا زبردستی مجھے اٹھکر لپٹ گیا اور اپنی ناجائز خواہش کا اظہار کیا مجھے سخت غصہ آیا اگرچہ وہ اور میں نے درشتی سے اسکی خواہش کا خلاف

جواب دیا جب ملانا سب گیا تو سر احمق کو جو ابھی تک پانچ برس کا بچہ تھا اور جو میری انگلی پکڑ کر گھر چلا جاتا اور کرتہ میں کپڑا ہوا سپرد کر جاتا تھا آنکھ بچا کر لو یا سپر ناجائز حملہ کرنا چاہا اور میں کیا کہوں برا حال بھر دو کا ناس کر دیا اور فوراً اپنا بستر و سنبھال پھر کے بنا سے نکل بھاگا میں اس دم مجبور تھی کہ نانا یہ میری عزت بہت بچا لی تھی اگر اس قسم کی چھینا جھپٹی کی خبر اندر ہو جاتی تو مجھے پھر منہ دکھانے کو جگہ نہ ملتی بچہ کے بھی کپڑے سے پیٹ ہانکنے اور میری انگیا کو بٹن کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے لیکن شکر ہے کہ بچہ بال بال بچگیا ورنہ اس کے ہلاک ہو جانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا تھا۔

شیطان۔ سخت متعجب ہو کر پوچھا کہ اے لعنتہ اتنے سے بچہ پر ناجائز حملہ۔

لعنتہ۔ تم ہی دیکھ مجھے شرم آتی ہے میں وہ باتیں کر سکتی ہوں کیونکہ اس سے سانگ کئے ہیں۔ میں کتنی ہی گر تجھے تمام عمر وہ ترکیبیں نہیں سوجھ سکتیں جو دم دم میں میرے جال میں پھنسانے کی سوجھتی تھیں آخر میں بچہ کر گئی۔

شیطان۔ جب وہ بھاگا تھا تو نے نقل نہ پایا کہ یہ چوری کر کے بھاگتا ہے۔ مجھ پکڑ دوڑتیں۔

لعنتہ۔ کس منہ سے نکل جاتی اور جب میں ایسے افعال دیکھتے تو کیا میرے جسم پر نہ ہوتے۔

لالہ مستو تیل ہیں مار کر کوٹھری سے بھاگتا ہے اور لعنتہ نچے ہوئے بالوں اور پھٹے ہوئے کپڑوں سے ہکا بکا سا احمق بچہ کو لئے کھڑی دیکھ رہی ہے

شیطان اپنی بیوی لعنۃ کی یہ دلم کہانی سنکر آبدیدہ ہوا
مارے غصہ کے اسکی رنگت سرخ ہو گئی تہوڑی دیر تک
اسکی یہی کیفیت رہی پھر خود ہی مطمئن ہوا و غصہ جاتا
جاتا رہا اور آبدیدگی بہی کم ہوگئی نہایت متانت سے
یوں گویا ہوا - اے بیوی لعنۃ صبر کر یہ صبر ہی کرنیکا
موقع ہے اتفاق سے میں یہاں پہنس گیا ہوں اور
نہیں پچاس برس کے قریب ہوئے کہ میں نے دل میں
عہد کر لیا تہا کہ اب کبہی صورت ملانوں کی نہ دیکہونگا
خدا کی شان ہے کہ اس نے صورت تو صورت الٹی
معاملہ ڈلوا دیا - لیکن تعجب یہ ہے کہ میں اسوقت کیا
چلا گیا تہا اور زیادہ تعجب خیز امر یہ ہے کہ میں شب و
روز اسکی صحبت میں رہتا تہا میں نے اسے نہ پہچانا
بلکہ فرایض مذہب ادا کرنیکی بابت جب اس سے
قصور ہوتا تہا اور وہ نماز نہ پڑہتا تہا تو میں یہ سمجہکر
خوش ہوتا تہا کہ یہ ملانا بڑا بہولا ہے کہ اسپر میرا افسوں
ہو گیا اور میرا بہکانا کام کر گیا لیکن بعد ازاں مجہے معلوم
ہوا کہ اسکی یہ تارک الصلوۃ اوقات اپنی [illegible]
سے تہی میرے بہکانے سے نہ تہی -

لعنۃ - پیارے خاوند تو اسوقت منتی کے ساتہ
بازار گیا تہا -

شیطان - چونک کر - ہاں یاد آگیا بیشک میں اسکے
ساتہ کپڑا خریدنے گیا تہا ابہی تک مجہے یہی تعجب
ہوتا تہا کہ ایسا کیا اضطراب اس کے دل میں پیدا ہوا
کہ وہ بغیر ملے اور بغیر دریافت کئے پلٹا یا نا سمجہی
ہی میرے ساتہ [illegible] تعجب ہے آج اسکی حقیقت معلوم
ہوئی بیشک ہے وہ یہ وجہ تہی - یہ کہکر شیطان
رونے لگا اور اس نے یہ الفاظ زبان سے نکالے
سر [illegible] جب بڑا ہو گا     ملانے تو سو برس سے
مجہے تنگ کر رہے ہیں کہیں میرے شیاطین کو وہ
انہیں انسانی صورت میں بہکانے جاتے [illegible]
لیتے ہیں کہیں مجہے جب میں ان کے پاس چلا جاتا
ہوں اپنی ناجائز خواہش پوری کرنی چاہتے ہیں

لعنۃ - یہ پہلا ملانا کچہہ بہی نہ تہا دوسرے ملانے
کی کیفیت سنو تو حیران ہی رہجاؤ -

شیطان منہ کہولکر اور آنکہیں پہاڑ کر - ہائیں
ایسی تحیر انگیز کیفیت ہے تو ذرا بیان کرنا - لیکن
یہ بتاؤ کہ وہ حافظ نیک کا ذکر ہے - اگر اس کا
ذکر ہے وہ تو میرا بڑا دوست تہا بظاہر اسمیں کوئی
بات نہ معلوم ہوتی تہی -

لعنۃ - مسکرا کر اور حقارت انگیز ہنسی ہنس - ہاں
ان ہی حافظ نیک کا حال ہے کہ جو تمہارے سچے
دوست تہے اور جنکی نسبت تمہیں معلوم ہو گا کہ کبہی
قصور کا نہیں ہو سکتا - سنو انہوں نے یہاں کیا کر
گئے اور وہ یہاں سے کیونکر چلے گئے -

شیطان - میں یہاں تو نہیں رہتا ہوں بہت
[illegible] کہ مجہے اسکی کیفیت نہیں معلوم -

لعنتہ - یہ صحیح ہے معلوم تو کبھی نہ ہوتی لیکن جب
مجھپر گزری تو مجھے اس کا علم ہوا اور نہیں انکی ظاہری
صورت اور قال اللہ قال الرسول کہنا ایسا نہیں ہے
کہ وہ ان کے معائب کو علانیہ دوسروں کی نگاہ
میں ظاہر کردے -

شیطان - رہ رہکر حافظ نیک کا خیال آتا ہے
میرے یقین کے خلاف وہ بھی ایسا نکلا - اچھا تو
بہت جلد اس کا حال بیان کر - ایں گل دیگر شگفت
میں اسی خیال میں لگا ہوا تھا کہ اس ملانے کو بھگاؤں
تو اپنی فتحمندی ہے یہ خبر نہ تھی کہ یہی ملانا دھوکا دیکر
اور چھاپہ مار کر چلا جائیگا مجھے زیادہ تعجب اس بات پر
آتا ہے کہ جب یہ خوش آوازی سے لہک لہک کر
قرآن پڑھا کرتا تھا تو آنسوؤں کی قطار اسکی دونوں آنکھوں
سے جاری رہتی تھی اور اے پیاری لعنتہ اگر تو مجھ سے
سچ دریافت کرتی ہے تو میں کہتا ہوں کہ جب دنیا
اسی کا قرآن سنا آیا ہے تو ہزاروں ملانوں کی رونی
آوازوں سے مجھے رقت آگئی ہے لیکن اصلی رونا جو
مجھے اسکے پڑھنے سے آتا تھا - مجھے رہ رہ کر تعجب
آتا ہے کہ میرا ہزاروں برس کا تجربہ ملانوں سے بالکل
الٹ گردہ ہو جاتا ہے - خیر اب میں اس کی ترکیب اور
اسکے کرتوت سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو رہا ہوں
تو بہت جلد بیان کر -

لعنتہ - پہلی عادت جو اسمیں تھی وہ یہ تھی کہ وہ ...
کیا کرتا تھا جو کہ میں تو دیکھتی ہی تھی لیکن اسکے پاس روٹی
پان پانی وغیرہ لیکر جایا کرتی تھی لیکن صبر الحاج بھی
اٹھ گیا تھا ایکدن میں نے جانماز پر اسے یہ شنیع
فعل کرتے دیکھا جو وہ نہایت محویت کی حالت میں
کررہا تھا میرا اصلی منشا بھگانے اور راہ حق سے بھٹکا کر
رستہ پر لانے کا تھا مگر اسوقت خلاف عادت خلاف
معمول میری زبان سے یہ نکل گیا ،، مولوی صاحب
اتنی بڑی داڑھی اور اس نیچے کرتے ہو جانماز پر یہ
یہ شایاں نہیں ہے کہ آپ یہ ناشائستہ حرکت کریں
بہتر ہے کہ آپ نکاح ہی کرلیں اس سے علاوہ گناہ
بے لذت حاصل ہونے کے یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ آدمی
نامرد ہو جاتا ہے ،، یہ سنکر اس ملانے نے ایک قہقہہ
مارا اور یہ گویا ہوا ہمارا کوئی فعل خلاف فتوے علمائے دین
ہوتا جب تک ہم اپنے ان سے بڑے بڑے علمائے مشہور
نہیں لے لیتے کبھی اس فعل کو جائز قرار نہیں دیتے -

میں - (یعنی لعنتہ) کیا اس ناشائستہ فعل کی اجازت بھی
بڑے بڑے جید علمانے دیدی ہے -

ملانا نیک - ہنسکر - ہاں ہاں یہی تو ہے اور میں کہتا
ہوں کیا فتوے میرے پاس موجود ہے اگر تو کہیگی تو
تجھے دکھا بھی دونگا -

میں - (لعنتہ) ابھی وہ فتوے مجھے ضرور دکھا دو -

ملانا - تو ٹھیر جا میں اپنے کام سے فارغ ہو جاؤں
تو تجھے فتوے دکھا دونگا -

شیطان - بارے لعنۃ اس گفتگو کے عرصہ میں وہ
..... کہیں گیا تہا نہیں -

لعنۃ - ہرگز نہیں ایک لمحہ بہی نہیں تہا - یہ سنتے ہی
شیطان دم بخود ہوگیا اور اسنے آسمان کی طرف منہہ
اٹہا کر کہا کہ اپنی حکمت تو ہی خوب جانتا ہے - میں ایک
ایک ادنے ادنے ملانے کا شاگرد بننے کے قابل بہی
نہیں ہوں اُفّو یہ دلیری یہ بے غیرتی یہ بے شرمی یہ
بے حیائی جہاں مجہے بہی شرم آتی ہے اور یہ لوگ کچہہ
حیا نہیں کرتے - اے لعنۃ پہر تجہے وہ فتوے دکہایا
یا نرا زبانی جمع خرچ تہا -

لعنۃ - نہیں وہ فتوے اس نے مجہے اپنے بیگ میں سے
نکال کر دکہایا سخت حفاظت سے محفوظ رکہا ہوا تہا
اور ایک سبز مخمل کے ٹکڑے میں لپٹا ہوا تہا پہلے اس شخص نے
اس فتوے کو آنکہوں سے لگایا پہر اسپر بوسے دیئے اور
بعد ازاں نہایت ادب سے کہولکر مجہے دیا اور ساتہہ ہی
اس نے یہ بہی کہا کہ میرے اُستاد کی ہدایت تہی کہ جب تک
..... نکر لو ہرگز فتوے کو کہول کر نہ دیکہو - پہر میں نے
اپنے ہاتہہ میں لیکر اس فتوے کو دیکہا مفصلہ ذیل
عبارت اسمیں لکہی ہوئی تہی کہ یہ عبارت مجہے بلفظہ
حفظ یاد ہے یہ کہکر وہ چونکی گویا کوئی نیا خیال اس کے
دماغ میں آیا اور پہر وہ یہ کہنے لگی کہ میں نے اس فتوی
کی نقل بہی کر لی ہے اور جو میری انگیا میں رکہی ہوئی
ہے مگر اسنے وہ نقل نکالی اور شیطان کو دکہائی

جو ذیل میں بعینہٖ درج ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال ہے علماء دین سے

کہ زید نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ ہاتہہ سے شہوت
روا کرنی حرام ہے مگر تین شرطیں ہیں تو درست ہے
اول یہ عورت نہ رکہتا ہو - دوسرے اسکو شہوت
نے انتہا تنگ کیا ہو - تیسرے ارادہ اسکا زور
شہوت توڑنے کا ہو نہ مزے کا تو اب علماء دین
سے سوال ہے کہ زید کا تحریر کرنا دربارہ جلق اشتراط
ہر سہ مرقومہ بالا صحیح و درست ہے یا نہیں اگر حرام ہے
جلق کرنا تو حلال کنندہ و گوئندہ کے حق میں شرع
شریف سے کیا حکم ہے جواب اس مسئلہ کا بحوالہ قرآن
شریف و حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے
فرمایا جاوے ثواب ہوگا فقط

الجواب بتائید ملہم الصدق والصواب -
سائل صاحب کی طرز سے یہ امر ترشہ (اصل میں اسی طرح
ہے مترشح کو ترشہ لکہا ہے) ہوتا ہے کہ سائل صاحب
غیر مقلد ہیں کہ اپنے جواب سوال میں یہ امر ذکر کیا
کہ جواب بحوالہ قرآن شریف و حدیث رسول مقبول صلعم
دیا جائے اجماع اور اجتہاد کو ترک کیا اور حالانکہ علماء
احکام شرعیہ چار قرار دئے ہیں کتاب اللہ سنت
رسول اللہ صلعم اجماع اور قیاس چنانچہ امام بغوی
صاحب معالم التنزیل نے تفسیر آیۃ فان تنازعتم

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ ۔ ۔ میں یہ امر تحریر
فرمایا ہے اے الی کتاب والی رسولہ ما دام حیا و بعد وفاتہ
الی سنتہ والرد الی الکتاب والسنۃ واجب ان وجدہ
فیہما وان لم توجد فسبیلہ الاجتہاد ۔ ۔ یا بسبب حصر مسئلہ
بباعث عدم علم ساتہہ دلائل شرعیہ منقربہ مجمع علیہ کے
واقع ہوا ہے والعلم عند اللہ ۔ الغرض بہر حال کتاب اللہ
چونکہ سب دلائل سے مقدم ہے لہذا جواب سوال کا
مطابق آیۃ قرآنی تحریر کیا جاتا ہے جواب مطابق سوال
یہ ہے کہ صورت مذکورہ سے صاف حالت اضطراری
معلوم ہوتی ہے اور اس کے لئے حکم شریعۃ مطابق کتاب اللہ
یہ ہے ،، فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ
فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ ۔ اور حدیث ناکح الیہ ملعون
واقع ہے صورت عدا الاضطرار میں فی در المختار والاستمناء
بالکف وانکرہ تحریما لحدیث ناکح الیہ ملعون ولو خاف
الزنی یرجی ان لا وبال علیہ وفی موضع آخر فی الجوہرۃ للا
ستمناء (اصل میں ایک صفت نکرہ اور دوسری معرفہ
باللام لکھی ہے یہ درحقیقت استمناء ہے اور اصل نسخہ
میں استمنا لکھا ہے یہ خبر نہوئی کہ مادہ نہی ہے) حرام
وفیہ التعزیر اذا کان لاستجلاب الشہوۃ واما اذا غلبۃ
الشہوۃ ولیس لہ زوجۃ ولا امۃ ففعل ذلک لتسکینہا
فالرجاء انہ لا وبال علیہ کما قال ابو اللیث ویجب لو
خاف الزنی فقط
جوں ہی لعنۃ نے یہ فتوے شیطان کو دکہایا اس کا

پران خشک ہو گیا اور وہ سنانے میں اودہر اودہر دیکھنے
لگا شاید یہ سمجھتا تہا کہ چینو بہر پانی ہو تو ڈوب مروں اسے
شرم آ رہی تہی کہ ہزاروں برس کے تجربہ سے کچہہ بہی
نہیں ہوتا اور یہ ملانے وہ وہ باتیں بکر بیٹہتے میں کہ جو
میرے خیال میں بہی نہیں آتیں ۔
شیطان ۔ اور دوسری جانب کیا تحریر ہے ۔
لعنۃ ۔ دوسری طرف شحنۂ ہند کی رائے لکہی ہوئی
ہے اگر تو اجازت دے اسے بہی پڑہکر سنا دوں ۔
شیطان ۔ بیچیں ہوکر ۔ ضرور سنا دریافت کرنے
کی کیا ضرورت ہے ۔ اپنے خاوند کی اجازت لیکر وہ
یہ سنانے لگی ۔
اے سبحان اللہ جواز اور ابعث کیسی ایک صورت میں
تو ہمارے حنفی مجتہدوں نے جلق کو واجب کر دیا
ہم نہیں خیال کرتے کہ ساری خدائی کے ۲۲ کروڑ
مسلمانوں میں بجز دہلی کے علماء حنفیہ کے کوئی
عالم اس ہوم دہام کا فتوے دیکے شاباش
بہیشہ ہونکنے اور ڈنڈ ملنے کے قابل ہیں اور اس
لایق ہیں کہ اسٹریلیا کی نمایش میں بہیجے جائیں
بہئی واللہ حنفیوں میں تو آجتک کسی کو سوجہی
نہیں ہے جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی ۔
لیکن ایک آنچ کی کسر اب بہی باقی ہے جیسا کہ
ہمارے قاصد نامہ نگار عبد اللہ صاحب نے
سوال کیا ہے کہ اب ہمارے اخیاف اپنی مستورات

کی تسکین شہوت کی کیا سبیل نکالی ہے تو فی الحقیقت
یہ ایک نہایت نامناسب تنا خوری اور ریا بھی اور
نفسا نفسی ہے کہ خود تو حجروں میں مسجد کے منہ لپیٹ
بیٹھکر الٹے تلے اڑائیں اور بیچاری بے کس ابس
زیدوں کی طرح منہہ تکتی رہیں ہم اس کے لئے ایک
چلتا نسخہ بتائے دیتے ہیں اور یہ نسخہ کیا ہے وہی
وہی اجی وہی ارے میاں کچھہ بتاؤ گے بھی
صاحب کہے تو جانتے ہیں وہی وہی عاقلاں
خود میدانند وہی جلق کر تب الاشیا تعرف
بالاضداد وہی جلق کا تقابل سبق بس اب کیا تھا
مارے خوشی کے اینجانب کی تو باچھیں کھل گئیں
اور ریش مبارک ریشہ خطمی ہو گئی بھلا صاحب آپ بھی
اسی پر خوش ہو گئے یہ تو ما بدولت سکھائیں ہاتھہ کا
کرتب تھا ہم آپکو کھلاڑیوں کا وہ نیا جوجوبا
کھیل بتائیں جو دقیانوسی تقلید پرستوں کے
وہم و گمان میں بھی نہ آیا ہو لیجے اور سنیئے فرانس
میں شہوت پرست مجردوں کی مائی باپ ربڑ کی
گوڑیاں ایجاد ہوئی ہیں جو صرف کل کے ذریعہ
سے کہنا کہنٹ کام دیتی ہیں چونکہ ہمارے احناف
تقلید پرست ہیں اور اس قسم کے معاملات میں
کبھی کبھی قیاس و اجتہاد کو بھی دخل دیتے ہیں لہذا
اب اس صنعت کی انقلابی عمل کی ضرورت ہے
صاف کیوں نہ کہیں مردوں کے واسطے گوڑیا تو

عورتوں کے واسطے گوڑے لیجے میزان عدل کے
دونوں پلے برابر ہو گئے اب آپ یاروں بایاں قدم
چر میں اپنے اپنے اجتہاد سے جواز جلق کی ایک شاخ
نکالی ہم نے ایک میخ نکال دی کیوں اب بھی آپ ہمارے
ممنون نہ ہو گے "

مطبوعہ شوکت المطابع شحنہ ہند میرٹھ احمد حسن
شوکت کے ایڈیٹر و پروپرائٹر ضمیمہ اخبار شحنہ ہند
میرٹھ صفحہ ۲ نمبر ۲۷ جلد سوم مطبوعہ یکم ستمبر...
شیطان - یہ نقل تو نے کہاں سے اڑائی سچ کہہ
آج تو نے مجھ سے بھی زیادہ کام کیا ہے -
لعنۃ - یہ نقل بھی ملانے کے پاس رکھی ہوئی تھی
پورا ضمیمہ ہی چھپا ہوا تھا اور وہ فتوے کے آگے لگانے
والے کو نا ملائم الفاظ سے یاد کر رہا تھا خیر مجھے تو
اس سے غرض کیا تھی میں نے زبردستی وہ ضمیمہ چھین کر
اسکی نقل لی نہیں وہ ایک میلے کچیلے کپڑے میں لپیٹ
نے ہی کو تھا - شیطان کی یہ حالت بھی ناگفتہ بہ تھی
اسنے اپنے دونو ہاتھوں کا سہارا دیکر پشت سے گردن
لگا دی تھی بال پریشان دونو کندہوں پر پڑے ہوئے
تھے اور آسمان کی طرف منہہ کھولے ہوئے ہکا بکا دیکھ رہا
لعنۃ - تمہیں اس قدر صدمہ کیوں ہے ناحق اپنی جان
غم میں گھلاتے ہو تم یہ نہیں جانتے کہ ابھی بہت کچھہ
کرنا ہے اسمیں ہیچ کرنے کی بات کیا ہے خدا نے پہلے ہی
اپنے کلام میں فرمایا ہے " ہم نے فضیلت دی بعض کو

شیطان بیہوش پڑا ہے اور لعنۃ ہوشیار کر رہی ہے

لعنۃ - ہاں تیرا وہ زعم چلا گیا جس کے بہروسہ پر تو نے یہ دعوے کیا تہا کہ مجہسے دنیا میں کوئی نہیں جل سکے گا -

شیطان - ہاں غرور کا تو ہمیشہ ہی سر نیچا رہتا ہے خیر یہ باتیں تو ہو چکیں اب مجہے یہ بتا کہ اس نے کس قصور پر یہاں سے روگردانی کی مجہے اس کی اس حرکت سننے کا شوق ہے -

لعنۃ - جب تو یہ سُن چکا اور تجہے اس امر کا یقین ہو گیا کہ ملا نے جو کچہہ کرتے ہیں دنیا میں وہ باتیں کوئی نہیں کرتا نہ کوئی کر سکتا ہے پہر تو ناحق اس شرمناک بات کو دریافت کرتا ہے میں سچ کہتی ہوں کہ مجہے آتی شرم آتی ہے بہلا بے غیرتی کی بہی کوئی انتہا ہو تو بیان بہی کر دی جائے وہاں تو جو معاملہ ہے وہ لامکان کی بازگشت ہوتا ہے

شیطان - خیر جبکے لئے اتنی جہجک جہک ہوئی ہے اسکا بیان ضرور چاہئے خواہ شرم آئی یا غیرت

لعنۃ - یہ صحیح ہے کہ اسکا بیان کرنا ضرور چاہئے لیکن مشکل یہ ہے کہ میری زبان اس کے بیان کرنے میں یارا نہیں دیتی اگر تو اس واقعہ کے سننے کا ایسا ہی شایق ہے تو میں لکہکر تیرے آگے رکہدیتی ہوں اُسے تو دیکہہ لے -

شیطان - اچہا یوں ہی سہی - یہ سُنکر لکہنے بیٹہ گئی اور دس بارہ منٹ میں جلدی جلدی لکہکر شیطان کے آگے رکہدیا شیطان نے جب اسکا مضمون پڑہا تو بیہوش ہو گیا - جسوقت شیطان ہوشیار ہوا تو لعنۃ نے نہایت عجز سے

عرض کیا۔

میں عاجزانہ بمنت تجھسے ملتمس ہوں کہ اوہ باقیماندہ ملانوں کا حال مجھسے نہ دریافت کر اور نہیں وہ پرچہ بیان کرے مجھے خود شرم آتی ہے میں کیا بیان کروں۔

**شیطان** ۔ خیر جانے دے ملانوں پر لاحول بھیج یہ تو ہو چکا اب صلاح بتا کہ سر احمق کی تعلیم کی کونسی تدبیر کیجائے ۔

**لعنة** ۔ آخر متقی بھی کچھ کہتا ہے اندر سنگم نے تو یہ کہدیا ہے کہ سر احمق کا تم دونو میاں بیوی کو اختیار ہے یہ ہمارا بچہ نہیں ہے بلکہ تمہارا بچہ ہے تم جانو تمہارا کام ۔ لطف یہ ہے کہ ابتک ملانوں کا حال ہم نے بیان نہیں کیا کہ ایک آدھ ملانے نے تمہارے لتاڑنے سے بچہ کا کیا برا درجہ کر دیا ہے اسپر بھی اس نیکبخت بی بی نے کو ملانوں کے نام سے نفرت ہے ۔

**شیطان** ۔ متقی میرا اسقدر معتقد ہو گیا ہے کہ اس نے جب کہا یہی کہا کہ تمہیں اختیار ہے ۔

**لعنة** ۔ پھر میں حیران ہوں کہ تم چوکتے کیوں ہو سر احمق کے معلم بنجاؤ اپنی سی تعلیم اسے دو اتالیق تو آخر کرتے ہی ہو معلم بنا کیا مشکل ہے دو باتوں کا خیال رکھنا پہلی بات تو یہ کہ وہ پکا چھٹا ملمانوا اور اس کے مذہب کا دشمن ہو دوسرے اس ڈھنگ پر تعلیم پاوے کہ تمہارے آگے ہمیشہ سر نیم رہے کیونکہ تمہارا بڑھاپے کا زمانہ ہے اب تو تمہیں کوئی مشغلہ چاہیے کہ جس سے زندگی کٹے اور جب اس عمر میں تم مطلق عہدہ سے خارج کر دیئے گئے اور ہمارے شیاطین بھی تمہارے ساتھ اڑا دیئے گئے تو تمہاری زندگی وبال ہو جائیگی اور اور پھر تم بیٹھے تکا کرو گے کچھ پیری نہ چلیگی ۔

**شیطان** ۔ اے پیاری بیوی تو نے یہ سچ کہا میں بتاؤں اپنی زبان سے تو میں کہنے کا نہیں کہ سر احمق کا مجھے معلم بنا دو بلکہ تو ان سے ذکر کیجیو کہ یہ اتحادی ندرینا تعلیم یافتہ ہے اور ایسا پڑھا لکھا ہے اگر تم اجازت دو تو سر احمق کو وہی پڑھایا کرے مفت کی رقم صرف کرنے سے نتیجہ کیا ملانے آتے ہیں تنخواہیں لیتے ہیں روپیاں ؟ میں افعال ناشائستہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور بیٹھ جاتے ہیں پہلا ان کا ہی کچھ ٹھیک ہے ۔ القصہ دونو میاں بیوی میں یہ گٹھ جوڑ ہو گئی ۔ شب کو جب دستر خوان پر کھانا کھانے بیٹھے تو لعنة نے یہ گفتگو شروع کی ۔

**لعنة** ۔ میاں سر احمق کے لئے کوئی اتالیق ملا یا نہیں

**متقی** ۔ کوئی نیک چال چلن استاد ملتا نہیں بی لعنة اگر تم برا نہ مانو تو ایک بات کہوں مولوی ہمارے پیشوا ہیں لیکن ان کی طینت میں یہ ہے کہ جس ہانڈی میں کھائیں اسی میں چھید کریں ۔ خلاف وضع فطری جرائم ان سے اسقدر سرزد ہوتے ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتا وہ بدبخت جب شادی کرتے ہیں تو اپنی بیویوں سے بھی تو ناقابل برداشت برتاؤ کرتے ہیں چونکہ میں سمجھ [illegible]

پہلے سال میں تین چار متعدد سے میرے پاس ہمیشہ ہی کم کے آتے رہتے ہیں اس لئے میرا جی نہیں چاہتا کہ اس معاشرت اور فطرت کے میرے آدمی دروازہ پر رہیں پھر بتاؤ کہ کسے اسکی تعلیم کے لئے مقرر کروں۔

لعنۃ - کوئی بھی شریف طینت نہیں ملتا۔

متقی - اسی کا تو جھینکنا ہے کہ شریف صورت تو ہزاروں ہیں صورت بھی نورانی ہے داڑھی بھی نیچی ہے لبیں بھی ستھری ہوئی ہیں ملتے ہیں بر گنا بھی پڑا ہوا ہے مگر دل میں یہ لوگ شیطان کے قبلہ گاہ ہوتے ہیں میں کوڑ نین کا تجربہ کر چکا ہوں ایک ہو تو اس کے لئے خاموشی بھی اختیار کیجائے یہاں بڑے بڑے ولیوں کی صورت اشخاص کو ایسے جرائم عظیم میں ملت پت دیکھا ہے۔

لعنۃ - اچھی میاں میں واری جاؤں یہ بتا نا کہ یہ ان صفات کا خاص ایک گروہ ہی پیدا ہوا ہے یا انکی تعلیم کا طریقہ ہی ایسا ہوتا ہے جو انہیں ایسا پکا چنا بدمعاش بنا دیتا ہے۔

متقی - نہیں تعلیم کا یہ اثر نہیں پڑتا ہاں کسیقدر صحبت کا بہت خراب ہوتی ہے لیکن یہ سبب بھی کچھ نہیں ہے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ کسیقدر علم پڑھ لینے ہیں بجائے اس کے کہ علم ان کے افعال اور خراب فطرت کی اصلاح کرتا الٹا وہ ان کے برے اعمال میں ان کی مدد کرتا ہے یہاں تعلیم کی خرابی ہے وہ تعلیم

ایسی بہت اعلے درجہ کی تو نہیں ہوتی مگر اس کمبخت کا اثر ایسا برا ہے کہ وہ یہہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم سے بہتر افضل شریف کوئی دنیا میں نہ ہوگا - میرے اس کہنے کی تصدیق کہ سب ملانے رذیل اور انتہا درجہ کے نیچ قوم ہوتے ہیں ہندوستان کے قدیمی دارالخلافہ میں شگفتگی ہے کوئی پورب کا جلاہا ہے تو کوئی ریشم کھولنے والا کوئی باورچی ہے کوئی لہار ہے کوئی عطار ہے کوئی رام پور کا سقہ ہے ویسی ہی ان کی صورتیں ہیں بہت ہی ایسا کم اتفاق ہوا ہوگا کہ تم نے کوئی شریف صورت ملانا دیکھا ہوگا۔

لعنۃ - بیشک آپ درست فرماتے ہیں میں نے بہت ہی کم شریف ملانا دیکھا ہے۔

متقی - یہ میں نہیں کہتا کہ ملانے کے نام ہی پر بدمعاشی برستی ہے اور جب ملانے کا لفظ عام ہو اسکو دس نمبر کا بلکہ اس سے بھی زیادہ بدمعاش سمجھو بلکہ میری یہ غرض ہے کہ انمیں جو شریف ہوتے ہیں ان کی یہ کیفیت ہے۔

دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں ،،

مگر ایسے لوگ خال خال ہیں جن میں نہ بیہودہ خود نمائی ہے نہ وہ کبھی یہ دعوے کرتے ہیں بلکہ نہیں کچھ آتا ہے نہ ان کی گفتگو اور معاشرت میں ہنر ورانہ جہلکی پائی جاتی ہے ان کا شریف اور ساکن مزاج ان کی محتاط شائستگی غضب کی پر تاثیر ہوتی ہے یہاں تک کہ اتفاق

ہیں جنپر اسلام فخر کرتا ہے۔
لعنۃ۔ کیا یہ لوگ ہر شہر اور ہر قریہ میں ہوتے ہیں
متقی۔ نہیں، ہندوستان بھر میں شاید چند
شہروں میں ان کا ظہور ہوگا ان مبارک انفاس
میں بعض تو مشہور ہیں اور بعض ایسے چھپے ہوئے پڑے
ہیں اور ایسی گوشہ نشینی اختیار کی ہے کہ کسی کو بھی انکی
خبر نہیں مجھے بیساختہ ایک انگریزی شاعر کے دو
اشعار یاد آگئے جو اس نے نہایت ہی سچ کہے ہیں
اور وہ یہ ہیں۔
ہزاروں جواہر جو اپنی تیز روشن مصفا چمکیلی شعاعوں کے
ایک تاریک گڑھے میں معدومیت کے ہمکنار ہوکر پڑے ہوئے ہیں
اسی طرح بہت عطر بیز پھول جنگلوں میں کس خوشنمائی سے کھلتے ہیں
اور اپنی معطر میٹھی راحت دل صاف خوشبوؤں کو
ہواؤں میں برباد کر دیتے ہیں اور کوئی انہیں نہیں دیکھتا۔
لعنۃ۔ بیشک آپ سچ فرماتے ہیں ایسے ہی لوگوں
پر زمین و آسمان کھڑا ہوا ہے گویا یہ اس بے ستون
چھت کے ستون ہیں اور جو سب ایک ہی طرح کے
ہو جائیں تو آج ہی دنیا کا تختہ الٹ جائے۔ آخر
میاں سر احمق کے پڑھنے کا کیونکر انتظام ہوگا۔
بڑی بات تو یہ ہے۔
متقی۔ بی لعنۃ تمہارے اس خیال اور ہمدردی کا
میں شکریہ ادا کرتا ہوں میں نے یہ عہد کر لیا ہے کہ
اپنے دروازہ پر کسی ملانے کو کبھی نہ آنے دونگا
یہ کہکر متقی تھوڑی دیر خاموش ہو رہا پھر یکایک
یہ بول اٹھا بی لعنۃ تمہارا خاوند بھی کچھ پڑھا ہوا ہے
یا نہیں مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب یہ نیا نیا آیا ہوا تھا
تو میں نے اسکو ایک دن چہار درویش پڑھتے دیکھا
تھا اگر یہ چہار درویش بخوبی بے تکلف پڑھ سکتا ہے
تو برس دو برس سر احمق کو خوب پڑھا سکتا ہے پھر کیا
جائیگا وہ اتنا قابل تو ہے کہ برس دو برس میں
چہار درویش تو پڑھنے لگے۔
لعنۃ۔ میاں میرا خاوند تو خوب پڑھا ہوا ہے اسی پوری
تحصیل فارسی کی ہے ابو الفضل۔ سکندر نامہ۔
پنج رقعہ۔ سہ نثر ظہوری۔ مینا بازار۔ شبنم شاداب
توقیعات کسری۔ اور کیا کیا نہیں ساری کتابیں
اسے ازبر ہیں۔
متقی۔ سخت تعجب ہے بانو کا [illegible] یہ ساری
کتابیں وہ بخوبی جانتا ہے۔ مجھے تو اسکی اطلاع
نہیں ہوئی۔
لعنۃ۔ اس کی اطلاع نہ ہونے اور نہ ہونے کی
وجہ ایسی معقول ہے کہ آپ یقیناً مان لیں گے اسکو
میرے خاوند کی اور بھی شریفانہ طبیعت جتنی آپ
ملاحظہ فرما چکے ہیں اس سے کہیں زیادہ معلوم
ہو جائیگی۔ یہ پہلے بچوں کو پڑھایا کرتے تھے اور ان
باپ دادا سے بھی پیشہ ہوتا چلا آتا تھا عموماً ہم
دونو میاں بیوی ملانوں کے کرتوت سنا کرتے تھے

کہ فلانا ملانا فلاں لڑکے کو لیکر بھاگ گیا فلاں ملانا
چوری میں گرفتار ہوا۔ یہ سنکر ہم خاموش ہو رہتے
تھے۔ ہمیں اس سے کیا غرض تھی یہ کہا کرتے تھے
کہ جیسی جو کوئی کریگا ویسی بھرے گا ہمارے پاس
کچھ مُبتلا ہے رہتے تھے ان کا باہم زمین کا مقدمہ
ہوا میرے خاوند کو ایک شخص نے گواہی میں لکھوا دیا
جسوقت یہ حاکم کے آگے گئے وہ حاکم انگریز تھا
اس نے پہلے حلف دیا پھر نام دریافت کیا باپ کا نام
پوچھا قومیت پوچھی اسکے بعد سکونت اور پھر پیشہ
دریافت کیا کہ کیا پیشہ کرتے ہو میرے خاوند نے
جواب دیا کہ ہم بچوں کو پڑھاتے ہیں - یہ سنتے ہی صاحب
مجسٹریٹ مارے غصے کے سرخ ہو گیا اور اس نے چند
ناشائستہ جملوں کے بعد یہ کہا تو بڑا بدمعاش ہے تجھسے
ضرور افعال نا جائز جرائم سرزد ہوتے ہونگے
میرا خاوند - حیران و سرگرداں ہوکر - یہ خداوند
نعمت کیا فرماتے ہیں کیونکر جان لیا کہ میں ایسا ہوں
مجسٹریٹ - تجھمیں بدیہی علامتیں موجود ہیں پھر
مجھسے کیا سننا چاہتا ہے -
میرا خاوند - مجھمیں حضور ظاہری علامت ایک بھی
نہیں ہے حضور کو غلط فہمی ہوئی ہے یا کسی میرے
دشمن نے بہکا دیا ہے -
مجسٹریٹ - یہ تیرا خیال غلط ہے ہمیں کسی نے
نہیں بہکایا نہ غلط فہمی ہوئی ہے تجھمیں ان جرائم
کی ظاہری علامتیں موجود ہیں اور وہ ایسی ہیں کہ تو
خود زباں سے اقرار کرتا جائے - اچھا تو لڑکوں کو
پڑھاتا ہے یا نہیں؟ تیری لمبی ڈاڑھی اور کترواں لبیں
ہیں یا نہیں تیرا ٹخنوں سے اونچا پائجامہ ہے یا
نہیں؟ اور تیرے نام کے ساتھ ملا جی
کا خطاب ہے یا نہیں -
میرا خاوند - خداوند یہ ساری باتیں مجھمیں موجود
ہیں اچھا تو پھر ان باتوں سے کونسا جرم ثابت ہوتا ہے
مجسٹریٹ - بدمعاشی ثابت ہونے کے لئے یہی علامتیں
کافی ہیں تیرے چال چلن کے لئے نہ کسی شہادت کی
ضرورت ہے نہ گواہ کی نہ ضمانت جا میں نے تجھے دو
برس کا جیل خانہ کیا -
میرا خاوند - روکر اور زاری کرکے - کوئی قانون کوئی
قاعدہ بھی اس ظلم بیجا کی رخصت دیتا ہے جو تو نے
مجھپر کیا -
مجسٹریٹ - میرا بار بار تجربہ اور میرا دل شہادت
دے رہا ہے - مجھے نہ کسی قانون کی ضرورت ہے نہ قاعدہ
کی حاجت - یہ کہکر اس نے فی الفور اسے قید خانہ
بھیج دیا اور فیصلہ میں اسکی نسبت کچھ ایسا سخت لکھدیا
کہ اپیل بھی نہ ہو سکی جب مجھے خبر ہوئی میں روتی
پیٹتی عدالت میں گئی اور مجسٹریٹ کے آگے اپنے
بے گناہ خاوند کی رہائی کے لئے التماس کی اس
بے رحم نے سپاہیوں سے میری چٹیا پکڑوا کر نکلوا دیا

میں اکثر جیل خانہ کے سپاہیوں کی روزمرہ منت و
عاجزی کیا کرتی تہی کہ اسے تکلیف نہ دیں اسپر کوڑے
بازی نکریں لیکن حضور یہ بخوبی جانتے ہونگے کہ
وہاں بے رشوت کے کچہہ نہیں ہوتا جہانتک مجہسے
بنا میں اپنا گہنا وغیرہ بیچ کر دیا اور جب میں بالکل کہکہ
ہوگئی پہر سپاہیوں نے جیل خانہ کے دروازہ تک
مجہے قدم نہ رکہنے دیا آخر خدا خدا کرکے دو برس گزرے
اور میرا خاوند جیل خانہ سے رہا کیا گیا۔ اس دن اس نے
توبہ کرلی ہے کہ میں پہر کبہی پڑہنے پڑہانے کا پیشہ نکرونگا
اور نہ کبہی بچے پڑہانے کا نام لونگا ورنہ اسے کیا نہیں آتا
وہ سب کچہہ جانتا ہے عربی اسے آتی ہے لاطینی وہ
جانتا ہے عبرانی وہ جانتا ہے ایک بڑا جہاندیدہ آدمی
ہے سب کچہہ جانتا ہے لیکن کیا کرے اس نے توبہ
کرلی ہے کہ آئندہ میں کبہی یہ سلسلہ ہی نہ رکہوں گا
میں نے آپکو اپنا شفیق آقا سمجہکر بیان کردیا ہے لیکن
میرا خاوند کبہی بیان کرنیکا روادار نہیں ہے میں نے
جو کچہہ اس کے علم کی بابت بیان کیا ہے وہ اس سے
بہت بلند پایہ ہے آپ جب اس سے ذکر کریں تجاہل
عارفانہ کے طور پر ذکر کریں اور اس امر کا کہیں اشارہ
بہی نہو کہ تمہاری بیوی سے یہ کیفیت کہلی ہے اگر وہ
آپ کے بیٹے سر احمق کے پڑہانے کے لئے رضامند ہوگیا
اور غالباً آپ کے کہنے سے ہو جائیگا تو پہر آپ خود
ملاحظہ کریں گے کہ چند روز کے عرصہ میں آپ کا

صاحبزادہ کہاں کا کہاں پہنچتا ہے اور اسکی تحصیل
کس درجہ تک ہوجاتی ہے اور وہ کیا کا کیا ہوجاتا ہے
لعقہ کی یہ باتیں سنکر متقی پہولا نہ سمایا اور اسقدر خوش
ہوا گویا آج ہی اس کے بیٹے سر احمق نے کوئی بہت بڑی
ڈگری حاصل کرلی اس نے [illegible] الفاظ میں لعقہ
کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ میری بڑی خوش قسمتی ہے
کہ میرے غریب خانہ پر تم جیسے بابرکت نفوس کا گزر
ہوا ورنہ میرے کہاں نصیب کہ میں ایسے ممتاز اشخاص
کی زیارت سے مشرف ہوتا [illegible] جو کچہہ تم نے
کہا ہے وہ میرے دل پر نقش کالحجر ہوگیا۔ بیشک تمہارا
خاوند بہت بڑا عالم معلوم ہوتا ہے گو اس نے کبہی اپنے
علم کا اظہار نہیں کیا مگر اس کی باتوں اور طرز انداز
سے یہ ہویدا ہوتا ہے کہ اس سے بہتر کوئی شائستہ
شخص دنیا میں کم ہوگا۔ میں ہرچند چاہتا ہوں کہ
اس سے کوئی کام نہ لوں لیکن وہ کچہہ میرے دل کی
بات اور اشارہ سمجہنے میں ایسا مشاق ہوگیا ہے کہ
فوراً اس کام کی انجام دہی کردیتا ہے۔ بعض وقت
اس کے بے محل اور نامناسب کام کرنے سے مجہے
خود شرم آجاتی ہے علی الصباح وہ میرے پیر دبانے
حالت خواب میں بیٹہہ جاتا ہے اور کچہہ پیر دبانیکی
ایسی ترکیب آتی ہے کہ مجہے نیند آجاتی ہے یہانتک
کہ میری نماز بہی قضا ہوجاتی ہے اب میں اسے کچہہ
کہہ نہیں سکتا اسمیں اپنا ہی قصور ہے وہ تو ایک

خلوص نیت سے اپنی حیثیت اور پوزیشن کے خلاف
ہوکر میرے پیر دباتا ہے اب میں اس سے کیا کہوں
غرض میں اسکا بہت ممنون ہوں اس کی محبت انس
الفت اور سچی جاں نثاری کی مشکوری میں کسی زبان
سے ادا نہیں کرسکتا ابتک اس نے کوئی بات میری
نہیں ٹالی مجھے امید ہے کہ میری اس بات کو بھی منظور
کر لیگا اب میں اس سے مستغنی ہو گیا میرا بیٹا شریر احمق
اب خاصہ لکھا پڑھا بنجائیگا بس اور مجھے کیا چاہیئے بس
اور اگر یہ بات بھی نہوتی جب بھی میں نے یہ عہد کر لیا تھا
کر چاہے میرا بیٹا جاہل ہی رہجائے لیکن کسی ملا نے
سے کبھی نہ پڑھواؤنگا -

لعنتہ - مسکرا کر - آپ ملانوں سے کچھہ بہت ناراض
معلوم ہوتے ہیں یہ بات نہیں سمجھہ میں آئی کہ انمیں
ایسی کیا خرابیاں ہیں جنہوں نے آپکو ان سے ایسا
بدظن کر دیا ہے آپ ایسے خفا ہیں کہ اگر بس چلے تو
ان سبکو ناؤ میں بھر کر ڈبو دیں -

متقی - اے ماں لعنتہ کچھہ نہ پوچھو یہی جی چاہتا ہے
لیکن بس نہیں چلتا مجبوری ہے - یہ بہت بڑی
رام کہانی ہے جو بیان نہیں کی جا سکتی اگر اس گروہ
کی برائیاں میں بیان کروں تو تین چار دن میں بھی
ختم نہوں تم نے اس شوق سے دریافت کیا ہے تو
میں مختصر طور پر بیان کر دیتا ہوں - اول بات جو اہم
ہے وہ محسن کشی ہے اور یہی سب برائیوں کی ماں ہے

ایک ملا صاحب جنکی صورت پر مظلومیت برستی تھی
تھی میرے پاس میرے ایک کم تعارفی دوست کا
سفارشی خط لیکر آئے اس خط میں یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ
صرف حدیث دیکھنا چاہتے ہیں اور کل علوم تو پڑھ چکے
اگر آپ ان کی مدد کریں دونو وقت کھانا کھلا دیا کریں
تو آپکو بڑا ثواب ہوگا اور اگر زیادہ نوازش ہو تو کوئی حجرہ
اپنے دیوان خانہ کا رہنے کو عنایت فرما دیں سب سے
زیادہ احسان ہوگا - ان کی مظلومانہ صورت دیکھتے
ہی میرا دل بھر آیا میں رویا نہیں لیکن میری آنکھوں
میں آنسو بھر آئے میں نے انہیں بڑی خاطر سے اپنے
پاس بٹھایا ادھر ادھر کی دو تین باتیں کیں جس سے
یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لکھے پڑھے ہیں میں نے انہیں ایک
کمرہ رہنے کو دیا اور دونو وقت اپنے ہاں سے کھانا
مقرر کر دیا مہینہ دو مہینے تک تو وہ ٹھیک ٹھیک رہے
پھر انہوں نے مجھپر اعتراض کرنے شروع کر دیئے کبھی
یہ کہتے تھے کہ یہ کپڑے پہننے شرع میں ناجائز ہیں کبھی
یہ کہا کرتا تھا کہ ڈاڑھی کا ایک بال بھی کتروانا گناہ ہے
اگر کسی وقت کی نماز قضا ہو جاتی تھی تو وہ فوراً کافر
بنا دیتا تھا اور یہ کہتا تھا جب تک دوبارہ توبہ نہ کرو گے
مسلمان ہی نہ ہوگے میں دسویں پندرھویں اپنے
دوستوں کی دعوت کیا کرتا تھا ملا نا میرے سر ہو گیا
کہ یہ بیجا صرف ہے شریعت مطہرہ اس خرچ کی رخصت
نہیں دیتی ہے میں ہمیشہ آلتی پالتی مار کر یا ایک گھٹنا

کھڑا کر کے کھانا کھایا کرتا تھا اس نے مجھے مجبور کرنا شروع
کیا کہ نہیں اکڑو بیٹھکر کھانا کھاؤ یہی سنت ہے اگر کبھی
میں کرتا پہنے ہوئے باہر نکل آیا اور آگے گریبان کے بٹن
دیئے ہوئے تو وہ جھلا جاتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ گریبان
کھلا رکھو غرض میں تم سے کیا کہوں میرا دم ناک میں کر دیا
مجھے گھر سے باہر نکلنا دشوار ہو گیا ان سب باتوں پر لطف
یہ تھا کہ جن باتوں کی مجھے ہدایت کرتا تھا آپ ان سے مطلق
معرا تھا اور کبھی بھولے سے بھی ان پر عملدرآمد نہ کرتا تھا
میں زچ ہو ہو گیا میرے کئی دوستوں نے تو کہا بھی
کہ اسے فوراً گھر سے نکالدو لیکن میں نے خلاف انسانیت
سمجھا اس کمبخت نے اپنی حالت اور میرے مرتبہ کو
بالکل بھلا دیا اسدہا بڑے بڑے رئیس مجھسے ملنے کے
لیئے اکثر اوقات بیٹھے رہتے تھے اور مجھسے بادب پیش
آتے تھے لیکن یہ ملانا اس بری طرح بد تہذیبی سے
مجھسے کلام کرتا تھا اور اس کرختگی اور گوار پن سے
مجھے جھڑکتا تھا کہ جیسے کوئی ادنے آدمی کو جھڑکتا ہے
میں بعض وقت خیال بھی نکرتا تھا اور بعض وقت خون
کی سی گھونٹ پیکر خاموش ہو رہتا تھا میری بیٹی کا
نکاح ہوا تو آپ اٹھکر چلا گیا خفگی یہ تھی کہ دولہا کی
لبیں کتری ہوئی نہ تھیں اس وجہ سے وہ کافر تھا
اور یہ سارے میں کہتا پھرا کہ متقی نے کافر کو بیٹی دیدی
لوگوں نے دریافت کیا کہ تجھے یہ کیونکر معلوم ہوا کہ وہ
کافر ہے تو اس نے یہ جواب دیا کہ اسکی لبیں [illegible]
ہوئی نہیں ہیں۔ حالانکہ ایسے سخت حملے مجھ
ہو رہے تھے لیکن خاموش تھا اور کچھ کہہ نہ سکتا تھا
اس نے اپنی اتنی ناتراشیدہ زیادتی پر بھی قناعت
نہ کی بلکہ ایک دن بس چند دوستوں کے سامنے جو
شہر کے رئیس تھے مجھے ایسا سخت و سست کہا کہ میں
اپنا خون پی کر خاموش ہو رہا اس نے مجھے مخاطب
بنا کر کہا کہ تم سیدھے دوزخ میں جاؤ گے ایک تو تم
کافر کی نوکری کرتے ہو دوسرے تم حج کرنے نہیں
جاتے تم پر حج فرض ہے مجھے ملانے کی یہ بات بری
تو بہت لگی اور میرے دوست بھی چیں بچیں ہوئے
لیکن میں نے ٹالدیا اور ادہر ادہر کی باتوں میں لگا
دیا بھلا وہ کیا چپ کرنے والے تھے غصہ میں تھر
تھرانے لگے اور یہ زبان پر لائے کہ تم سب کافر ہو
ادہر ادہر کی باتیں کرتے ہو لیکن نبی کی اور اسلام
کی باتیں تمہیں ایسی بری لگتی ہیں کہ ان کے لئے منع
کرتے ہو ہم سب خاموش ہو رہے میری خاطر سے
سب نے دم سادھ لیا اور ملانے کی ڈھیلی ڈوری ہی
چھوڑ دی کافر فاسق ملحد غرض جو کچھ اس سے بنایا گیا
اس نے بنایا زبانی حملہ کرنے میں اس نے کوئی دقیقہ
اٹھا نہیں رکھا اتنے میں ماما کھانا لیکر آگئی کھانا دیکھتے
ہی اٹھ بیٹھے اور جسے کافر بنا رہے تھے اسی کا کھانا
شوق سے کھانے بیٹھ گئے۔ میرے دوست
ملانے کے وہاں سے چلے جانے کے بعد بہت

ناراض ہوئے اور اُنہوں نے مجھے سخت ذلیل کیا اور یہ کہا کہ آپ گھر میں بلاکر ہمیں گالیاں دلواتے ہیں اسکے یہ معنی ہیں کہ ہم آپ کے ہاں نہ آئیں - یہ سنکر میں نے انکی بہت منت سماجت کی اور میں رونے لگا اور آخر بڑی مشکل میں انہیں یقین دلایا کہ ملانے کے دماغ میں خلل ہے اس لئے بعض وقت وہ ایسے ناشائستہ جملے استعمال کرنے لگتا ہے یہ بھی بہت بڑی خیر ہوئی کہ پہلے وہ مجھے کہہ چکا تہا اگر پہلے میرے دوستوں کو کہتا تو وہ قطعی مجھسے بدگمان ہو جاتے -

میں نے اسی دن ظہر کی نماز کے بعد اپنے پاس بلایا ایک تین سکہ کا تہان اور ایک لنگی ان کی بہیٹ چڑہائی یہ نذرانہ دیکھتے ہی ملانے کی باچھیں کان تک گئیں مارے خوشی کے پہولا نہ سمایا جب بہت خوش ہو گیا میں نے اسے آہستہ سے کہا کہ آپ آیندہ سے میرے دوستوں کی نسبت کچھہ نہ کہا کریں وہ سخت آج برہم ہو گئے ہیں دوسرے آپکو غرض کیا ہے کہ کسکے کیسے اعمال ہیں آپکو اپنے کام سے کام بعض وقت آپ مجھسے بہی سخت کلامی سے پیش آنے لگتے ہیں خیر میں تو کچھہ نہیں کہتا اور آپکا مزاج سمجھتا ہوں لیکن دوسرا شخص تو نہیں سمجھتا بڑہتے بڑہتے رنجش ہو جائے تو اور خرابی پیش آئے -

ملانا - مجھے ان کے خفا ہونے کی پروا نہیں ہے اور جو وہ ذرا بھی ترفش لائینگے تو میں ان سب پر کفر کا فتوے دیدونگا -

میں (یعنی متقی) کیا اور بہی ملا اپنی مہریں کر دیں گے

ملانا - ہاں کیوں نہیں کرینگے صرف دو چار روپے سے جہاں ان کی مٹھی گرم کی اور اُنہوں نے فتوے پر مہر کر دی اور مجھے تو ایک پیسہ بہی نہ دینا پڑے گا میرے سب دوست ہیں - جس کے پاس جاؤں گا وہ فوراً میرے فتوے پر مہریں کر دیں گے -

میں - کوئی وجہ بہی کفر کی ہوگی آخر تم بہی کوئی وجہ قایم کروگے یا یوں ہی نام بنام کفر کی مہریں لگوا دوگے

ملانا - وجہ یہی کافی ہے کہ اُنہوں نے قرآن شریف کی آیت کے مطابق کفر کیا اور وہ آیت یہ ہے ،، ،، جس شخص نے دل تنگ کیا نبی کے فیصلہ سے وہ کافر ہوا و بس یہ آیت آپکے دوستوں کے کافر ہونے کے لئے کافی ہے -

میں (یعنی متقی) تمہیں قرآن شریف کی آیت بہی یاد ہے یا معنی ہی ازبر ہیں -

ملانا - آیت تو میں اسوقت بہول گیا ہوں غرض میں تمسے کیا کہوں کہ بڑی دیر کی جہک جہک ہونے کے بعد اس نے میری نسبت بہی کفر کا الزام قائم کیا اور تہان وغیرہ دبا کر چلتا بنا - میں نے ملانے کا یہ معمولی جوش سمجہا تہا لیکن خیال غلط تہا وہ اپنی کوشش میں سرگرم رہا اس نے گیارہ آدمیوں سے کفر کا فتوے لگوا دیا انمیں دس میرے دوست اور ایک میں تہا صاف صاف میرا نام لکہا ہوا تہا -

اُسدن سے عہد کرلیا ہے جسپر مجھپر یہ آفت
آئی تہی یوں میں حضور کا بندہ ہوں جو کچھ حکم ہو
وہ کروں شب کو میری بیوی نے بہی اسکی بابت
بہت کچھ کہا ہے مینے دل میں یہ عہد کر لیا تہا
کہ اسکے خلاف کبہی نہیں کرنے کا لیکن بابتہ ہی
اسکی اس عہد شکنی سے زیادہ تکفیر مجھے عدول حکمی
معلوم ہوتی ہے اگر حضور ایسے ہی آمادہ ہیں جیسا
میری بیوی نے شب کو کہا ہے کہ میں ہی سر احمق
کو پڑہاوں تو مجھے عذر نہیں ہے یہاں تو عہد
شکنی کے مقابلہ میں یہ مضمون ہے -

افسوس شکست عہد کیسو صد شکر کہ اسکا حکم مانا -

شیطان کی یہ اطاعت خیز اور فرمانبردارانہ تقریر
سُنکر متقی ایسا خوش ہوا کہ پہولا نہ سمایا اور اسنے
اُٹہکر خوشی میں شیطان کو اپنے گلے سے لگالیا
اور بآواز بلند یہ کہا میری فتحمندی کے عنوان
اور اے میری نصرت کے مقدمہ اور اے
میری آرزو کے تاج کے موتی آج سے تو نے
مجھے اپنا مرید بنالیا مرید ہی اور خادم بہی میں
تجھسے سچ کہتا ہوں کہ مجھے تجھسے ایسی محبت ہوگئی
ہے کہ میں تجھے پہلے ہی سے اپنا ملازم سمجہنا سخت
ناروا خیال کرتا تہا لیکن آج سے تو میرا بہائی ہے
کہا تو مجھے اپنا بہائی بنانا قبول کرتا ہے؟ متقی نے
بیتابی میں تین بار یہی فقرہ کہا اور اسکا ازدیاد
شوق لحظہ بلحظہ بڑہ رہا تہا کچھ ٹہکانا نہ تہا دل
میں محبت کا وہ دریا اُمڈا تہا بس یہ جی چاہتا
تہا کہ شیطان کو اپنے جگر میں بٹہالوں -

**شیطان** - یوں میں آپکا ناچیز فرمانبردار
خادم ہوں جو کچھ حکم ہوگا کیا جائیگا لیکن التماس
یہ ہے کہ مجھے اگر نیازمندانہ مد میں رکہا جائے
تو میری شایان شان یہی ہے اور دوسرے مرتبہ
میرا فخر نہیں ہے یوں حضور کے فرمانے کو میں
نہیں ٹال سکتا صرف عرض یہ ہے کہ مجھے اپنی
نیازمندی کا تحفہ بخشا جائے بس وہی درست ہے

یہ سنتے ہی متقی نے دوبارہ شیطان کو اپنے
گلے سے لگایا اور لب کے قریب بہیجا اور محبت
یہ کہا کہ بہائی میٹہا کوئی رشتہ نہیں ہے میں
سچ کہتا ہوں کہ تو اس سے بہی زیادہ میٹہے رشتہ
میں بیٹہنے کے قابل ہے - اے میری روح
اور لے میرے بچہ سر احمق کے لئے رحمت
کے فرشتہ تو تو اس قابل ہے -

گر بر سر و چشم من نشینی ؎
نازت بکشم کہ نازنینی ؎

میں سچ کہتا ہوں کہ مجھسے تیری خدمت
کوئی ادا ہی نہیں ہو سکتی ملازم کی صورت
میں رکہکر مجھپر بہت بڑے بڑے احسان کئے ہیں
ترا ممنون رہونگا رہوں جب تک زندہ

یاد رکھونگا میں اس دن کو سارے بھائی
آئندہ سے یہ التجا ہے کہ تو مجھسے بھائیوں کی
طرح برتاؤ کیجو اور مجھے اپنا نیازمند تصور کیجو۔ اے
میرے بھائی میری جان تجھپر فدا ہو یہ کہکر سینہ زدہ
شیطان کو متقی نے گلے سے لگایا اور ایسے بغلگیر ہونا
سب سے زیادہ سرگرمانہ اخوت سے تھا۔
شیطان نے یہ خوش نظارہ دیکھکر خوب بغلیں
بجائیں اور اپنی بیش بہا عقلمندی پر آفرین کیا
تھوڑی دیر تک اس خوشی میں پھولتا رہا اور آخر
ایک غیر معمولی وقفہ کے بعد یہ بولا۔ بھائی جان
اگر آپ کی اسی میں خوشی ہے کہ آپ مجھے بھائی
بنائیں اور میں آقا سے آپکو بھائی کہوں صرف اس
خیال سے کہ آپکی دلی خواہش یہ ہے مینے قبول کیا
لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کیا آپ اسکے مقابل
میں میری کوئی بات تسلیم کریں گے؟

**متقی** ۔ بے سوچے اور اضطراب خیز لہجہ میں
ضرور اسمیں ہرگز شک نہ سمجھنا بلکہ ایسی باتوں کا
مجھسے اقرار کرانا میری دوستی بھائی چارے اور دلی محبت
کی قیمت کو کم کر دینا ہے۔ تو یہ خوب سمجھ لے جو کچھ میں
کہتا ہوں گو دلی حالت کسی طور پر بھی الفاظ میں ادا
نہیں ہو سکتی تاہم یہ الفاظ کسیقدر میرا دلی منشا ادا
کریں گے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری
ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبتر
بھائی ندانم ..... ماسون خوش نظر

یہ سنتے ہی شیطان وجد کی حالت میں بھر آیا اور
متقی کے گلے لگکر رونا شروع کیا اسقدر فریب سے
رویا کہ اپنے اور اسکے کپڑے تر کر دیئے اور کہا کہ
آپکا ایک ایک لفظ مجھے کئی کئی بار مول لیتا ہے
اور آزاد کرتا ہے کہانتک تیرے احسانوں کا شکریہ
ادا کروں ۔۔۔

شکر احسان ..... تو چنداں کہ احسان ہائے تو

بس صرف یہی آرزو اور ہے کہ جو کچھ میں عرض
کروں اوسپر توجہ مبذول فرماکر قبول فرمالیجائے۔

**متقی** ۔ ایلو تم کہہ کیوں نہیں دیتے اور میں کسطرح
کہوں خدا کے لئے جلدی کہو تاکہ فوراً میں تمہیں اسکی
رخصت دیدوں۔

**شیطان** ۔ وہ بات صرف یہ ہے کہ اگر بھائی
بنانے کی صلاح ہے تو مجھے چھوٹا بھائی رکھا جائے
اور آپ بڑے بھائی بنیں جیسے کہ پدر بزرگوار
ہوتے ہیں۔ بس یہی مجھے عرض کرنا تھا چونکہ آپ ارشاد
کر چکے ہیں کہ جو کچھ تو کہیگا وہ ہی مانونگا اس لئے
مجھے امید ہے کہ میری اس درخواست میں ترمیم نہوگی
یہ سنکر متقی کے چہرہ پر بجلی سی چھا گئی اور وہ چند منٹ ادہر
ادہر دیکھکر یہ کہ گویا ہوا میرا تو یہ دلی منشا تھا کہ ہم دونو

باہم ایسی زندگی بسر کریں کہ جیسے دو حقیقی بیگانہ بہائی
اپنی زندگی گذارتے ہیں لیکن افسوس یہ کہ تمہاری دنیا
طبیعت اسے قبول نہیں کرتی ایک تو میں نے وعدہ
کرلیا ہے اور دوسرے میں یہ بہی نہیں چاہتا کہ تمہاری
طبیعت کے خلاف ہو اسلئے میں تمہیں اجازت دیتا ہوں
کہ تم آج سے میرے چھوٹے بہائی بنے چلو جیسی ہوئی غرض
یہ ہے کہ کسی طرح اس محبت کا اظہار ہو کہ جو تمہاری طرف
سے میرے دل میں پیدا ہوگئی ہے گو یہ میں بخوبی جانتا
ہوں کہ تمہاری طبیعت میں مجھسے زیادہ محبت ہے
تاہم تمہارا ادب تمہیں مانع اور تم اسے بہر نوع ظاہر
نہیں کرسکتے - اس لئے یہ مقولہ بالکل صحیح ہے
اسمیں ہرگز کسی طرح کا فرق نہیں پڑسکتا -

دل را بدل رہیست دریں گنبد سپہر
از سوئے کینہ کینہ واز سوے مہر مہر

بہلا یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ میرے دل میں تم
محبت ہو اور تم خالی ہو یہ ہرگز سمجھ میں نہیں آتا
مقناطیسی کشش خود ہمیں یقین دلاتی ہے کہ ہمارے
دل میں دوسرے کی محبت از خود جبہی پیدا ہوتی
ہے جب دوسرے کے مجمر دل میں اسکی آگ پہلے
روشن ہو چکی ہے اور اسکے دل میں محبت کا دریا
اُمنڈ چکا ہے -

قصہ مختصر یہ شیطان متقی کا چھوٹا بہائی بنا اور ابہ
دونوں کی یوں نبڑنے لگی - شیطان کی تعلیم دینے کا
سلسلہ شروع ہوا اور سر احمق نے زانوے شاگردی
طے کیا - سر احمق کی نسبت اپنے گزشتہ بابوں میں
ہم یہ لکہ آئے ہیں کہ وہ ذہین اور طباع غضب کا
تہا اس لئے ہمیں اب یہی لکہنا کافی ہے کہ شیطان کے
اشارہ پر کام کرتا تہا اور جو کچھہ شیطان بتاتا تہا
اسے فوراً نقش دل کر لیتا تہا - پہلا سبق شیطان نے
یہ پڑہایا کہ اپنے بزرگان دین (صحابہ کرام سے مطلب
ہے) کی تعظیم و تکریم کرنی ہیچ ہے - سر احمق کا دماغ
چونکہ فطرت نے پہلے ہی سے اس قابل بنایا تہا کہ
وہ ایسی باتوں سے زیادہ دلچسپی حاصل کرے
اسلئے وہ پرشوق صورت سے سُنکر اپنے دل میں جما
لیتا تہا اور اسپر فوراً عملدرآمد کرتا تہا - جب شیطان نے
دیکہا کہ یہ سبق سر احمق کو خوب یاد ہوگیا تو اس نے
دوسرا سبق یہ دیا کہ اپنے سے زیادہ دنیا و دین میں
کسیکو عقلمند نہ سمجہنا - اس امر کی طرح طرح سے شیطان
نے تعلیم دی اور ہزاروں مثالیں دیدیکر سمجہایا -
یہ بہی سر احمق کے خیال میں خوب آگیا - ابہی دوسرا
مسئلہ ذہن نشین ہی ہو رہا تہا کہ سر احمق نے اپنے
اُستاد شیطان سے یہ دریافت کیا - اے مہربان
فاضل اُستاد میں تجہسے اپنا شبہہ رفع کرنا چاہتا ہوں
جس نے شب کو مجہے غضب بےچین رکہا اور میں بیان نہیں
کرسکتا کہ مجہپر کیا آفت آکر پڑی اگر تو اجازت دے تو
اپنا شبہہ تجہسے رفع کرنے کے لئے پیش کروں -

**شیطان** - منہہ کہولکر اور سخت پریشان ہوکر اے لاثانی شاگرد برائے خدا تو اپنا وہ شبہہ بہت جلد رفع کرلے مبادا تیری ننی سی جان پر فکر کا زیادہ بوجہہ پڑے اور تیری نازک روح پر غیر معمولی صدمہ پہنچے

**سر احمق** - یہ تو میری سمجہہ میں آگیا کہ میں تمام جہان کو جاہل سمجہو لیکن میری یہ عرض ہے کہ گزشتہ بڑے بڑے علما فضلا محدث مفسر وغیرہ وغیرہ علما کی نسبت کیا خیال کروں آیا انکو بہی خیال ہی جانوں یا کچہہ پڑہا لکہا گنوں -

**شیطان** - ہائیں یہ بہی کچہہ فکر کرنیکی بات تہی کیا خوب - (مسکراکر) ایک ہی لاٹہی سے سبکو ہانکنا چاہیئے

**سر احمق** - تو پہر صحابہ کی نسبت کیا خیال رکہوں یہ بہی تو حضور بتادیجیئے -

**شیطان** - انکو بہی اسی مد میں کہپانا لازم ہے -

**سر احمق** - متعجب ہوکر - اور نبیوں کو -

**شیطان** - اجی یہانتک کہ خدا کو بہی - چلو فیصلہ ہوا زیادہ حجت کرنے اور مین میگ نکالنے سے فائدہ کیا صاف طور سے اگر میرا سچا شاگرد ہے تو یہ دل میں جمالے کہ تمام گروہ بنی نوع آدم سے لیکر ابتک جاہل وحشی نامہذب ہوا ہے اور سب کی نسبت یہ کہدیا کر - تمدن کا انپر پڑا تہا نہ سایہ ترقی کا تہا وان قسم تک نہ آیا تہا نہ آب ہوا ایسی تہی کوئی پرورش کہ قابل ہی پیدا ہوں خرد جس سے جوگر

یہ سنتے ہی سر احمق خوش ہوگیا گو ابہی اسکی عمر نو دس سے زیادہ نہ تہی لیکن سیلف ریسپکٹ کا ایک سمندر اسکی طبیعت میں امنڈا اور اب جدہر نظر ڈالتا ہے سو کہا ہی سو کہا نظر آتا ہے - جہاں اپنے ہمعمروں پڑہنے لگنے کی بابت گفتگو ہوتی ہے ان پر خواہ نخواہ تبرا ہوتا ہے ایک ہمعمر بچہ نے ایکدن سر احمق سے دریافت کیا کہو کیا پڑہتے ہو - (یہ لڑکا کچہہ سال سے پردیس گیا ہوا تہا اور شہر میں آکر سر احمق سے ملا تہا)

**سر احمق** - پڑہتا کیا ہوں کوئی کتاب سمجہہ میں ہی نہیں آتی میرے اُستاد نے سکندر نامہ شروع کرادیا ہے -

**لڑکا** - سکندر نامہ شاباش سر احمق شاباش تم نے خوب ترقی کی کیوں نہو ذہین ہو بہئی ہم بہی تمہارے اُستاد سے پڑہیں گے ہمارے میانجی تو کچہہ ایسے سُست ہیں کہ دن رات پڑے ہوئے سوتے ہیں ان کے جاگنے کا کوئی وقت ہی نہیں اسلئے میں ابتک زلیخا ہی میں پڑا ہوا ہوں حالانکہ تم سے آگے تہا جب دہلی سے گیا تہا دیکہو تم سے کیسا پسڈی ہوگیا ہوں -

**سر احمق** - منہہ بناکر - اول تو میرے اُستاد تمہیں کیا کسی غیر لڑکے کو پڑہانے کے نہیں دوسرے میں تم سے یہ کہتا ہوں وجہ کیا جو تم سکندر نامہ پڑہتے ہو ایک دیا سلائی شخص نظامی کا کہا ہوا ہے جو گنجہ میں کہ (شہہ کا نام) مسجد کے ٹکڑوں پر پڑا ہوا تہا ایرانی

محاورے اس نے غلط لکھے ہین نہ مطالب کا ربط ہے نہ معنے کا ایک عجیب مہمل کتاب ہے۔ جہان وہ یہ لکھتا ہے ؎

زسم ستوران دران پہن دشت
زمین شش شد آسمان گشت ہشت

کتنا مہمل یہ شعر ہے نہ اسمین کچھ نیچرل ہوئی ہے نہ واقعات ہین کچھہ بھی نہین بھلا ممکن ہے۔ لیکن زمین اوپر جا سکتی ہی۔

**لڑکا**۔ نہین سر احمق یہ کیا بٹ ادبانہ کلمے حضرت نظامی کی نسبت کہتے ہو۔ توبہ کرو تمہین شایان نہین ہے۔ یہ مانا کہ اُنہون نے غلطی کی۔ لیکن جب انکا مُنہ بند ہو چکا تو ہمین اُنپر سرزنش کرنی بیجا ہیئے۔ جو کچھ اُنہون نے غلطی کی اُس سے چشم پوشی کرنی چاہیئے میرے اُستاد گو انکا وقت اکثر سستی مین گزرتا ہی پھر بھی وہ بہت بڑے عالم ہین عربی کی تحصیل پوری ہے اور فارسی بھی بخوبی جانتے ہین جب کبھی نظامی سعدی۔ خاقانی کا ذکر آیا اونہون نے یہی کہا۔ ؎

در شعر سہ کس پیمبرانند
دوسی انوری و سعدی

جب ان سے نظامی کی بابت دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ شعرا جنکا اوپر نام پیمبر ہے اور نظامی خدای سخن ہے اس لیئے اسکا نام نہین آیا۔

پھر خاقانی کی نسبت دریافت کیا تو اونہون نے فرمایا نہ وہ پیمبر ہے اور نہ خدا ہے بلکہ شعرا کا خاقان ہے سا اتنا بڑا عالم تو یہ کہے اور تم انکی نسبت یہ کہتے ہو۔

**سر احمق**۔ برافروختہ ہوکر۔ تمہین ابھی جانچ کرنے کا شعور نہین ہے۔ تمہاری ہی استاد کو کیا آتا ہے وہ تو محض ایک کندۂ ناتراش ہے۔

**لڑکا**۔ خفا ہوکر اور اپنی آزردہ صورت بناکر یہ تم نے کیا کہا۔ کیا تم ان سے واقف ہو اور تم نے انکے مبلغ علم دیکھا ہی۔

**سر احمق**۔ نہین ہم واقف نہین نہ ہم نے انکا مبلغ علم دیکھا ہی لیکن ہم جانتے ہین کہ وہ جاہل ہے۔

**لڑکا** زہریلی ہنسی لبون پر لاکر اور حقارت آمیز جھڑکی دیکر۔ ایسی مہمل تقریر کرتے تمہین شرم نہین آتی افسوس۔

**سر احمق** سخت برافروختہ ہوکر افسوس ہے کہ تم بھی نرے بچہ کے باوا ہی نکلے۔ ارے میان تمہارا استاد جاہل نہین تو اور کون ہی۔

**لڑکا**۔ کچھ خفیف کچھ رنجیدہ اور کچھ برافروختہ ہوکر لاحول ولاقوۃ بھائی مین تو تم سے ملنے آیا تھا تم ناحق میرے پیچھے چپٹے ہو مین سمجھہ گیا کہ ابھی سے تمہارے یہ خیال ہین آیندہ مینے توبہ کی اور اپنا کان پکڑا کہ تم سے کبھی بات نہ کرونگا۔

**سر احمق** تم بھی عجب جھنجکرہ ہو۔ سیدھی بات سمجھاتا ہون تو یہ کہتی ہو کہ آیندہ سے مین بات نہ کرونگا خیر

اگر تمہاری یہی خوشی ہے تو بہت اچھا نہ بات کیجئیگا
لیکن تم یہ چاہو کہ تمہارے میانجی کو میں عالم کہوں
یہ محض ناممکن ہے۔

**لڑکا** ۔ آج معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں کسی نے دہتورا
پلا دیا ہے جو تم ایسی باتیں کر رہے ہو کسی ہوشیار
انسان کا تو یہ کام نہیں جسمیں کچھہ علم ہے وہ یہ سمجھہ
سکتا ہے کہ انجان شخص پر اس طور سے قطعی رائے
قائم کرنی کتنی لغو ہے بہائی تمہیں غیب کا تو علم
نہیں ہے دیکھکر ہی حکم لگایا ہوتا کیا تم نے یہ نہیں
سنا ہے کہ سعدیؒ تم جیسے لوگوں کو مخاطب بنا کر
کیا فرماتے ہیں۔

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

**سر احمق** ۔ یہ قول بہی کچھہ سند کے قابل ہے
محض جاہل شخص سعدی کا ہے ایسی باتونکو میں نہیں سنتا
یہ سنتے ہی لڑکے کو غصہ آگیا اور اس نے ایک ایسا
سخت جملہ سر احمق کی نسبت کہا کہ دونو کی گلچخپ ہو گئی
بڑی دیر تک لڑائی ہوتی رہی گو سر احمق لڑکے کی نسبت جیہوٹا
تہا لیکن ہاتہ چلتے ہونے کی وجہ سے اس نے بڑی
دیر تک دو بدو مقابلہ کیا اتنے میں شیطان نکل آیا
اور اس نے دونو کا بیچ بچاؤ کر دیا۔ لڑکا جسکا نام
سمیع اللہ تہا اپنے گہر اپنی جان بچا کر بہاگا۔ شیطان
نے سر احمق کو گود میں اٹہایا اسکی پیشانی پر بوسہ دیا

اور اس سے تکرار کا سبب دریافت کیا جو کچھہ گزری
تہی سر احمق نے صاف صاف بیان کر دی پہلے تو شیطان
دیر تک تسلی دیتا رہا پہر اس نے یہ کہا کہ جو کچھہ میں نے
تمہیں سبق پڑہایا ہے اسکو اپنے دل میں جما لو لیکن
ظاہر اس کے خلاف کرو دل کی بات ظاہر کرنیکا موقع
بہی عنقریب آئیگا جلدی نکرنی چاہیئے تم اس بات کو خوب
سمجھہ سکتے ہو اسلئے کہ تم فہیم ہو کہ عام دنیا میں جہالت
پہیلی ہوئی ہے کوئی کسیکو بزرگ سمجہتا ہے اور کوئی کسیکو
سمجہتا ہے مصلحت وقت کی وجہ سے یہی بہتر ہے کہ
ان کی ہاں میں ہاں ملاؤ اور جب آزادی سے
اپنی دلی رائے ظاہر کرنے کا موقع آئے تو وہ ظاہر کرو

**سر احمق** ۔ بسو رکر ۔ تو یہ میں نے بہت غلطی کی
اب میں کیا کروں۔

**شیطان** ۔ ہاں غلطی تو کی لیکن کچھہ مضائقہ نہیں
میں تم میں اور سمیع اللہ میں ملاپ کرا دونگا لیکن اتنا
سمجہا دیتا ہوں کہ آئندہ ملانوں کی نسبت کہلم کہلا
کوئی لفظ نہ کہنا اگر انہیں معلوم ہو گیا تو جان بچانی
مشکل ہو گی یہ میں تم سے کہتا ہوں یہ لوگ بڑے ہی
بدمذہب ہیں ان کے آگے کسی کی بہی پیری نہیں چلتی
تم اپنے والد سے پوچہنا وہ ملانوں کو خوب بہگت چکے
ہیں ہاں یہ اپنے اوپر لازم سمجہہ لو کہ اپنا خالی وقت انپر
لعنت کرنے میں گزارو جیسا کہ میں کیو کرتا ہوں بلکہ میں نے
تو یہ التزام کر لیا ہے کہ جہاں صبح ہوئی اور میں تسلیم لیکر

پتیہ گیا دس بجے تک ملاؤں پر لعنت بھیجتا ہوں یہی
میرا وظیفہ ہے اور اسکو میں نجات دارین سمجھتا ہوں
اور جب کبھی اتفاق سے مٹ بھیڑ ہو جاتی ہے تو میں
اول تو منہہ پھیر لیتا ہوں اور چراسپر ہی جان نہیں
بچتی اور ملاقات ہو ہی جاتی ہے تو میں اس عاجزانہ
اور نیازمندانہ طریقہ سے ڈرتا ڈرتا پیش آتا ہوں کہ
ٹھکانا نہیں جب تک وہ مجھسے کھڑے ہوئے
باتیں کرتے ہیں میری روح قبض ہوتی رہتی ہے۔
جب وہ ٹل جاتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری
جان بچی۔ اے سر احمق ملاؤں کا جتنا تجربہ مجھے
نہیں ہے جسقدر تیرے باپ کو ہے جب وہ کبھی غول کے غول
ہوں گے تو میں ان سے دریافت کراؤنگا وہی
سے ان کے آگے ہاتھہ جوڑئے بس اسی میں خیر ہے

**سر احمق۔** ڈر کر۔ اب میں ایسا ہی کرونگا آئندہ
سے میں نے توبہ کی توبہ آلہی توبہ میں ایک بات اور بھی
دریافت کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب ملاؤں
کا اسقدر خوف ہے اور وہ ایسا جابر ظالم گروہ ہے
پھر یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ میں کھلم کھلا ان سے
مقابلہ کر سکونگا اور ان پر فتح پالونگا۔

**شیطان۔** ابھی کے آدمی کے پیر شدی۔
اے سر احمق تو ابھی بچہ ہے زمانہ کا تجھے بہت کچھہ
دیکھنا ہے ہزاروں رنگ بدلنے پڑیں گے پھر تو میں
جا کر اس قابل بنیگا کہ ملاؤں کا ہاتھہ تجھہ تک نہ پہنچے
اور قرآن سے ماموں رہے اے میرے پیارے
بھتیجے ہر کام رفتہ رفتہ ہوتا ہے سیڑھی بسیڑھی
چڑھکر کوٹھے پر پہنچ جاتے ہیں اگر کوئی شخص چھلانگ
مار کر ایک ہی بار کوٹھے پر چڑھنا چاہے تو وہ منہ
کے بل گر پڑیگا۔ تو صبر کر میں تیرا نرا استاد ہی نہیں
ہوں بلکہ تیرا اتالیق اور رہنما بھی ہوں تجھے وہ وہ
باتیں بتاؤنگا اور ان ان رستوں پر چلاؤنگا کہ تو
ہر زمانہ میں نگاہ وقعت سے دیکھا جائیگا۔
تو اپنے کو بالکل مجھپر منحصر کردے اور بس کبھی یہ نہ کہہ
کہ کیا کروں اور کیا کیا جائیگا جو کچھہ میں کہوں آنکھیں
بند کرکے اسپر چل۔

اب میں تجھے فریب کی تعلیم دیتا ہوں دل میں چاہے
جو کچھہ ہو لیکن دوسرے کے آگے سخت گھگیا کر
ہی گفتگو کی جائے۔ شیطان نے صدہا تجربہ کی
مثالیں دیں اور یہانتک کہا کہ اگر کسی سے مطلب
نکالنا تو جو کچھہ وہ کہے ہرگز انکار نہ کیا جائے خواہ
کیسی ہی پرعیب بات کیوں نہو جب سر احمق فریب
اور چاپلوسی کی خوب تعلیم پاچکا تو شیطان سر احمق
کو لیکر سمیع اللہ کے گھر پہنچا۔ سمیع اللہ اپنے استاد
سے زلیخا کا سبق پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں اس نے
سر احمق کو دیکھا۔ وہ ایک شائستہ اور مہذب کم کلاہ تھا
صورت دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا اور سر احمق کو معہ شیطان
کے بٹھا لیا۔ شیطان کی تعلیم کے مطابق سر احمق

دوڑکر سمیع اللہ کے گلے لگ گیا اور بھوں بھوں رونا شروع کیا سمیع اللہ کو بھی رونا آ گیا تین چار منٹ تک یہی انکا فضیحتی ہوتی رہی آخر دونوں ملکر بیٹھے۔ سرا حمق نے سر سے اپنی ٹوپی اوتار کر سمیع اللہ کے پیرون پر رکھ دی اور یہ التجا کی برای خدا آپ میرا قصور معاف کرین۔ مین آپکا چھوٹا ہون سمیع اللہ نے فوراً اپنے گلے سے لگا لیا اور کہا بھائی یہ کیا کہتے ہو۔ قصہ مختصر یہ کہ دونون کا خوب ملاپ ہو گیا شیطان نے جب دیکھا کہ ملاپ ہو گیا تو اسنے وہان سے اوٹھنے کے لیئے پہلو بدلا اسلیئے کہ خلانے کی وجہ سے وہ زیادہ وہان بیٹھنا نہ چاہتا تھا اسکا یہ خیال تھا کہ آج جمعہ کو ملّانا نہین ملنے کا مگر اسکی بدقسمتی سے آج بھی ملانا موجود تھا۔

**ملّانا**۔ ای حضرت ایسی آپ کو بھلا کیا جلدی ہے ذرا تامل کیجیئے۔ آپ سے تو ملنے کا تھا بہت شوق۔ کیا کہیئے نہ ہوتی ہے فرصت مجھے۔

شیطان نے دل مین کہا کہ پہلے دو تین جو مصاف فقرے اس نے اُردو کے روز مرہ کے کہے اس سے معلوم ہوا کہ بڑی دیر سے سوچ رہا تھا لیکن چونکہ وہ ہی فقرے سوچے تھے اس لیئے آگے پھر وہ ہی ملا تی اُردو بولنے لگا۔

**شیطان**۔ ہاتھ باندھ کر اور سخت گھگیا کر۔ ای حضرت پیر و مرشد میرے ناچیز شوق کا بھی یہی عالم تھا لیکن کم نصیبی کی وجہ سے یہی قدمبوسی قدوم میمنت لزوم سے محروم رہا آپکی عموماً بڑی صفت و ثنا سنی ہے کیا کہون کہ میری بدنصیبی تھی کہ ابتک حضور کی زیارت سے مشرف نہین ہوا تھا۔ (لیکن اسکے خلاف دل مین یہ کہہ رہا تھا کہ خدا تجھ ملعون کی صورت پھر نہ دکھائے)۔

**ملّانا**۔ حد سے زیادہ خوش ہو کر اور اپنے کو بہت بڑا ادمی سمجھکر۔ تھی ہم بھی مشتاق تمہارے ملنے کے اتفاق سے آئے تم ہمارے ہان اور ملاقات کی ہم سے تحصیل کی ہے تم نے کہان تک کس ہی بیچ کس شہر کے۔ صرف ہے مجھے پوچھنا ہی۔

**شیطان**۔ اسی طرح سے گھگیا کر اور دانت انکوس کر دست بستہ۔ ای حضور اقدس پیر و مرشد مین مولوی مخصوص اللہ کا شاگرد ہون یہی درسی کتابین ان سے نکالی ہین اور بس۔

**ملّانا**۔ تھا نہین جانتے ہین ہم اوستاد تمہاری کو اتنا علم وہ پڑھا نہ سکتا تھا ابوالفضل بھی اچھی طرح۔

**شیطان**۔ یہ حضرت اقدس صحیح فرماتے ہین بیشک فارسی مین انہین دخل کم تھا وہ عربی

وہ عربی زیادہ پڑھاتی تھو۔

**ملاّنا** (یا میانجی) فارسی ہی علم دوسرا۔ عربی آسکتی ہی ہر ایک کو لیکن آسکتی نہیں فارسی۔ یہ مذاق ہی خدا داد۔

**شیطان** اے پیرو مرشد یہ صحیح ہی۔ اسمین ہرگز شک نہین بیشک آپ درست فرماتے ہین اسمین شبہ ہی کرنا روا نہین ہے۔

**ملاّنا** پڑھی ہی تم نے ابو الفضل اور سکندر نامہ۔

**شیطان** ہاتھ باندھ کر اور التجا کرکے۔ ہان پیر و مرشد اپنے اوستاد مخصوص اللہ ہی سے دیکھی ہین۔

**ملاّنا** ہنسکر یہ نہین جان سکتی مطلب ان کتابون کا استاد تمہارے۔ اچھا دو اگر اجازت تو کرتا ہون۔ دریافت ایک آدھ شعر تم سے معلوم ہو جائیگی علمیت تمہاری۔

**شیطان** معمول سے زیادہ گھگیا کر اور سخت التجائی لہجہ مین۔ بھلا میری کیا مجال ہی جو آپ جیسے فاضل کے آگے مین زبان کھولون یہ میری مجال کبھی نہین ہو سکتی آپ گو عمر مین مجھ سے کم ہین لیکن فضیلت علم مین بڑے ہین مجھ پر حتی الوسع آپکا ادب کرنا چاہئیے مین سچ کہتا ہون اے پیرو مرشد کہ ہم نے تو یون ہی اٹکل پچو پڑھ لیا ہی ہم اصلی باریکیون کو کیونکر جان سکتے ہین مجھے تو اس سے معاف ہی کیا جاے۔

**ملاّنا** ہنسکر اور بہت خوش ہو کر نہین نہین ترو تم خیال کسی قسم کا کچھ نہین مقصود ہی بحث خدا نخواستہ صرف بتھانا رعب علم زمانہ کا اور نہین ہی مقصود میرا کچھ کہو تم ضرور اور نہ شرمندہ ہو غلطی اپنی سے۔

**شیطان** مین سوچا کہ بغیر کہو آیہ ملاّنا نہ رہیگا ناچار الٹے سیدھے معنی بتا کر اپنی جہالت ثابت کرو اور یہان سے بہت جلد بھاگ کر چلو۔ یہان زیادہ بیٹھنے سے سخت آفت لائیگا ملاّنے کا پاس جہانتک ہو اچھا ہی نہین گو یہ صحیح ہی کہ نئی نئی مکر اور نئے نئے فریب سیکھنے مین آتے ہین نیا نیا تجربہ ہوتا ہی اور بہت سی جعلسازی کی باتین معلوم ہوتی ہین پھر بھی ہی خوف کی جگہ کوئی بات ایسی کہدی کہ اسمین دل بہک جا تو اور بھی مصیبت ہے۔ شیطان یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ملاّ جی نے مسکرا کر کہا۔ کیو تم کس فکر مین بھائی ہم کرینگے نہین ثابت جہالت استاد تمہارے کی بلکہ بتا ئینگے تمہین معنے نئے۔

**شیطان** اگر پیر و مرشد کی یہی مرضی ہی تو سکندر نامہ کا شعر ارشاد ہو مین جو کچھ مجھے معلوم ہو عرض کرون اور پھر حضور سے استفادہ حاصل کرون۔ یہ سنکر ملاّنا یا میانجی اس قدر خوش ہوا گویا تمام جہان کے علم و ہنر کی کنجیان اسکے ہاتھ مین ہی اور سمندر کے سمندر علوم کے نگلے ہوئے ہے اسی سرخوشانہ حالت اور وجد انگیز خوشی مین بسے گویا ہوا وہ شعر یہ ہی

بہین شیر گردون جہان خون + کہ خرگوش ما ہ گردوا گی فت

ہی یہ شعر نسبت جسکی تم سے ہون نہین کہتا ہیچ عقل تمہاری کے آیا ہو جو کچھ بیان کرو اسکو ورنہ نہین چاہتا کچھ مین اور۔

**شیطان** واقعی اس شعر کی نسبت میرے استاد یہ فرمایا

**شیطان** - نہیں پیرومرشد اسپر تو نشان کرادیا تہا
کچہہ بہی جہوٹے سچے معنی نہیں بتائے
**ملانا** - نہایت خوش ہوکر یہانتک کہ اسکی رال بہی
ٹپک پڑی - دیکہا کتنا نہ تہا میں کہ آتی نہیں فارسی
انہیں یہ ہے علم دوسرا اور ہے عربی علم دوسرا
اچہا تو بتاتا ہوں میں سنو تم بغور اس مطلب کو اور یاد
رکہو ذہن اپنے میں - جانتے ہو کہتے ہیں شیر گردوں
کسے شیر گردوں کنایہ از جبرئیل ہست یعنی کہتے ہیں
جبرئیل کو شیر گردوں کیونکہ ہے مذہب محدثین کا یہ
کہ پہلے ہوتے ہیں جبرئیل علیہ السلام کے نیچے تمام زمانہ
ہیں اسلئے کہتے ہیں انہیں شیر کیا نہیں سنتے جب لیتے
ہیں وہ سانس آتی ہے کیسی خوفناک آوازیں درمیان
[illegible]ن کے یہ نہیں ہے کچہہ ورنہ سانس ہے جبرئیل کا
ہے اختلاف [illegible] میں یہ بہی علما کا بعض گئے ہیں اس طرف
کہ سب پیچ چلنے کے کرتے ہیں کوتاہ [illegible] دل ترماتا ہے
فرشتہ کو ترسے پہر غل مچاتے ہیں وہ بے ٹہکانے
خیر اس سے نہیں کیا بحث نکالی ہے نے کہ شیر گردوں
ہے کنایہ جبرئیل علیہ السلام سے اور خرگوش پر میں معہ
سوا جسوقت جرنگر خرگوش پر کرتے ہیں حملہ چاند پہ
فتح کر لیتے ہیں ماہ گردوں کو ایک ہی دوڑ میں یہ ہیں
معنی اسکے جو میں نے بتائے ہیں تمہید سچ کہنا ایمان
اپنے سے کہ کہیں آسکتے ہیں خیال میں کسی کے ایسے معنی
توبہ توبہ استغفر اللہ -

یہ سنتے ہی شیطان نے تین بار میاںجی پر لعنت کی
اور ہزاروں باران کی فہم و عقل پر لاحول پڑہی مگر
ظاہر وہ یہ کہنے لگا حیف صد حیف آج مجہے یہ معلوم
ہوا ہے کہ میری عمر یوں ہی گئی کاش اگر مجہے معلوم
ہوتا کہ حضور جیسا بہی فاضل اجل ہے تو میں کسی کے
آگے بہی زانوئے شاگردی طے نہیں کرتا - جو معنی
اے ملا صاحب آپنے ارشاد کئے ہیں وہ کبہی
حشر تک کسی کے خیال میں بہی نہیں آسکتے - علم کو تیرے
علم سے رتبہ - فضل کو تیرے فضل سے عظمت -
بیشک یہ مجہے آج معلوم ہوگیا کہ دنیا میں آپ سے زیادہ
کوئی فاضل نہیں ہوا یہ شعر آپکے شایان شان ہے
شعر بہی کیا اچہا ہے -

کلکت تا شیر ہنر دادہ باہل بحر و بر
تیغت تا شیر خفہ شرقا و غربا ریختہ

**میاںجی** - خوش ہوکر - سمجہا میں ہے یہ شعر بدر چاچ کا
دیکہو آیا ہے مجہے کیا یاد کہنا سچ نہیں تعریف کرتا اپنی
میں اس لئے صرف کہ شہیر اتنے ہیں اسکو اطلاق اس
مشہور حیلہ کا کہ بنتے ہیں منہہ اپنے سے میاں مٹہو مگر
آئی ہوئی بات زبان پر نہیں رک سکتی بغیر منہہ پر آئے اسلئے
کہتا ہوں میں تم سے سچ یہ بات کہ سمجہتا ہوں ان بڑی
بڑی کتابوں کو میں اس طرح کہ سمجہا نہیں تہا مصنف ان کے
نہیں ہے کوئی شاہ دنیا میں ایسی عظمت والا کہ کرے جو تی
سیدہی میری جو اٹہائے میری نعلین فخر ہے اسے بہت

سمجھلو کہتا ہوں میں جو ہم نہیں سمجھتے کسیکو اس دہر میں
کوئی ہے کہ آئے مقابلہ میں ہمارے اور بڑائے
سکندر نامہ کو ہوتا زندہ افلاطون اگر اس زمانہ میں
تو معلوم ہوتا اسے ہے یہ عالم اصلی۔

یہ سُنکر اور بھی شیطان کا قافیہ تنگ ہوا اور اب اس نے
یہاں سے بھاگنا چاہا اسلئے کہ جو باتیں اس نے منتی کو انانیت
میں قدم رکھنے کی بتائی تھیں ان سے کہیں زیادہ
یہ ملانا کہہ رہا تھا شیطان کو کھٹکا یہ تھا کہ کہیں میرے شاگرد
ملانا نہ بہکائے اور میرا اعتقاد جاتا رہے شیطان
میانجی کی یہ تقریر سُنکر بہت ہی گھبرگیا یہاں تک کہ انکے
پیروں پر گر پڑا اور یہ گویا ہوا۔

گرچہ غنچہ دل افتادہ ام دریں گلشن
زند بصبح شکر خندہا گریبانم
زغیر من پرکاہے نبردہ ام ہرگز
چہ برق ریشہ دواندہ است در نیستانم
غرور من بفلک سر فرو نمے آید
شکستہ است سر آفتاب چوگانم
کلاہ گوشہ بخورشید و ماہ میشکنم
باین غرور کہ مدحت گر ظفر خانم
بفکر شعلہ رایش چو سر بجیب برم
چراغ طور بر آرم سر از گریبانم
بوصف طبعش اگر تر زباں شوم چہ عجب
کہ جوشد از قدم خامہ آب حیوانم
نفس چو برق زند بر سیاہ خیمہ حرف
اگر ز تیغ عدو سوز او سخن رانم
بلند بخت نہالا بہار تربیتا
کہ از نسیم ہوا داریت گلستانم
حقوق تربیت را کہ در ترقی باد
زباں کجاست کہ در حضرت فرو خوانم
تو پایہ تخت سخن بدستاں دادی
تو تاج مدحت نہادی بفرق دیوانم
بروئے صفحہ مدحت کہ چشم بد مرساد
کشود دیدہ شوق حسن [illegible] نم
[illegible] پرتو خورشید خواست [illegible]
کشید جذب تو [illegible] از رگ جانم
تو جان زدخل بجا مصرعہ دادی
تو در فصاحت دادی خطاب سحبانم
ز وقت تو معنی چناں شد مرا [illegible]
کہ می توان بدن مور کرد پنہانم
چو زلف سنبل ابیات من پریشاں بود
نداشت طرہ شیرازہ روئے دیوانم

شیطان اپنی شاعری کی بانگی اور میانجی کی تعریف
نہ ختم کرنے پایا تھا کہ میانجی نے شعر پر اعتراض کیا
اور وہ اعتراض یہ تھا کہ بیت جس کے معنی گھر کے
ہیں اسکی جمع بیوت آتی ہے ابیات غلط ہے دوسرے
مصرع میں روئے دیوانہ آیا یہ محض غلط ہے دل دیوانہ

ہو اکرتے ہین۔ شیطان نے یہ سنکر میانجی کی سمجھ پر ہزار بار نفرین کی اور بہت کچھ برا بھلا کہا لیکن ظاہر ایسے تعریف کرنے لگا ای مقدس حضور تمام جہان کے فاضلون کے قبلہ یہ غلطیان جو آپنے بتائی ہین ہرگز ممکن نہ تھا کہ کسی کو سوجھتین (ہیر چو مکر) مانتا ہون (کان کی لو پکڑکر) مانتا ہون آپسے بہتر فاضل مین تو مین چشم فلک نے بھی نہ دیکھا ہوگا

ے این کار از تو آید و مردان چنین کنند +

واقعی اگر یہ غلطی رہ جاتی تو میرے اشعار بھی تباہ ہوجاتے۔ یہ بھی بڑی خوش قسمتی تھی کہ غلطی کا افشا ہوگیا۔ لیکن حضور مجھسے تو یہ شعر بنے گا نہین آپ ہی غلطی بھی بنا دین گے۔

میانجی بہت خوش ہوکر اور ادھر اودھر ڈنڑ مارکر۔ ابھی تم ہماری لیاقت کا مادہ دیکھو گے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ دیکھو یہین سے تم (بس یہانتک میانجی نے اردو کسی قدر صاف بولی اسواسطے کہ وہ بڑی دیر سے لکھ لکھ کر حفظ یاد کر رہے تھے اور پھر اپنی اسی فطرتی زبان پر اتر آئے) مین نے کیا نہین تھا اشارہ تمکو میاں وا معلوم ہو تمھین میری شیخی۔ اب سمجھا ہوگا تمنے بخوبی کہ ہو نہین شاعر بلکہ چاہیئے کہنا مجھے شاعر گر۔ اچھا سنو تم اس بات کو کہ کرتا ہون مین صحیح شعر تمہاری کو اس طرح۔ ے

چو زلفش سنبل بہوت من پریشان بود
نہ گشت طرۂ اصفہان دل دیوانہ ام

**شیطان** (اپنے دل مین) ای کمبخت خدا کی مار کم بخت۔ لاحول ولا قوۃ اس پاجی پنی کا بھی کوئی ٹھکانا ہے (مگر ظاہر االفاظ مین) واہ واہ واہ کیا خوب کیا خوب قلم توڑ دیا۔ اللہ الٰہی تو بہ کیا زبردست صلاح ہے

**میانجی**۔ بس یہ ایک ہی شعر جان سمجھنا تم ہوگا۔ اس سے بہتر تمہارے۔ اور شعرون مین کوئی۔ اچھا کرتے ہو تم تعریف ہماری اس لئے ہم کرتے ہین شکر اللہ کا کہ ہوئے ہین پیدا لوگ ایسے کہ کرتے ہین قدر علم ہماری کی۔ شیطان نے دیوانہ بنانے کے لئے اور یہ دلنشین کرنے کے لیے کہ تجھسے بہتر دنیا مین کوئی فاضل اجل نہین ہے چند اشعار اور بھی سنائے جو درج ذیل ہین +

## اشعار

تو غنچہ ساختی اوراق نا بردۂ من
وگرنہ خاتمہ ماند از گلستانم

تو مشت مشت چو صد ہمن فشاندۂ گہر
چو گل تو زر بسر ریختی بدامانم

طریق شکر گذاری این حقوق واگر بود
کہ در رکاب تو نقد روان برافشانم

بدست جذبہ مجبوری رضای پدر
ز ہند سوی وطن می کشد گریبانم

کنون ہمہ التفات ہا آنست
کہ یاد و سال دہی خدمت صفا یانم

شکستہ دل کنمی پیش عندلیبانم
نصیب شعلۂ جوالہ باد خرمن من
اگر بمحض رسیدن عنا بگرداتم

میانجی ایسا کم فہم اور کم لیاقت شخص تہا کہ اسے یہ معلوم ہوا کہ شخص (شیطان) جو اشعار پڑہ رہا ہے آیا یہ میری تعریف ہے یا لعن کا کیونکہ وہ طالب ہے مشکل سے گلستان بوستان اس نے پڑہی ہوگی اور ابو الفضل و سکندر نامہ کو بہی کسی اپنے جیسے کو رمغز سے دیکہا ہوگا کسی شعر کے لفظی معنی بہی نہ سمجہا اور سمجہا تو کیا سمجہا ........

. . . . . . . . . . . .

شیطان بیٹہا تو تہا لیکن اسکی جان بر بنی چلی جاتی تہی اور وہ کسی نہ کسی طرح وہاں سے اٹہنا چاہتا تہا۔ شیطان کے چلے جانے سے پہلے مصنف فسانہ شیطان ناظرین سے ایک لفظ کے الٹ پہیر ہونے کی معافی مانگتا ہے اور وہ یہ ہے کہ میانجی کو کہیں کہیں گزشتہ صفحوں میں ملانے اور ملانجی سے تعبیر کرا ہے یہ سخت غلطی ہے ملانا میانجی نہیں ہوسکتا اور میانجی ملانا نہیں ہوسکتا۔ میانجی اردو کے روزمرہ میں اسے کہتے ہیں کہ جو صرف فارسی کی شد بد جانے اور بچوں کو ڈیوڑہیوں پر پڑہاتا پہرے اور ملانجی وہ ہے کہ جس نے صدرہ شمس بازغہ پڑہ لیا ہو اور وہ مسجد میں رہے یا کسی مسجدی مدرسہ میں طلبہ کو گمراہ کرنے کے لئے صغرے وکبرے اور ایسی ہی کتابیں ملا حسن وغیرہ پڑہا دے۔ داڑہی لمبی چپٹی ہوئی ہو اور لبیں بالکل منڈی ہوئی ہوں یا ایسی کترِی ہوئی ہوں کہ جو منڈی ہوئی سی معلوم ہوں۔ ٹخنوں تک نیم ساق یا پاجامہ ہو کہ ٹخنوں پر سے اونچا ہو یا ہوا ہوا ہو جس میں ازار بند گرا پڑا ہوا ہو۔ غلط بحث کا بانی ہمیشہ ہو ہر بات پر لاحول نوک زبان ہو ... قال رسول تکیہ کلام ہو وغیرہ وغیرہ ... کو ملانا یا اس سے چہوٹی عمر کا ہو تو ... حقیر صورت ہو کا ہو ا تو ملانٹا کہتے ہیں یہ ... ہیں جو ان ہی ذات شریف گروہ کی نسبت استعمال ہوتے ہیں۔ غالباً ناظرین اب لفظ میانجی و ملانجی یا ملانے کا فرق سمجہہ گئے ہونگے۔ اب ہم دوسری طرف یعنی اپنے مطلب کی جانب قلم پہیرتے ہیں اور دکہاتے ہیں کہ شیطان وہاں سے کیونکر سرکتا ہے میانجی پیچہا ہی نہیں چہوڑتے بہلا نہیں ایسا فضول تعریف کرنے والا اور کون ملیگا شیطان اٹہتا ہے اور میانجی زبردستی بٹہا لیتے ہیں آخر شیطان نے یہ ترکیب کی کہ ایک چوہیا پکڑ کر بہیجا میں میانجی کے ڈہیلے پانچے میں چہوڑ دی چوہیا کا ........ کاٹنا اور میانجی کا تڑپنا اور دہما دہم کرنا اور جلدی جلدی یہ کہنا مر گیا ہوں میں ہائے سانپ نے کاٹ کہایا وہ اس نے تیا!

میاجی کے پائنچوں میں چوہیا چڑھ گئی ہے اور وہ بیتاب ہوئے جاتے ہیں

میں رہے اور شیطان سرِ احمق کو لیکر باہر نکل آیا۔
**سرِ احمق** ۔ اے میرے شفیق استاد جو کچھہ تو نے
انانیت اور خود ستائی کی بابت مجھے تعلیم دی تھی
اس سے کئی حصے زیادہ یہ میاں جی نکلا یہ کیا بات ہے
**شیطان** ۔ یہ تو صحیح کہتا ہے لیکن میری تعلیم اور
اسکے غلو میں فرق یہ ہے کہ میری تعلیم متانت اور
سنجیدگی کی طرف اشارہ کرتی ہے اور یہ بتاتی ہے
کہ ہر موقع پر اسی کے مطابق بات ہو میاں جی اس سے
ہزاروں کوس تھا جو کچھہ اس نے مہمل تقریر کی وہ
تم نے خود سُن لی اسلئے میں نہ اس کو دُہرانا مناسب
جانتا ہوں نہ اسپر ریمارک کرنا۔ اسی قسم کی باتیں
کرتے ہوئے آخر سرِ احمق اور شیطان گھر پہنچے۔

## باب

### سرِ احمق کا زندگی کی پہلی اسٹیج پر قدم رکھنا

جب دونو گھر پہنچے تو باہم یہ معاہدہ ہو گیا کہ آئندہ
نہ کسی ملانے کا نام لیں گے نہ کسی میاں جی کی بابت
کچھہ ذکر کریں گے سرِ احمق نے بھی یہ عہد کر لیا اس لئے
کہ وہ ملانوں اور میاں جیوں کی فطرت سے بخوبی
واقف تھا دوسرے سرِ احمق کی عمر اس نوعیت
کی نہ تھی کہ وہ کسی ملانے سے آنکھہ ملا سکے ۔ یہ
قصہ بہت طول طویل ہے کہ شیطان روز بروز
سرِ احمق کو تعلیم دیدیکر کیونکر تیار کرتا گیا پندرہ برس
کی عمر تک شیطان نے سرِ احمق کو دود کی جگہہ اپنا

دل پلا یا بس یہی ایک بات قابل نوٹ تھی گو ہر
بات کی ناپاکی اور غلاظت میں شک نہیں پھر بھی
اصلی بات کا چھپانا پیٹ میں درد کا باعث ہوتا ہے
ہم زیادہ طول دیکر نہ بیان کرینگے صرف اسی قدر کہنا
کافی جانتے ہیں کہ سولہ برس کی عمر میں سرِ احمق پٹواری
مقرر کیا گیا یہ تو گویا روزگار کی بابت ہے جس کے
بیان سے کچھہ ہمیں سروکار نہیں ہے ہاں مذہبی پہلو
جو کچھہ سرِ احمق نے شیطان کے کہنے سے اختیار کیا
وہ بدعتی پہلو تھا کیونکہ اس زمانہ میں بدعت کا بہت
زور تھا اور گور پرستی کی انتہا ہو چکی تھی ۔ سرِ احمق
گور پرستی بآزادی کرنے لگا شیطان ساتھہ ساتھہ
ہے کسی پیر کسی شہید کی درگاہ پر اپنی کسی مراد برآنے
کے لئے کلاوا باندہا جا رہا ہے اور پیر جی سے دعا
کی جا رہی ہے کہ ہمیں دولتمند بناؤ اور ہماری ترقی
کراؤ جمعرات کو تاشوں اور ریوڑیوں نادونا لئے چلے
جا رہے ہیں اور گھٹنوں قبر کے آگے سربسجود ہیں
کبھی قبر کو پکڑ کر رو رہے ہیں اور کبھی واویلا اور آہ و
زاری کر رہے ہیں صوفیوں کے بے داموں کے
غلام بن رہے ہیں لمبے ریشے مُنہہ پر صدہا بڑے
بڑے صوفی فریفتہ ہیں مقبروں کی زیارت کرنے
آئے ہیں اور وہیں نظارہ بازی ہو رہی ہے ۔
اٹھویں دن بلبلا کھڑک رہا ہے تمام شہر کے چھٹے ہوئے
بدمعاشوں کا مجمع ہے جو رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں

اور بسیوں سے بہتر لتیں پہر پہر کر ناچ رہے ہیں تا
یہ سارا تماشا شیطان نے سر احمق کو دکہایا پہر ایک
اور مقبرہ میں لیکر پہنچا جو شہر سے تین چار میل کے
فاصلہ پر ہے وہاں دو سترہویاں ایک جاڑے
اور ایک گرمی میں ہوا کرتی ہے شب کو قوالی کا بہت
لطف آتا ہے جوں ہی شیطان کے ساتہہ سر احمق
وہاں پہنچا اترا سے قبر کے آگے یہ تماشا اچہا معلوم
ہوا شیطان کے کہنے سے علیحدہ بیٹہہ گیا اور اب
شیطان نے سیر کرنا شروع کی کہیں چٹکی لے بیٹہا ہی
[illegible] تو دے اور گتیں پہرنے لگتا ہے کسی کی بوٹی
جو ر بیٹہا ہے تو وہ بے تال ناچنے لگتا ہے غرض
[illegible] شیطان نے بڑی بڑی سیریں کرائیں بڑی
[illegible] زائرین کو چٹکیاں لیکر [illegible] کرایا
کہ جسکی کوئی [illegible] انتہا نہیں جا بجے صبح تک شیطان
نے وہ انجمن گرم رکہی سر احمق مارے ہنسی کے لوٹ
لوٹ گیا - پہر شیطان سر احمق کو صوفیوں کے تجرو
میں لے گیا وہاں ایسی ناگفتہ بہ حالت دیکہی سر احمق
کا معہ شیطان کے قافیہ تنگ ہوا شیطان لعنة
بہیجتا اور لاحول پڑہتا ہوا بہاگا - پہر شیطان سر احمق
کو مولود کی انجمن میں لیکر پہنچا - وہاں ایک عجیب
وغریب نقشہ دیکہا - یہ مبارک انجمن بڑی شان و
شوکت سے آراستہ ہے جب یہ دونو دروازہ پر
پہنچے تو انہوں نے دلچسپ گدگدی لا دینے والے تماشے

دیکہے - ڈیوڑہی پر پہرا بیٹہا ہوا تہا اور وہ صرف
اسلئے تہا کہ امرا کو جانے دے اور غریب کو روکے -
شیطان اور سر احمق نہایت زرق برق تہے اور بنائے
ہوئے گئے تہے جوں ہی یہ دروازہ پر پہنچے پہراتی
سر تا پا کہڑے ہوگئے اور اندر کی طرف اشارہ کیا ایک
بوڑہا سید جو بڑی دیر سے کہڑا ہوا تہا وہ بہی شیطان
کے پہلو میں ہوکر اندر جانے لگا اسکے چہرہ پر حلیمی پائی
جاتی تہی - رنگت گوری اور صاف تہی - کمر کسیقدر
جہکی ہوئی تہی ڈاڑہی بگلے کی طرح سفید تہی میر صاحب
اس ضعیف کو کہتے تہے اسکی صورت سے معلوم ہوتا
تہا کہ یہ اصلی سید ہے وہ زیادہ تر اپنے نانا کا تذکرہ
سننے کا بہت شایق تہا کچہہ کہانے سے اسے سروکار
نہ تہا بلکہ وہ سیر نیت بہت بڑا تہا جوں ہی وہ شیطان
کے پہلو میں ہوکر اندر جانے لگا تو پہراتیوں نے روک لیا
اور ایک گہرکی دیکر ناشائستہ الفاظ میں یہ کہا کہاں
جاتا ہے او بوڑہے سید - ہانپ کر اور آزردہ ہوکر -
میں چور نہیں گٹہکٹا نہیں مجہے مولود شریف سننے کا
شوق ہے اسلئے میں جاتا ہوں تو یہ سمجہہ کہ میں کہانا
کہانے جاتا ہوں نہیں جسوقت دسترخوان بچہے گا میں
اٹہکر چلا آؤنگا - اسپر ہی پہراتی نے نہ مانا اور اسکی ڈاڑہی
پکڑکر ایک جہٹکا مارا کہ بڈہا اوندہے منہہ آگے آن پڑا
اسکی آنکہوں میں آنسو بہر آئے اپنی اس ذلت پر وہ بہت
خفیف ہوا گہٹنے پکڑکر بیٹہہ گیا اور کہا یا اللہ یہ شیطانی

مجلس ہے یا رحمانی - شیطان نے اپنے دل میں کہا
کہ مجھے ناحق بدنام کر رکھا ہے میں نہ کسی کی لیں میں
نہ دیں میں ابہی میں گیا نہیں میں نے پہراتی سے کچھہ
کہا نہیں کہ مجھپر تبرا پڑنے لگا حقیقت میں یہ صحیح ہے
بد بہلا بدنام برا - ہاں بہہ شیطان کو معہ سر احمق کے
پہراتی کی زیادتی پر بہت رنج ہوا اور شیطان نے جا کر
کہا - ،، کیا تو مسلمان ہے ؟ نہیں ہرگز نہیں ہے -
ارے قصائی اس ضعیف نے تیرا کیا لیا تہا جو تو نے
اسے جہٹکا مار کر گرا دیا دیکہہ تو سہی اس کے کتنی چوٹ
لگی ہے -

پہراتی - ٹیڑہا ہو کر - چوٹ لگی ہے تو ہم کیا کریں یہ
کیوں اندر جاتا ہے ہمارے میاں نے حکم دیدیا ہے
کہ جو شخص آئے اس قسم کا اسکو جوتے مارو اور نکالدو
ہم اپنے میاں کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں -

شیطان - تو ہی عجیب گہن چکر ہے یہ میر صاحب
ہمارے ساتہہ ہیں اور تو نے ان پر اتنی زیادتی کی ہے

پہراتی - بے پروائی سے - خیر آپ کے ساتہہ ہوں
تو لیجائیے - شیطان نے میر صاحب کو بڑی شکل
سے اٹہایا بیشک ان کے گہٹنوں میں بہت چوٹ
لگی تہی اور وہ بہت پریشان تہے وہ چلتے نہ تہے
لیکن شیطان زبردستی انہیں اندر اٹہا کر لیگیا -
جوں ہی شیطان نے سر احمق کے ساتہہ چوکہٹ کے
اندر قدم رکہا تو ایک ایسا حیرت افزا نظارہ دیکہا
کہ جو جیسا عجیب تہا اسی قدر عبرت فزا تہا - پندرہ
بیس کسبیاں بیٹہی ہوئی ہیں شہر کے چیدے ہوئے
دولتمند ان کے پاس عطر میں ڈوبے ہوئے بیٹہے
ایک ڈبل اور بہت ڈبل ملا ناچ کی پر بیٹہا ہوا محمدیوں
پر تبرا کہہ رہا ہے اسکی آواز ایسی کریہہ ہے کہ بیدینی شیطان
کو اپنے کانوں میں انگلیاں دینی پڑیں پہر کہیں بیٹہا
اندر بیٹہنے کی جرأت ہوئی - دولتمند بچے کسبیوں سے
مسکرا مسکرا کر اشارے کر رہے ہیں وہ بہی قہقہے اڑا رہی
ہیں لیکن وہ قہقہہ جو انکی نزاکت تاب صورت اور
ان کے نازک گلے کے سزاوار ہو سکتا ہے - پان
کی گلوریاں بنا بنا کر دیجا رہی ہیں یہاں تو یہ کیفیت
ہے اور وہاں مولوی اپنا زہر پہاڑ سے ڈالتا ہے
اور اس طرح گردن موڑ موڑ کر چیختا ہے اور اپنے ڈبل
ڈبل ہونٹ ایک دوسرے پر مار کر غل مچاتا ہے
کہ الہی توبہ - نام تو یہ ہے کہ مولود کا بیان ہو رہا ہے
لیکن محمدیوں پر خواہ نخواہ تبرا برس رہا ہے لیکن
صاحب مکان سے کچھہ نہیں کہا جاتا کہ تو نے ایسی
پاک محفل میں جو تمام شہر کی کسبیوں اور عیاش
بچوں کو اکہٹا کیا ہے شریعت محمدی اسے برا بتاتی
ہے - القصہ شیطان معہ سر احمق کے ایک خالی
جگہہ پر جا کر بیٹہہ گیا اور میر صاحب بہی ان دو زخم کے
ساتہہ جا کر بیٹہے - اتنے میں صاحب مکان جو کو
بستی میں بقدر بدعتی کہنا تہا اسیقدر عیاشی

اور شہر بخاری میں بھی اول نمبر تھا اس بدوضع
دولتمند نے بڑھے کی طرف دیکھا وہ غصہ میں لال
پیلا ہو کر آیا اور سر احمق سے دریافت کیا یہ بڈھا تمہارا
ساتھہ ہے سادگی سے سر احمق کی زبان سے نکل گیا نہیں ہمارے
ساتھہ تو نہیں - یہ سنتے ہی اس نے ایک کہی نہ دو
بڈھے کی بیرحمی سے ڈاڑہی گھسیٹی دو تین اس کے
لاتیں رسید کیں اور کہا کہ بدمعاش بھیک مانگتا ہوتا
تو دروازہ پر کھڑا رہتا اندر چلا آیا اور رئیسوں کے
پہلو بہ پہلو آکر بیٹھہ گیا - بلانا سپاہیوں کو اسکو لیجائیں
اور پولیس میں کے سپرد کردیں اور یہ کہدیں کہ وہ
گھڑی نکالتا تھا - یہ نظارہ ایسا خوفناک تھا کہ جسکی
حد نہیں اسکی سفید ڈاڑہی میں رحم کے کھینچنے کے
لئے مقناطیسی کشش بہت تھی لیکن وہاں وہ کشش
ماند پڑگئی تھی نہ تو مولودیئے نے کچھہ منع کیا کہ نہ مارو
اور اسپر اتنا ظلم نہ کرو نہ دولتمندوں میں سے کسی
شخص نے اس سے کہا کہ جانے دو بلکہ کسبیوں اور بدوضع
بدمعاشوں نے ایک قہقہہ لگا دیا آخر شیطان اور
سر احمق سے نہ رہا گیا اور دونوں نے یکزبان ہو کر کہا
کہ ہمارے دوست میر صاحب پر تو نے اتنا کیوں ظلم
کیا تجھپر فوجداری کی نالش کی جائیگی -

**دولتمند** - میں نے سر احمق سے پہلے ہی دریافت
کر لیا تھا کہ یہ تمہارے ساتھہ ہے یا نہیں انہوں نے
اپنے ساتھہ رکھنے سے انکار کیا تھا -

**شیطان** - تیرے پاجی پنے میں شک نہیں
اور اس مولودیئے کے کافر او دشمن رسوا ہونے میں
شک نہیں -

**مولودیہ** - پڑہ رہا ہوں مولود اپنا میں نہ کہو مجھے
کافر ہوگئے تم دولتمند گھبرائیے کہے ہے نہیں سرکار
مجھے اس سے کچھہ -

**شیطان** - تو جانتا ہے کہ جنہیں تو مولود سنا رہا ہی
وہ کیا کہہ رہے ہیں -

**مولودیہ** - نہیں ہے مطلب اس سے ہمیں کچھہ
لے لینگے دو روپے ان سے اور کہا لینگے کھانا بیٹھہ کر
مولودیئے کے اس کہنے پر شیطان کو غصہ آگیا گو اسکا
اصلی فرض ہمیشہ قتل کرنا اور باہم ناچاقی ڈلوانا ہوتا
چلا آیا ہے لیکن ملانوں سے وہ بھی ایسا عاجز ہوگیا
تھا کہ ان کی ہر بات پر اسے غصہ آیا کرتا تھا - اس
موقع پر بھی شیطان نے مولودیئے کی ڈاڑہی پکڑ کر
توند میں ایک لات ماری کہ ملا تڑپ گیا - گو ملا نے کا
ڈیل ڈول اتنا تھا کہ شیطان جیسے چار کو دبوچ بیٹھتا
لیکن لات توند میں ایسی لگی تھی کہ پھر اسمیں قوت
نہ رہی کہ وہ کچھہ کہہ سکتا - کسبیاں تو اٹھکر بھاگ گئیں
اور اب جوت چلنا شروع ہوگیا چند آدمی تو شیطان
اور سر احمق کی طرف ہوئے کہ متقی کے وہ بہت دوست
تھے اور چند آدمی مولودیئے کی طرف اور اب جوت بجھے
شیطان نے موقع پاکر مولودیئے کی چھاتی پر اپنے گو

شیطان ڈبل مولو دیئے کی توند پر گھٹنہ ٹیکے ہوئے چڑھا بیٹھا ہے اور اسکے
منہہ پر تہوک رہا ہے اور کل اہل مجلس باہم گلتھے ہو رہے ہیں -

جما دیا اور ان کے منہہ پر تہوکتا اور ڈک مارنا شروع کیا جب دہڑا دہڑ ہو رہا تہا شیطان ملانوں سے پہلے ہی یہ لمبا ہوا تہا اس نے مولودیے کی ایسی کچکچا کر داڑہی نوچی اکہیڑ ہی ہے نہ آگیا بڑی دیر تک لڑائی ہوتی رہی آخر محلہ والے بیچ آئے اور انہوں نے بیچ بچاؤ کیا اس دن سے شیطان و سر احمق نے بدعتی مذہب سے توبہ کرلی۔

(سر احمق کا زندگی کی دوسری اسٹیج پر قدم رکہنا)

یہاں کی لڑائی کے بعد سر احمق قانون گو ہوگیا اور پہر بدعتی مذہب سے توبہ کرکے شیطان اپنے شفیق استاد شفیق اتالیق کے ارشاد کے بموجب مقلدی کے دائرہ میں قدم رکہا۔ مقلد بہی کون حنفی۔ شیطان سر احمق کو ساتہہ لیکر سارے میں پہرنے لگا اور بڑی بڑی انجمنوں اور تعلیم گاہوں میں لیگیا۔ خوب تجربہ ہوئے معلوم ہوگیا کہ گورپرستوں سے یہ لوگ دوسرے نمبر پہ ہیں جس جن مسائل پر بحث ہوتی دیکہی ان آپ اسلام کو کوسوں دور پایا اور جن باتوں پر ایک دوسرے کی تکفیر کرتے دیکہا وہ باتیں چہوکروں اور بازاری لونڈوں کے اقوال سے بہی کم قیمت کہائی دیں ایک دن سر احمق اور شیطان ایک مجلس میں بیٹہے ہوئے تہے اور وہاں یہ بحث ہو رہی تہی کہ آیا الحمد کی سورہ کو ۔۔۔۔۔ کہنا درست ہے یا نہیں۔ شیطان انکی اس گفتگو سے اکتا یا جاتا تہا اور گہڑی گہڑی چاہتا تہا کہ یہاں سے اٹہکر چلا جاوے لیکن اپنے فرائض کی انجام دہی نوع تہی

سر احمق۔ آپ اس قدر گہبرا کیوں رہے ہیں یہ میں جانتا ہوں کہ آپ نے توبہ کرلی ہے کہ پہر ملانوں کی صورت نہ دیکہوں گا لیکن جب تم مجہے تجربہ کار بنانے کو آئے اور اسکو اپنا فرض جانتے ہو پہر کیا وجہ ہے کہ اسقدر گہبرا رہے ہو۔

شیطان۔ سر احمق یہ تو سچ کہتا ہے میں نے کئی بار توبہ کی اور ضرورت کے لئے کئی بار توڑ ڈالی اور جب میں ملانوں میں آجاتا ہوں پہر یہی چاہتا ہوں کہ توبہ ہی کرلوں اور آئندہ استواری سے قسم کہالوں کہ لاکہہ کچہہ ضرورت ہو لیکن ملانوں کی جیتے جی صورت نہ دیکہوں بہلا جو بیہودہ باتیں یہ کر رہے ہیں کیا انسان انہیں سن سکتا ہے

سر احمق۔ (اس سے بیخبر کہ میرا استاد ہی شیطان ہے) اے شفیق استاد شیطان نے انہیں گمراہ کر رکہا ہے اصل اسلام دیکہنے کے لئے ان کے آگے پردہ ڈالدیا ہے نہ یہ دیکہہ سکتے ہیں اور نہ ان میں وہ عقلیں ہیں کہ یہ ان روشن اور سچی باتوں کو سمجہہ سکیں۔

شیطان۔ سناٹے میں ہوکر۔ اے جان پدر یہ خیال تیرا غلط ہے شیطان ان کے آگے کیا مال ہے وہ تو دور ہی سے انہیں تہوک کرتا ہے بابا یہ بڑے ہی بدمذہب اور آفت کے پرکالے ہیں شیطان کی تمام عمر کی کارگزاری اور ان کی ایک دن کی کارگزاری سے مساوی درجہ رکہتی ہے اے پیارے سر احمق یہ تو

محض نا تجربہ کاری کی بات کہی۔

سر احمق - میں نے اکثر یہ سنا ہے کہ شیطان ہی ان کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

شیطان - یہ تم سچ کہتے ہو کہ شیطان پارسا اور متقی لوگوں کو بہکاتا ہے اسکی مجال کیا ہے کہ وہ ان کو بہکا سکے بہی اسکا بہکا کر پیچہا نہ چہوڑیں یہ دونو باہم باتیں کر رہے تہے کہ اتنے میں یہ ذکر ہونے لگا کہ اگر میلے میں انگلیاں بہر جائیں تو انہیں منہہ سے چوس لیں یا نہیں شیطان کی اور بہی آنکہیں کہلیں اور اس نے اس بحث کو بہی سخت حیران ہوکر سنا۔ بحث کے بعد کتابوں کی نوبت پہنچی کئی حنفی فقہ کی کتابوں میں یہ لکہا ہوا پایا اسلئے فتوے دیدیا گیا کہ یہ جائز ہے۔

جب اس دوسرے مسئلہ پر بہی فتوے ہو چکا تو اب یہ بات نکلی آیا فریب کرنا جائز ہے یا نہیں - ایک ملا بولا جائز نہیں ہے بلکہ فرض ہے دوسرے نے کہا آیا فرض کفایہ ہے یا فرض غیر کفایہ - غیر کفایہ کہنے پر ایک قہقہہ اڑگیا - اسپر غرض بڑی دیر تک ردوبدل ہوتی رہی آخر ایک بڑی حنفی فقہ کی مستند کتاب کہ جس سے کچھہ ہدایت ہوتی ہے دکہائی گئی اس کتاب میں یہ لکہا تہا کہ تمہارے پاس ایک ہزار روپیہ ہے اور برسویں دن تمہیں ان کی زکوۃ دینی ہے تو جب زکوۃ کا دن آوے اس سے ایک دن پہلے وہ ہزار روپے اپنی جورو یا اپنے کسی رشتہ دار کے نام منتقل کردو تم پر سے زکوۃ کی واجبیت اٹھہ جائیگی اور پہر تمہیں زکوۃ دینی ہرگز نہ پڑیگی - سب نے اسپر فتوے دیدیا پہر سود کے روپیہ پر گفتگو ہوئی یہ گفتگو ایسی تہی کہ جس سے شیطان منہہ میں انگلیاں دیرہا تہا ایک ملانے نے وہ ہی کتاب جسکا اوپر ذکر آیا ہے کہولکر دکہائی اس میں یہ لکہا ہوا تہا کہ اگر ایک ہزار روپیہ سود کے آویں تو فوراً انہیں صراف کے پاس جاکر اس کے روپیوں سے تبدیل کر لیا جائے وہ سودی روپیہ نہ رہیگا بلکہ پاک ہو جائے گا اس مسئلہ پر بہی فتوے دیدیا گیا پہر یہ مسئلہ پیش ہوا کہ آیا یہ درست ہے کہ پہوپہی سے کوئی شخص جبر نکاح کرلے اور ثابت ہونے پر اسپر کوئی تعزیر نہ واجب آوے - فتوے اسی کتاب میں سے نکال کر دیدیا گیا کہ نہیں فقہا اسے کچھہ سزا نہ ملے گی اسی قسم کے اور بہی ناپاک مسائل پیش ہوتے رہے اور ملانے ان ہم کچریاں فروشی کرکے انپر فتوے لگاتے رہے جب وہ فارغ ہوئے تو انمیں سے ایک ملانے نے شیطان سے مخاطب ہوکر دریافت کیا کون ہیں آپ آنحضرت

شیطان - حضرت میں ایک پردیسی آدمی ہوں ملا صاحب کی بڑی تعریف سنی تہی اسلئے انکی قدمبوسی کے لئے حاضر ہوا تہا۔

ملانا - ہوگئی ملاقات تمہاری یا نہیں۔

شیطان۔ نہیں ابھی تو موقع نہیں بنا اب گفتگو
تمام ہوچکی ہے اُٹھکر مصافحہ کرتا ہوں۔

ملانا۔ لاؤ میں کہدیتا ہوں۔ یہ کہکر ملانے نے
بدہیبت آواز سے گلا پھاڑ پھاڑ کر کہا۔ ملا صاحب
آئے ہیں یہ پردیسی بڑی دور سے جب انہوں نے
نہیں سُنا تو آپ عربی کی ٹانگ توڑنے کے لئے یہ بولے
اُٹھے۔ جانی رجلاً وہ ارید انا اہل دول۔
جوں ہی دول کا لفظ کان میں پڑا بڑے ملانے
نے اپنے کان اُٹھائے اور گھبراکر ادہر اُدہر دیکھنے لگا
پھر اپنی جگہ سے اُٹھا اور شیطان کو معہ سراحمق کے
صدر پر بٹھایا اپنے کل ملاؤں کو رخصت کردیا اور
شیطان سے وہ یہ دریافت کرنے لگا۔
پہلے اُنہوں نے عربی کی ٹانگ توڑی یہ دکہانے کو کہ مجھے
عربی بہی آتی ہے ،، ہذا ایام فی بلد بعید، یعنے
اس شہر میں تمہیں کتنے دن آئے ہوئے گزرے
شیطان نے جواب سے پہلے اسکی عربی زبان پر
کئی بار لعنت کی اور بیسیوں بار لاحول پڑہی اور بعد ازاں
یہ جواب دیا۔ حضرت میں عربی نہیں جانتا صرف
مجھمیں یہ خرابی ہے۔

ملانا۔ ہنسکر اور کوے کی طرح باچھیں پھاڑکر۔
خیر خیر کیا آتی نہیں ہے عربی تمہیں اچھا نہ بولونگا
میں عربی اب مطلب تھا میرا یہ آئے ہوئے گزرے
یہاں کتنے دن نہیں۔

شیطان۔ حضرت مجھے تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔
یہ کہکر شیطان نے دس روپے کا نوٹ چپکے سے مولوی
صاحب کے حوالہ کیا۔

ملانا۔ الگ جانماز پر رکھکر۔ نہیں لگاتے ہیں ہاتھ
ہم اس نوٹ کے بنا ہوا ہے ساتھ ہاتھ کافروں کے
رکہدو نیچے جانماز ہماری کے۔ شیطان ایک چلتا ہوا
تہا اس نے فوراً ملانے سے معافی مانگی اور کہا کہ غلطی سے
نوٹ آپکے ہاتھ میں دیدیا آپ بھلا ایسی ناپاک چیز کو
کیوں ہاتھ لگانے لگے۔ میں بہت التجا کرتا ہوں
کہ آپ مجھے قطعی معاف کریں۔

ملانا۔ معاف کیا میں نے تمکو اس لئے ہو تم آدمی
ناواقف نہیں ہے مضائقہ کچھہ دہو لونگا ہاتھ اپنا
کیوڑے سے۔

شیطان۔ ہاتھ باندھکر۔ دل سے معافی دی نا

ملانا۔ اپنے دل میں بہت خوش ہوکر۔ ہاں ہاں
دی ہم نے معافی دل اپنے سے نہیں ہے پیچ دل
ہمارے کے کچھہ طرف تمہاری سے۔ اسی قسم کی دو
تین چاپلوسانہ باتیں کرکے شیطان نے ایک فتوے
نکالا اور کہا ملا صاحب ذرا سبر مہر کر دیجئے ملانے
نے فوراً وہ فتوے لیلیا اور اسکو پڑہنا شروع کردیا
فتوے میں یہ لکہا ہوا تہا۔

## نقل فتوے

کیا فرماتے ہیں علماء دین و حامیان شرع متین

اس مسئلہ میں کہ آیا وسکی - برانڈی - رم - پورٹ
وائن - شمپین شرابیں پینا ناجائز ہیں یا جائز اگر ناجائز
ہیں تو فقہ حنفی کے کونسے مسائل سے اور جو جائز ہیں تو کونسے
مسائل سے جو صاحب اسکا جواب دیں معہ نشان کتب
جنمیں سے وہ لیں صفحہ کے پتہ سے عبارت نقل کریں اور
اپنی مہریں لگادیں -

ملانا - پڑھ لیا ہم نے فتوے تمہارے کہے کو - اب
کیا ہے مرضی تمہاری آیا چاہتے ہو تم جائز کرانا اس قسم کی
شرابوں کو یا ہے ارادہ ناجائز کرانے کا کہنا ہے جو کچھہ
کہو وہ تم جیسے کہ کیا جاوے اسی طرح ابھی -

شیطان - ہاتھہ مانذ کر - اور پانچ روپے اور بھی
مٹھی میں پھرا کے - میں میں اسے جا جا جا

ملانا - ہوں ہوں سمجھا میں بخوبی اچھا اچھا نہ کہو یاد
میں نکال دیتا ہوں مسائل جائز ہونے اس قسموں
شراب کے یہ کہکر ملانا اندر گیا اور کئی کتابیں بڑی بڑی
ڈبل نکال لایا بڑی دیر تک دیکھتا رہا آخر یہ بات نکالی
کہ حنفی فقہ میں صرف چار طرح کی شراب حرام لکھی ہے
اور جن شرابوں کے نام کہ فتوے میں آئے ہیں ان کا
کتابوں میں نہیں ہے اسلئے بموجب فقہ حنفی ضرور واجب
اور لازم ہیں کہ انہیں پیا جائے - ملانے کی طول طویل تقریر
کا یہ خلاصہ ہے جو ہم نے درج کیا اس نے یہ تقریر
کرکے فوراً فتوے پر مہر لگادی کتاب کا پتہ صفحہ وار
لکھدیا - پھر شیطان نے دو روپے اور بھی پھرائے

ملانا اس بے در پے کی بخشش سے اتنا خوش ہوا کہ اسکے
منہہ سے یہ بھی نکل گیا شراب تو شراب مجھمیں اتنی قدرت
ہے کہ میں ...... حلال کرسکتا ہوں -

یہ سنتے ہی سر احمق اور شیطان کے ہوش اڑ گئے اور
انہیں اسقدر تعجب آیا کہ اس ڈاڑھی پر اس ملانے کی
یہ ناپاک باتیں ہیں سر احمق تو اپنے دریائے تحیر میں
غوطہ زن رہا لیکن شیطان کو تحیر [illegible] سے بہت
جلد افاقہ ہو گیا تھا کیونکہ گذشتہ ملانوں کے سانحات
کا نقشہ اسکی آنکھوں کے آگے کھنچ گیا تھا وہ بڑی بڑی
باتیں ان کی سن اور دیکھہ چکا تھا [illegible]
میں کب یہ معمولی باتیں جو ملانوں کا [illegible]
چنانچہ مولوی صاحب کو پانچ روپے اور بھی [illegible]
اور یہ مولوی صاحب نے ...... [illegible]
بلکہ چربی کھانے کا بھی فتوے دیدیا اور [illegible] لکھدیا
کہ اسکا بول و براز تک کھانا درست ہے - شیطان
وہ فتوے لیکر وہاں سے [illegible]

سر احمق - اے شفیق استاد یہ فتوے [illegible]
سے اپنے پاس رکھو وقت پر کام آئیگا -

شیطان - محض بیکار - یہ تیرا کمین کا خیال ہے
کچھہ بھی کام نہیں آسکتا -

سر احمق متعجب ہوکر ادہر ادہر دیکھکر
ہائیں یہ آپنے کیا کہا یہ فتوے محض بیکار ہے سمجھہ
میں نہیں آتا جس کے حاصل کرنے کی آپ اتنی کوشش کرتے

(شیطان رو رہا ہے اور مسٹر احمق اسکو سمجھا رہا ہے)

وہ ہی بیکار گنا جائے یہ بات بالکل خلاف ہے
سمجھہ میں نہیں آتا اسے ذرا مجھے سمجھا دینا۔

**شیطان** - سر احمق یہ اتنی کوشش فتوے لینے
کی صرف اسلئے کی تاکہ تو آگاہ ہو جائے اور تجھے بخوبی
تجربہ ہو جائے کہ یہ ملانے ایسے لالچی اور خودغرض ہوتے
ہیں دو چار دس پانچ روپئے پر یہ جاہے جو کچھہ کر
گزریں نہ حیا ہے دین ہے نہ شرم خدا ہے - اور
میری پوچھتا ہے تو مجھے تو خوب ہی تجربہ ہو گیا ہے
جو باتیں کہ ملانوں کی میں نے دیکھیں اور سنیں ہیں ان کے
آگے ان باتوں کی کچھہ بھی حقیقت نہیں یعنی جو نسبت
کہ تل کو پہاڑ سے ہوتی ہے وہ نسبت بھی ان افعال
کو جو میں ملاحظہ کر چکا ہوں فتوے کی ان باتوں سے
نہیں ہے اور ابھی کیا ہے خدا تیری عمر میں برکت دے
اور یقیناً تو ایک بہت بڑی عمر والا ہوگا پھر تو دیکھیو
تجھے صرف اس تھوڑی سی واقفیت سے جو میں نے
حاصل کرا دی ہے کتنے بڑے بڑے تجربے ہوتے
ہیں - یہ سُنکر سر احمق خاموش ہو رہا اور اسے یہ یقین
آگیا کہ جو کچھہ اُستاد کہتا ہے وہ ہی درست ہے - پھر
شیطان نے وہ فتوے سر احمق کو دیدیا اور کہا ڈال
رکھہ آئندہ تیری زندگی میں جو جو تجارب تجھے حاصل
ہوں گے پھر ان سے تو اس فتوے کے تجربہ کو ملا کر
فرق دیکھیو تاکہ تو جانچ کر سکے کہ کم زیادہ کونسا تجربہ
ہے - یہ کہکر شیطان رونے لگا - یہ رونا مکاری کا
نہ تھا بلکہ در حقیقت وہ رو رہا تھا اپنے آئندہ
نصیبہ کا غمناک اور خون آلود نقشہ اسکی آنکھوں کے
آگے دکھائی دے رہا تھا جب سر احمق نے اپنے
استاد کی یہ کیفیت دیکھی اس کے گلے سے لپٹ گیا
اور منت یہ التماس کیا برائے خدا آپ یہ ضرور فرمائیں
کہ آپ روتے کیوں ہیں کیا آپکو کوئی گذشتہ بات یاد
آگئی یا مجھہ نیازمند سے خطا سرزد ہوئی حقیقت میں
مجھے بڑا ہی خیال ہے اگر آپ اپنے بے ساختہ رونے
کا سبب نہ بتائیگا تو میں خودکشی کر لونگا - یہ کہکر
سر احمق بھی رونے لگا اور دونو گلے مل ملکر خوب
روئے آخر جب شیطان کی ہچکی تھمی اور سر احمق
بھی ہوشیار ہوا اور اسکی رقت کو بھی افاقہ ہوا تو سر احمق
کے مزید اصرار پر شیطان اپنی جھرجھری اور بھرائی ہوئی
آواز میں یہ کہنے لگا -

میں بوڑھا ہو گیا طرح طرح کے صدمے میرے دل پر
پڑ چکے جنسے میرا دل کمزور ہو گیا - دماغ کی بھی یہی کیفیت
ہے معمولی بات کا خیال بھی مجھے بہت ستاتا ہے اور
میرے دل پر ایسا اثر کرتا ہے کہ ضبط پر بھی بے رونا
آجاتا ہے یہ کہکر شیطان پھر سسکیاں بھرنے لگا یہی
کیفیت بلکہ اس سے زیادہ سر احمق کی ہوئی - سسکیاں
دونو بھر رہے تھے لیکن خیالات دونو کے مختلف
تھے شیطان اسلئے رو رہا تھا کہ کہیں بڑا ہو کر سر احمق
دغا نہ دے اور سر احمق اسلئے کہ شوہر کے بہلا رہے تھے

کہیں میرا شفیق استاد مجھسے ناراض ہوگیا ہے یا کوئی رقت انگیز گزشتہ واقعہ اسے یاد آیا ہے۔ جب اسکے رقت انگیز حالت کو حد سے زیادہ غیر معمولی وقفہ گزر گیا۔ تو سراحمق نے نہایت سنجیدگی سے اپنے کو سنبھال کر کہا۔ ہماری غرض (اگرچہ میں سہیم ہوں) رونا نہیں ہے بلکہ مطلب اور ہے اور یہ رونا اس مطلب کا پیش خیمہ یا پیش سمجھنا چاہئے یوں ہمیں رونے کے لئے بہت کچھ زمانہ ہے لیکن مطلب سمجھنے اور اسپر عملدرآمد کرنے کے لئے وقت تھوڑا ہے اسلئے مناسب یہ ہے کہ آپ پہلے زاری کا سبب بیان کریں اس کے بعد اگر اس سبب کے لئے رونا مناسب ہوگا تو پھر ہم دونو بیٹے بغش بیٹھکر رو لیں گے اور زاری کر لینگے

غرض اگر گریہ میسر شدے وصال

صد سال می تواں بہ تمنا گریستن

شیطان اس واجب تقریر کو سنکر خاموش ہو رہا اور چند منٹ اپنے کو سادکر یہ گویا ہوا۔ جو کچھ رونے کا سبب ہے اگر میں وہ بیان کرونگا تو سخت نابرہم ہوگا اور مجھے نادان اور لا بعقل بنائیگا لیکن میں تجھسے التجا کرتا ہوں کہ تو میری باتوں پر غور کیجو انہیں کم قیمت نہ سمجھیو اور اسپر خوب فکر کرکے جواب دیجو۔

**سراحمق**۔ آزردہ ہوکر اور کسیقدر سنجیدگی اور آمادگی کے طور پر۔ بھلا آج تک کبھی ایسا ہوا کہ اے شفیق استاد میں نے تیری باتوں کو بے وقعت سمجھکر ان پر توجہ نہیں کی یہ کبھی نہیں ہو سکتا میں تیری ذرہ نوازی اور تیری عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور تیری یوں ہی سی معمولی باتوں کو بھی میں نے ہمیشہ ایسی وقعت کی نظر سے دیکھا ہے جسکی نظیر دنیا میں کوئی بھی نہیں تو خیال کر سکتا ہے کہ پہلے تو نے میری گور پرستی کی طرف رہنمائی کی میرے دل پر تمام گور پرستی کے عقائد نقش ہوگئے اور میں سمجھ گیا کہ دنیا میں اس سے بہتر اور کوئی مذہب پیدا ہی نہیں ہوا۔ جب تو نے گور پرستی سے مقلدی کی طرف میری عنان دل پھیری میں بہمہ وجوہ اسی طرف پھرا چلا گیا اور اب میں اسی عقیدہ پر استوار ہوں صرف تیرے ارشاد کے بموجب کیا تو گور پرستی میں یہ غلو تھا اور یا اسقدر نفرت ہوگئی کہ گور پرستی پر تبرا حرف ہیں۔

**شیطان**۔ خدا تجھے میرا معتقد ہمیشہ ایسا ہی رکھے اسی خوش اعتقادی کے سایہ میں تو پہلے پھولے بڑھے اور ترقی پاوے اب میں تجھے اپنے رونے کا سبب بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے مبادا تو بڑا ہوکر اور عروج پکڑ کر مجھے بھول جائے۔ اور میری یہ عظیم الشان محبت معلمی اور اتالیقی کی بیکار جاوے بس یہ میری غرض ہے اور اسی لئے رونا ہے۔

**سراحمق**۔ روکر اور رومال سے آنسو پونچھ پونچھکر میں عرض کرتا ہوں آیا میں ان خام باتوں کو جو تجھ کو کسی زمانی پہلی معلوم ہوتی ہیں کس بات اور کس پہلو پر

محمول کروں آیا آپکی عمر پر ترس۔ میری مجال نہیں ہے
کہ ایسی گستاخانہ بے ادبی کروں اور محض غلط بولوں
اور جو آپکے ضعف قلب پر محمول کروں تو یہ پہلو بھی
درست نہیں بیٹھتا ہاں ایک رخ اسکا درست بیٹھتا
ہے اور وہ یہ ہے کہ میں یہ خیال کرلوں کہ آپنے مجھمیں
کوئی نئی تبدیلی دیکھی جس سے آپنے ایسا سخت کلمہ کہا
اس کلمہ کے صدمہ کی فطرت کو آپ بخوبی جانتے ہونگے
میرے دل پر اس نے ایسا خونی اثر کیا ہے جیسے ایک
زہر آلود برچھی کر سکتی ہے۔ میں اپنی بساط اپنی قوت
بیانیہ اپنی لیاقت اور اپنی قابلیت کے موافق آپ کو
یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ خیال میری کسی قسم کی وضع یا
صورت سے پیدا ہوا ہے تو اسکو میری نادانی اور غلطی
پر محمول کرکے یہ سمجھ لیجیے کہ میں آپکا ہمیشہ خیرخواہ
رہونگا اور آپکی جوتیوں کی خاک بنا رہونگا اور آپکا
ایسا ہی بلکہ عروج کے زمانہ میں اس سے بھی زیادہ معتقد
ہونگا اور خدمت کرونگا جتنا اب ہوں ابھی میں نے
آپکے مبلغ علم کو نہیں پہچانا جوں جوں میں آپکے علم
آپ کی محبت اور جانفشانی کا وزن دیکھتا جاؤنگا
مجھے اسکی تمیز ہوتی جایگی اور میں زیادہ جھکتا جاؤنگا
شیطان ۔ ٹھنڈا سانس بھر کر۔ ہاں یہ ہی میں
چاہتا ہوں ۔ میری بھی یہی خواہش ہے کہ ایسا
ہی ہو مجھے میرے اعتقاد کے ساتھ ترقی ہو
مسٹر احمق ۔ آپ ایسی مشتبہ باتیں کیجیے اسکی چنداں

ضرورت نہیں ہے جو کچھ میں نے کہا ہے اس کو
قطعی سمجھ لیجیے زمین و آسمان پلٹ جائے لیکن یہ
وعدہ جو میں نے کیا ہے اسمیں کچھ فرق نہ آئیگا
بڑی دیر تک یہی [illegible]
اپنی بساط کے موافق شیطان کو اطمینان [illegible]
کوشش [illegible] باراں دیدہ کا قبلہ گاہ
[illegible] ہے تجربہ سے [illegible]
[illegible] شیطان کو یہ شبہہ ہوا کہ شاید
میری تعلیم کی اپنی بڑی عمر میں تعظیم اور احسان فراموشی
نکرے [illegible]
لیکن وہ علمی [illegible] اس [illegible]
بڑے [illegible] اساتذہ کو محض جاہل و کندہ ناتراش
سمجھنے لگتا ہے اور [illegible]
[illegible] خیال کرتا ہے [illegible]
دل کی ڈنارس [illegible]
کرنے سے کیا نتیجہ ہے جو کچھ ہوا [illegible]
نہیں ہے کہ ابھی سے یہ دلشکنی کی باتیں اس سے بیان
کی جائیں بلکہ اب وہ زمانہ ہے کہ جہانتک یہ کوشش
کیجیے کہ احمق کی طبیعت [illegible]
نقش ہوں اور وہ بنیاد جس سے یہ [illegible]
کہ جو کچھ ہے استاد ہی ہے ۔ یہ خیال اپنے دل میں
یکایک شیطان اس طرف متوجہ ہوا اور خوب [illegible]
سے کوشش کرنے لگا کہ جہانتک ہو مسٹر احمق کو رفتہ

ہمیشہ کے لئے اپنا معتقد بناؤ۔

**(سر احمق کا زندگی کی تیسری اسٹیج پر قدم)**

مدت تک شیطان نے سر احمق کو مقلد بنائے رکہا ایک دن سر احمق نے آزردہ ہوکر یہ کہا آیا اے اُستاد مقلدی میں تو کچھہ بہتری دیکہتا ہے۔

**شیطان** - یہ صرف تیری رائے پر موقوف ہے اور اس بارہ میں تو آزاد ہی ہے اس میں ہرگز میرا خیال نہ کیجو تمام مذہبوں کو دکہا دینا میرا ذمہ ہے اپنے قائم رہنا نہ رہنا یہ تیرے دست قدرت میں ہے تو جانے تیرا کام۔

**سر احمق** - اچہا اگر میری مرضی پر چہوڑا جاتا ہے تو میں سچ کہتا ہوں مجہے یہ مقلدی مذہب کچھہ لغو سا معلوم ہوتا ہے۔

**شیطان** - خوش ہوکر - بہت خوب نہایت مناسب اس مذہب کو چہوڑ دیجے دوسرا مذہب غیر مقلدی ہے اسکو قبول فرمائیے۔

**سر احمق** - شاد ہوکر اور باچہیں کہولکر - ہاں ہاں بس یہی مذہب میرا اطمینان کردیگا - چنانچہ یہ سنتے ہی شیطان فوراً سر احمق کو اپنے ساتہہ لیکر غیر مقلدوں کے ایک جیّد مولوی کے پاس پہنچا - وہاں حدیث کا سبق ہو رہا تہا اور حدیث میں ایک بڑی بہاری مستند کتاب پڑہائی جا رہی تہی بیس پچیس ملانے جمع ہوئے تہے ایک جہوم جہوم کر پڑہ رہا تہا اور عجیب کیفیت آرہی تہی - جوں ہی جیّد مولوی کی جسکی پلکیں اسکی ضعیفی نے سفید کردی تہیں نظر پڑی اس نے فوراً سبق تہما دیا اور سروقد تعظیم کو کہڑا ہوگیا شیطان اور سر احمق یہ سمجہا کہ یہ بہت بڑا خلیق آدمی معلوم ہوتا ہے یہ دونو بڑے تپاک سے پاس جا بیٹہے جیّد (ملانے سے غرض ہے) نے طلبہ کو کہدیا کہ کل سبق پڑہائینگے - شیطان نے نہایت ادب سے یہ تقریر شروع کی - آپکا نیاز مند مدتوں کی آرزوں اور زمانہ دراز کی امیدوں کے بعد خدا خدا کرکے یہاں پہنچا ہے - حضور اقدس کی حدیث میں لاثانی ہونے کے آوازے مدت سے میرے کانوں میں گونج رہے تہے اور میں مدت سے ارادہ کر رہا تہا آخر الحمد للہ کہ میری مراد حاصل ہوا اور مجہے میری آرزو کے دل کے موافق زیارت نصیب ہوئی۔

**جیّد** - ہم ایسے نہیں ہیں تماری (تمہاری) عنایت ہے

**شیطان** - آجکل حضور اقدس کس شغل میں مبتلا ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔

**جیّد** - یہی ہم پڑہاتے ہیں جو تم (تم) نے دیکہا یہ باتیں ہی ہو رہی تہیں کہ اتنے میں ایک ملا نا ایک فتوے لیکر آیا جسمیں یہ مذکور تہا کہ آیا عید گاہ کی چار دیواری بنانی چاہیے یا نہیں یا دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسی عید گاہ میں نماز پڑہنا درست ہے کہ جسکی چار دیواری بنی ہوئی ہو یا

یا ایسی عیدگاہ میں نماز پڑہنا درست ہے کہ جسکی چار دیواری
نہ بنی ہوئی ہو یہ فتوے پیش کرکے ملانے نے جنید سے
کہا کہ یہ بڑے معرکہ کی بحث ہے اور فلاں فلاں
غیر مقلدین اسپر بحث کر رہے ہیں آپ کچھ ایسے دلائل
قاطعہ سے تحریر فرمائیگا کہ آپ کے فیصلہ سے کوئی
دلتنگ نہو اور بہت جلد یہ جھگڑا رفع ہو جائے یہ
کہکر اس نے کان میں کچھہ بات کی جسکی تہ کو نہ شیطان
پہنچ سکا نہ سر احمق جوں ہی جنید نے کان میں بات
سُنی وہ صاف بدلگیا اور اب صاف صاف کہنے لگا
یہ محض ناممکن ہے کہ فلاں حدیث کے موافق ایسی
عیدگاہ میں نماز ہو کہ جسکی چار دیواری ہو - چنانچہ
اسیوقت فتوے لگا دیا گیا اور یہ صاف لکھدیا گیا
کہ ایسی عیدگاہ میں نماز پڑہنا جائز ہے کہ جسکی چار دیواری
نہو - پہر شیطان سے باتیں ہونے لگیں گھنٹہ بہر
نہ گزرا تہا کہ پہر ایک دوسرا شخص بہی فتوے لیکر آیا -
جنید نے اسے دیکہتے ہی اُٹہا کر پہینکدیا اور کہا کہ ہم
فتوے دے چکے بس وہ ہی فتوے ہمارا ناطق ہے
ملانا - گہبرا کر - کیا آپ فتوے دیچکے ذرا مجہے بہی تو
ارشاد کیجے کہ کونسا فتوے دیا اور کس فیصلہ پر مہر کی
جنید - ہمیں نہیں معلوم فتوے دیکہہ لو -
ملانا - گہگیا کر - مجہے بہی تو معلوم ہو جائے کہ وہ فتوے
کا ہے پر دیا تاکہ میں اپنے سائل سے اسکی نسبت
جاکر عرض کردوں -

جنید - ہم نے دیدیا اسپر کہ جائز نہیں ہے چار دیواری
کی عیدگاہ میں نماز پڑہنا - یہ سنتے ہی وہ ملانا سٹ
پٹایا اور چند منٹ کے بعد اس نے جنید کے کان میں
کچھہ کہا جنید نے گردن ہلائی اور لفظ عشرہ یا عشرہ زبان
سے نکالا پہر دونوں کی بڑی کانا پہوسی ہوتی رہی
آخر یہ نتیجہ نکلا کہ پہلا فتوے رد کیا گیا اور دوسرے
فتوے پر یہ ثبت کی گئی کہ ایسی عیدگاہ میں نماز پڑہنا
جائز ہے کہ جسکی چار دیواری ہو اور جسکی چار دیواری
نہو اسمیں نماز پڑہنا فلاں حدیث کے مطابق حرام ہے
یہ سنتے ہی سر احمق کا قافیہ تنگ ہوا اور اس نے اپنے
دل میں کہا کہ یہ کیسا نڈر بڈہا ہے قبر میں پیر لٹکائے
بیٹہا ہوا ہے اور اسے ذرا بہی خدا و رسول کا خوف
نہیں - عمر نوّے برس کے پیٹے میں غوطہ کہا رہی ہے
اور اسکی بے ایمانی کی یہ کیفیت ہے - پہر شیطان نے
ایک زریں لنگی اور ایک پٹکا اور پچیس روپے انکی
نذر کئے جنید کی خوشی کا کوئی عالم بیان نہیں کیا جا سکتا
گو جنید بجائے خود بہت بڑا دولتمند تہا اور بہوپال
وغیرہ کئی ریاستوں سے اسکی تنخواہیں مقرر تہیں
لیکن روپیہ جمع کرنے کا لالچ اور اپنی ملانی ظرفی سے
وہ اس کم قیمت ہدیہ پر اتنا خوش ہوا کہ شادی مرگ
ہونے میں صرف ایک سیڑہی باقی رہگئی تہی -
نذرانہ لیکر جنید نے خوشی کے لہجہ میں یہ فرمایا تمہارا
(تمہارا) کوئی مسئلہ در پیش ہوگا ہم تمہاری رائے کے

مطابق اس کا فیصلہ کردیں گے - یہ سنکر شیطان نے
جید کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مجھے آپکی ذات بابرکات
سے ایسی ہی امید ہے - پھر یہ دونو آئندہ ملاقات
پر اپنا مطلب منحصر رکھہ کر وہاں سے اُٹھکر چلے آنے
پھر شیطان سر احمق کو ایک ایسے غیر مقلد ملا نے کے پاس
لیگیا کہ جسکی تیل تو اصورت غضب ڈراؤنی اور خوفزدہ
تھی - چونکہ اس ملا نے کا عجیب وغریب نقشہ تھا اسلیے
ذیل میں اسکا فوٹو کھینچا جاتا ہے - اسکا قد کسی قدر
پستہ تھا ڈاڑہی تمام چہرہ پر پہیلی ہوئی معلوم ہوتی
تھی - پیشانی جہکی ہوئی اور گڈہے والی تھی آنکھیں زردی
مائل چھوٹی چھوٹی ناک نصف چہرہ پر پہیلی ہوئی سخت
بدنما لگتی تھی - ہونٹ گردے سے موٹے موٹے - دانت
زرد زرد لال لال مسوڑوں کے ساتھہ ایسے بدنما
معلوم ہوتے تھے کہ جسکا ٹھکانا نہیں کوتاہ گردن تنگ
پیشانی کی مناسبت سے بہت مناسب تھی یہ تمام تھیں
تو تھیں بڑا غضب رنگت کا سیاہ کاجل سا ہونا اور
اسپر بہ وقت تیوری کا چڑھا رہنا تھا رنگت کی سیاہی
کی مشابہت دنیا کی ہی چیز سے نہیں دیجا سکتی بعض
وقت جب منہہ ہو دہلا کر فارغ ہوتا تھا تو اس
کی رنگت کی گہری چکنی سیاہی اسکی ڈاڑہی پر سیاہی
کے پہلو سے فوق لیجاتی تھی - یہ صورت دیکھتے ہی
ڈر گیا اور اس نے شیطان اپنے استاد سے کہا کہ یہاں
نہ بیٹھو اور یہاں سے واپس چلے چلو -

**شیطان** - ڈرتے کیوں ہو اس آبنوس کا بہی امتحان
لیلو پہر چلے چلنا - غرض یہ دونو ڈرتے ڈرتے بیٹھے
پہلے تو ملانے نے دیکھا نہیں جب نصف گھنٹہ سے
زیادہ گزرا تو اس نے اپنی بل کہائی پیشانی اور زردیلی
آنکھوں کو پہرا کر اُٹہایا اور نہایت درشت اور کرخت
آواز سے یہ کہا کیوں آئے ہو تم یہاں -

**شیطان** - ڈرتے ڈرتے لرزاں لہجہ میں - ہمیں
ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے -

**آبنوس** - اپنی اسی بہونڈی اور ناشدنی آواز سے
نہیں ہے ہمیں فرصت اسوقت آنا پہر کسی وقت نزدیک
ہمارے کے -

**شیطان** - حضور ارشاد فرمادیں اسیدن اور
اسی وقت میں حاضر ہو جاؤں -

**آبنوس** - جہڑک کر اور حملہ کے طور پر نہیں ہے ہمیں
کچھہ خبر اسکی کہ ہوگی کب فرصت ہمیں تاکہ بتادیں تم
دونو کو کہ آنا تم ہمارے پاس فلاں وقت میں نہیں چلیتا
دیکھنی صورت تمہاری چلے جاؤ یہاں سے ورنہ مارونگا
عصا تمکو -

یہ سنکر شیطان اور سر احمق بہاگے اور اپنے گہر میں
آکر دم لیا - دوسرے دن طلبہ کے گروہ میں شیطان
سر احمق کو لیگیا یعنی وہ طلبہ جو غیر مقلد تھے ان طلبہ
میں سب طرح کے طلبہ تھے کوئی تو ان میں سے نحو میر پڑہتا
تھا کوئی شرح ملا اور اس کے ساتھہ منطق میں ملاحسن

اور کوئی کافیہ کوئی شافیہ غرض ایسی ہی صرف و نحو اور منطق کی ابتدائی کتابیں پڑہتے تہے یہ کم استعداد طلبہ آمین اور رفع یدین پر بحث کر رہے تہے اثنائے گفتگو میں ایک طالب علم نے جسکی شرح ملا بہی ابہی ختم نہوئی تہی یہ کہا کہ ابوحنیفہ جانتا ہی کیا تہا حدیث تو اسے بالکل نہ آتی تہی۔

**سر احمق** - اپنے شفیق استاد سے مخاطب ہوکر یہ ملانا بہی بڑا ہی گستاخ ہے کہ یہ ایسے بڑے مجتہد کی نسبت یہ درشت الفاظ کہتا ہے۔

**شیطان** - اس نے پہر بہی ادب کیا آگے دیکہنا کہ طلبہ کیا کیا جڑتے ہیں۔ اتنے میں دوسرا بولا کہ مرغینک زادہ کو اتنا بڑہا دیا ہے لاؤ میں ہدایہ کا جواب لکہ سکتا ہوں اور ایک ملانا بولا کہ ہدایہ میں صدہا نحوی غلطیاں صدہا میں نکال سکتا ہوں ایک اور اوا آتی ابوحنیفہ ہوتا تو سو برس میرے آگے زانوئے شاگردی طے کرتا۔ سر احمق گو برسوں سے شیطان کی تعلیم میں تہا پہر بہی اسے ایسے بزرگان دین کی انکے رتبہ کیمہ موافق عزت کرتا تہا اور حتی الوسع ان کے خلاف شان کوئی لفظ نہ کہتا تہا وہ یہ تقریر سنکر دم بخود ہوا اور اپنے استاد کا ہاتھ پکڑ کر اُٹہہ بیٹہا اور باہر جانے لگا طلبہ یہ سمجہے کہ شاید یہ مقلدین مشرک تہے وہ فوراً ان دونوں کی طرف جہپٹے اور انہوں نے پکڑ لیا اور کہا کہ ابوحنیفہ کو تم کیسا سمجہتے ہو۔

**شیطان** - اپنے جان کے خوف سے جلدی سے - جیسا تم - یہ سنتے ہی انہوں نے چہوڑ دیا اور یہ جان بچی لاکہوں پائے کہتے ہوئے والپس آئے - اسی طرح اور بہی بہت سے غیر مقلد ملانوں کے پاس شیطان سر احمق کو لئے پہرا اور اسکو غیر مقلدوں یا غیر مقلدی کا خوب تجربہ کرا یا یہانتک کہ سر احمق غیر مقلدی پر فریفتہ ہو گیا گو اس نے یہ ضرور دیکہا کہ غیر مقلدوں میں اکثر شریف کم ہیں اور ........ زیادہ ہیں اور یہ لوگ احسان فراموش بے مروت اور جابر ظالم بہت ہوتے ہیں پر بہی اسے اصول اچہے لگے اور اس نے غیر مقلدوں کے افعال کی طرف مطلق خیال نہیں کیا اور پکا چٹا غیر مقلد بن گیا۔

اسی عرصہ میں ۱۸۵۷ء کا غدر شروع ہو گیا - پولیٹیکل پیچیدہ معاملات میں میں اپنے کو نہ پہنساؤنگا بلکہ وہ دلچسپ واقعات بیان کرونگا کہ جنکا تعلق زیادہ تر سر احمق اور شیطان سے ہے۔

غدر کے فرو ہونے کے بعد تک شیطان سر احمق کے ساتہہ رہا اور جو کچہہ اس سے مدد دیجا سکی سر احمق کو دی اس اثنا میں شیطان کی بیوی اور سر احمق کا باپ متقی مر چکا تہا - شیطان نے ڈہنگ ڈال کر سر احمق کی رانڈ ماں سے نکاح کر لیا تہا تاکہ پورا اثر سر احمق پر رہے دوسرے سر احمق کی ماں نے غدر کے طوفان بے تمیزی میں یہی بہتر جانا کہ اپنا کوئی سرپرست

بتاؤں یہ نکاح عمدگی سے وقوع میں آیا لیکن نکاح
کے چند سال بعد سر احمق کی ماں کا بھی انتقال ہو گیا
شیطان پھر رنڈوے کا رنڈوا ہی رہگیا - تاہم شیطان
کی ہنوز وہ ہی عزت باقی تھی اور وہ ہی اسکی حرمت
کیجاتی تھی شیطان بھی سر احمق کو اعلے عہدہ اعلے
لیاقت اعلے علم والا اور پھر ایسا معتقد دیکھکر خوش
تہا اور اسے یہ یقین تہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ
مجھے جواب دیدے - شیطان نے ایک دن آخر
سر احمق کو زیادہ خوش پاکر یہ ظاہر کر دیا کہ میں اصل
ابلیس ہوں - یہ سنکر سر احمق پھولا نہ سمایا اور گھبراکر
یہ دریافت کیا واقعی آپ ابلیس ہیں -

**شیطان** - ہاں میں ابلیس ہی ہوں -

**سر احمق** - یہ مجھے کیونکر معلوم ہو کہ آپ ابلیس ہیں
اس سے زیادہ میری خوش قسمتی اور کیا ہو گی اور مجھکو
ایسے فاضل اجل نے تعلیم دی کہ جو تمام جہاں میں مشہور
اور تمام علوم سے ماہر - لیکن کوئی ایسا کرشمہ دکھائیے
کہ میں یقین کر لوں -

**شیطان** - سوا اس کے اور کوئی نشان نہ دکھلاؤنگا
کہ تیرے سامنے مختلف شکلیں بدلوں تاکہ تجھے یقین آجائے

**سر احمق** - ہاں اگر یہ ہو تو بہت ہی مناسب ہے

یہ سنتے ہی شیطان نے کئی کئی صورتیں بدلیں کبھی
وہ متقی کی صورت بنگیا اور کبھی کسی کی صورت بنگیا
کبھی جانور کی تو کبھی آدمی کی - جب یہ تماشہ سر احمق
دیکھ چکا تو اسے یقین ہو گیا کہ یہ میرا معلم ابلیس ہی ہے
اس خوشی میں سر احمق معلم کو لپٹ گیا اور خوب بھینچ
بھینچ کر گلے سے لگایا - دوسرے دن اپنے تمام دوستوں
کی دعوت کی اور اس خوشی میں تین دن تک خوب
خوب شادیانے بجائے - واقعی یہ خوشی سر احمق ہی
کو ہوتی تھی کئی برس تک سر احمق شیطان اور اس کی
بیوی کا بول بتیار ہا تہا وہ اس کے خون میں آمیز
ہو چکا تہا محبت کا جوش بڑہانے کے لئے یہ اثر بھی
کم نہ تہا اور اسی وجہ سے سر احمق کا دل سنتے ہی
اس طرف مائل ہو گیا - یہ موقع شیطان کی خوشی کا بھی
بہت بڑا تہا وہ اسقدر خوش ہوا کہ جسکا کچھ ٹھکانا
نہیں - مگر وہ یہ نہ جانتا تہا کہ جہاں صبح نے خندہ
کیا اور اسکا گریباں چاک ہوا - اس فضا میں کچھ
رونا بھی کام دے جاتا ہے مگر ہنسنا ہمیشہ ظلم ڈھاتا
ہے - رفتہ رفتہ ہوتے ہوتے یہانتک نوبت پہنچی
کہ سر احمق کی سمجھ میں اپنے اُستاد ابلیس کی باتیں
کم آنے لگیں اور ان کی اتنی وقعت نہ رہی -

## (سر احمق کا زندگی کی چوتھی اسٹیج پر قدم)

غیر مقلدی نے جب سر احمق کے دماغ میں ترقی کی تو
وہ معتزلیہ ہو گیا - معتزلیہ ہونا شیطان کے حق میں
زہر ہو گیا - سر احمق کی تازہ عقل پر زور طبیعت مکر و
فریب کرنے کا اعلے درجہ کا مادہ شیطان کی ضعیف
عقل اور پرانی طبیعت بھلا کیونکر مقابلہ کہا سکتی -

جو چال شیطان کرنا چاہتا اور اسمیں اُسے لینا فائدہ ہوتا ہے سر احمق اس چال کو جھو کروں کی سی چال ثابت کر دیتا ہے اور شیطان مُنہہ تکتا کا تکتا رہجاتا ہے

اور جب خود سر احمق مشورہ کے طور پر کوئی بات دریافت کرتا ہے تو ایسا اُگراہوا جواب دیتا ہے کہ سر احمق جھڑک کر یہ کہدیتا ہے تو نے کچھہ دیکر ہی پڑہا ہے جو بات کہتا ہے وہ اُلٹی اگر میں تیری رائے پر چلتا تو فلاں رئیس میرے داؤں سے نکل ہی گیا ہوتا شیطان آنکھوں میں آنسو بہر کر خاموش ہو رہتا ہے اور یہ کہتا ہے جہانتک میری عقل رسنہ دیتی ہے میں زور لگا دیتا ہوں اگر وہ رائے اُلٹی پڑی تو یہ مجبوری ہے -

آخر ہوتے ہوتے یہانتک نوبت پہنچی کہ شیطان کو سر احمق نے حکم دیدیا کہ مجھسے تیسرے دن ملا کر - جوں ہی شیطان نے یہ حکم سُنا وہ رونے لگا سر احمق نے اصلا توجہ نہ کی بلکہ تہوڑی دیر کے وقفہ کے بعد یہ کہا - یہاں ماتم خانہ نہیں ہے کہ آپ خواہ نخواہ رو رہے ہیں میں نے آپکو گالی نہیں دی آپ کی تنخواہ نہیں موقوف کی پہر میں حیران ہوں کہ آپ کیوں روتے ہیں -

**شیطان** - سُبکیاں اور ہچکیاں بہر بہر کر اور آنسو پونچھہ پونچھہ کر - تیری بیوفائی سے (جہر جہری آواز میں) مجھے رونا آتا ہے -

**سر احمق** - اپنی اسی کرختگی اور درشتی سے - میں نے جہانتک میں خیال کرنے کی دلیری کرسکتا ہوں کوئی بیوفائی نہیں کی -

**شیطان** - یہ جو تم نے کہا کہ تیسرے دن ملا کرونگا روزمرہ ملنے کی مجھے فرصت نہیں ہوتی - یہ بیوفائی نہیں تو اور کیا ہے میں جیسا ضعیف العمر ہوں تو بخوبی جانتا ہے تیرے ساتھہ تو میں نے اپنی تمام عمر ضایع کر دی اب تو مجھے علیحدہ کیوں کرتا ہے کیا تو اس سے بے خبر ہے کہ تیرے ایک دم کی مفارقت میرے لئے زہر ہے - یہ کہکر پہر شیطان رونے لگا یہانتک کہ اسکی ہچکی بند گئی -

**سر احمق** - روکھے پن سے کشیدہ خاطر ہو کر - تمہارا رونا عبث ہے کوئی معقول وجہ اپنے رونے اور میری بیوفائی کی بیان کرو تو پذیرا بھی ہو سکے یہ نہایت لغو ہے کہ میں گھٹنے سے گھٹنہ لگائے بیٹھا رہوں اور کوئی کام نہ کروں جب تک تم میرے کاموں میں مدد دیتے تہے میں نے خود تمہیں ایک لمحہ کے لئے بہی تنہا نہ چھوڑا لیکن جب تمہاری عقل میری رائے کی باریکیوں کو نہیں پہنچتی پہر تمہارا میرے پاس بیٹھنا عبث ہے دوسرے میرا نقصان بہت بڑا یہ ہو گا اگر تم نے خلاف رائے بتا دی اور وہ شکار ہاتھہ سے نکل گیا تو تمہارا کیا کر لونگا - یہ سُنکر شیطان خاموش ہو گیا اور اس نے ذرا بھی جواب نہ دیا چپکے سے

اُنہکا اپنے گھر میں آبیٹھا اور اپنے تمام شاگردوں کو
بلاکر دریافت کیا - آجکل تم کیا کر رہے ہو اور تم نے
کتنی کارگزاری کی سب شاگردوں نے یکزبان ہوکر
کہا آجکل ہمارا اکثر وقت محض بیکاری میں صرف
ہوتا ہے -

شیطان - اپنی پژمردہ صورت اُٹھا کر اور مایوسانہ(?)
نظریں پھیر کر - یہ تم نے کیا کہا کہ بیکاری میں صرف
ہوتا ہے -

شاگرد - رو کر ہاتھ باندھکر - حضور عالی سچ کہتے
ہیں بری ہی آفت میں گزرتا ہے نہ کچھ کام ہے نکلے(?)
جن امرا کے ہاں ہمارا گزر رہتا اور وہ ہمیں اپنی آنکھوں
پر بٹھاتے تھے اب وہاں ہمیں کوئی بھی نہیں پوچھتا
ہم سے زیادہ لایق اور قابل قدیم امرا کو ہاتھ لیتے(?)
وہ ہماری طرف توجہ کیوں کرنے لگے - ہم اہنیں
ایک بات اور ایک ڈہنگ عیاشی کا سمجھاتے تھے
وہ اہنیں ایسے ایسے صدہا ڈہنگ بتا دیتے ہیں -
جو باتیں کہ آناً فاناً میں ان کی سمجھ میں آتی ہیں اور وہ
کر گزرتے ہیں ہمارے خیال میں مہینوں میں بھی
نہیں آسکتیں - ہم اپنی طرف سے اپنی عقل اور
اپنی فہم کے مطابق کچھ بھی کمی نہیں کرتے لیکن جب
ہم غالب نہیں آسکتے اور اپنی کوششوں میں فیل
ہوجاتے ہیں تو مجبوری ہے -

شیطان - ایک بڑا لمبا چوڑا ٹھنڈا سانس بھر کر -
آخر کتنے امرا تمہارے ڈہنگ پر چڑہے ہوئے ہیں

شاگرد - فیصدی پانچ پچانوے پر ہماری جگہہ ملانوں
نے قبضہ کرلیا ہے اور بعض بعض جگہہ معتزلے کہاں(?)
دیتے ہیں -

شیطان - ایسی کوئی کوشش کرو کہ جس سے تمہارا
پھر اسی قدر امرا پر قبضہ ہوجائے -

شاگرد - ہم نے تو جان لڑا دی جوں جوں کوشش
کرتے ہیں اُلٹا تنزل ہوتا دکھائی دیتا ہے - اسکا
علاج ہی کیا ہو محض مجبوری ہے یہ ایک بدیہی امر ہے
کہ ہم اپنی عقل کے مطابق کسی رئیس کو دو چار معمولی
عیبوں کی طرف مائل کرتے تھے اور جہانتک ہماری
فہم رسائی دیتی تھی اس کوشش میں رہتے تھے
پھر کہ دن بدن نئی چسکے کی باتیں پیدا ہوں جس سے
گلدم اُڑتے پرسے نہ اُکھڑنے پائے - لیکن اس
بلا کا کیا علاج ہو کہ جہاں کوئی ملا تا پہنچ گیا اور اس نے
ان باتوں کو چھوکر دوں کا ڈھکوسلا بنا دیا اور وہ وہ
نئی نئی اپکیاں عیاشی میں بتائیں اور وہ وہ فریب
سکہائے کہ اُنہوں نے ہمیں برطرف کر دیا بعض
جگہہ سے جواب نملا تو ہم ہی محض بیکاری کی صورت
بنی بیٹھے ہیں - اصل مطلب یہ ہے اب جو کچھ ارشاد ہو
وہ کیا جائے -

شیطان - پھر تمہارا بیکاری کا وقت کہاں گزرتا ہے

شاگرد - دریائے شور کی لاٹھہ پر پڑے اینڈا کرتے(?)

ہیں اور ہمارے قبضہ پر بیکاری کی مکھیاں بھنکتی ہیں
یہ کہکر ایک بڑے شاگرد رشید نے دریافت کیا۔
اے نیک استاد یہ کیا وجہ ہے کہ تو آزردہ دکھائی دیتا ہے
**شیطان** - میری آزردگی کا سبب تم سے بھی زیادہ
غمناک ہے شیطان ہر چند طبیعت کو روکتا تھا لیکن
چھاتی بھری چلی آتی تھی آخر وہ شاگرد رشید سے کہ جو کئی سو
برس کا تجربہ رکھتا تھا گلے ملکر رونے لگا اور شاگردوں
نے بھی زاری میں اسکا ساتھ دیا اور کامل گھنٹے
تک روتے رہے جب رونا تھا تو شیطان یہ بیان کہنے لگا
اب وہ زمانہ آگیا کہ ہم بالکل بیکار کر دیئے جائیں اور
ہماری کل سلطنت ہمارے ہاتھ سے چھن جائے
برائے نام جو کسیقدر حصہ اس وقت ہمارے قبضہ
میں ہے یہ بھی کوئی دن کا دکھائی دیتا ہے اور مجھے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب ہم سب بالکلیہ حکومت
سے خارج ہو کر اپنی جائے مولود پر جا بیٹھیں اور محض
بے اختیاری کی حالت میں زمانہ کا الٹ پھیر دیکھیں
**شاگرد** - منہ پھاڑ کر اور سخت تحیر خیز لہجہ میں۔
ہائیں اے نیک استاد تیری بھی یہ کیفیت ہوئی
کیا تجھے تیرے شاگرد سر احمق نے دھوکا دیا حالانکہ
وقتاً فوقتاً وہ تجھے کیسے مضبوط وعدے کر چکا
تھا اور اب وہ ایسا برگشتہ ہو گیا۔
**شیطان** - اگر سچ پوچھو تو ایک طرح سے سر احمق
سچا ہے اور ایک طرح سے جھوٹا ہے۔

**شاگرد** - کیا ضدیں جمع ہو سکتی ہیں۔
**شیطان** - ہاں کیوں نہیں بیان کرتا ہوں سنو
سر احمق سچا تو یوں ہے کہ مجھسے کچھہ مدد نہیں پہنچی
اور اب تک میں نے جتنی رائیں اسے دیں یعنی اس
دو تین برس کے عرصہ میں شاید ہی کوئی درست
بیٹھی ہو - میں تمہیں ایک ذکر سناتا ہوں اس سے
تمہیں اندازہ ہوگا کہ میں اسکے آگے کیسا طفل مکتب
ہوں اور وہ کیسی کیسی باتیں نکالتا ہے کہ میں منہ
کھولے تکتا کا تکتا رہجاتا ہوں - چندروز کا عرصہ
گزرا کہ سر احمق نے ایک بات پیش کی اور کہا کہ میں
کچھہ چندہ وصول کرنا اس رئیس سے چاہتا ہوں
کوئی ایسی ترکیب بھی ہے کہ میں زبان سے ایک
بات بھی نہ کہوں اور رئیس مجھے چندہ دیدے۔
یہ نئی درخواست سنکر میرے ہوش اڑ گئے اور میں
بغلیں جھانکنے لگا - بڑی دیر تک میں نے تامل
کیا لیکن سمجھہ میں نہیں آیا -
**شاگرد** - بات کاٹ کر - کس بات میں اور کس
مد میں وہ چندہ جمع کرنا چاہتا تھا -
**شیطان** - زہر خندہ کرکے - قوم کی آڑ بنا کر
چندہ وصول کرنا چاہتا تھا - ہر چند میں نے
سوچا لیکن مجھے کوئی تدبیر بن نہ پڑی اور اگر اس کے
اصرار سے میں نے کچھہ کہا بھی تو اس نے فوراً
روک دیا اور اسکی معقول تردید کرکے مجھے شرمندہ

جواب دیا کہ ایسی ذلیل باتیں کبھی نہ کہنا اگر دوسرا کوئی ان پر
غلطی سے عمل کر لیا گیا تو اور آفت میں پھنسنا پڑیگا
اور خدا بھی ناراض ہو گا میں ذلیل ہو کر خاموش ہو گیا
اور میں نے ہوں تک نہیں کی خاموشی سے اپنی
جگہ بیٹھا رہا نہ منہ سے بولا نہ سر سے کھیلا۔
میری یہ غیر معمولی خاموشی حضر احمق کو بڑی لگی اور
وہ یہ گویا ہوا میں اس خاموشی سے اتنا فائدہ نہیں
اٹھا سکتا جتنا کہ آپ کے بولنے اور مختلف تدبیریں
پیش کرنے سے جتنی تدبیریں کہ آپکو دیتی ہوں دیجئے
شاید ان تدبیروں میں کوئی صورت اس کے موافق
اسکی کامیابی کی نکل آئے میں نے خاموشی مناسب
نہ جانی اور جو کچھ مجھ سے بن آیا میں نے اپنا خیال
ظاہر کرنا شروع کیا میں بیان کرتا گیا وہ برابر گردن
ہلاتا رہا گویا ہر بات کی نفی کرتا ہے یہاں تک کہ میری
آخری تدبیر بھی اسکی ویسی ہی گردن ہلی جیسی پہلی
تدبیر پر ہلی تھی جب میں اپنی تقریر ختم کر چکا تو میں نے
کہا اس سے زیادہ امید نہیں ہے کہ مجھے کوئی بہتر
تدبیر سوجھے اس لئے تم سے عرض کرتا ہوں کہ جو
کچھ تمہارا جی چاہے کرو اور جو کچھ مجھ سے سرزد ہو
میں اس پر عمل درآمد کرنے کو راضی ہوں اس نے
حقارت سے یہ جواب دیا ابھی پر تم کہتے تھے کہ میں نے
ربانی کالج میں تعلیم پائی ہے اور جبرئیل سے [illegible]
[illegible] ہے نہ کہیں [illegible]

ہے نہ کہیں جبرئیل ہے نہ آسمان ہے نہ فرشتے کچھ
کچھ بھی نہیں۔ وہ یہ کہتا تھا اور میں اسکی صورت
تک رہا تھا اور خاموش تھا جب وہ بہت کچھ کہہ چکا
تو میں نے یہ عرض کیا میری کم لیاقتی اس امر کی شہادت
نہیں دیتی کہ جبرئیل اور ربانی کالج اور آسمان اور فرشتے
محض ڈھکوسلا ہے یہ کبھی زبان سے نہ نکال خدا کے
غضب سے ڈر۔ میری ان باتوں پر سر احمق نے
ایک قہقہہ لگایا اور کہا کہ جب خدا تیرا ہی کچھ نہ کر سکا
تو میرا کیا کر لیگا۔ تو ایسی باتیں نہ کر کہ جنپر طفل مکتب بھی
قہقہہ مارے مجھے قطعی یقین ہو گیا کہ یہ سب ڈھکوسلا
ہی ڈھکوسلا ہے۔ اگر واقعی ربانی کالج کی کوئی حقیقت
ہوتی اور اسمیں تو نے تعلیم پائی ہوتی تو تو ایسا نالائق
نہ نکلتا۔
میں نے اسکی تقریر سنکر یہ جواب دیا کہ میں تیری بات کو
کاٹ نہیں سکتا اس لئے کہ اسکی صحت کی کوئی شہادت
میرے پاس نہیں ہے۔ خیر میں اب جاتا ہوں اور
تیری تیز بے عقل دیکھتا ہوں کہ جو کچھ تو نے کہا ہے
دیکھوں کیونکر ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔ یہ کہکر میں چلا آیا
اور میں نے اپنے دل میں یہ خیال کر لیا تھا کہ سر احمق
سے کبھی بھی ایسی کوئی تدبیر نہیں نکلے گی جو محض
ناممکن الوقوع ہو۔ میں اسی خیال میں تھا اور مجھے
اپنے اس خیال پر ناز تھا لیکن وہاں اور ہی کچھ
تدبیر ہو رہی تھی۔ دوسرے دن علی الصباح

سر احمق نے مجھے بلایا اور میرے آگے ایک نقشہ رکھدیا۔ اس نقشہ میں ایک خوفناک سمندر لہریں مارتا ہوا بنایا تھا اور ایک جہاز اسمیں ڈوبتا ہوا دکھایا گیا تھا اس جہاز میں مسلمانوں کو بٹھایا تھا اور کنارہ بحر پر اس رئیس کو کھڑا کیا تھا کہ جس سے چندہ لینے کی خواہش تھی صریح طور پر یہ دکھایا گیا تھا کہ مسلمان رو رو کر استدعا اس رئیس سے کر رہے ہیں کہ اگر آپ بچاتے ہیں تو بچتے ہیں ورنہ ہم ڈوب چلے جوں ہی یہ نقشہ مینے دیکھا میرے ہوش اڑ گئے اور میں ایسا خفیف ہوا کہ میں اپنی خفت بیان نہیں کر سکتا بس پانی پانی ہو گیا اور نیچی گردن کر کے خاموش ہو رہا پھر سر احمق نے مجھسے کہا کہو کیا کہتے ہو تربانی کالج کے تعلیم یافتہ صاحب میں نے اسکی اس طنزیہ بات کا کچھ جواب نہ دیا ہاں کسیقدر دیر میں میں نے یہ کہا واقعی جو کام تو نے کیا ہے میری عقل میں ناممکن الوقوع تھا لیکن اگر تو اس لیاقت کی نوعیت اور فطرت کو دیکھیگا تو اسمیں میری ہی تعلیم کا جلوہ عیاں پائیگا۔ اس نے ذرا تامل کر کے جواب دیا تو صحیح کہتا ہے کہ تو نے مجھے بچپن سے پالا ہے اور مجھے تعلیم دی ہے لیکن یہ نہ کہہ کہ صرف تیری ہی تعلیم کا اثر ہے بلکہ میرے دماغ اور ذہن کا بھی ساتھہ ہی ساتھہ اثر ہے۔ میں نے خوشی سے اسکا اعتراف کیا اور اس کی لیاقت پر اسے مبارکباد دی اور اس سے بھی زیادہ ترقی کرنے کی خواہش ظاہر کی پھر سر احمق یہ کہنے لگا پھر میں بخوبی جانتا ہوں کہ دنیا میں تجھے بہت بڑی ناموری حاصل ہے اور اسمیں شک نہیں کہ تو نے بہت کچھ نمایاں کام کر چکا ہے لیکن اس امر کی طرف میں تیری توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اپنی لیاقت پر صرف فخر ہے مجھے اسپر مگر فخر نہیں کہ تو میرا استاد ہے یا میں اس جیسے مشہور و معروف استاد کا شاگرد ہوں کہ جو معلم الملکوت تھا

جوہر نمائے جوہر ذاتی خویش باش
خاکش بسر کہ زندہ بنام پدر بود

مجھے سر احمق کی ان باتوں سے اسی دن کھٹکا ہو گیا تھا اور میں سمجھ گیا تھا کہ یہ مجھسے اکھڑا ہوا ہے اور مجھے لاشئے محض تصور کرتا ہے پھر بھی میں نے مناسب نہ جانا کہ میں ظاہرا طور پر اپنی ناراضی جتاؤں اور سر احمق کو یہ ظاہر ہونے دوں کہ میری فلاں بات سے ابلیس ناراض ہو گیا ہے میں نے اپنے کو خوش ہی رکھا خوشی خوشی رخصت ہوا اور میں نے خوشی میں آکر ایک قصیدہ بھی اسکی تعریف میں کہا کہ شاید وہ اب بھی من جائے اور میری حق تلفی کے درپے نہ ہو لیکن یہ قصیدہ اسکی تیرہ چودہ برس کی عمر کے سنہ سے موزونیت رکھتا ہے اس سے زیادہ لطیف حصہ سر احمق کی عمر کا مینے اور کوئی بھی نہیں پایا۔

شاگرد۔ بات کاٹ کر۔ کیا وہ قصیدہ آپ ہمیں نہیں سنائیں گے۔

**شیطان** - فضول ہے - ہاں اگر ہمارا بہت جی چاہتا ہے تو میں سنا سکتا ہوں -

**شاگرد** - نہیں ضرور سننا ہے میں سب سے زیادہ مشتاق ہوں -

شیطان نے آخرکار اپنا بستہ کھولا - اور قصیدہ نکالا - گو وہ قصیدہ تو بہت طول طویل تھا لیکن ہمنے اختصار ہی پر قناعت کرنی مناسب جانی (مفصلہ ذیل ہے)

**(قصیدہ)**

زہے زچین جبین آیہ آیۂ سورۂ نور
زخال تازہ کنی داغہاے لالۂ طور

نگہ بگوشۂ چشم تو موج بر لب جام
عرق بچہرۂ صاف تو مے بجام بلور

تو چوں برہنہ شوی گل ز شرم آب شود
تو چوں میان بکشائی کمر نہ بندد مور

ہزار لالہ خوں بر زمین گل بچکد
دم مسیح کند گر بغنچۂ تو عبور

چہ شعلۂ کہ بدل گرفتی تو رخ زدہ است
نقاب سیلی آتش بہ برگ لالۂ طور

اگر بغمزۂ سیراب ابر گشت شوی
چہ خوشہ سر زند از دانۂ نشستہ بنور

بخلوت کہ تو از رخ نقاب برداری
چراغ روز بود آفتاب با ہمہ نور

اگر بطرف چمن زلف را بافشانی
زبوئے مشک شود خیمۂ صبا ناسور

نہ بر عذار تو خالیست اینکہ لخلخہ زدہ است
بروئے دست سلیمان فگندہ ہندی نور

شود ز دامن گلچین نقاب رنگین تر
بہار خندہ چو بر غنچۂ تو آرد نور

مگر ز چشمۂ خورشید شیشۂ رخسار
کہ آب در نظر آرد نظارہ ات از دور

زکوۃ خندۂ شیریں تبسمی بخشان
نکردہ بر شکرت کار تنگ با صف مور

امید بوسہ ازاں غنچۂ دہن دارم
بہ تنگ چشمی من ہا مے کند تبسم مور

شب چو گل ورق آں نقاب برگردید
ہنوز در عرق خجلت است آتش طور

بخلوت تو کجا راہ عندلیب بود
کہ گل زمین ادب بوسہ مے دہد از دور

بخوں طپیدۂ شمشیر غمزۂ تو زند
ہزار خندۂ رنگیں بخنجر از لب گور

خط شکستۂ جوہر بروئے تیغ این است
کہ ہر کہ کشتہ نگردد نمیشود مغفور

زگریہ شعلۂ شوقم زبانۂ ننشیند
کجا بآب گہر گشت گردد آتش طور

ز اہل بزم ہزار نالۂ بعدول سپند کنم
مرا کہ شعلۂ نسبت طاقتی فگندہ دور

بمرگ نوبہ نشیند چو چشم برف زدہ
فتد چو دیدہ داغ سم بہ مرہم کافور

چرا بگوشۂ چشم بہم نمی نگرند
بہ بخت کوکب ما سرمہ استو بدۂ کور

شراب سرکہ برآید چو بخت برگردد
چو جوش فتنہ شود آب سرکشد زبور

چہ ہمچو سبحہ گرہ گشتہ پیالہ بگیر
کہ خط جام بود اِنّ ربّنا لغفور

بجام کاغذیئے طرف من چہ خواہد کرد
درید پیرہن شیشہ این مے پُرزور

چہ خندہ بود کہ دستار عقل را بربود
چہ بادہ بود کہ چہرہ شستہ رنگ شعور

بوام گیر ز بادام چشم خود تلخی
مکن چو پستۂ بے مغز در تبسم شور

بہار عدل سر احمق کہ وقت پرسش داد
نہد ملائکتش پنبہ بر دل ناسور

اگرچہ دانۂ دل رزق مور خال بود
زعدل تو نتواند بسینہ برد بزور

کند شکستۂ مہ را درست اگر رایت
بمہر باز دہد وام دیر سالۂ نور

ز حکمہائے روانت کمی نمود ارسیت
کہ نخل موم دواند بسنگ ریشہ بزور

بزیر چرخ نگنجد شکوہ دولت تو
کجا بساط سلیماں کجا خزانہ مور

بگلشن کہ کند سایہ چتر دولت تو
کند ز بال ہما فرش آشیاں عصفور

بس میں اسیقدر قصیدہ پڑھنے پایا تھا کہ اس نے زبردستی روک دیا اور کہا کہ میں یہ بے جوڑ قصیدہ سننا نہیں چاہتا آیندہ کبھی ایسے مہمل اشعار میرے آگے نہ پڑھیو اس شاعری سے مجھے دلی نفرت ہے یہ سب لغو ہے سب خیالی باتیں ہیں ٹھیک کہیں بھی اسمیں نہیں ہے جتنی باتیں بیان ہوئی ہیں سب ناممکن الوقوع ہیں تو اگر دیکھیگا تو خود اندازہ کرلیگا کہ کتنے لغو اشعار ہیں بجائے خوش ہونے کے سر احمق اس قصیدہ سے ناراض ہوا یہ کوشش بھی میری بیکار گئی - تو اے میرے پیارے شاگرد یہی وجہ سر احمق کی ٹھیک ہے چونکہ میں اسکی صحبت کا نہیں رہا اس لئے وہ مجھسے نفرت کرتا ہے ہاں اگر اس مفارقت کو دوسرے پہلو سے دیکھونگا تو مجھے اسکی یہ بے اعتنائی جابرانہ اور بیوفایانہ معلوم ہوگی اور وہ یہ ہے کہ میں اسکا استاد ہی نہیں ہوں بلکہ اسکا اتالیق بھی ہوں اسکو پرورش بھی کیا ہے یہ میرا کیلا ہی ہے اور اب ضعیف ہونے پر یہ مجھسے پہلو تہی کرتا ہے کیا بزرگوں کو اس طرح چھوڑ دیتے ہیں -

کاغذی طرف اپنے سے مراد ہے اور پُرزور مے سے سر احمق سے کنایہ ہے -

**شاگرد** - اچھا یہ دوسری بات آپنے پیش کی تھی

**شیطان** - ہاں پیش کیوں نہیں کی تھی اسکے جواب میں اس نے یہ کہا کہ میں تمہیں نکالتا نہیں خارج نہیں کرتا ہاں تم سے تمہاری کم عقلی کی وجہ سے کوئی مشورہ لینا نہیں چاہتا نہ یہ چاہتا ہوں کہ تمسے گھٹنہ ملائے بیٹھا رہوں اب اسکا جواب میں کیا دیتا آنکھوں میں آنسو بھر کر خاموش ہو رہا اور میں نے کچھہ زبان سے نہ نکالا -

**شاگرد** - بسو کر تو جس جگہہ پر آپ متمکن ہیں میرے خیال میں یہ بھی متنزل ہوتی نظر آتی ہے -

**شیطان** - ایک آہ کھینچ کر اور آنکھوں میں آنسو بھر کر - تیرا قیاس بہت ٹھیک ہے بیشک تو سچ کہتا ہے

**سب شاگرد یکزبان ہو کر** - اے نیک استاد کوئی تدبیر تو نے نکالی کہ تو اپنی جگہہ سے نہ سرکے -

**شیطان** - اسی زاری کناں لہجہ میں تدبیر سوچنے کا زمانہ ختم ہو گیا - اب تو میری قسمت کا فیصلہ بالکلیہ سر احمق کے ہاتھہ ہے جو کچھہ وہ چاہیگا کریگا اب مجھسے کچھہ نہیں ہو سکتا میری ساری قوتیں جاتی رہیں میں سر احمق پر منحصر ہوں -

**شاگرد رشید** - جبسے منحصر ہے وہ محسن کشی پر آمادہ ہے - یہ سُنکر سب شاگرد گلے مل مل رونے لگے اور انہیں ذرا بھی کوئی تسلی دینے والا نہ تھا ان کا رونا بھی عجیب تماشہ کا تھا ایک بچہ شیطان دوسرے شیطان کی صورت دیکھتا تھا اور ڈاڑھیں مار مار کر روتا تھا شیطان انہیں سمجھا رہا تھا کہ ہر قوم کو تنزل بھی ہوتا ہے ترقی بھی ہوتی ہے کسی کی ہمیشہ نہیں رہتی **مصرعہ**

؎ یہی رنگ زمانہ ہے کبھی کچھہ ہے کبھی کچھہ ہے ؎

با اینہمہ شیطان کو صبر نہوتا اور دل میں اسکی حالت قابل زاری اور ماتم تھی وہ اپنی مایوسانہ نظریں چاروں طرف کسی تسلی دینے والے کی جستجو میں اُٹھاتا تھا اور سخت ناکامی سے واپس پھیر لیتا تھا - اس کو شدت سے رونا چلا آتا تھا اور اسکی چھاتی بھری آتی تھی لیکن واہ رے ضبط کہ اس نے اپنی آنکھوں سے ایک آنسو بھی نہیں ٹپکنے دیا اور اپنی پریشان جماعت کو بناوٹی اور ساختہ التفات میں تسلی دیتا رہا کسی قدر سکوت کے بعد شیاطین نے ایک زبان ہو کر کہا کہ ہم کیا کریں اور کہاں جائیں -

**شیطان** - تم اتنے بیدل اور شکستہ خاطر کیوں ہوتے ہو وجہ نہیں معلوم ہوتی آخر کوئی سبب تو ضرور ہوگا کیا تمہیں گزشتہ باتیں اور واقعات یاد نہیں کہ دنیا میں کتنی قومیں پہلیں پھولیں سرسبز ہوئیں اور میری وجہ سے بالکل ملیامیٹ ہو گئیں اور آج ان کا صفحہ ہستی پر نام و نشان تک نہیں رہا ہزاروں کو برباد کر دیا اور ان کا نام و نشان مٹا دیا تو جب ہمیں خیال نہیں آیا کہ ایک دن ہمارے لئے

یہی رکھا ہوا ہے اگر اصل پوچھو تو میرے خیال
میں ایک بہت بڑی خوشی کی بات ہے کہ مجھ ہی
جیسا ہر متنفس دنیا کا ہوگیا اور یہی میری اول دن سے
کوشش تھی لیکن اس خوشی کے ساتھ یہ افسوس
ملا ہوا ہے کہ میرا نام لیوا کوئی نہیں دکھائی دیتا
اور جب ذکر آجاتا ہے تو وہ قہقہہ مار کر کہتے ہیں شیطان
شیطان وہ تو ایک وہمی اور خیالی چیز ہے بس یہ
سنتے ہی میرے تن بدن میں مرچیں لگ جاتی ہیں
اور میری حالت ایک مرے ہوئے سانپ کی سی
ہو جاتی ہے کہ جو سر کچلا ہوا سر راہ پڑا رہے کیا
میں نے اسلئے تعلیم دی تھی کہ میرے شاگرد مجھے لاشے
محض سمجھیں اور مجھسے زیادہ علم پڑھکر پھر مجھ ہی پر
ہاتھ صاف کریں اپنے مٹنے اور تباہ ہونیکا اتنا
افسوس نہیں ہے جتنا شاگردوں کی بے اعتقادانہ
حالات اور احسان فراموشی کا اب ملک یورپ ہی کو
دیکھو سب کے سب میرے شاگرد ہیں لیکن اکثر ایسے ہیں جو
مجھکو ہیولی جانتے ہیں اور جو میرے قایل بھی ہیں انکا
قایل و بے قایل ہونا ایک حکم رکھتا ہے کیونکہ ان کے
افعال پر جب میں نظر کرتا ہوں تو کان پکڑ لیتا ہوں
اور توبہ کرتا ہوا بھاگتا ہوں کہ جو باتیں نہ میں نے کبھی
دیکھیں نہ سنیں ان کا خطرہ میرے دلمیں گزرا ہاں کہ
اوستے سے ادنے متنفس کر گزرتا ہے اور میں تکتا کا
تکتا رہ جاتا ہوں سب سے زیادہ پیرس میں میری کئی

دبتی ہے میں نے ادنے لڑکیوں کو دیکھا ہے
کہ جو اپنے عاشقوں کی اپنے اوپر لبھانے کی
کوشش کرتی ہیں اور جب وہ راضی نہیں ہوتا تو ایک ہی
آن میں کچھ غریب ادا سے کوئی بات کہتی ہیں کہ وہ
فوراً راضی ہو جاتا ہے - ایک دن کا ذکر ہے کہ
میں پیرس کے ایک باغ میں جو لب سڑک تھا کھڑا ہوا
تھا ایک نوجوان لڑکے اور ایک ادھیڑ عورت سے
باتیں ہو رہی تھیں وہ ادھیڑ عورت چھوکرے کی طرف
نظر حقارت سے دیکھتی تھی اور راضی ہوتی تھی میں نے
چاہا کہ عورت کے دل میں لڑکے کا خیال دلاؤں اور
اسکی تعریف کروں میں نے اپنے ارادہ کی فوراً تکمیل
کی اور اس ادھیڑ عورت کو لڑکے پر فریفتہ کرنا چاہا وہ
ہرگز مائل نہ ہوئی اور اس نے ذرا بھی التفات نکیا بلکہ
میری رائے کو بالکل وقعت کی نظر سے نہ دیکھا
میں بہت ہی ذلیل ہوا کہ میرا افسون ذرا بھی کارگر
نہوا چنانچہ اسی اثنا میں خود بخود لڑکا چونکا گویا اسکے
ذہن میں کسی نے کوئی نئی بات ڈالدی اور اس نے
جھک کر اس ادھیڑ عورت کے کان میں کچھ کہا وہ فوراً
راضی ہوگئی اور اسنے اپنے نو عمر عاشق کی طرف ایسا التفات
کیا کہ میں دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا اور مجھے تعجب ہوا کہ اتنی سی
عمر کے بچوں کی جب یہ کیفیت ہے کہ میرے کان کترتے
ہیں تو بڑی عمر والوں کا کیا ذکر ہے ایک کیا
صدہا بلکہ ہزارہا بار اسی قسم کی ذلتیں میں نے اٹھائی

ہیں اور زیادہ تر خصوصاً تین گروہوں سے مسلمانوں
میں مُلّانوں سے ہندؤں میں برہمنوں سے
عیسائیوں میں پادریوں سے۔ یہ تین گروہ تو تمام
جہان کی چال بازیوں اور فریبوں اور بے رحمیوں
غرض ہر نوعیت اور ہر قسم کے عیب میں میرے اُستاد
میرے معلم میرے پیر ہیں غرض جو کچھہ کہوں ان پر
صادق آتی ہے اب ایک جو تہا گروہ سر احمق نکالنے
کو ہے وہ ان سب کا قبلہ عالم ہوگا اور اس گروہ کے
بچہ بچہ بڑے بڑے گرگ باراں دیدہ بدہوں
کے کان کترے گا۔

**شاگرد۔** اے نیک اُستاد تیری یہ ساری تقریر میں نے
سُن لی اب تو ہمیں یہ بتا کہ جب تو کام سے بالکل علیحدہ
کر دیا جائیگا تو ہم کیا کریں گے وقت بہت کم رہ گیا ہے
جو کچھہ ہمیں کرنا ہے جا کر کریں اور دیکھیں کہ دنیا کا
کیا ڈھنگ ہے آج ہمارے نام لیواؤں میں سے کتنے
مُلّانوں کی دستبرد میں آئے اور کتنے سلامت رہے

**شیطان۔** ترکیب سوا اس کے اور کوئی نہیں ہے
کہ تم انسانی صورت میں ہو کر سر احمق کی سرگرمی سے
بیعت کرنا اور بعد ازاں جو کچھہ وہ تمہیں ہدایت کرے
اسپر عملدرآمد کرنا۔

**شاگرد۔** لیکن مشکل یہ ہوگی کہ تین برس تو انسانی
صورت میں رہکر پھر ہم جن نہ بن سکینگے نہ ہمیں جن بننے کی
قوت رہے گی پھر جو لوازمات انسانی ہیں وہ سب
ہمارے ساتھ بھی ہو جائینگے۔

**شیطان۔** بغیر اسکے چارہ نہیں اور کوئی تدبیر
تمہاری معاشرت اور زندگی بسر کرنے کی نہیں معلوم
ہوتی۔ اگر یہ نکروگے تو ذلت کے ساتھ ہلاک ہو جاؤ
گے سمجھا دینا میرا کام ہے مانو نہ مانو یہ تمہیں اختیار ہے

ما نصیحت بجائے خود کردیم
روزگارے دریں بسر بردیم
گر نیاید بگوش غفلت کس
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

**شاگرد۔** پھر حضور بیکار اور خارج ہو کر کہاں تشریف
لیجائینگے۔ یہ تو اے نیک اُستاد تو نے بتایا ہی نہیں

**شیطان۔** مسکرا کر۔ اس مسکرانے سے شیطان کے
چہرہ پر بشاشی معلوم ہونے لگی تھی۔ میں نے بھی ایک
ایسی ترکیب سوچی ہے کہ سر احمق کے اتنے قریب
ہر وقت رہونگا جتنی قریب کہ شہ رگ گلے کی ہو سکتی
ہے اسنے تو مجھے دہوکا دیکر مجھے علیحدہ ہی کرنا چاہا ہے
لیکن میں بھی تو ہوں اسکا اُستاد آخر گلستاں کی
حکایت تم نے پڑھی ہوگی کہ ایک پہلوان نے طاقتور
ہو کر اپنے اُستاد سے ٹکر کرنی چاہی تھی اُستاد گو اس سے
ضعیف تہا لیکن ایک داؤں اُسے ایسا آتا تہا کہ جو
اس نے اپنے احسان فراموش شاگرد کو نہ بتایا تہا اسے
خیال تہا کہ اگر کبھی اس نے ٹرفش لگائی تو اُس ہی داؤں
سے چت کرونگا چنانچہ یہی ہوا اور اس نے اپنے

محسن کش شاگرد کو اسی ایک داؤں سے جو تین ساٹھ پیچوں میں سے بچا رکھا تھا چت کیا۔ وہ ہی مثال بعینہ میری اور سر احمق کی ہے ایک داؤں مینے بھی سوچ رکھا ہے اور وہ اسپر ظاہر نہیں کیا ہے اس سے مجھے امید ہے کہ میں کامیاب ہونگا۔

**شاگرد** - کیا اس داؤں یا ترکیب سے آپکو کچھ سرسبزی اور ترقی حاصل ہوگی یا آپ میں موجودہ حالت سے زیادہ کوئی چیز ایسی بڑھجائے گی کہ وہ اے نیک استاد تیری راحت کی باعث ہوگی۔

**شیطان** - اصل یہ ہے کہ مینے سر احمق کو پالا ہے اس کے خون میں میرا خون ملا ہوا ہے مجھے قدرتی طور پر اس سے محبت ہوگئی ہے خارج تو میں قطعی کیا جاؤنگا خارج ہوکر اس سے علیحدہ رہنا یہ میری اور نیز بد قسمتی ہے اس لئے میں یہ بہتر جانتا ہوں کہ اسکے اتنے قریب ہر دم رہوں جتنی قریب شہ رگ ہے بس یہی میرا مدعا ہے اور یہی اصل غرض ہے۔

اسکے بعد اپنے شاگردوں کو اور بھی بہت سی باتیں سمجھاتا رہا اور نئی نئی صورتیں دنیا میں بقا رہنے کا بتاتا رہا پھر سب سے رخصت ہوا اور ایک ایک کو گلے مل مل کر الوداع کہا۔

**زندگی کی پانچویں پیچ پر سر احمق کا قدم**

شیطان کو یہ تو کامل یقین ہو چکا تھا کہ آج سر احمق نے تیسرے دن کی ملاقات کا حکم دیا ہے کل کہدیگا آٹھویں دن ملا کرا اور پھر ارشاد کریگا پندرہویں دن اور پھر ماہ بماہ اور بعد ازاں صاف خارج کر دیگا اور اسبات کا اعلان دیدیگا کہ شیطان کوئی چیز نہیں ہے یہ نرا ڈھکوسلا ہی ڈھکوسلا ہے جو لوگ شیطان کو مانتے ہیں غلط مانتے ہیں آؤ اسی بہانہ سے دو تین مہینے کی چھٹی لیکر ادھر ادھر سیر کر لینے چلو اس عرصہ میں دیرینہ محبت کا جوش اسکی طبیعت میں ضرور اُمڈیگا کیا عجب ہے پھر یہ اپنی اس بے اعتنائی پر پشیمان ہو اور توبہ کرے پھر کبھی اسکی جرأت نکرے اور ایسی درشت بیوفائی سے عہد کرے کہ پھر ایسا نکرونگا

شیطان کا یہ خیال ہی خیال تھا دہاں اسکا پتہ بھی نہ تھا شیطان نے آزردہ صورت اور پژمردہ لہجہ [illegible] - اے سر احمق اگر بخندہ پیشانی [illegible] سنے تو میں گوش گزار کروں

سر احمق - [illegible] کہا بیکا ہو کر - تم دریافت [illegible] وقت کیوں لیتے ہو جو کچھ کہنا ہے [illegible]

[illegible]

**شیطان** - [illegible] احمق کے درشت اور ناتراشیدہ الفاظ سے سخت رنجیدہ ہوکر اور آنکھوں میں آنسو بھر کر - میں [illegible] مہینے کی چھٹی لینا چاہتا ہوں - بس صرف یہی عرض کرنا تھا سو کر چکا۔

**سر احمق** - کیا تمہیں آلہ آباد اچھا نہیں معلوم ہوتا جو تم جانا چاہتے ہو اچھا جاؤ مبارک ہو اور جو کچھ کہنا ہو

تو کہلو گھنٹی بج رہی ہے بریکفاسٹ کی ٹیبل پر
ہم جائیگا -
**شیطان** - اور کچھ ہی نہیں کہنا صرف اتنا عرض
کرنا ہے کہ حضور یاد رکھینگے -
**سر احمق** - ویل ہم ایسی باتیں سُنا نہیں مانگتا
یہ پرانی باتیں ہیں جاؤ اور سیر کرتے پہرو - یہ کہکر
شیطان تو مُنہہ تکتا کا تکتا رہگیا اور سر احمق کہتا ہوا
پتلون کی جیبوں میں ہاتھہ ڈالے ہوئے بریکفاسٹ
کے کمرے میں چلا گیا -
شیطان نے دل میں سوچا کہ تین مہینے کہاں گزارنے
چاہئیں اور کیونکر کارروائی کرنی زیبا ہے سوچتے
سوچتے شیطان نے ادہر اُدہر منہ گشت کرنے کا
قصد کیا - وہ حیران تہا کہاں جاؤں اور اتنے
دن کہاں گزاروں اسکی طبیعت کا تقاضا کسی
فرد بشر کو دہوکا دینے یا کسی ملانے سے کچھہ
سبق حاصل کرنا تہا - آخر نہایت پراگندگی او اضطرابی
سے سوچتے سوچتے اس نے ایک ایسے شہر میں آنیکا
قصد کیا بلکہ آدہمکا جس کی نسبت یہ شعر صادق
آسکتا ہے - اور جب اس شہر کا رہنے والا اسے
وہاں سے پڑہتا دکہائی دیتا تہا -

جسکو فلک نے توڑ کے مسمار کر دیا
ہم رہنے والے ہیں اسی اُجڑے دیار کے

جوں ہی شیطان نے یہاں قدم رکہا اسے اجاڑ
شہر کا بجہا ہوا نظارہ اسے کہا گیا - اسکے پیروں
کے نیچے سے زمین نکل گئی - غدر سے پہلے بہی وہ
بہت رہ چکا تہا اور اب بہی اسکے حواریین کام
کرتے تہے مگر یہ آنا اسکا پورا ۸۳ برس کے بعد
ہوا تہا -
شیطان کو نہ تو نئے مکانوں کے زیادہ بننے سے
مطلب تہا اور نہ نئی نسل کے کمزور ہو جانے سے
غرض تہی اس کا صرف یہ خیال تہا کہ کہیں کسی
ملانے کے پاس چلکر کچھہ اور بہی گر حاصل کیجے
کیونکہ وہ جانتا تہا کہ دنیا میں ملا نا گروہ ہی ایسا
ہے کہ مجہے تعلیم دے سکتا ہے - یہ سوچکر
شیطان سیدہا ایک محلہ کی طرف چلا جسے
ملاں واڑہ کہتے تہے یہاں اس نے ایک ڈبل سُرخ
سفید شخص کو دیکہا - اس سے ملا اس سے باتیں
کیں اور اس کے سارے ہتہکنڈے دیکہے مگر
وہ ایسا گہرا تہا کہ اسکا یک پتہ لگ جانا بہت
مشکل تہا غرض یہ ہے کہ شیطان نے اپنی چہٹیوں کا
سارا زمانہ یہیں گذار دیا یہاں تک کہ اسے اپنے
اُستاد کے پاس پہونچنا یاد آگیا - یہ خیال
کرتے ہی یہاں سے روانہ ہوا اور سر احمق
کے پاس پہونچا -
پہلے شیطان نے اطلاع کرائی آدمی نے واپس
آکر جواب دیا کہ سر احمق فرماتے ہیں ہمیں اس وقت

[illegible] جاتے تھے تمہی سوچو ان پر انعام
[illegible] میں تمہیں کہاں تک سمجھاؤں
ہے تو سب باتیں یاد ہی نہیں سر احمق کے جب تم گئے
ہو گئے وہ آپ تمہیں بتا دیگا۔ اور جو کچھ تمہیں دریافت
کرنا ہے کر لو کیونکہ تم پھر مجھے نہ دیکھو گے۔
شاگرد۔ ہم یہ اور دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ
کرتب تو نے کیا سوچا ہے جس سے تو سر احمق کی
شہ رگ کے قریب ہمیشہ رہیگا۔
شیطان۔ یہ ابھی مجھ سے دریافت نہ کرو جب اسکا
ظہور ہوگا اور وہ عنقریب ہو جائیگا تمہیں آپ
سے آپ معلوم ہو جائیگا۔
شاگرد۔ اے نیک اُستاد ہمیں تیرا رنج ہے
جب تو نہ ہوگا تو ہماری تمام ترقی بعد سر سبزی خاک ہے
شیطان۔ ہنسکر۔ کیا باتیں کرتے ہو جب ابھی
ممکن ہے کہ تم سر احمق کے شاگرد اور مرید نہیں ہوئے
اور جہاں سر احمق کے مرید ہو گئے اور تعلیم جو تمہیں
دیجائیگی وہ احسان فراموشی اور محسن کشی اور خود غرضی
کی ہوگی جہاں تم نے کوئی ڈگری پائی اور تم پھر ایسے
سنگدل اور بے مروت کج خلق بنجاؤ گے جسکی کوئی
بھی انتہا نہیں مجھے یاد کرنا تو کجا میرا خیال بھی دل میں
نہیں آئیگا اور جو کبھی آ بھی گیا تو سخت حقارت کی
نظر سے دیکھو گے اور مجھے محض ایک خالی خولی
خیالی بھوت سمجھنے لگ جاؤ گے۔ یہ ساری باتیں کہ اے نیک

اُستاد۔ تو تمہیں بہت یاد آئیگا [illegible] ہوں کی وجہ
سر احمق کی مریدی کا تمغہ تمہارے گلے میں پڑ جائیگا
تو تم سر احمق کی طرح محسن کش بنجاؤ گے۔
شاگرد۔ نہیں اے نیک اُستاد یہ کبھی نہیں ہوگا
اسکا تو کبھی دل میں خطرہ بھی نہ لا۔
شیطان۔ تم کیوں چاند کی چاندنی کو میلا اور
کیلا کرنے کی خواہش کرتے ہو کیوں چاند پر خاک
ڈالکر اسکو میلا کرنے کی کوشش کرتے ہو یہ ساری
باتیں محض ناشدنی ہیں۔ تم ابھی سمجھی میں کیا کہتا ہوں سمجھنے
میں نے تمہاری نسبت پیشینگوئی کی ہے اسمیں فرق کبھی
نہ آئیگا یہ بات ٹھیر چکی ہے اسکی تم جتنی مخالفت کرو گے
میں تمہاری کم عقلی پر اسے ملال جانونگا۔
کیا تم سر احمق کو نہیں دیکھتے کہ جب اس سے پہلے اس
قسم کا ذکر آتا تھا اور میں اس سے بنا خوف بیان کرتا تھا تو یہ
ان برزور الفاظ میں اسکی تردید کرتا تھا کہ تم اس سے
پاسنگ بھی نہیں ہو یعنی یہاں تک کہ مجھے یقین ہو جاتا
تھا اور میں اسے سچ سمجھکر اسپر پھولا سماتا تھا اور بڑی
بڑی بغلیں بجاتا تھا اور خوب اچھلتا کودتا تھا
تاہم بہت کچھ کھٹکا سا رہتا تھا اور کبھی کبھی میں خواب میں
چونک پڑتا تھا اس خیال سے مبادا یہ اپنے وعدہ کے
خلاف کچھ نہ کچھ رنگ لائے۔ ایک دفعہ سر احمق نے میرے
شبہ کو مضبوط کر دیا اور شبہ کا درجہ یقین پر پہنچ گیا
وہ معرکہ بھی عجیب شرمناک ہوا تھا اسے میں سمجھتا تھا

تہا کہ ہونیوالا کچھہ ضرور ہے - غرض پے در پے
مجھے تجربہ ہوتا رہا تہا پھر بھی اسکی جادو بھری تقریر
سے مجھے تسکین ہو جاتی اور جب میں اسکے آگے سے ہٹتا
پھر وہی خیال میرے دل پر عود کر آتے -
شاگرد - وہ کونسا موقع تہا جسنے فرمایا تاکہ میرا شبہہ
درجہ تیقن پر پہنچ گیا تہا کہ یہ مجھسے بھی قطعی ناانصافی
اور بیوفائی کریگا کیا آپ مہربانی فرما کر بیان کرینگے -
شیطان - اسکے بیان کرنے سے اور کوئی نتیجہ
نہیں ہے سوا اسکے کہ تم سنو اور اسپر عملدرآمد کرو -
شاگرد - اسی لئے تو ہم دریافت کرتے ہیں -
شیطان - اصل یہ ہے کہ سر احمق جب نوجوان
ہوا تو ایک شخص مخصوص اللہ نامی نے اسے ایک ادنے
عہدہ پر رکھوا دیا چند سال کے بعد ہی بزرگوار نے
کوشش کرکے اور ترقی کرا دی غرض یہانتک کہ
منصف بنوا دیا - اس سے زیادہ احسان اور کیا ہوگا
اسپر بھی سر احمق کا ان کے احسان کا بدلہ اُتارنا دیکھو
کہ وہ بیچارے ایک چھوٹے مقدمہ میں ماخوذ اور فلاں
دفعہ تعزیرات ہند کی عائد ہوئی سر احمق کچھہ رشوت تا
لیکر مخصوص اللہ کے دشمنوں سے مل گیا اور عدالت
میں جاکر ان کے خلاف گواہی دی - یہ گواہی خود صاحب
مجسٹریٹ کو بھی بری معلوم ہوئی انہوں نے سخت تہدید کا
اور کہا تجھے شرم نہیں آتی کہ اپنے ایسے زبردست خدائی
پر جھوٹی گواہی دینے آیا ہے وہ تو معاملہ ہی اور تہا
جو سر احمق بچ گیا نہیں مجسٹریٹ کا ارادہ حلف
دروغی میں رکہنے کا ہوا تہا - اسپر بھی سر احمق کو
کسی قسم کی خفت حاصل نہیں ہوئی اور وہ کوٹ پتلون
ڈانٹے ہوئے باہر نکل آیا - اب میں تمہاری توجہ اس
طرف مائل کرنا چاہتا ہوں آیا ایسی محسن کشی کی نظیر
کہیں مل سکتی ہے جب میں نے سر احمق کی یہ فطرت
دیکہی تو مجھے سناٹا آگیا اور میں مایوسانہ اسکی طرف تکنے
لگا سر احمق نے مسکرا کر کہا آج آپ سست کیوں ہیں
میں نے سبب بیان کیا سر احمق نے اُلٹا مجھے دیوانہ
بنایا اور یہ کہا کہ تم اپنے معاملہ میں دوسرے کا
معاملہ نہ ملایا کرو یہ اور بات ہے تمہارے ساتھ
کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ خون کی آمیزش ہو گئی ہے
یہاں تو یہ حال ہے -

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

میں بیوقوف سر احمق کے دم میں آگیا اور اسکی فطرت
کی طرف سے خیال دوسری طرف پہرا کر میں نے
یہ سمجھا کہ وہ کچھہ معاملہ اور ہوگا جو کچھہ سر احمق کہتا
ہے وہ ہی ٹہیک ہے بس میرا سمجہنا تھا کہ ہو گیا اگر میں
اس معاملہ میں اتنی غفلت نکرتا تو یہ ناممکن تہا کہ میں
تمہارے آگے ایسا زار و نزار دکہائی دیتا -
شاگرد - ہم سادہ کردار خاموشانہ مگر ممکن السمع
لہجہ میں - اب ہم اس سے زیادہ اور کیا کر سکتے

اور کچھہ سکتے ہیں آگے زبان بند ہے -

**شیطان** - کچھہ کہو یا نہ کہو اس سے کیا بحث ہے جو کچھہ میں تمسے کہہ رہا ہوں یہ تشہیر چکی ہے -

یہ سنکر شیطان کے کل بیٹے پوتے پڑپوتے سکر وتے سر وتے رونے لگے اور انہوں نے آسمان کو سر اٹھا لیا - ان کے رونے سے شیطان بھی آنکھوں میں آنسو بھر لایا لیکن اُنہوں نے شیطان کے اس کہنے سے خاموشی اختیار کی - رونے اور غل مچانے کا کام نہیں ہے بلکہ اس وقت جو کچھہ میں نے کہا ہے اسپر غور کرنے اور اسے ذہن میں جمانے کا کام ہے تاکہ پھر تم نہ بھول جاؤ -

**شاگرد** - اے نیک اُستاد جو کچھہ تو نے فرمایا ایک ایک کلمہ ہمارے نقش دل ہو گیا -

**شیطان** - نقش دل تو ہو گیا لیکن تم نے یہ بھی سمجھہ لیا کہ اسپر عمل کرنا کتنا ضروری ہے -

**شاگرد** - کیوں نہیں خالی سمجھنے سے کیا ہوتا ہے یہ ضرور خیال کر لیا ہے -

**شیطان** - نہیں اور تو کوئی تمہی بات دریافت نہیں کرنی سچ کہنا -

**شاگرد** - اے نیک اُستاد تو ابھی کہہ چکا کہ جو کچھہ باقی رہگیا ہے وہ سر احمق بتائیگا پھر ہم تجھے کیوں تکلیف دیں -

**شیطان** - یہ میں نے نہیں کہا ہے کہ جو کچھہ باقی رہگیا ہے وہ بتائیگا بلکہ یہ خوب سمجھلو اور یہی میرا مطلب ہے کہ جو کچھہ میں نے سمجھایا ہے یہ ابتدائی تعلیم سر احمق کی ہوگی باقی رہنا کیا معنی اس سے تم بہت کچھہ سیکھو گے -

**شاگرد** - بظاہر آزردہ ہو کر لیکن دل میں خوش ہو کر - اس سے بھی زیادہ اور کیا تعلیم ہوگی تعجب آتا ہے

**شیطان** - جب وہ تمہیں دیگا تو خود جان لوگے کہ جو کچھہ ابلیس ہمارے بزرگ نے بتایا تھا وہ کچھہ بھی نتھا

**شاگرد** - سر احمق بڑا ہی اُستاد آتا ہے -

**شیطان** - اسکے ایک موجودہ مرید نے اسے بقراط کا خطاب دیا ہے لیکن یہ اسکی غلطی ہے تمہاری کیا رائے ہے میں سچ کہتا ہوں نا - بھلا کہاں بقراط اور کہاں سر احمق -

**شاگرد** - اسمیں تو شک نہیں کہ اس نالایق شخص نے بڑی ہی غلطی کی کہ ایسے زبردست علامہ کو بقراط بنا دیا -

**شیطان** - خیر اس امر کی جانچ کرنیکا بھی وقت آئیگا اب اگر کچھہ مزید دریافت نہیں کرنا تو رخصت ہو بس -

**شاگرد** - ایک بات ہمیں اور بھی دریافت کرنی ہے اگر اجازت ہو تو دریافت کریں -

**شیطان** - کہتا تو جاتا ہوں سننے ہی کیا ہو کہ جو کچھہ تمہیں دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں موجود ہوں -

**شاگرد** - ہم اپنا کوئی خاص مذہب بھی رکھیں یا نہیں

**شیطان** - کچھہ مذہب نہیں سوا دنیا پرستی کے اور خدا کی تمام قوتوں کو معطل جاننے کے سمجھے -

**شاگرد** - یہ مذہب ہمارا باطنی رہے یا ظاہرا -

**شیطان** - نہیں باطنی -

**شاگرد** - اور ظاہری -

**شیطان** - کٹے مسلمان - اور ہر جگہہ ٹھیٹ اسلام کے مدعی بلکہ یہاں تک دعوے کر دیا کہ نبی بھی قرآن نہیں سمجھے جو ہم سمجھے ہیں -

**شاگرد** - اس سے تو سخت مخالف کا اندیشہ ہے -

**شیطان** - پھر تمہیں کیا جنہیں اندیشہ ہوگا نہیں ہوگا تم تو منبروں پر بیٹھکر چاپ مکھن اڑایا کرنا -

**شاگرد** - وہ مخالفت ہمپر تو کچھہ اثر نکرے گی -

**شیطان** - کچھہ نہیں - ملا نے مسجدوں کے کچے غلیظ حجروں میں اپنی ڈاڑھیاں جلاہوں کے آگے پھڑ پھڑ کا کے بیٹھہ رہیں گے -

**شاگرد** - اے نیک استاد تیرا بول بالا ہو کہ تو نے ہمیں وہ باتیں بتائیں کہ جو مدتوں میں آتیں -

**شیطان** - بول بالا ہونے کی جو تم نے دعا دی ہے اس کے یہ معنی کہ آیندہ میرا بول بالا ہو یہ تمہاری غلطی ہے وجہ یہ ہے کہ سر احمق جس نے میرا بول پیا ہے اور پندرہ سولہ برس تک وہ اسی سے پرورش پاتا رہا تم نہیں دیکھتے کہ وہ کتنا بالا ہوا تو میں تم سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ اس سے زیادہ بول بالا اور کیا چاہتے ہو -

**شاگرد** - اپنا اپنا کان پکڑ کر - اسی کو کہتے ہیں جائے استاد خالیست ہم لا کہہ بڑہ جائیں ہم ہم ہی ہیں اور تو تو ہی ہے -

**شیطان** - لو بس میں جاتا ہوں -

**شاگرد** - رو کر اور زاری کر کے - اے نیک استاد کچھہ تو اور ٹھیر -

**شیطان** - اپنے بڑے شاگرد سے گلے لگ کر اور رو کر - کیا ٹھیروں سخت مصیبت میں ہوں افسوس -

**شاگرد** - واویلہ کر کے - ہائے اے نیک استاد ہم چلے ہائے ہائے ہائے -

**شیطان** - میں کیا کروں اے پیارے شاگردوں اوں اوں اوں اوں -

**شاگرد رشید** -

نکلجائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

**شیطان** - رو کر اور ہچکیاں لیکر - سچ کہتا ہے اے شاگرد رشید مگر عزیز من بیکسی ہے -

**شاگرد رشید** - تو میں خودکشی کر لوں اگر تو فرماوے

**شیطان** - چونک کر - ہائیں ہائیں یہ غضب کیجیو نہ تو تو -

**شاگرد رشید** - نہیں میں اپنے کو مار ڈالتا ہوں

**دوسرا شاگرد** - سب سے پہلے مجھے اجازت دیسے

کہ میں تجھ پر سے اپنی جان نثار کر دوں۔
**تیسرا شاگرد** - نہیں میرا مرنے کو جی چاہتا ہے۔
**شیطان** - اے میرے شاگرد اتنا مجھے نہ چمٹ میرا گلا گھٹتا ہے ہائے تباہ کر دیا تباہ کر دیا۔
**شاگرد رشید** - یہ سمجھا کہ شاید اُستاد یہ کہتا ہے کہ اور بھینچ ابھی گلا بھی نہیں گھٹنے لگا اس نے اس حکم کی تعمیل کی اور شیطان نے غل مچایا کہ ہائے مارا ہائے مارا۔ شاگرد رشید نے متعجب ہو کر دریافت کیا کیا ہوا۔
**شیطان** - تونے تو ابھی سے مار ڈالا ہوتا۔
**شاگرد رشید** - میں نے میں نے میں نے میں میں میں نے میں نے۔
وہ اُٹھا ہی تھا پھر دوسرے نے آکر گلے سے لگایا جب تک شیطان چلا نہ اُٹھا اس نے نہ چھوڑا شیطان نے دیکھا کہ اگر انہیں سے ہر شخص گلے ملیگا تو کئی برس میں یہ کارروائی ختم ہوگی اور خبر نہیں اپنی کیا نوبت پہنچے - کے بار زندہ ہوں اور کے بار مردہ ہوں اس سے یہی بہتر ہے کہ انہیں یوں ہی چھوڑ دو۔
**شیطان** - شاگرد رشید سے - بہتر ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ اور ان سب کو بھی لیجاؤ وقت بہت تنگ ہو گیا ہے۔
**شاگرد رشید** - اے نیک اُستاد جتنے تیرے شاگرد رشید ہیں وہ تجھ سے گلے ملنا چاہتے ہیں۔
**شیطان** - خوف کھا کر - میں تو قبل از وقت فنا ہو جاؤنگا یہ بھی کوئی بات ہے۔
**شاگرد رشید** - وہ نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ ہم جان دیدیں گے۔
**شیطان** - میرا تو فیصلہ ہی ہو جائیگا یہ بھی خوب ہے ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھیری ۔ میں کبھی نہیں ایک ایک سے برسوں تک کھڑا ہو کر گلے مل سکتا کہدو کہ چلے جائیں بس مل لئے اسیقدر کافی ہے۔
**شاگرد رشید** - وہ کہتے ہیں کہ ہم زبردستی بغلگیر ہونے کے لئے ٹوٹ پڑیں گے۔
**شیطان** - جھنجلا کر - یہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم اپنے اُستاد سے دو دو ہاتھ کر کے اسے قتل یا ادھ موا کر کے جائیں گے یا اسے اس کے فرائض کی انجام دہی میں روکیں گے - شیاطین کا جوش بناوٹی اور بے دلی کا نہ تھا بلکہ ہر ایک انہیں سے آرزو کرتا تھا کہ میں ہی اپنے پیر کی بغلگیری کا فخر حاصل کروں اور بس - شیطان کی جان عجب عذاب میں پھنس رہی تھی کہ کیا کریئے اور ان سے کیونکر پیچھا چھڑاوے کبھی جھنجلا کر اپنا منہہ نوچتا تھا اور کبھی اپنے شاگرد رشید سے کہتا تھا کہ کسی ترکیب سے سمجھا بجھا کر ان سے پیچھا چھڑا اور ہر چند شاگرد رشید چاہتا تھا لیکن وہ ہاتھ پھیلا پھیلا کر پر جوش لہجہ میں التجا کرتے تھے کہ ہمیں اپنی بغلگیری کا فخر بخشیں

شیطان غصہ میں اپنا منہہ نوچ رہا ہے اور شیاطین کثرت سے ہاتہہ پہیلا کر کہڑے ہیں

جب اس کشمکش میں بہت دیر ہو گئی تو آخر شیطان نے انکے ٹالنے کی ایک نئی ترکیب سوچی اور وہ فوراً ایک بلندی پر کھڑے ہو کر یہ گویا ہوا یہ مسلم ہے کہ تمہیں اپنے پیر یعنی مجھ سے دلی محبت ہے اسکا میں جہانتک میری عقل سہارا دیتی ہے اندازہ کرنے کو موجود ہوں اور میری شفقت اجازت دیتی ہے کہ میں تمہارا دلی خیر مقدم کروں لیکن یہ تم جانتے ہو کہ پیر یا اپنے مرشد کے خلاف کرنا اپنی خلوص عقیدت اور سعادتمندی کو بٹا لگانا ہے جو کچھ مجھپر آفت پڑی ہے وہ ایسی قہرناک ہے کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نکرے کئی ہزار برس کے بعد میں اپنی بادشاہت سے خارج کیا جاتا ہوں گو اسکی مجھے از حد خوشی ہے کہ میرا جانشین مجھسے زیادہ خلقت کے گمراہ کرنے میں مشتاق ہے اور جہانتک اس سے ہو سکیگا وہ کوشش کریگا (مجھسے بھی زیادہ) کہ خدا کی بادشاہت کا نام و نشان تک نرہے اور یہ شخص جو میرے بعد ہوگا میرا شاگرد ہے مجھے حسرت و افسوس صرف اس بات کا ہے کہ یہ مجھے میری جگہہ پر رہنے دیتا اور میری ایسی ہی تعظیم کرتا کہ جیسی یہ پہلے کرتا تہا اور آپ گوشہ تنہائی میں کمربستہ ہوتا مگر نہیں اس محسن کش نے یہیں کہا بلکہ مجھے مٹانے اور نیست و نابود کرنے کی کمر مستحکم کی ہے اور جانتا ہے کہ یہ دنیا سے ہلا

ہو جانے اسکا میں معترف ہوں کہ اسوقت میری اسکی کچھہ بہی مناسبت نہیں ہے یعنی وہ فریب اور پہسلانے اور اسی طرح کے صدہا معاملات میں مجھسے بہت زیادہ قوی بہت زیادہ عقلمند اور بہت زیادہ ذہین ہے پہر بہی اگر کچھہ محسن پرستی کی بو اسمیں ہوتی وہ مجھہ ایسے ضعیف کو (اپنی لمبی سفید داڑہی ہاتھہ میں پکڑ کر) اس خواری اور ذلت سے تباہ و برباد کرکے مطلقاً خارج نہیں کرتا خیر جو ہونا تہا ہو گیا اور جو آیندہ ہونا ہوگا ہو جائیگا - اب تمہاری خدمتوں میں بغلگیری کی بابت جو کچھہ التجا ہے وہ یہ ہے کہ میں نہایت شوق سے اپنی محبت کے اندازہ پر یہ چاہتا ہوں کہ تم میں سے ہر ایک سے میں معانقہ کروں لیکن ساتہہ ہی اسکے میں افسوس بہی کرتا ہوں کہ میں اس قابل ہوں نہ میرے پاس وقت ہے اس عذر کو تم پذیرا نہیں کرتے بیشک نکرو اچھا ایک بات اور بہی میں پیش کرتا ہوں جو تمہارا ایسا ہی اطمینان کر دیگی جیسا تم چاہتے ہو (آوازیں آئیں فرمائیے فرمائیے) میں پانسا ڈالتا ہوں جس کے نام کا نکل آیا اسی کو بغلگیر کر لونگا -

یہ سنتے ہی کل شاگردوں نے کہا کہ ہم اسمیں راضی ہیں اور ہمیں اب کوئی وجہ شکایت کی نہ رہیگی ہم اپنی قسمت پر شاکر رہینگے یہ بات ایسی ہے کہ ہر شخص امیدوار رہیگا کہ شاید میرے نام پر پانسا نکل آئیگا اور

فرصت نہیں ہے - شیطان نے جگر کرکے لوگوں کے
روکنے پر بہی قدم آگے بڑہایا اور سیدہا سر احمق
کے پاس پہنچا جہک کر سلام کیا جواب ندارد
پہر سلام کیا جواب ندارد -

**شیطان** - حضور بندگان عالی کو معلوم ہو
کہ ابلیس حاضر خدمت ہو گیا ہے -

**سر احمق** - بڑی مشکل سے گردن اونچی
اُٹہا کر - تم ہو بیٹہہ جاؤ اچہا ہم ابہی بات کریگا -
شیطان نے حکم کی تعمیل کی اور بیٹہہ گیا دو گہنٹے
تک سر احمق نے ہوں تک نہیں کی نہ کچہہ کہا نہ کچہہ
دریافت کیا پہر بڑی دیر کے بعد یہ بولا کون ہے تم

**شیطان** - وہ ہی حضور کا پرانا پرورش کنندہ
ابلیس -

**سر احمق** - ہالو ہالو تم وہ ابلیس سمجہا سمجہا لیکن
تم نے ہمارا پرورش نہیں کیا نیچر نے ہمارا پرورش کیا

**ابلیس** - ہاتہہ باندہ کر - حضور جب تو نیچر کا
نام بہی نہ تہا -

**سر احمق** - یہ تم سچ بولتا ہے ہمیں بہی چند
روز سے معلوم ہوا ہے کہ جو کچہہ کرتا ہے نیچر
ہی کرتا ہے بڑی دیر کے بعد شیطان کو خبر ہوئی
کہ یہ حضرت زندگی کے پانچویں اسٹیج پر جا پہنچے
ہیں جہاں نہ خدا ہے نہ نبی ہے نہ فرشتے ہیں
نہ شیطان ہے کچہہ بہی نہیں - یہ خیال کرتے ہی
شیطان چاروں خانہ چت دہڑام سے پیچہے
جا پڑا کیونکہ اسکی نیستی کا زمانہ آن لگا تہا شیطان
کے گرتے ہی سر احمق نے چپراسی کو بلا کر کہا کہ
اس بوڑہے کو اسپتال لیجا -
شیطان اسپتال کے نام سے اُٹہہ بیٹہا کیونکہ
وہاں کی دردناک رام کہانی سُن چکا تہا کہ وہاں
مریض کی کوئی خبر گیری کرتا ہے نہ پیاسے کو پانی
پلایا جاتا ہے چاہے تڑپ تڑپ کر ہی مر جائے
نہ بہوکے کو روٹی دیجاتی ہے نہ کچہہ علاج ہی
اچہا ہوتا ہے ہاں اگر ان لوگوں کو روپیہ دیا جائے
تو بیشک ممکن ہے مگر یہ سمجہہ لینا آسان ہے کہ
دولتمند تو کبہی اسپتال جا نہیں سکتا وہی جاتے
ہیں جو بے زر ہوتے ہیں اور پہر وہ ہی بڑی
بڑی اشد سختیاں جہیل جہیل کر مر جاتے ہیں -

**سر احمق** - تمہارا دماغ ضعیف ہو گئی ہے
تم اسپتال چلا جائیگا -

**شیطان** - نہیں حضور میں بالکل اچہا ہوں مجہے
کوئی بہی مرض نہیں ہے میں سچ کہتا ہوں مجہے
کوئی بہی مرض نہیں ہے -

**سر احمق** - اچہا تو ہم تمہیں اسوقت دیکہنا نہیں
مانگتا کل دیکہنا مانگیگا -
ناچار شیطان وہاں سے اُٹہا اور سیدہا اپنی جائے
قیام پر آیا - اور اپنے فکر میں مبتلا ہوا -

شیطان اپنے فکر میں مبتلا ہوکر رونے لگا لیکن صرف یہ خیال کہ میں سر احمق کی شہ رگ کے قریب رہونگا کسیقدر اسکی تشفی دیتا رہتا تھا شیطان ہر چند سوچتا تھا کہ کوئی ایسی ترکیب نکلے کہ میں خارج ہونے سے بچ جاؤں لیکن نکلی نہیں اور وہ سمجھ گیا کہ اس امر میں میری تمام کوشش ناممکن الوقوع اور ناشدنی ہوگی - اپنے اسی خیال میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں سر احمق کا آدمی شیطان کے پاس آیا اور اس سے یہ باتیں ہوئیں

**آدمی** - سلام ہے تجھکو اے شیطان -

**شیطان** - ٹھنڈا سانس بھر کر اور آہ مار کر خدا تجھے سرسبزی عطا کرے اے غمگینوں کے سلام کرنے والے آ اور بیٹھ جا -

**آدمی** - ہمدردانہ لہجہ میں - اچھے تو ہو بہت دن سے دیکھا نہیں کیا حال ہے کہاں رہتے ہے -

**شیطان** - بسور کر اور جھر جھرے لہجہ میں کیا پوچھتے ہو کہ کیسے ہو کہاں گئے تھے اور کہاں رہے -

**شعر**

چہ می پرسی زمن حال دل غمدیدہ ات جو من
دلم شد خون خوں شد آب آب از دیدہ بیرون شد

تمہیں غالبًا یہ تو معلوم ہو گیا ہوگا کہ میں تین مہینے کی رخصت پر گیا تھا اب جسدن سے آیا ہوں مرنج سر احمق کی تیوری اور دیکھی یہ کہکر شیطان پھر رونے لگا یہانتک کہ اسکی ہچکی تک بندھ گئی -

**آدمی** - دلاسا دیکر - بڑے ہی صاحب اس قدر شکستہ خاطر نہ ہو صبر کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے دیکھنا میں تم سے ایک بات دریافت کرتا ہوں اگر تم بتا دو تو بہت ممنون ہونگا -

**شیطان** - اپنے آنسو پونچھکر اور مشکل سے اپنی ہچکی تھامکر - میں بہت خوشی سے بتاؤنگا جو کچھ تم دریافت کروگے -

**آدمی** - کل یہ ذکر تھا کہ یہ بوڑھا کون شخص ہے -

**شیطان** - چونک کر اور بات کاٹکر - یہ ذکر کس نے کیا تھا اور کس سے کیا تھا اچھی ذرا اسکی بات بیان کرنا

**آدمی** - سر احمق کے ایک دوست نے دریافت کیا تھا کہ یہ بوڑھا کون ہے -

**شیطان** - پھر اس نے کیا جواب دیا -

**آدمی** - بس سر احمق نے یہ کہدیا تھا کہ ہمارے ہاں ایک غلام تھا اس کا یہ دادا ہے اور اصل میں خلاف ہے یوں ہی میرے پاس آگیا ہے بڑھاپے میں اس سے کام تو ہو سکتا نہیں اس لئے لوگوں کے پیچھے چمٹا پھرتا ہے اور تنگ کرکے کچھ اینٹھنا چاہتا ہے

**شیطان** - منھ کھولکر - اور سخت متحیر ہوکر - ہائیں سر احمق نے میری نسبت یہ کہا افسوس -

**آدمی** - ہاں جب ہی تو میں تم سے دریافت

کرتا ہوں کہ تم تو کئی بار بہت کچھ کہہ چکے
تھے لیکن سر احمق یہ بیان کرتے ہیں یہ بات کیا ہے
اسکی تفصیل ذرا بیان کرو تو میں بھی سنوں اور
سمجھوں کہ صحیح کونسی ہے ۔

**شیطان** ۔ ایک لمبا سانس بھر کر ۔ کچھ ضرور نہیں
کہ میں تجھسے بیان کروں کہ اصلی کیفیت کیا ہے ۔
بس اسکو مسٹری ہی کے طور پر رہنے دے ۔

**آدمی** ۔ تو اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ جو کچھ
سر احمق نے کہا وہ ہی درست ہے ۔

**شیطان** ۔ چاہے وہ درست ہو یا نہو لیکن
میں کوئی نتیجہ گزشتہ واقعات کے بیان کرنے
میں نہیں دیکھتا اگر تجھے اسکے خلاف یقین دلاؤنگا
جو سر احمق نے کہا ہے تو بتا کیا نتیجہ دیگا اسلئے
بہتر یہ ہے کہ تو اسکا ذکر نہ چھیڑ اور خاموش ہو رہ ۔

**آدمی** ۔ خیر میں اسکے بھید کو سمجھ تو گیا لیکن اگر
تو اسیقدر کہدے کہ جو کچھ سر احمق نے کہا ہے
یہ صحیح ہے یا غلط بس ان دو لفظوں میں سے ایک
لفظ کہدے میں زیادہ دریافت ہی نہیں کرتا ۔

**شیطان** ۔ خیر اگر تو یہ دریافت کرتا ہے تو بہت
خوب اسقدر میں کہدیتا ہوں جو کچھ سر احمق نے
بیان کیا ہے یہ بالکل غلط ہے ۔

**آدمی** ۔ بس اب میرا اطمینان ہو گیا اور میں سمجھ گیا
کہ یہ معاملہ یوں ہے ۔

**شیطان** ۔ یہ بتا کہ تو خود میرے پاس آیا ہے
یا سر احمق نے تجھسے کچھ کہلا کے بھیجا ہے ۔

**آدمی** ۔ نہیں مجھے سر احمق نے بھیجا ہے
میں خود نہیں آیا ہوں ۔

**شیطان** ۔ پر شوق لہجہ میں ۔ ہاں کیا کہلا بھیجا ہے

**آدمی** ۔ صرف انہوں نے یہ کہا کہ تم میرے
کسی مقصد کے نہیں ہو چونکہ تم سے میرا کوئی کام
نہیں نکل سکتا اسلئے تمہارا عدم وجود برابر ہے
گو تم دنیا میں موجود ہو لیکن میں تمہیں ناپید ہی
سمجھتا ہوں اور تمہاری ہستی کو ہیولی ہی جانتا
ہوں اس نظر سے نہیں کہ میں تمہیں واقعی کم جانتا
ہوں اور ناپید سمجھتا ہوں بلکہ تمہیں لاشے محض سمجھنے
سے میری غرض یہ ہے کہ تم کچھ حقیقت نہیں رکھتے
اور میری چالوں اور تدبیروں کے آگے تمہاری کوئی
تدبیر نہیں چلتی اسلئے میں تمہیں لاشے محض جانتا ہوں
آیندہ میں تمسے التجا کرتا ہوں کہ تم گوشہ نشینی اختیار
کرو اور اپنی ضعیف ذات کو محنت سے بالکل
سبکدوش کردو ۔

**شیطان** ۔ اور بھی کچھ سر احمق نے کہا ہے ۔

**آدمی** ۔ بس چلتے چلتے یہ فقرہ اور بھی کہا ہے
کہ میں پھر انہیں دیکھنا نہیں چاہتا مجھسے ملنے
نہ آویں ۔

**شیطان** ۔ ہاتھ سے ہاتھ ملکر ہائے ہائے

کیا زمانہ آگیا محسن کشی اسے کہتے ہیں محسن کشی اسے کہتے
ہیں تجھسے ایسی بیوفائی اور طوطا چشمی کی ای سر احمق
امید نہ تھی ہائے مجھ بوڑھی غریب جان پر یہ
ظلم افسوس صد افسوس ۔

سر احمق تو کیوں اسقدر بھولا ہے ۔

رحم کردن بر ضعیفاں رحم بر خود کردن است
وائے بر شیرے کہ آتش در نیستاں افگند

کبھی شیطان یہ کہنے لگتا اور کبھی رونے لگتا
اور کبھی اپنی قسمت پر افسوس کرنے لگتا کبھی سر احمق
کی بیوفائی پر آہستہ آہستہ آنسو بہاتا اور یہ کہتا ۔

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

یہ کہتا تھا اور ڈاڑھیں مار مار کر روتا تھا پھر یہ کہنے
لگتا ۔

ستیزہ با چو تو قاہر دلیل دانش نیست
زباں گزیدم و کردم ز گفتہ استغفار

اس قسم کی دیوانہ وار باتیں بہت دیر تک کرتا رہا
آخر آدمی نے زچ ہو کر یہ کہا جو کچھ مجھے کہنا ہو
کہہ دیجیے میں جا کر سر احمق سے کہہ دوں ۔

**شیطان** ۔ صرف میری طرف سے یہ عرض
کر دینا کہ جو کچھ تو نے فرمایا ہے وہ مجھے جبراً
قہراً منظور ہے اور میں اسپر عمل کرنے کو تیار ہوں
لیکن اسقدر اور ملتمس ہوں کہ ایکبار اور بھی رخصتی
ملنا چاہتا ہوں اور بس ساتھ ہی اسکے یہ بھی عرض
ہے کہ کم سے کم دو گھنٹے باتوں کے دینے چاہئیں
تاکہ جو کچھ میرے دل میں ہو میں سب کہہ گزروں
اور میرے دل کی بھڑاس نکل جائے ۔

**آدمی** ۔ اور کچھ سوچ لو جو سر احمق کی خدمت
میں عرض کرانا ہے ۔

**شیطان** ۔ اس سے زیادہ اور میں کچھ نہیں
سوچ سکتا کہ جب اسے رخصتی سلام کرنے جاؤنگا
تو دو چار باتیں جی کھول کر کر لوں ۔ یہ سنتے ہی
آدمی سیدھا سر احمق پاس گیا اور جو کچھ شیطان
نے کہا تھا وہ عرض کر دیا ۔

**سر احمق** ۔ اوہو یہ بڑا وقت ہے ہمارا کام سارا
رہجائیگا ہم ایک کالا آدمی کے موافق وقت
صرف کرنا نہیں چاہتا اسکو جا کر بولو صاحب
کہتا ہے آدھ گھنٹہ بہوت ہے اس سے زیادہ
ہم نہیں دیسکتا ۔ اس نے شیطان سے بھی
پیغام پھر کہدیا شیطان نے انقطاعی لہجہ میں
کہا یہ ہرگز ممکن نہیں ہو سکتا کہ میں دو گھنٹے سے
ایک منٹ بھی کم لوں اگر وہ مجھے مار بھی ڈالیگا
جب بھی وہاں سے نہ ٹلونگا تم سر احمق کو صاف
جا کر کہدو کہ وہ جان دینے کو موجود ہے اور یہ
کہتا ہے کہ یہ بات بناوٹی نہیں ہے جتنی اذیتیں
اور عقوبتیں کہ ایک آدمی بھگت سکتا ہے

سب کے لئے مین نے اپنے کو مستعد بنا لیا ہے۔
جب یہ انقطاعی جواب سر احمق نے سُنا تو مجبوراً
اسنے یہ منظور کر لیا کہ خیر دو ہی گھنٹے سہی اب
کیا کیا جائے سوائے اسکے تو کوئی بھی چارہ نہیں
ہے کہ شیطان سے دو گھنٹے تک باتیں کیجائیں۔
شیطان نے جب آدمی چلا گیا اپنے تمام شاگردوں
کو بلایا اور آخری بغلگیری کرنی چاہی گو وہ گزشتہ
ملاقات میں سب کو رخصت کر چکا تھا لیکن
اسکی دیرینہ محبت نے یہ گوارا نکیا کہ انکی صورت
دیکھے بغیر ان کی آنکھوں کے آگے سے غائب
ہو جاؤں۔ تھوڑی دیر کے بعد لاکھوں شاگرد
آکر جمع ہو گئے شیطان نے اپنی نشست آرآباد
ایک وسیع میدان میں کی جب سب بیٹھ بیٹھا
گئے اور مزاج پرسی ہو ہوا گئی تو شیطان نے
اپنے بڑے شاگرد سے یہ کہا۔ تم نے کچھ سنا بھی
کہ سر احمق نے میرے لئے کیا بندوبست کیا
ہے اور مجھے کیا حکم دیا ہے۔
شاگرد۔ گھبرا کر اور پریشان نظریں اوپر کی طرف
اُٹھا کر ہمیں اے نیک اُستاد کیا معلوم کہ اس نے
کیا نئی تجویز کی ہے۔
شیطان نے جو کچھ آدمی کی زبانی معلوم تھا حرف
بحرف سب کہہ سنایا اور اپنی قرار یافتہ بات
بھی ظاہر کر دی۔

شاگرد۔ رو کر اور اپنے آنسو رومال سے پونچھکر۔
ہائیں یہ غضب جسکو پرورش کیا اور پالا اُسکو عمر کے
پر یہ سخت جواب دیا جائے حیف صد حیف۔
بڑے ہی غضب کی بات ہے یہ کبھی نہیں چاہیے
تھا چہ چہ چہ۔
دوسرا شاگرد۔ ہمیں ہرگز یہ خیال نہ تھا کہ ایسا
ہوگا بالکل ہی عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔
شیطان۔ خیر عجیب ہو یا غریب عجیب بات
بالکلیہ طے ہو چکی ہے اب میں تم سے کہتا ہوں
کہ کچھ میں نے تمہیں ہدایت کی تھی آیا اُسپر
عملدرآمد کروگے یا نہیں۔
شاگرد۔ اے اُستاد تو نے بہت سی ہدایتیں
کی تھیں خبر نہیں تیرا اپنی کونسی ہدایت سے مطلب
ہے ہم سے بیان کر تو ہم تجھے جواب دیں۔
یوں ہم اپنا فرض جانتے ہیں کہ تیری ہدایتوں پر
ہمیشہ عملدرآمد رہے اس سے زیادہ ہماری
سعادتمندی اور کیا ہوگی۔ فدا ہو تجھپر ہماری
جان اے ہمارے نیک اُستاد۔
شیطان۔ یہ جو میں نے تم سے کہا تھا تاکہ
تم انسانی برں میں آکر سر احمق کے خلوص نیت
سے مرید بن جانا۔
شاگرد۔ (کل کے کل) یکزبان ہو کر۔ ہاں ہاں
ہمیں یاد ہے ضرور ہم اسپر کاربند ہونگے کیونکہ

یہ ہم جانتے ہیں اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو یہ محض
ناممکن ہے کہ وقعت ہماری برقرار رہے۔

**شیطان** ۔ دوسری ہدایت میں اسکے متعلق
اور بھی کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے جسکو تم
بہت غور سے سنو ۔ کہ ہمیشہ اپنی آتش مزاجی کو
انسانی بدن میں ہو کر مٹانا کیونکہ یہ خوب یاد رہے
کہ جب تک مسکین بنے رہے اور گالیاں سننے کی
یارا نہو اور تحمل نہو کبھی وہ شخص اپنی چال میں کسی کو
پھنسا نہیں سکتا ۔ جسکو دیکھا گھگیا کے دانت نکو
سیئے چاہیے دل میں یہ خیال ہو کہ اگر موقع بنے
تو جیتے کو نگل جائے تم یہ تمام باتیں خوب سمجھے ہو
صرف مجھے تمہاری توجہ اس نئی بات کی طرف دلانی
ہے کہ تم اپنی آتشیں فطرت کا مقابلہ کرنیکا موقع حاصل
کروگے اور تمہیں سختی سے مقابلہ کرنا پڑیگا یہ
غضب نہو کہ مقابلہ میں پست ہو جاؤ یہ سمجھ لینا
کہ تمام کام بگڑ جائینگے اور پھر سر احمق بھی تمہیں اپنی
مصاحبت میں نہ رکھیگا ۔ دوسری بات یہ ہے
کہ ہمیشہ لفظ ہمدردی اپنی زبان پر رکھنا اور
اٹھتے بیٹھتے سوائے اس لفظ کے اور دوسرا لفظ
نہ کہنا اور وہ لفظ یا جملہ یہ ہے ۔ ہائے قوم
ہائے قوم بلکہ اگر کبھی چند غیر آدمیوں کا مجمع
بھی ہو تو ہائے قوم کہکر آنسو بہانے لگنا۔
تحمل اتنا ہو کہ اگر کوئی گالیاں بھی دے جب بھی
سر جھکا لینا یہی کہے جانا کہ ہائے قوم ہائے قوم
سر احمقوں کی یہی بہت بڑی پالیسی رہی ہے اور
یہی انکی ایک زبردست مصلحت ہے مگر دل میں
بے رحم یا ناخدا ترس عزرائیل کی تیز چھری کی طرح
ہم قوم بھائی کے حق میں اپنے کو رکھنا جہاں کہیں
موقع ہوا اور جڑ سے ان کو تباہ کردیا اسکے دین
کی بنیادوں کو متزلزل کردیا ان کی عزت ریزی
کردی ان کو سوا اپنے محض کودن جاہل نالائق
بنادیا ان کے گزشتہ بزرگان دین
کو تبرے سے یاد کیا غرض کوئی
بات ایسی نہ چھوڑی کہ جس سے ان کی توہین کامل
طور پر ہوتی ہو ہر جگہ سوائے ان کی مذمت بیان
کرنے کے اور کچھ زبان سے نکالنا حرام سمجھنا کبھی
ان کی معاشرت پر پھبتیاں کہنا اور کبھی ان کے
ارکان مذہب اسلام پر منہ آنا غرض ان ہی باتوں
کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھنا اور اس کے خلاف
عمل میں نہ لانا زبانی خرچ ہائے قوم ہائے قوم
کا یہاں تک ہو کہ جسکی آواز سات سمندر پار نکل
جاویں لیکن دراصل قوم ...... کے قاتل ایسے
بنے رہنا کہ تم سے زیادہ مخالف اور کوئی اسلام
کا نہ نکلے ۔ یہ تمام باتیں جو میں نے تمہیں بتائی
ہیں اپنی گرہ میں باندھ لینا اور ان کے خلاف
ہرگز قدم نہ اٹھانا ورنہ سخت ذلیل ہوگے تمہیں

بڑے بڑے عہدے ملینگے اور تم بڑی بڑی جگہوں پر پہنچوگے میں تم سے سچ کہتا ہوں جتنی تم لوگوں سے مخالفت کروگے تمہاری ترقی ہوگی اور ہر شخص تمہیں عزت کی نگاہ سے دیکھیگا۔

**شاگرد** - یکزبان ہوکر - اے نیک اُستاد کیا سر احمق کی یہی کیفیت ہے واقعی وہ بہت چلتا ہوا ہے توبہ ہے اُف ہم نے آج تک ان باتوں پر غور ہی نہیں کیا نہ ہمارے خیال میں کبھی یہ باتیں آئیں اے نیک اُستاد تو نے خوب سمجھ لیں اور تو اسکی تہ تک خوب پہنچ گیا لیکن ہمیں ایک شبہہ بہت بڑا ہے اور وہ یہ ہے آیا اسنے کسی اور سے بھی تعلیم پائی ہے جس سے وہ ایسا چالباز فریبی بن گیا یا وہ سدا سے تیری ہی زیر تعلیم رہا ہے اگر ایسا ہے تو پھر وجہ کیا ہے کہ وہ تجھسے ہزاروں درجہ بڑھ گیا - یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔

**شیطان** - ایک لمبی چوڑی سرد آہ کھینچ کر - کیا پوچھتے ہو اس کا حال اس کے پیدا ہونے پر ہی مجھے اسکی کیفیت معلوم ہوگئی تھی صرف مجھے خیال یہ تھا کہ اگر میں اسکی پرورش کرونگا اور اسکی تعلیم بھی ساتھ اسکے ہوگی تو یہ بڑا ہوکر ضرور میرا خیال رکھیگا مگر میری یہ امید ناکامی کے ساتھ بدل گئی سخت افسوس اور رونے کا مقام ہے اب تو اب بچپن میں بعض دفع ایسی باتیں مجھے بتادیا کرتا تھا کہ میری سمجھ میں پہلے وہ نہ آسکتی تھیں اور میں دیکھکا دیکھ رہجاتا تھا یہ دماغ کی خوبی ہے تمہارا یہ سوال نہایت ہی رکیک ہے یہ بہت کم ہوتا ہے کہ اُستاد پر شاگرد غالب آجائے لیکن ساتھ ہی اسکے یہ امر ناشدنی تو ثابت نہیں ہوسکتا ممکن الوقوع تو ہوا میں اپنے ہی نسبت کہہ سکتا ہوں کہ جب میری طبیعت زوروں پر تھی میں اپنے اُستاد معلم سے چند روز میں بڑھ گیا تھا - یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جسپر تعجب آوے میں سچ کہتا ہوں کہ آج اسکی وہ کیفیت ہے کہ چالبازی فریب دہوکا دینے موقع پر لٹھو سے بہانے دل میں قوم ..... کی طرف سے جانی دشمنی رکھنے اور ظاہرا انتہا سے زیادہ اپنی ہدایت ظاہر کرنے میں اسکا کوئی ثانی نہیں ہے اگر مجھ بیچارے کی پوچھو تو یہ میں اپنی نسبت کہہ سکتا ہوں کیا پدی کیا پدی کا شوربا - اب تو میری اس سے کچھ بھی مناسبت نہ رہی وہ اعلے درجہ کا دہوکا دہ اور میں ادنے درجہ کا وسوسہ ڈالنے والا اس کی بابت تم نہ سوال کرو نہ کبھی متعجبانہ صورت سے دیکھو کہ یہ کیا بات ہے وہ کیوں زیادہ ہے ہمارا اُستاد کیوں کم ہے۔

**شاگرد** - یہ بات تو ہماری سمجھ میں آگئی لیکن ہم یہ اور دریافت کرنا چاہتے ہیں آیا وہ لوگ ہماری مخالفت نکریں گے جب ہم ان کے اور

ان کے دین کی مخالفت کریں گے ۔

**شیطان** ۔ نہیں کیوں نہیں مخالفت کرینگے لیکن ان کی مخالفت چلنے کی نہیں ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں جو مقتدے ہیں ان کی کیفیت تمہیں بخوبی معلوم ہے کہ ان سے تمہارا ناطقہ بند ہوتا ہے اور ان کی چالوں سے تم بھی ترسان رہتے ہو گو بظاہر وہ بڑے متقی بنے ہوئے ہوں لیکن جب ان کے دلوں میں خیانت بھری ہوئی ہے اسلئے ان کے زبانی وعظ کا اثر سامعین پر مطلق نہیں ہوتا ہاں صرف ان معدودے چند پر جو ان ملانوں کے معتقدین میں سے ہیں اور ان پر اپنی جانیں فدا کرتے ہیں گو یہ مانا کہ انہیں کوئی شریف نہیں ہوتا یہی ڈھنیئے جلاہے موچی جفت فروش اکثر ہوتے ہیں اور جو قوم کے اعیان واخیاف وعمائد ہیں وہ انہیں لا شئے محض سمجھتے ہیں تو پھر ان کی مخالفت کا اثر میں تم ہی سے دریافت کرتا ہوں کہ تمپر کیا ہو سکتا ہے سوا اسکے کہ موچی جلاہے ڈھنیئے تمہارے دشمن بن جائیں اور بس ۔ تو ان کے دشمن بننے سے کچھہ ہوتا نہیں ۔ اسلئے تم مخالفت سے نہ ڈرنا گو وہ اپنی قدرت کے موافق کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑنے کے کفر کے فتوے بھی دینگے اور اپنی لمبی لمبی ڈاڑھیاں بھی اچھالتے پھرینگے مگر کچھ نہ ہوگا اور تم مزے میں کوٹھیوں میں بیٹھے دندنایا کروگے

**شاگرد** ۔ کیا ہم کل مسلمانوں کو اپنا بنانے میں کامیاب ہونگے ۔

**شیطان** ۔ ہرگز نہیں کبھی نہیں ۔ سوا چند تمہارے جرگہ کے آدمیوں کے جنکا شمار انگلیوں پر ہوگا اور کوئی مسلمان تم سے ہمدردی نہ کریگا نہ تمہاری طرف وقعت کی نظر سے دیکھیگا اسلئے کہ سوائے دو لفظوں ہائے قوم کے تمہارے پاس اور ہوگا ہی کیا جو وہ تم سے ہمدردی کرینگے ان کے دین کی تم مخالفت کروگے ان کے بزرگان دین پر تم تبرا بھیجوگے ان کی گزشتہ موجودہ معاشرت کو تم برا بتاؤگے ہر عزت اور توقیر کی جگہہ تم ان کی کاٹ کروگے ان کے ذبح کرنے کے لئے ہر وقت چھری ہاتھہ رکھوگے اور کوئی دقیقہ انکو ذلیل کرنے میں اٹھا نہ رکھوگے جب یہ کیفیت ہوگی تو پھر کیونکر تم مسلمانوں کی موافقت کا خیال کرسکتے ہو ۔ ہاں کہ تمہاری چالیں دو ایکبار تمہیں انکو معتقد بنانے میں کامیاب کرینگی بہت تمہیں شکست ملے گی اور تم کبھی سرسبز نہیں رہ سکتے ہاں یہ ضرور ہوگا کہ بعض نافہم تعلیم یافتہ کچھہ دن تک تمہارا کلمہ پڑھ لینگے لیکن جب تمہاری خودغرضانہ کارروائیاں دیکھیں گے تو تم سے کنارہ کریں گے اور ان کا کنارہ کرنا دو پہلوئیں پر مبنی ہوگا اول تو وہ خود

شیطان کے کل مرید اس سے رخصت ہو کر روتے ہوئے جاتے
ہیں اور شیطان بھی ٹسوے بہا رہا ہے

میں بھی اپنی مراد کو پہنچا۔
یہ تدبیر شیطان کی چل گئی اور اس نے بالکل پھینکا
ایک مُریدکا نام ضرور ہی آنا تھا چنانچہ اس نے
اسکو بغلگیر کرکے رخصت کیا۔
اور آپ سیدھا سر احمق کے کمرہ میں آیا۔ جو اسکا
بہت دیر سے رستہ دیکھ رہا تھا شیطان نے پہلے
کی زبانی اطلاع کرائی اور فوراً سر احمق کے بلانے
پر داخل دفتر ہوا۔
**شیطان** ۔ جھک کر آداب بجا لاکر اور نہایت
ہی گڑگڑا کر ۔ بندہ حاضر ہے حضور۔
**سر احمق** ۔ تم کون ہے اور کہاں سے آیا ہے
**شیطان** ۔ حضور کا وہ پروردہ غلام ابلیس جسکو
حضور اپنے ہاں سے خارج کرنا چاہتے ہیں۔
**سر احمق** ۔ بیشک ایسا ہی ہے بیشک ایسا ہی ہے
**شیطان** ۔ بس اسی لئے میں حاضر ہوا ہوں۔
**سر احمق** ۔ کرسی کی طرف اشارہ کرکے ۔ ٹیک
یو سیٹ پلیز (یعنی اپنی جگہ پر بیٹھ مہربانی کرکے)
**شیطان** ۔ سُننے حضرت میں دو دو باتیں کرنے
کیلئے آیا ہوں میں نہ آپکی انگریزی دانی دیکھنے آیا
نہ خشیلینوں کی کھڑی بولی سننے اگر تمہیں مجھ سے معاملہ
کی باتیں کرنی ہیں تو اپنی آنکھوں پر سے پٹی کھول ڈالو
اپنی عقل کے ناخن لو اور آدمیت کے دائرہ میں آکر
باتیں کرو تاکہ میں انکا مسلم جواب دوں اور جو تمہارا
جی چاہتا ہے کہ میں ابلیس کا خدا وسطہ گلا کاٹوں
تو یہ بات دوسری ہے جب تم نے اجازت دیدی کہ
دو گھنٹے تک ہم تیرے معاملہ میں باتیں کرینگے پھر
وجہ کیا ہے کہ مجھکو بیہودہ باتوں میں ٹالا جاتا ہے
**سر احمق** ۔ اپنے منہہ پر ہاتھ پھیر کر اور چونکنا ہوکر
خیر جو کچھہ تو کہتا ہے مجھے منظور ہے اچھا دو گھنٹے کا
طور سے تیرے معاملہ میں گفتگو کرتا ہوں ۔ لے
اب کہہ کیا کہتا ہے تاکہ میں یکے بعد دیگرے اسکا جواب دوں
**شیطان** ۔ کیا میں تیرا اتالیق اور معلم ایک مدت مدید
تک نہیں رہا؟ کیا میں نے تیری پرورش نہیں کی؟
اور اپنی عمر کا پورا حصہ تیرے ساتھ صرف نہ کردیا؟
اسکا مسلم جواب چاہتا ہوں۔
**سر احمق** ۔ تو میرا ایک مدت مدید تک اتالیق و معلم
بیشک بنا رہا اور اسکا بھی میں اعتراف کرتا ہوں کہ تو نے
میری پرورش کی اور یہ بھی ایک بدیہی بات ہے
کہ تو نے اپنی عمر کا بہت حصہ ضائع کردیا۔
**شیطان** ۔ جب تو یہ سب باتیں تسلیم کرتا ہے پھر
ایسا کیوں کرتا ہے۔
**سر احمق** ۔ میں نے خلاف تیرے کوئی بات ایسی نہیں
کی جسکی تجھے شکایت ہو۔
**شیطان** ۔ تڑپ کر اور بیچین ہوکر ۔ بڑا تعجب ہے کہ تو
ایک صحیح بات کو جھٹلاتا ہے افسوس اور ہزار افسوس ہے
**سر احمق** ۔ وہ مجھے بتائی ہی جائے کہ کونسی صحیح بات ہے

شیطان - مجھہ ایسے شخص کا حق جس نے یہہ منتیں کیں تجھہ پر کیا ہو سکتا -

سر احمق - کچھہ بھی نہیں ذرہ برابر بھی نہیں رتی برابر بھی نہیں -

شیطان - حیران اور سرگردان ہوکر - یہہ بات بھی عجیب تر ہے بہاں میں بھی قائل ہو گیا آج میں نے بھی ایسے موقع پر کان پکڑا -

سر احمق - ان مجملاً باتوں سے یاد رکھہ ابلیس کچھہ بھی نہوگا جو کچھہ ہو مفصل بیان کر تاکہ اسپر نظر تعمق سے دیکھا جائے اور غور کیجائے مجھے افسوس ہوگا اگر ان دو مقررہ گھنٹوں میں کچھہ فیصلہ نہوا تو پھر میں ایک مدت تک اور وقت نہ دے سکونگا کیونکہ مجھے اپنے فرایض کی انجام دہی اتنی زیادہ ہے کہ آنکھہ اُٹھانے کی بھی فرصت نہیں ہوتی -

شیطان - مجملاً تقریر سے غرض کیا میں صرف یہہ دریافت کرتا ہوں کہ ایسے شخص کا کچھہ حق قایم ہو سکتا ہے یا نہیں -

سر احمق - میں کہہ چکا نہیں ہرگز نہیں کبھی نہیں

شیطان - تیرا یہہ دعوے بلا دلیل ہے جب تک تو اس کے ثبوت میں دلیل نہ دیگا دعوے کبھی سرسبز نہوگا -

سر احمق - یہہ تیرا کلام صحیح ہے لیکن یہہ بھی تو خوب سمجھہ لیجو کہ یہاں جو دعوے کیا جاتا ہے اسکی دلیلیں پہلے سوچلی جاتی ہیں -

شیطان - بس تو میں اسکی دلیلیں مانگتا ہوں وہ پیش کر -

سر احمق - نہایت خوشی سے میں تجھسے دریافت کرتا ہوں کہ جب تیرے دل میں اتالیقی یا معلمی کا خیال پیدا ہوا تہا ساتھہ ہی اسکے اپنی کوئی خواہش بھی جو اس ترکیب سے پوری ہوتی پیش نظر ہوگی - پس جب تیرے دل میں خواہش پیدا ہوئی اور تو نے اپنی خواہش اس وسیلہ سے پوری ہوتی دیکھی تو اس امر کی طرف جھکا اور تو نے بڑی تندہی سے اسکام کو کیا - پہر میں تجھہ سے دریافت کرتا ہوں کہ مجھپر اسکا احسان کیا ہوا -

شیطان - یہہ تو سچ کہتا ہے لیکن میرے دلمیں کوئی بھی خواہش سوا اس کے پیدا نہیں ہوئی کہ میں جب ضعیف ہو جاؤنگا اور تو جوان ہوگا تو میری خدمت اپنی سعادت دارین سمجھیگا جیسا ہمیشہ سے ہوتا آیا - چونکہ وہ تو نے نہیں کیا اسلئے مجھے تجھسے شکایت ہے اور مجھے امید ہے کہ تو میری اس شکایت کو سنیگا اور اسپر غور کریگا -

سر احمق - ہاتھہ سے ہاتھہ مل کر - ہے ہے تجھے اتنی بھی عقل نہیں جتنی میرے کالج کے مڈل کے طلبہ کو ہوتی ہے وہ ہی بات آگئی تو خود مقر ہے کہ اپنی اس امید پر کہ آیندہ میری پرورش ہوگی میں نے

اتالیقی اور معلمی شروع کی تہی پہر میں تجہسے دریافت کرتا ہوں کہ تونے اپنے مطلب کے بر آنے کے لیئے اپنی عمر ضایع کی یا میرے مطلب کے۔ پس اسکا تو جواب دے۔

**شیطان** - نہیں اپنے مطلب کے لیئے میں نے یہ کارروائی کی۔

**سر احمق** - پہر مجہپر تیرا کیا احسان ہوا تہا۔

**شیطان** - احسان کیون نہیں ہوا کہ میں نے تجہے قابل بنایا اور کیا کیا کچہہ لایق کرکے نہ مشہور کیا۔

**سر احمق** - کس امید پر۔

**شیطان** - صرف اس امید پر کہ میرے لیئے یہ ہوگا اور میں یوں بزرگ بنکر بیٹہوں گا۔

**سر احمق** - یہ امید نرا تیرا ایک خیال تہا یا نہیں۔

**شیطان** - ہاں بیشک خیال تہا۔

**سر احمق** - پہر خیال میں صدق و کذب دونو نکا احتمال ہوتا ہے یا نہیں۔

**شیطان** - بیشک ہوتا ہے۔

**سر احمق** - تو یہ سمجہ لے کہ جو کچہہ میں نے خیال کیا تہا وہ غلط نکلا چلو فیصلہ ہوا

**شیطان** - اچہا میں نے یہ بہی سمجہلیا پہر۔

**سر احمق** - جب یہ ہوگیا تو پہر مجہپر کس بات میں الزام قایم کیا جاتا ہے صدق و کذب دونوں کا احتمال تو تیرے خیال میں ہوا اور جہوٹا تیرا خیال نکلے اور ملزم ہم گردانے جائیں یہ بہی عجیب بات ہے قصور اپنے خیال اور ڈانٹا جا رہا ہے مجہہ غریب کو چہ خوش چرا نباشد اگر یہی آپ کی عقل ہے تو آپ نے مجہے تعلیم ہی کیا دی ہوگی سمجہنے کی بات ہے کہ تو نے کسی امر کا خیال اپنے ذہن میں جمالیا اور اسکی امید پر تو نے اپنی تمام عمر گنوا دی اور آخر میں جب اس خیال کی جانچ کا موقع آیا تو وہ غلط ثابت ہوا اب تو اپنے یقین اور انصاف سے بتا کہ قصور کسکا ہے آیا اسکا جس سے تو نے یہ چاہا تہا کہ میری فلاں آرزو پوری ہوگی یا اسکا جس نے یہ خیال کیا تہا۔

یہ سنکر شیطان دم بخود ہوگیا اسکا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہگیا اسکے چہرہ پر تکلیف دہ بیچینی چہا گئی اور وہ سخت تردد کی حالت میں پریشان نظروں سے ادہر ادہر دیکہنے لگا - شیطان کے قائل ہونے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا تہا وہ ہرچند کوشش کر رہا تہا کہ کوئی بات سوچوں کہ جو اسکے معقول تردید کردے لیکن اسکے خیال میں مطلق نہ آئی اور وہ یہی خیال کرتا رہا کہ سر احمق نے بڑے ہی بیہودہ حجت کیا ہے - شیطان کے لب پہر پہر اٹہنے لگے تہے اسکے ہاتہوں کے طوطے اڑنے لگے تہے اسکے منہہ پر ہوائیاں اڑ رہی تہیں وہ جسقدر ذلیل ہو رہا تہا اسی قدر رنجیدہ خاطر بہی تہا اسکی پریشانی تکلیف دہ اور ایذا رساں تہی کبہی اپنی غلطی پر پشیمان ہوتا تہا

اور کبھی اپنی بدقسمتی پر خون کے آنسو بہاتا تہا۔
پارے کی سی بالکل اسکی حالت تہی کوئی کروٹ اسے
آرام نہ تہا۔ آخر تہوڑے وقفہ کے بعد اسکی زبان سے
نکل گیا۔ "درد دل سے لوٹتا ہوں میر اسکو دردی ہے
ہوں میں لفظ درد جس پہلو سے الٹو درد ہے"
یہ پڑکر شیطان رونے لگا اور اسے اس بیم تذبذب
نیم بے اختیاری نیم پریشانی نیم صدمہ نیم خفت اور
غلط فہمی میں بخبر نہ رہی کہ جتنا واقف سر احمق نے
دیا ہے یہ بہت کم ہے اگر صرف رونے دہونے
میں صرف ہو جائیگا تو پہر اور بہی وقت پیش آئیگا اور
پشیمان ہوکر یہ کہنا پڑیگا۔"

ایک صحبت نہ میسر ہوئی تنہائی کی
جی کی جی ہی میں رہی حسرت تمنائی کی

مگر برخلاف اسکے سر احمق ان باتوں کی بنیاد کو خوب
جانتا تہا۔ اسے خوب معلوم تہا کہ ایسے موقع پر طبیعت
کی یہ حالت ہوتی ہے اسلئے اس نے یہ انسانیت کی
کہ رونے کے وقت کو مقررہ ساعتوں میں محسوب
نہیں کیا اور اسے علیحدہ رہنے دیا۔ شیطان کا رونا
بناوٹی نہ تہا بلکہ دلی اور صدمہ کا تہا۔ وہ چاہتا تہا
کہ ضبط کروں اور نہ روؤں لیکن سر احمق کی ظالمانہ
صورت جو اسے عزرائیل سے زیادہ معلوم ہوتی
تہی برابر اسے کرید کرید کر رلوائے جاتی تہی۔
کبہی شیطان چاہتا تہا کہ رونے ہی کی حالت میں دامن

بساط کر منہہ پر اور آنکہوں پر رومال رکہکر سر احمق
سے معافی مانگوں اور اس سے اور کچھہ عرض
معروض کروں لیکن وہاں تو یہ کیفیت تہی۔

کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

جتنے خیالات کہ اسوقت دل میں پیدا ہو رہے تہے
یہانتک کہ غیر معمولی خیالات کے ساتہہ معمولی خیالات
اتنے ہی بڑہتے رہا تہا شیطان اگرچہ آپنے کو دبائے
دیتا تہا پہر بہی وہی رونا آتا تہا اور جو رقت کی طرف
طبیعت پہیرتا تہا تو کچہہ ٹہکانا تہا ایک گرم پانی کا
دریائے شور بہنے لگتا تہا۔ اسکی تمام آرزوئیں
اور اُٹھتی ہوئی پرزور امنگیں تمام خوشی کے جوش
بس ایک طرف رہنمائی کر رہے تہے اور وہ طرف تہو
کی تہی۔ شیطان کی درد انگیز طبیعت اس سے یہ گویا تہی

بڑہانا اسقدر ربط و محبت کا نہیں اچہا
تمہارا کچہہ نہ جائیگا میرے حق میں قیامت ہے

اسکے خیالات شکستہ پر پرند کی طرح اڑتے تہے لیکن
پریشان ہوکر پہڑپہڑاتے ہوئے گر پڑتے تہے اسکے
خونی تصورات غضب کے آفت خیز تہے جو اسکی جان
پر برابر وار کر رہے تہے وہ ایک غیر معمولی جانکنی
میں پھنسا ہوا تہا جس نے بہت دیر سے اسے اپنا شکار
بنا لیا تہا اور اسپر اپنے بیرحم پنجے دراز کر رکہے تہے۔
اپنی اسی نازک حالت میں اس نے آسمان کی طرف
گردن اٹہا کر دیکہا پہر سر احمق کی طرف منہہ کرکے

یہ کہا - تمنا یا ہر کسے دیدار کی ہے تا دم آخر
دلیل آرزومندی نگاہ چشم حسرت کی ہے

یہ کہکر پھر نئے سر سے رقت نے زور کیا اور وہی کیفیت ہونے لگی یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیطان کی آنکھوں سے دو دریا بہ رہے ہیں آنسوں کی قطار تھمتی نہیں تھی اور ذرا بھی لڑی میں فرق نہ آتا تھا - یہاں تو یہ کیفیت تھی اور سر احمق اپنی کتاب دیکھ رہا تھا اسنے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں کچھ نہیں کہنے کا جب شیطان کو خود ہی تسکین ہو جائیگی یہ آپ ہی پیش دستی کریگا سر احمق کا یہ خیال بڑی حکمت پر مبنی تھا وہ جانتا تھا کہ اگر میں نے ایک لفظ بھی زبان سے نکالا پھر وہ لفظ صرف یہی ہوا کہ نہ رو - حالانکہ اسمیں نہ کچھ ڈھارس کی بو آتی ہے نہ ہمدردی کی لیکن پھر اور بھی رویگا اور اب پندرہ منٹ کا چکا ہوتے گھنٹہ بھر میں بھی نہوگا اسلئے شیطان کو گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے لئے اسی کی حالت پر چھوڑ دیا اور آپ بیٹھا کتاب دیکھا کیا - یہ وہ کتاب تھی کہ جو ایک مرید نے لکھی تھی اور اسکا ترجمہ قوانین نیچر کے ماننے والوں میں سے ایک شخص نے کیا تھا - سر احمق تو بالکل بیفکرے شیطان تھا اور وہ ذرا سی شیطان تھا اور رقت شیطان تھا اور دیر دیکھی وہ یکایک روتے روتے تھم جاتا تھا اور جب وہ کوئی بات کرنا چاہتا تو پھر یک ایسی ہچکی آتی کہ وہ ہچکیاں لینے لگتا

اور پھر اس پر بے رحم قاتل جانکنی دورہ کرتی - شیطان کی کوشش بہت بڑی تو یہ ہو رہی تھی کہ کسی طرح اس رونے کو روکوں لیکن بیچارہ طبیعت کی آمد کو کیا کرتا - طبیعت سے زاری کا ابر جھوم جھوم کر آ رہا تھا اور دونوں میخوار یعنی آنکھیں سرمستی کی حالت میں تک رہی تھیں اور سرشار تھیں ان کا نم آلودہ ہونا انکی سرشاری کی کافی دلیل ہے - اسکی طبیعت کی آمد اور میخواران چشم کی سرشاری یہ گویا تھی

کیا جھوم کے ابر آیا ہے قبلہ کی طرف سے
میخوار ہیں سب خانۂ خمار کو تکتے

یہ ایک نئی بات تھی جس سے شیطان کی یہ زاری کی حالت اور انسانوں کی ایسی حالت سے ممتاز تھی یعنی اور تو ہر قسم کے خیالات اسکے دل میں اپنی اس نازک حالت کی تائید میں پیدا ہو رہے تھے لیکن اسے یہ خیال کہ میں نے دنیا میں بڑے بڑے مظالم توڑے ہیں لاکھوں گھرانوں کو تباہ کیا ہے ہزاروں سلطنتیں اجاڑ دی ہیں شاید پیدا سکی آفت نہو - یہ خیال سب سے پہلے اسے آنا تھا لیکن یہ ہی نہیں آیا تھا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ غالباً وہ اپنے ان افعال کو ناجائز نہ سمجھا ہوگا کاش اگر یہ خیال اسکے دل میں آجاتا تو شاید اسکی مغفرت کی کوئی صورت نکل آتی - اس کے اعضا اسکی زیست سے مایوس دکھائی دیتے تھے ان کا تعطل یہ کہ رہا تھا کہ ہم کام کرتے کرتے تھک گئے

اب ہم میں یہ قدرت نہیں ہے کہ زیادہ راستہ طے
کریں اور ادہر اُدہر اُچھل کود لگائیں - چہرہ پر مُردہ
یا یوسی چہا رہی تہی جس سے مردنی کی جہلکی ہویدا تہی
اس سے یہ معلوم ہو رہا تہا کہ مریض مر گیا یا اب عنقریب
اسکا دم نکل جائیگا - تمام اعضا اسکی ذات کی طرف
یوں مخاطب ہو رہے تہے -

اب از زیست ہے عاشق کے جو مایوس ہوئے
کس یاس سے ہیں صورتِ بیمار کو تکتے

یہ حالت جسمیں قائل جانکنی کی بہت بڑی تہی اسنے
گزشتہ کامیابیوں کے خوشی کے اثروں کو جنکے نقوش
لوحِ قلب پر ہو رہے تہے ملیامیٹ کر دئے تہے
اور اب شیطان کو یہ معلوم ہونے لگا تہا کہ میں مصیبت
میں پیدا ہوا مصیبت میں رہا اور مصیبت میں میری
جان زار گئی یہ مہمل خیالات ہی اسکی پریشان طبیعت
کا تقاضا تہے بہلا یہ سمجھنے کی جگہ ہے کہ جسکی عمر ایک ہی
حالت میں گذر گئی اسے پہر ایسی باتوں کا غم کیوں
ہونے لگا مصیبت کی تکلیف اسی کو ہوتی ہے کہ جو
پہلے عیش میں رہ چکا ہو اسلئے شیطان کی نادانی اور
بیوقوفی کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے - ایسی حالتمیں عموماً
عقل زائل ہو جاتی ہے کیونکہ ذہن پریشان رہتا ہے طبیعت
خیالات کے جمع کرنے میں اور خیالات جب جمع ہوتے
ہیں تو طبیعت کو ڈہارس دینے میں رہتے ہیں اگر خیالات نے
بہی اسپر کامیابی حاصل کی تو طبیعت کو حالتِ دل
یکنے میں بڑی مشکل ہوتی ہے ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے
کہ طبیعت حالت دل پر غالب آئے اور اسکو اپنا
کر لے اور نہیں ہمیشہ طبیعت سخت مجبور ہو کر ہیچ
کر میتہ رہتی ہے اور دل کا کچہہ نہیں ہو سکتا یہی
کیفیت شیطان کی طبیعت اور اسکی حالت کی ہو رہی
تہی - دونوں کی بڑی دیر سے پکڑ ہو رہی تہی
لیکن حالت دل ہر لمحہ طبیعت پر غالب آتی تہی -
شیطان کی مجموعی حالت ایسی سخت نازک تہی کہ اس سے
یہ صدا نکل رہی تہی جو نہایت دردناک اور حسرت
ویاس سے بہری ہوئی تہی -

زاں پیش تر کہ ستم گردد قعر دوزخ جائے من
وائے گر باشد ہمیں امروز من فردائے من

حالت مجموعی کی جب اس صورت پر دیکہا جاتا ہے تو
خوف معلوم ہوتا ہے - اسی تذبذب خیز حالت میں
یکایک شیطان چونکا گویا کوئی نیا خیال اسکے ذہن
میں آیا اور وہ خیال خودکشی کا تہا جس سے آن کی
آن کے لئے اسکی حالت درست ہو گئی اور اتنی
دیر میں کئی رنگ اس کی رنگت نے بدلے پہر
اسکی رنگت اپنی اصلی حالت پر آگئی بلکہ اس سے بہت تر
درجہ پر پہنچ گئی رنگت میں یہ تغیر و تبدل صرف
اس وجہ سے واقع ہوا تہا کہ جانکنی کی حالت میں
یکایک جب اسے خیال آیا ہے کہ میں خودکشی کیوں نکروں
کیونکہ یہی مہر سے مرض کی ایک لاثانی دوا ہے تو

طبیعت کیقدر بشاش ہوگئی تہی لیکن جوں ہی
یہ خیال آیا کہ قیامت تک جان نہ نکلے گی پہر رنگت
کی وہ ہی کیفیت بلکہ اس سے بہی بدتر ہوگئی کہ اس
مصیبت میں قیامت تک جینا کیسا قہر انگیز ہوگا۔ اسی
قابل رحم حالت میں شیطان نے آسمان کی طرف دیکھکر یہ کہا

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید
نا امیدی اُسکی دیکھا چاہئے

اس سے زیادہ قہر آلود اور جان و تن ہلا دینے والا
حال ہو نہیں ہو سکتا۔ شکستہ دلی نے اپنی پوری قوت
سے حملہ کیا تہا حرمانی اپنے کنبہ بہر کا نور باندہے ہوئے
تہی اور بہت دہوم دہام سے زور کر رہی تہی مایوسی
کی تاخت و تاراج کا کچہ ٹہکانا ہی نہ تہا غرض تمام
دشمن راحت و آرام قوتیں ایک دوسرے کے
مقابلہ میں اپنی طاقت کی خونخواری دکہارہی تہیں
اور بیچارہ شیطان کی جان زار کو سب اپنی قاتل
مٹھی میں بہیچے ڈالتی تہیں۔ شیطان کے آنسو
نہ تہمے تہے اور برابر بہ رہے تہے کہ یکایک اپنے
اپنی ڈبڈبائی آنکہوں کو سر احمق کی طرف پہیر کر
یہ کہا۔ الفاظ میں اپنی انتہا درجہ کی ناتوانی۔
بیکسی۔ طلب امداد۔ رقت۔ درد اور مایوسی
بہری ہوئی تہی اور ایک عجیب دردناک لہجہ
میں یہ صدا آئی۔

بس ہست صاحب اعمال ناسزا بودن
چہ احتیاج کہ کس جاودان بود مقہور

یعنی بد اعمال کا ناسزا ہی ہونا کافی ہے اس کے لئے
نالایق ہونا ہی اس کے بداعمالی کا نتیجہ یا سزا ہے
اسیر یہ ضرور نہیں کہ وہ ہمیشہ قہر خیز غضب میں
مبتلا رہے۔ کبہی وہ اپنی اسی قابل توجہ و زاری
حالت میں یہ کہنے لگتا تہا۔

ستیزہ با چو تو قاہر دلیل دانش نیست
زبان گزیدم و کردم ز گفتہ استغفار
ترحمے بکن آخر کہ عاجزم عاجز
نگاہ کن کہ چہ خوں می چکانم از گفتار

یہ سب کچہ تہا لیکن سر احمق کو مطلق نہ معلوم ہوا
کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کیا کیفیت ہے اسکا دل
ایسا پتہر تہا کہ یہ کل قابل زاری حالت اس کے
لئے دل لگی کا کافی سامان تہی وہ اُلٹا اپنے دل میں
ہنس رہا تہا اور یہ کہتا تہا کہ یہ پاگل ہو گیا ہے بوڑہا
ان باتوں سے نتیجہ کیا ہے ہم ذرا ہی ان باتوں
کی پروا نہیں کرتے۔ سنگدلی نے سر احمق کے
آگے قول ہار دیا تہا یہ بات نہ سمجہنا چاہئے کہ سر احمق
شیطان پر اس لئے رحم نہ کہاتا تہا کہ یہ بہت بڑے
بڑے مظالم توڑ چکا ہے نہیں بلکہ اس کی طبیعت ہی
کی یہ حالت تہی جسکو دیکہہ دیکہکر تمام دنیا یہ غل
مچا رہی تہی۔ ” ”

یہاں تو قوم سوکہے ٹکڑوں کو بہی اب ترستی ہے

وہاں پہری سے وہ چپوٹتے نہیں مرغ مرغوب گو

شیطان نے آخر رو رو کر اپنے دل کی بہڑاس نکالی
اور اب اسکو رونے سے آپ سے آپ تسکین ہونی
شروع ہوئی۔ چند منٹ رقت تہمنے کے بعد شیطان
اور بہی چند منٹ خاموش رہا اور اپنے کو کلام کرنے کیلئے آمادہ کرتا
رہا آخر نصف گہنٹہ کے وقفہ کے بعد ایک پُرجذبہ
لہجہ میں یہ کہا۔

ہوں وہ محروم محبت کہ طفولیت میں
دست شفقت بہی پدر کا میرے سر پہ نہوا

یہ ایسا درد انگیز شعر تہا کہ اگر سنگدل سے سنگدل بہی
ہوتا وہ ایک دفعہ ضرور ہی رو دیتا لیکن سر احمق
کو مطلق اثر نہوا وہ یہ سنکر اور اُلٹا مسکرا دیا۔ اسپر شیطان
نے پہر اسی جذبہ میں بہر کر یہ کہا۔

ظلم و جور و ستم یار دغا پیشہ سے
میں نے جانا تہا کہ پہر جائیگا ولیکن نہ پہرا

سر احمق کی آخر ۵ ۳ منٹ کے بعد مہر سکوت ٹوٹی اور
وہ اپنی سنگین مزاجی سے یہ گویا ہوا۔

ایڑیاں رگڑو گے اور جان یہ بچائیگی
پہر بہی نیچر کے خلاف چلا نہو دیگا کبہی

**شیطان** - اپنی روندہے لہجہ میں ہچکیاں لیلیکر
بہت اچہا جو کچہہ چاہو کرو تم مختار ہو۔

**سر احمق** - یہ بات تم بے معنی کرتے ہو دور از عقل
ہے بس کچہہ نہیں کرونگا جو کچہہ قوانین نیچر شہادت

دینگے وہ ہی ہوگا۔

**شیطان** - خیر یہی سہی یہاں کیا ہے جو
اوکہلی میں سر دیا تو موسلوں سے کیا ڈرنا ہے

راضی اسی میں ہوں جسمیں کہ ہو تیری رضا
تجہسے سر احمق خدا مرگ نہیں ہے سرکشی
در چار حد کوئے خود افتادہ مبتی بندہ را
تن بطرف سر کیطرف یا بطرف جان بطرف

**سر احمق** - یہ بات نہیں ہے تو ا ا ا ... [illegible]
ہے جو کچہہ ہوگا وہ ہی ہوگا جو قانون قدرت میں
لکہا ہوا ہے اسکے خلاف اگر میں کردوں تو یہ
سر احمق بدل دیکہو۔

**شیطان** - میں تو عرض کرچکا تہا کہ جو کچہہ سر
احمق کی مرضی میں آئے کریں راضی ہوں۔

**سر احمق** - مطلب صرف اسقدر ہے کہ تو نے [illegible]
یہ تسلیم کر لیا کہ میرا کوئی احسان تجہپر نہیں ہے [illegible]
خیالی غلطی ہے یہ نوبت ... [illegible] ہے اور [illegible]
اسمیں کچہہ ... لازم نہیں آتا۔

**شیطان** - ٹہنڈا سانس بہر کر اپنی ازدواجانہ
نظریں سر احمق کی طرف اٹہاکر۔ تو نے تقریر ہی
ایسی کی کہ مجہے بہر صورتی تسلیم کرنا پڑیگا کہ بیشک میرا کچہہ
احسان تجہپر نہیں ہوا میں نے تو اپنے خیالات کی
پیروی کی اور اسی میں ساری عمر مجبور رہا اور ہر وقت
پہر اخیال غلط نکلا تو میرے خیال کی غلطی تہری

ذات پر کوئی دھبہ نہیں لگا سکتی۔
سر احمق ۔ بس تو بس معلوم ہوا کہ تو کسقدر منصف
ہے اور ٹھیک بات بخوبی سمجھ لیگا جب تو خود قبول
کر چکا کہ ہاں میرا کچھ احسان نہیں ہے پھر تو کس بات
کی شکایت کرتا ہے اور تجھے یہ کہنا کب جائز ہے
کہ سر احمق محسن کش ہے اور اپنے فرض کو ذرا بھی
انجام نہیں دیتا۔ اگر تو ذرا بھی سوچیگا تو تجھے یہ بخوبی
معلوم ہو جائیگا کہ تیری یہ سراسر زیادتی ہے اور میں
معصوم ہوں گناہ سے پاک اور ہر عیب سے
معاف ہوں ۔ مجھپر کوئی الزام قانون قدرت
کے موافق عائد نہیں ہو سکتا۔

شیطان ۔ اچھا تو نے جو کچھ کہا میں نے بخوبی
اسے سمجھ لیا بیشک تو صحیح کہتا ہے اسمیں ذرا بھی فرق
نہیں ہے لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میں نے اپنی ہی
خواہش سے تجھے تعلیم دی اور تجھے قابل بنایا لیکن بنایا تو
سہی تجھے جو کچھ حاصل ہو وہ ہوا تو مجھسے میرا اسمیں
کچھ ہی مطلب کیوں نہو لیکن تو نے بے انتہا فوائد
اس سے حاصل کئے اسلئے تجھے لازم ہے کہ میرے
ان احسانوں کو فراموش کرے اور مجھپر مہربانی کرکے
میری دادرسی کر اور مجھے کئی ہزار برس کی ملازمت
اور گدی نشینی سے برطرف نہ کر۔

سر احمق ۔ مسکرا کر۔ لیکن اسکے مسکرانے میں غم بھی
ملا ہوا تھا۔ یہ بات اپنی دانست میں تو نے نکالی
تو اچھی اور بظاہر ہر شخص سنکر یہ کہدیگا واقعی شیطان
سچ کہتا ہے لیکن جب اس قول کی فطرت پر نظر جاتی
ہے تو تیرے پہلے خیال اور قول کی طرح یہ بھی بے معنی
اور خالی خولی معلوم ہوتا ہے ۔ یہ آپ بخوبی سمجھ سکتے
ہیں کہ فاعل کے کام کی نیت پر جزا و سزا کا دارومدار
ہوتا ہے مثلاً فرض کرو کہ ایک شخص
کسی پر حملہ کرے اور اتفاق سے اسکی گردن پر تلوار
لگ کر کچھ نقصان کرے تو کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے
کہ وہ بغیر سزا کے رہا ہو جاوے ۔ گو فعل کا اسکی مرضی
کے موافق نتیجہ نہ نکلے لیکن اسے سزا ضرور ہی ملیگی ۔
اب اگر وہ یہ کہنے لگے کہ گو میں نے یہ قصد کیا تھا کہ
میں اسے قتل کر ڈالوں لیکن وہ قتل تو نہیں ہوا پھر
مجھے کیوں سزا دیتے ہو ایسی حالت میں اسکی بات قابل
پذیرائی ہوگی یا نہیں غالباً تم بھی یہی جواب دوگے کہ نہیں
ہوگی پھر میں پوچھتا ہوں جب یہ بات ہے وجہ کیا ہے
کہ آپ اپنا استحقاق قایم کئے جاتے ہیں ۔ ہمیشہ یاد
رکھئے کہ فاعل کے فعل پر جو کچھ اسے جزا سزا ملتی
ہے وہ محض نیت پر اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک شیر کسی
شخص کو جھپٹ رہا ہے اور ایک ہمدرد سپاہی اپنے
دوست کو اس سے خلاصی دلوانے کی تدبیر کرتا ہے
اور وہ تدبیر صرف یہی ہے کہ اپنے دوست کو بچا کر
شیر کو گولی مارے تا دوست بچ جاوے چنانچہ اس نے
شست باندھ کر گولی ماری جو پہلو فیر کرنے کے قبل ہو چکا

تہا وہ گولی چہٹنے پر پلٹ گیا اور بد قسمتی سے گولی شیر اور
آدمی کو چیرتی ہوئی نکل گئی - تو میں تم سے سوال
کرتا ہوں کیا وہ شخص پہانسی دینے کے قابل ہوگا میرے
خیال میں تم بہی کبہی اسکا پہانسی دینا قانون قدرت
کے برخلاف تسلیم کروگے حالانکہ اس نے ایک شخص کو
قتل کر ڈالا لیکن وہ بالکل بری ہے اور اسے دو پیسہ
کی بہی سزا نہیں مل سکتی اسی طرح ہم دونوں اپنے معاملہ
میں خیال کرسکتے ہیں یہ آپ تسلیم کرچکے ہو کہ تمہاری
تعلیم میں میری ایک غرض مضمر تہی جب غرض مضمر
ہوئی پہر وجہ یہ کیا ہے کہ مجہپر احسان کا وزنی پتہر رکہا
جاتا ہے - میں صرف یہ سوال کرتا ہوں اور اسی کا
جواب چاہتا ہوں اور بس -

شیطان - ہاں کر لو ہر طرف سے تہک کر - اچہا اسکو
بہی جانے دو یہ بتاؤ کہ تمنے وعدہ کیا تہا یا نہیں؟

سر احمق - کوئی شہادت ہے کہ میں نے تمکو وعدہ کیا تہا

شیطان - میں تم ہی کو گواہ پیش کرتا ہوں قسم ہے
تمہیں نیچر کی سچ کہنا کہ تم نے وعدہ کیا تہا یا نہیں؟

سر احمق - کچہہ دیر تامل کرکے - اچہا وعدہ کیا تہا
پہر -

شیطان - پہر کچہہ بہی نہیں صرف یہ ہے کہ جب
وعدہ کیا تہا اسے ایفا کرو اگر قانون قدرت کی
کچہہ بہی لاج ہے -

سر احمق - بیشک اگر میں نے وعدہ کیا ہے تو
مجہے ضرور ایفا کرنا چاہیئے مگر یہ دریافت کرتا ہوں
کہ آیا میرے وہ وعدے کس زمانہ کے تہے اور
ان کی سند موجودہ زمانہ میں ہو سکتی ہے یا نہیں

شیطان - یہ تو مجہے یاد نہیں کہ آپنے کس دن
اور کس تاریخ وعدے کئے تہے لیکن یہ مجہے یاد ہے
کہ بچپن سے جوانی تک یہی وعدے ہوتے چلے آتے
تہے ایک بار نہیں بلکہ ہزار بار متواتر -

سر احمق - میرے وعدے کے الفاظ یاد ہیں تجہے

شیطان - خاص الفاظ تو یاد رہے نہیں صرف
اسقدر اچہی طرح یاد ہے کہ تم کہا کرتے تہے کہ تمہیں
میں کبہی نہ بہولونگا اور جو تعظیم اب کرتا ہوں ویسی ہی
جب ہی کرونگا اور مجہے آپ کی خدمت کرنے میں
انکار نہ ہوگا -

سر احمق - انہیں الفاظ پر قائم رہنا اور ان ہی
پر میرا تمہارا فیصلہ ہے

شیطان - خیر اگر تمہاری یہی خوشی ہے یہی سہی
یہاں اس سے بہی انکار نہیں ہے

سر احمق - بس یہی لگی لپٹی باتیں مجہے زہر لگتی ہیں
جب خود ایک بات پیش کرتے ہو اور اپنے دعوے
کی تائید میں اسے تسلیم کرتے ہو پہر نہیں سمجہہ میں آتا
کہ اسمیں یہ مجبوری کا فقرہ جسمیں تمہاری شکستہ خاطری
پائی جاتی ہے کیوں کہتے ہو جس پہلو کو اختیار کرو
اسی میں ثابت قدم رہو اور اسپر جمے رہو اور دیکہو

کہ اسکا کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے -

**شیطان** - زچ اور شرمندہ ہوکر - اچھا میں صاف صاف الفاظ میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے تمہارے وعدہ سے کیا غرض ہے چاہے میرے حق میں سیاہ ہو یا سفید مجھے منظور ہے لیکن میں اس سے جنبش نہ کہاؤنگا -

**سر احمق** - بس تو بس اسی پر فیصلہ ہی ہے نا؟

**شیطان** - عرض تو کرچکا کہ اسی پر فیصلہ ہو جانا چاہیئے مجھے بہر وجوہ منظور ہے -

**سر احمق** - پہلی بات وعدہ کی یہ بیان کی کہ میں تمہیں کبھی نہ بہولونگا میں اب بھی وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی نہیں بہولونگا - اسکا تو فیصلہ ہو - دوسری بات لو - جو تعظیم اب کرتا ہوں ہمیشہ کرونگا - یہ دوسری وعدہ کی بات ذرا قابل توجہ ہے - اس فقرہ میں لفظ تعظیم کا کہٹکتا ہے جس سے نئے نئے شبہات پیدا نہیں ہوسکتے ہونگے لیکن یہ محض غلط ہے تعظیم کے عام معنی لگائے جاتے ہیں کہ استاد کو یہ تہمت نہ لگانے کہ شاگرد نے لگاکر شہاسے رکہنا یا اپنی تمام علمی قابلیتیں اسکے آگے گرد کردینا اور جو کچھہ وہ بیہودہ بکے اسکو تسلیم کرلینا بلکہ اس تعظیم کے معنی یہ ہیں کہ استاد کے فعل کو وقعت کی نگاہ سے دیکھے اور یہ سمجھے کہ یہ فعل اچھا ہے مثلاً زمیندار ہل جوتتا ہے کھاد ڈالتا ہے بیج بوتا ہے ان کاموں سے نہ اسمیں تہذیب ہوتی ہے نہ شائستگی اسکی وحشیانہ گرد آلود صورت کیسی قابل نفرت ہوتی ہے پہر بہی ہم یہ کہا کرتے ہیں کہ زمیندار کا کام قابل تعظیم ہے

ہم اسے یا اسکے کام کو قابل تعظیم جانتے ہیں یہ ہرگز لازم نہیں آسکتا کہ ہم اسے جاکر سجدہ کریں یا ہر وقت اسکو اجازت دیدیں کہ وہ پہلو بہ پہلو اڑا رہے اور ذرا بہی نہ سرکے - بس اسی قسم اسی نوعیت اسی فطرت اسی کیفیت کا لفظ تعظیم میرے وعدہ میں آکر واقع ہوا ہے جسکے یہ معنی ہیں کہ میں تمہارے کام کو حقارت کی نظر سے ناک بہوں چڑہاکر نہ دیکہوں بلکہ وقعت کی نگاہ سے دیکہوں - اس دوسری بات کا بہی فیصلہ ہوگیا تیسری بات خدمت کرنے کی اور رہگئی ہے اس وعدہ کے معنی بہی وسیع ہیں لیکن خدمت کرنے کا مفہوم یہ جانتا ہوں کہ مجھسے تمہیں آرام پہنچے خدمت کے معنی کیا حرفہ ہی ہیں تاکہ آپکی زندگی کی ضروریات کو پورا کروں اور آپکو جسقدر مدد کی ضرورت ہو وہ بہم پہنچاؤں بس اس سے زیادہ اگر خدمت کا اور بہی مفہوم ہو تو تم بتادو -

**شیطان** - خوش ہوکر اور سر احمق کو اپنی مطلب پر آتا ہوا دیکھکر - اے رحمت کے فرشتہ تو نے آج ہی ایسا بڑا زبردست انصاف کیا ہے جسکی نظیر نہیں ہوسکتا مجھے تیری ساری باتیں قبول ہیں میں کہ خدمت سے یہ مفہوم پیدا ہوتا ہے -

**سر احمق** - اب میں تمہیں سمجھاتا ہوں کہ اس مفہوم کا

مطلب کیا ہے اور خدمت کا لفظ کہاں استعمال ہوتا ہے جو معنی کہ ابتک خدمت کے لیئے وہ بالکل غلط ہیں کوئی بھی نہیں سمجھا کہ خدمت کا لفظ بولا جاتا ہے دراصل خدمت بھی بزرگی قایم کرنیکا ایک بہت بڑا وسیلہ ہے خدمت اسے نہیں کہتے کہ آقا نے یہ وضو کرا دیا اور کپڑے پہنا دیئے یا پیر دبا دیئے یہ تو محض غلامی اور خلاف انسانیت ہے بلکہ خدمت کے اصلی معنی بزرگ جاننے کے ہیں اور انہی معنوں میں میں نے استعمال کیا تھا تم جو کچھ اس سے معنی سمجھے ہو وہ تمہاری نری غلط فہمی ہے۔ بس ان تین باتوں پر تمہارا زیادہ دار ومدار تھا اسیکا فیصلہ ہو گیا اب تم مجھسے زیادہ کیا چاہتے ہو جو کچھ میں نے وعدہ کیا تھا وہ ایفا کر دیا۔

شیطان نے دل میں سوچا کہ سر احمق جو صاف الفاظ کی تاویلیں کر کرکے انکو دوسرے معنوں میں استعمال کرتا ہے اور تمام جہاں کو جاہل بتاتا ہے (ناظرین کو یاد ہوگا کہ خود شیطان نے پہلے پہل سر احمق کو یہ تعلیم دی تھی کہ تمام جہان کو جاہل سمجھنا لیکن اب اس سمجھنے سے اسکا نقصان ہوتا اسلیئے اسکو یہ عادت بری لگتی ہے اور وہ اسکو بھی فراموش کر گیا کہ یہ میری تعلیم کی وجہ سے پیدا ہے) بحث کرنی بالکل بے سود ہے یہ قائل ہونے کا نہیں مفت میں وقت جائے گا زیادہ جھک جھک ہوگی۔

**شیطان** - بحث کا رخ دوسری طرف پہیر کر - خیر ان سب باتوں کو جانے دو یہ بھی مانا کہ تم نے ان الفاظ کا مفہوم وعدہ کرتے وقت کچھ اور سمجھا تھا چشم ما روشن دل ما شاد میں نے یہ ساری باتیں قبول کیں چلو فیصلہ ہوا اب صرف ایک بات اور بھی رہگئی ہے اور اسی پر فیصلہ ہو جائیگا زیادہ گفتگو کی ضرورت بھی نہ پڑیگی اور وہ یہ ہے -

**سر احمق** - خوش ہوکر اور بات کاٹ کر - میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ ایک ہی بات پر فیصلہ ہو جائے زیادہ جھک جھک کرنے سے میرا دماغ دکھتا ہے اور جی اکتاتا ہے بڑی خوشی کی بات ہوگی کہ ایک پر فیصلہ ہو جائے گا۔

**شیطان** - آمادہ ہوکر اور رکتے رکتے - ہاں میں نے بھی تو یہی سوچا کہ معاملہ ادہر یا ادہر مفت کی تکا فضیحتی سے بحث کیا ہے -

**سر احمق** - تو پہر کہہ ڈالو جو کچھ سوچا ہے اور جسپر فیصلہ کرنا چاہتے ہو-

**شیطان** - سنئے - آپ ذرا اور پیچھے ہٹ کر اپنی اس مثال کو ملاحظہ فرمایئے جو آپ نے دی تھی کہ اگر ایک شخص کسی کے عزم قتل سے اسپر تلوار چلائے اور وہ بچ جائے پہر بھی قاتل کو سخت سزا اسکی نیت کی وجہ سے دیجاتی کیونکہ اسنے تو قطعی یہ ارادہ کر لیا تھا کہ میں اسے قتل کر ڈالونگا

چاہے وہ قتل ہو جائے یا نہو ارادہ کرنیوالے کو ضرور سزا ملنی چاہیئے شاید اسے سر احمق یہ مثال اپنی تمہیں یاد ہوگی اور مجھے امید ہے کہ تم اس سے پھرنے کے بھی نہیں۔

**سر احمق** - نہیں ہرگز نہیں بیشک یہ اور ایک شیر کی مثال میں نے دی تھی اسپر میں قایم ہوں۔

**شیطان** - بڑی خوشی کی بات ہے کہ تم اسپر قایم ہو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آیا ارادہ کرنیوالے کو قاتل کے برابر سزا دیجائے گی یا نہیں صرف اس بات کا مختصر جواب چاہتا ہوں اور بس۔

**سر احمق** - کسی قدر متفکر ہوکر - نہیں قاتل کے برابر تو اسے سزا نہ دیجائے گی۔

**شیطان** - وجہ کیا جو قاتل کے برابر اسے سزا نہ دیجائے اسکا ارادہ اسکی نیت قتل کی ہوچکی تھی اسلئے لازم تھا کہ اسے پھانسی چڑھا دیتے جب اسے دو چار برس کی قید کرکے چھوڑ دیا تو تمہارے اصول کے موافق عدالت نے بے انصافی کی۔

**سر احمق** - سوچکر اور اپنا پہلو دبا ہوا دیکھکر - نہیں بے انصافی تو نہیں کی - یہ جملہ سر احمق نے اس دبی زبان سے کہا کہ سنا مشکل سے گیا کہ یہ کہتا کیا ہے اور اسکا مطلب کیا ہے وہ تو شیطان کے بڑے بڑے کان تھے کہ اس نے سن بھی لیا نہیں آدمی تو ہے ٹوئیاں مارتا ہوا پھرتا اور اسے پتہ نہ لگتا۔

**شیطان** - جب بے انصافی نہیں کی تو پھر یہ بات کیونکر ہوگئی کہ اسے سزا نہ ملی۔

**سر احمق** - گو اس نے نیت قتل کی تھی لیکن قتل نہیں کیا نیت کا علحدہ نتیجہ ہوگا اور فعل کا جدا نتیجہ ہوگا۔

**شیطان** - اگر یہ بات ہے تو تمہاری دوسری مثال شیر کی غلط ہوتی ہے - اس میں نیت و فعل کا ایک ہی نتیجہ ہے۔

اب تو سر احمق چکرایا اور اسے جواب بن نہ آیا یہ مانا کہ وہ شیطان سے ہر بات میں بڑھا ہوا تھا پھر بھی ایک داؤں جو شیطان نے اسے بتایا تھا اسمیں وہ لاچار تھا اور اسی میں آکر چت بھی ہوا - ان جملوں کے سوال پر سر احمق چند منٹ کے لئے دم سادھ گیا اور دل میں سوچنے لگا کہ اسکا جواب کیا دیا جائے۔

**شیطان** - یہ بات نہایت صاف ہے سوچنے اور فکر کرنے کی بات نہیں ارادہ کرنے والے کو اسلئے سزا موت نہیں دی گئی کہ قاتل نعوذ باللہ کچھ ہی نیت کی ہو لیکن اسسے ضرر نہ پہنچا اسی طرح میری تمہاری میں کچھ ہی نیت کیوں نہو لیکن تمہیں فایدہ پہنچا ہے اسلئے مجھکو اپنے دروازہ سے یوں نکلوا دینا نہ چاہیے جس طرح کہ محض خود غرض کو مکان دیتے میں پاسے سر احمق اپنے زعم میں نہ رہ بلکہ ان

لاثانی فوائد تعلیم کو دیکھ جو میری وجہ سے تجھے پہنچے ہیں اور جو آگے بڑھنے اور ترقی کرنے میں ہرشمار پہنچے ہیں اول تو محض بچہ تھا جب میں نے تجھے گود میں لیا ہے تیری پرورش کی اور تیری تعلیم میں جان لڑا دی ان مہموں کے لئے نہیں کہ تو مجھے اپنے بوائنٹ کی ٹھوکریں مار کر نکالدے بلکہ اس غرض سے میں نے اپنی عمر کا گرانمایہ حصہ تجھ میں صرف کیا تھا کہ بڑھاپے میں مجھے آرام ملے ۔ کیا دن کی بے آرامی اور شب کی بیداری کی تکلیف تجھے یاد نہیں جو مجھکو کئی سال تیری خاطر اُٹھانی پڑی تھی اگر تو ذرا بھی غور کریگا تو تجھے معلوم ہوگا کہ میرے احسان تجھ پر بے شمار ہیں اور جو نعمتیں میں نے مکر و فریب کی تجھے دی ہیں وہ لاثانی اور بے تعداد ہیں اگر تیری طبیعت میں کچھ انصاف ہے تو تو میری طرف مخاطب ہو کر یہ ضرور کہیگا ۔

شکر نعمتہائے تو چنداں کہ نعمتہائے تو

یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اسوقت میری تیری کسی عقل اور فکر کی بات میں ذرا بھی مناسبت نہیں ہے لیکن جن باتوں سے کہ تو نے ترقی کی اور جن ابتدائی اصول سے کہ تو آگے بڑھا یہ کس کے بتلائے ہوئے ہیں اگر دل میں کچھ بھی حق بینی ہے کہ یہ کیوں نہیں کہہ دیتا ۔

اے صبا این ہمہ آوردۂ تست

میں باایں ہمہ یہ بھی چاہتا ہوں کہ تجھے کسی بات میں زیادہ مجبور نکروں بلکہ تجھے ہمیشہ کے لئے علٰحدہ

ہو جاؤں کیونکہ ۔

بندہ ام بندۂ مہر و ماتاں را — رمز فہمان نکتہ داناں را
نزد آں بزمیاں ترسم — من و ایمان من کرا ترسم
کہ پس از من بساط ہا گفتار — جہاں اندریں حکایت ہا [illegible]
کہ بشیبے رسیدہ بود اینجا — چند روز آرمیدہ بود اینجا
با سہی قد سینہ پیش گرفت — وحشتے داد و راہ خویش گرفت
شوخ چشمے و زشت خوئے بود — بیحیائے و ہرزہ گوئے بود
ہم سفیہانہ گفتگوئے داشت — ہم خرابانہ ہوئے سر داشت
برگ دنیا نہ ساز نیش بود — ننگ منبر و سرزنش بود
آہ ازاں دم کہ بعد مُردن من — خون آنجا بود بگردن من
تا بوم رنج دوستاں باشم — بر دل انجمن گراں باشم
شاد گردم گر از میاں بروم — روح از من کہ من چناں بروم
خستہ و مستمند برگردم — دژم ایم و نژند برگردم
بود اعم کس از شمار رسد — شوق را مژدۂ وفا نرسد

**سہر احمق** ۔ آزردہ ہو کر اور اپنی شکست مان کر ۔ یہ رام کہانی تو میں نے سُن لی اب یہ فرمایئے کہ آپکا مطلب کیا ہے اور آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں میں کرنے کو موجود ہوں ۔

**شیطان** ۔ میں آرزو کرکے مانگنا نہیں چاہتا یہ خوب سمجھ لینا میں ابھی عرض کرچکا کہ وہ چیز کبھی ملنی کو جو تمہیں بُری لگی پیر میں حیران ہوں کہ تم رنجیدہ کیوں ہو پہلے اپنے رنج کی وجہ بیان کرو کہ تم نے آجتک میرے ساتھ کیسا ہی برتاؤ کیا ہے

اسکے ہونٹ پہر پہرانے لگے اور وہ مارے خوف کے
تہر تہر کانپنے لگا شیطان سمجہہ گیا کہ سر احمق فقط اس لئے
خوف زدہ ہوا ہے کہ ایسا نہو میرے اس کہنے پر شیطان
یہ کہہ بیٹہے کہ مجہے ہمیشہ اپنی ہی مصاحبت میں رکہنا
اور پاس سے علیحدہ نکرنا اور اسی بات سے سر احمق
کو کامل نفرت تہی - شیطان نے فوراً یہ کہا تم ہرگز
کسی بات کا خیال نکرنا یہ میں کبہی نہ چاہونگا کہ جس سے
تمہارا دل دکہے میں نے عہد کرلیا ہے کہ اب میں
ہمیشہ کیلئے تم سے رخصت ہوجاؤنگا میرا ٹہہرنا
مشکل ہے پہر تمہیں کس بات کا رنج ہے ناحق
خوف کہاتے ہو -

**سر احمق** - خفیف ہوکر - نہیں کچہہ نہیں اس بات
کا خیال ہی نہ تہا صرف تمہاری جدائی کا خیال آگیا
تہا کہ مجہے تہوڑی دیر کے بعد یہ کہنا پڑیگا -

نہ دیدہ رفتی و مردم بجان نفس فریاد
کہ بے تو مردم وانگاہ چناں بآسانی

شیطان کو یہ بات تو تسلیم ہوگئی کہ جو کچہہ میں درخواست
کرونگا سر احمق خوشی سے تسلیم کرلیگا اسلئے اسنے
سر احمق کی گردن میں محبت سے ہاتہہ ڈالدیا
اور پیشانی پر بوسہ دیا اور یہ کہا مجہے ایک اسم
یاد ہے جو میں حلق کہلوا کر دم [illegible] کرتا
ہوں اور وہ بہت [illegible]

**سر احمق** - بیتابانہ [illegible]

**شیطان** - مرض کے لئے نہیں ہے بلکہ اسکی صفت
یہ ہے کہ انسان سحر بیان بہت بڑا ہوجاتا ہے گو کیسی
تقریر کیسی ہی غیر مسلسل کیوں نہو پہر بہی سامعین پر
برابر زبردست اثر پڑتا ہے اور وہ فریفتہ ہوجاتے ہیں

**سر احمق** - اچہا اچہا بہت خوب آپکے احسانات
کا شکر میں کہانتک ادا کروں -

**شیطان** - یہی ایک وظیفہ ہے جو میں نے اپنے
استاد سے سیکہا تہا اور اسی کو میں سرمایہ زندگی
خیال کرتا ہوں -

**سر احمق** - خوش ہوکر - تمہیں تو بس یہ وظیفہ
میرے حلق میں پڑہکر پہونک دیجئے -

**شیطان** - ذرا منہہ کہولو سر احمق نے منہہ کہولا
پہر شیطان نے کہا اور زیادہ منہہ کہولو اور سر [illegible]
اور بہی زیادہ منہہ کہولا پہر شیطان نے کہا اور بہی
زیادہ منہہ کہولو سر احمق نے اتنا زیادہ منہہ کہولا
کہ اسکی آنکہیں چڑہ گئیں اور اسکا حلق دکہنے لگا پہر
شیطان نے کہا اور بہی زیادہ سر احمق نے اشارہ
سے کہدیا کہ اس سے زیادہ میں منہہ نہیں کہول سکتا
[illegible] دمنٹ تک شیطان [illegible]
جلد سر احمق کے حلق میں تہوکنے کو مستعد ہوگیا [illegible]
[illegible]

شیطان سر احمق کے منہہ میں بہت چھوٹا ہو کر نصف چلا گیا ہے اور نصف اسکا دھڑ باہر لٹک رہا ہے

گیند کے برابر بنکر سر احمق کے منہہ میں داخل ہو کر
منہہ میں جاتا تہا اور شیطان کے دُم کا سمٹنا تہا
وہ تپلی ڈوری کیصورت میں بنگیا اور سیدہا حلق سے گردن
میں اٹک گیا۔ سر احمق کی جان پر بنگئی اس نے غل مچانا
شروع کیا ہائے مرا ہائے مرا مار ڈالا ہے مجہے خوب
کہیل گیا اے مہربان اُستاد تجہے یہ بجا ہے تو نے ستم کیا
ہنسیر اسر احمق نے اوا وکیا اور اُبکائیاں لیں لیکن بہلا
شیطان کہیں سر کنے پاتا تہا۔ گلا پہولنا شروع ہوا
اور ایک چہوٹی گٹہری نکلنے لگی جب شیطان اندر پہنچ گیا
اور شاہ رگ کے قریب اس نے اپنے ڈنڈے ڈیرے
ڈالدیے تو بڑے اطمینان سے اب گلے میں بولتے
**شیطان**۔ (گلے میں سے) آگیا ہوں اسی شرمیں
یہاں کیوں نہ کہو گے اُستاد۔
**سر احمق**۔ گڑگڑا کر اور سخت عاجزی کر کے
مجہے تو تجہسے دو دو باتیں کرنی ہیں تو ابہی سے میری
آنکہوں کے آگے سے غائب ہو گیا میں تو تیری
تو ترس جاؤنگا برائے خدا اور بہی ایکبار مجہے اپنے
مشرف کر۔ رو کر اور سخت زاری کر کے۔

خدا رحیم زدہ صحبت یار آخر شد ❊ روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

**شیطان**۔ ایک قہقہہ گلے ہی میں مار کر مسکے قہقہہ
ہوا گویا اسکو آخری وقت کا غرا تا الگ ہا ہے
ہی کہ یہ آواز حلق میں سے آئی۔ قہقہہ مار کر
مق تو کیسا ہی داخل کیوں نہو لیکن یہاں تو

داؤں کہا گیا اور ایک ہی داؤں میں تم اپنے بچاؤ کا رستہ
تہا اور نہیں تو تو اپنی دانست میں مجہے خارج کر چکا
تہا کیوں نہ کہیگا میں نے بہی کیا جل دیا ہے
**سر احمق**۔ سخت بے چینی کی حالت میں اِدہر اُدہر
پہیر کر اور آہ آہ کر کے۔ یہ بہی آپکے فرمانے کی بات
جل کیا اور فریب کیسا میں تو آپکا بندہ بے زر خریدہ ہوں
باہر تشریف لائیے میں آپکی پیٹ بہر کر زیارت کر لوں پہر
کہیے تشریف لیجائیگا آپ نے تو شہ رگ ہی کے پاس
مقام پسند فرمایا ہے میں عرض کرتا ہوں۔

گر بر سر و چشم من نشینی ❊ نازت بکشم کہ نازنینی

**شیطان**۔ (گلے میں سے) سر احمق تو مجہے
پاگل بناتا ہے گو میں تیرے آگے کم عقل ہی لیکن ایسا
بیوقوف نہیں ہوں کہ تیرے اس صریح دم میں آجاؤں
تو کیوں مجہے احمق بناتا ہے اور اپنے نافہم ہونیکا عقل
ہو کر ثبوت دیتا ہے توبہ کر اور ان باتوں سے باز
یہ بیل منڈہے چڑہنی محض ناممکن ہے۔
**سر احمق**۔ نہیں دل سے کہتا ہوں کہ اسمیں
کوئی بہی فریب نہیں ہے تو ذرا باہر نکل۔
**شیطان**۔ تم پہر وہی مرغی کی ایک ٹانگ کئے جاتے ہو
میں تیرے دل سے تجہسے زیادہ نزدیک ہوں میں تجہسے
زیادہ اسکی کیفیت جانتا ہوں تو آیندہ سے یہ باتیں
قیامت تک یہیں رہنا یہاں سے نکلنا سخت دشوار ہے
**سر احمق**۔ لال پیلا ہو کر۔ اچہا تو ابہی قے کر دیتا ہوں

اور تجھے قے کے ساتھ نکال دیتا ہوں پھر تو کیونکہ مجھے
ایذا دیتا ہے۔ او ناپاک کیا (دوبارہ گڑگڑا کر) میں تجھ سے التجا
کرتا ہوں کہ خدا باہر چلا آ یا ذرا ایک ہی منٹ کے
واسطے باہر آ پھر میرے حلق میں چلا جائیو۔ برائے خدا
مجھ پر رحم کر۔

**شیطان**۔ (حلق میں سے) تیری ان گرم و سرد
باتوں کی حقیقت میں خوب جانتا ہوں میں تجھے صاف
اطلاع دیتا ہوں کہ میں نہیں نکلنے کا ہرگز نہیں نکلنے کا
جیسا تیرا جی چاہے جو کچھ تجھ سے تدبیریں ہوسکیں کر میں موجود ہوں

**سر احمق**۔ غصہ میں اپنے گلے پر ایک مکا مار کر۔
مار ڈالوں گا تجھے۔ جوں ہی سر احمق نے اپنی گردن
پر مکا مارا وہ کہیں رگ پر پڑ گیا اسے ایسی تکلیف ہوئی
کہ وہ میز پر لوٹنے لگا اور ہائے ہائے کرنی شروع
کی بڑی دیر تک برابر میز پر لوٹتا رہا گھنٹہ بھر کامل
میز پر لوٹا جب کسیقدر درد کم ہوا تو سر احمق نے
غصہ میں پھر یہ کہا مارتا ہوں ایک ڈک نکل باہر

**شیطان**۔ ہنسکر۔ شاباش ہے تیری عقل و
دانش کو تو مر بھی جائیگا جب بھی میں یہاں سے
نہ نکلوں گا۔ ڈک ماریگا تیری گردن ٹوٹے گی اور
میری تکلیف دونی ہوگی اگر تجھے لت ہو کر تو مجھے تکلیف ہی
تکلیف پہنچا دے تو اسکا میں تجھے یقین دلاتا ہوں
کہ میں اب تیرے اختیار سے باہر ہوں۔

**سر احمق**۔ خفا ہو کر۔ اچھا تو میں قے کر دیتا ہوں

**شیطان**۔ ہزار بار تجھے اختیار ہے اس سے سوائے
اس کے کہ تجھے تکلیف پہنچے میرا کچھ بھی نہ ہوگا۔
سر احمق کو غصہ تو چڑھ رہا تھا اس نے دلیری سے
قے کی اور بہتیرے زور زور سے ابکائیاں لیں
سوائے تکلیف اور انتڑیاں الٹ پلٹ ہونے
کے کچھ بھی حاصل نہوا۔ اسکے بعد سر احمق پھر کسیقدر
رسائی میں آگیا اور شیطان سے یہ کہنے لگا یہ تو سب
کچھ ہو چکا اب میں تیرے ظلم کی تجھ ہی سے
اپیل کرتا ہوں اور وہ اپیل یہ ہے کہ جو کچھ مجھ سے
بے اعتنائیاں اور خطائیں ہوئی ہیں وہ تو معاف
کر اور جو کچھ شرطیں تو باہر نکلنے پر قرار دے مجھے
ہر طرح منظور ہیں خواہ اپنا اطمینان جسطرح چاہے کر لے
مجھے کسی طرح بھی انکار نہیں ہوگا۔

**شیطان**۔ (گلے میں سے) تیری یہ ساری اپیل
اور ساری آہ وزاری محض فضول ہے میں تجھ سے
کہہ چکا تو لاکھ زاری اور ہائے وائے کر کے بیٹھ جا
یہ کبھی نہ ہوگا کہ میں شہ رگ کے پاس سے سرکوں
خوب سمجھ سوچ جو کچھ میں کہتا ہوں۔

**سر احمق**۔ پھر آشفتہ ہو کر۔ تو تو نہیں سننے کا۔

**شیطان**۔ میں نہیں سمجھتا کہ تو اتنا نرم گرم کیوں
ہو رہا ہے اگر تو مجھ سے عاجزانہ لہجہ میں باتیں کریگا تو تیرا
فائدہ کچھ نہیں ہے اور جو تو نے جوش میں آکر
گفتگو کی یا کوئی کارروائی کر بیٹھا تو اپنی جان زار